بسم اللہ الرحمن الرحیم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ

مقیاس الخلافۃ

جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم
رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم
من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل
کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ
یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین امنوا وعملوا
الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما

مقیاس الخلافۃ

فی بیان

الرسالۃ والخلافۃ

حصہ اول



خادم محمد عمر اسٹ دار المقیاس اچھرہ لاہور

اشاعت دوم

نام کتاب	مقیاس خلافت حصہ اول
کتابت	کریمیہ دار الکتابت
طباعت	
تصنیف	مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	دوم
قیمت	
	علاوہ خرچ ڈاک

ناشرین

محمد عبد الوہاب، محمد عبد التواب، محمد ظفر صدیقی، دار المقیاس اچھرہ
لاہور

مقاصد مقیاس خلافت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

امابعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفٰے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تا وصال با کمال حالاتِ زندگی قرآن وحدیث سے مختصراً ذکر کئے اور خلفاء، اصحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شان جو رب کریم نے بیان فرمایا مختصراً ذکر کیا اور اس مجموعے کا نام مقیاس خلافت رکھا لہٰذا تمام اہلِ اسلام سے استدعا ہے کہ با نصاف کتاب ھذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور متعصبین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب سے اجتناب فرمائیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ والسلام

ابوحفص خادم محمد عمر سرپرست دارالمقیاس اچھرہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن وجعل الظلمت
والنور والذین کفروا بربھم یعدلون لکن الرسول والذین امنوا
معہ جھدوا باموالھم وانفسھم واولئک لھم الخیرات واولئک
ھم المفلحون اعد اللہ لھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین
فیھا ذلک الفوز العظیم وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین
ولکن المنفقین لایعلمون ○ واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس قالوا
انؤمن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون
واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیطینھم قالوا
انا معکم انما نحن مستھزءون اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی
طغیانھم یعمھون اولئک الذین اشتروا الضللۃ بالھدی
فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین ان المنفقین یخدعون
اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یراءون
الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ھم للکفر یومئذ اقرب منھم
للایمان یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم واللہ اعلم
بما یکتمون وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ
للہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ

انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون افمن کان
مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اللہ خیر اما یشرکون وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ
محمد وآلہ واصحابہ واھل بیتہ وذریاتہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد — رب کریم وہ ذات ہے جس کا شان یہ ہے۔

خداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹/۱ { تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۲) یٰسین ۲۳/۲۵ { فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے۔ ہر شئی کی ملکیت اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷/۸ { وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ؕ اور وہ رب کریم اپنے بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷/۱۰ { اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ بے شک اللہ تعالیٰ ضرور زبردست غالب ہے۔

(۵) المومن ۲۴/۳ { اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ بے شک وہ رب کریم زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

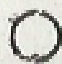
العنکبوت ۲۰/۱ { اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

رب العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو للعالمین نذیراً سے

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا کے دعوے کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ رب کریم کی طرف سے عالمین کی رسالت کا اعزاز صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک درجہ مطاع کا بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قانون الٰہی ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ رب العزۃ کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جاتا ہے، وہ صرف معمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ درجہ مطاع پر فائز ہوتا ہے۔ اور اس کی امت سب مطیعین پر اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فریضہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع کے کسی امر یا کسی عمل یا زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے خلاف نہیں کر سکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہوگا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوند کریم سے معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرما دیتے ہیں گناہ کبیرہ بھی رب کریم کے ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہمارے رسول عالمین صلے اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی عالمین آپ کے مطیعین ہیں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان نبوۃ و بعد از اجرائے حکم تا قیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہو یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر نہیں کر سکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ کے رو سے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے۔ اور رب کریم نے سمجھایا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ہے اور بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر اعلم نہیں ہو سکتا۔ جو

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے۔ علی ھذا القیاس خیر القرون شر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلاف دعویٰ رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر عیاں کرتا ہے پھر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ العزیز ذکر ہوگا۔



ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے محبوب سید العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

سیرۃ النبی لابن ہشام ۱/۱ } قال ابو محمد عبد الملک بن ھشام (النحوی) ھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب شیبۃ) بن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف المغیرۃ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن خزیمۃ بن مدرکۃ (واسم مدرکہ عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدّ (ویقال اُدَدَ) بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل الرحمٰن بن تارخ (وھو آزر) بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (وھو ادریس فیما یزعمون واللہ اعلم وکان اول من بنی آدم اُعطِیَ النبوۃ وخط بالقلم) بن یرد بن مھلیل بن قینن بن یانش بن شیث بن آدم صلے اللہ علیہ وسلم

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد ۳۰/۱ } لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ٥ اور میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی اس وقت کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی اور قسم ہے اس کی جس نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہور نبوت کے

وقت آپ کی برکت کے لیے ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی تشریف آوری کی مبارکباد دی اور اس آیۂ کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کیونکہ بیت اللہ رب کریم کا ہے تو رب کریم آپ کے بیت اللہ میں آمد کا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی تشریف آوری پر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر بھی مجھے بہت ہی محبوب نظر آرہا ہے ثابت ہوا کہ محبوب کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں بلکہ سنت اللہ ہے۔

(۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپکے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا۔ کہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ حضور آپ بھی شریف محبوب آپکے والدین بھی شریف آپ کی وجہ سے آپکے والدین کا شان بھی نرالا ثابت فرمایا کہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ قسم ہے والد کی اور قسم ہے والدہ کی ماقبل چونکہ خطاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اس لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد ہی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو سکتی ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ۲/۴ } قَالَ الزُّهْرِیُّ اَرْسَلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِبْنَهٗ عَبْدَ اللّٰهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَمْتَارُ لَهُمْ تَمْرًا فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بَلْ كَانَ فِی الشَّامِ فَاَقْبَلَ فِیْ عِيْرِ قُرَيْشٍ فَنَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَتُوُفِّیَ بِهَا وَدُفِنَ فِیْ

دَارِ النَّابِغَةِ الْجَعْدِيِّ وَلَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زہری نے کہا کہ جناب عبدالمطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی ان کا وصال ہوگیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرف بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے ساتھ تشریف لائے تو راستے میں بیمار ہوگئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال ہوگیا نابغہ جعدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبداللہ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } مَاتَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ

آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۱/۹۹ } وَلِعَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ تُوُفِّيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس وقت حضرت عبداللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال ہوگیا آپ کے دادا عبدالمطلب کفیل رہے چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبدالمطلب فوت ہو گئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستیعاب ۱/۱۲ } امنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن مرة قرشية زهرية تزوجها عبد الله بن عبد المطلب۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سنہ ولادۃ

الاستیعاب ۱/۴ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَوْمَ الْفِیْلِ ای عَامَ الْفِیْلِ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب فیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۰۱ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم عَامَ الْفِیْلِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کا دن۔

استیعاب ۱/۴۴ } عن ابن عباس قَالَ وُلِدَ نَبِیُّکُمْ صلی الله علیه وسلم یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَكَانَتْ بَدْرٌ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَتُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ صلی الله علیه وسلم وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ پیر کے دن ہوئی مکے سے نکلے تو پیر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

پیر کا دن تھا غزوہ بدر بھی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ سے تمام دنیا کے بتوں کا منہ کے بل گرنا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ۴ ۲ } اخبرنا محمد بن احمد بن الحسن قال ثنا الحسن بن الجهم قال ثنا الحسین بن الفرج قال ثنا محمد بن عمر الواقدی حدثنی محمد بن صالح عن ابن ابی حکیم یعنی اسحاق عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة لَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَصْبَحَ كُلُّ صَنَمٍ مُنَكَّسًا فَاَتَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِبْلِیْسَ فَقَالَتْ لَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ اِلَّا وَقَدْ اَصْبَحَ مُنَكَّسًا قَالَ هٰذَا نَبِیٌّ قَدْ بُعِثَ فَالْتَمِسُوْهُ فِیْ قُرَى الْاَرْیَافِ فَالْتَمَسُوْهُ فَقَالُوْا لَمْ نَجِدْهُ قَالَ اَنَا صَاحِبُهٗ فَخَرَجَ یَلْتَمِسُهٗ فَنُوْدِیَ عَلَیْكَ بِجَنْبَةِ الْقَلْبِ یَعْنِیْ مَكَّةَ فَالْتَمَسَهٗ بِهَا فَوَجَدَهٗ عِنْدَ قَرْنِ الثَّعَالِبِ فَخَرَجَ اِلَى الشَّیَاطِیْنِ فَقَالَ قَدْ وَجَدْتُهٗ مَعَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ہوئی تو تمام بت اوندھے گر پڑے پھر تمام شیاطین ابلیس کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابلیس کو کہا کہ زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جو اوندھا نہ گرا ہو شیطان نے کہا یہ نبی اللہ کی بعثت کی علامت ہے تم مکے کی قریب بستیوں میں تلاش کرو تو تمام شیاطین نے جواب دیا ہمیں نہیں ملا ابلیس نے کہا اس کو میں ہی مل سکتا ہوں تو ابلیس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو ندا آئی کہ عین دل میں یعنی مکے میں تلاش

کرو تو ابلیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ قریب کے مکانوں میں لگ گیا تو ابلیس شیاطین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ نبی مل تو گیا اس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بت گر گئے اس کے جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ سب پر واضح ہے۔ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سرپنچ اور نفیس تھے سب سے پہلے مسلمان ہو گئے سو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ابھی دس برس کی عمر تھی مسلمان بنا لیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے زبردست جابروں کو دربار خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا اور کوئی نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیائے کفر میں دھاک بیٹھ گئی اور کفر تھرا اٹھا بلکہ بفرمان خداوندی وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ سے حق کا ظہور ہوا تو باطل مٹا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

الاستیعاب ۱/۱۴ } اِسْتَرْضَعَ لَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَنِیْ سَعْدِ بن بکرٍ حَلِیْمَۃُ بِنْتُ اَبِیْ ذُوَیْبِ السَّعْدِیَّۃِ۔

بنی سعد بن بکر سے حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مہد میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

الزرقانی ۵/۲۴۴ } وَکَانَ الْقَمَرُ یُحَدِّثُہٗ وَھُوَ فِیْ مَھْدِہٖ وَیَمِیْلُ اِلَیْہِ حَیْثُ، اَیْ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ اَشَارَ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِہٖ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے چاند مہد میں ہی گفتگو کرتا اور آپ کے دربار میں جھکتا جب بھی آپ اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے۔

الزرقانی ۴/۲۴۴ ۲۴۵ } عن العباس بن عبد المطلب قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعَانِیْ اِلَی الدُّخُوْلِ فِیْ دِیْنِکَ اَمَارَۃٌ لِنُبُوَّتِکَ رَاَیْتُکَ فِی الْمَھْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَتُشِیْرُ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ مَالَ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْھِیْنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَاَسْمَعُ۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی نبوۃ کی علامت دکھائیے میں نے آپ کو دیکھا کہ جھولنے میں چاند آپ کے قریب ہوتا اور آپ اپنی انگلی کے ساتھ

اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف جھکا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گفتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا اور میں سنتا تھا۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتُوُفِّيَتْ آمِنَةُ بِالْأَبْوَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابوا مقام پر ہو گیا۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبد المطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۲/۴ } عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِسْمُهٗ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِأَنَّهٗ كَانَ فِيْ رَأْسِهٖ لَمَّا وُلِدَ شَيْبَةٌ وَأُمُّهٗ سَلْمٰى بِنْتُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيَّةِ النَّجَّارِيَّةِ وَيُكْنٰى أَبَا الْحَارِثِ۔

عبد المطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوئے تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبد المطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت عمرو بن زید خزرجیہ تھا اور عبد المطلب کی کنیت ابو الحارث تھی۔

تاریخ کامل ۲/۴ } فَكَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صَعِدَ حِرَاءَ وَأَطْعَمَ الْمَسَاكِيْنَ جَمِيْعَ الشَّهْرِ وَتُوُفِّيَ وَلَهٗ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً۔

پھر جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوا تو عبد المطلب حراء پر چڑھ جاتے اور تمام مہینہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور عبد المطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبد المطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۹ } قَالَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَدُ فِنَ بِالْحَجُوْنِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً۔

محمد بن سعد نے کہا عبد المطلب فوت ہوئے تو حجون میں دفن کئے گئے اس وقت جناب عبد المطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب کے وفات کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون ۲/۵ } وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانَ سِنِيْنَ مِنْ وِلَادَتِهٖ

وقت وفات حضرت عبد المطلب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتُوُفِّيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی تو آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا۔

آپ کے دادا عبدالمطلب صاحب کی اولاد

ابن خلدون ۱/۳۲۹ } بنو ھاشم عبد المطلب وکان بنوہ عشرۃ عبد اللہ ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اصغرھم وحمزۃ والعباس وابوطالب والزبیر والمقوم ویقال اسمہ الغیداق وضرار وحجل وابو لہب وقثم۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچوں کا ذکر مختصراً ختم کر دیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

جناب ابوطالب کو حضرت عبدالمطلب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وصیت کی

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۸ } فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاَبِیْ طَالِبٍ اِسْمَعْ مَا یَقُوْلُ ھٰؤُلَاءِ فَكَانَ اَبُوْطَالِبٍ یَحْتَفِظُ بِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاُمِّ اَیْمَنَ وَكَانَتْ تَحْضُنُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بَرَكَۃُ لَا تَغْفُلِیْ عَنْ اِبْنِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُّہٗ مَعَ غِلْمَانٍ قَرِیْبًا مِّنَ السِّدْرَۃِ وَاِنَّ اَھْلَ الْكِتَابِ یَزْعُمُوْنَ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا نَبِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا یَاْكُلُ طَعَامًا اِلَّا قَالَ عَلَیَّ بِابْنِیْ فَیُؤْتٰی بِهٖ اِلَیْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاۃُ اَوْصٰی اَبَا طَالِبٍ بِحِفْظِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وحفاظتہ۔

ترعبدالمطلب نے ابوطالب کو کہا سن جو یہ کہتا ہے پھر ابوطالب آپ کی نگہبانی

کرتا تھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن کو کہا اس وقت ام ایمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئی تھی کہ اے برکتہ میرے بیٹے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے غفلت نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس کو لڑکوں کے ساتھ سدرۃ کے قریب پایا ہے اور بے شک اہل کتاب گمان کرتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا اس امت کا نبی ہے اور عبدالمطلب کھانا نہیں کھاتا تھا مگر کہتا کہ میرے سامنے میرے بیٹے کو لاؤ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس لایا جاتا پھر جب عبدالمطلب کو موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے ابوطالب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی وصیت کی۔

ابوطالب کے گھر آپ کے قیام کی میعاد

الاستیعاب ۱/۱۵ } فَصَارَ فِیْ حِجْرِ عَمِّهٖ اَبِیْ طَالِبٍ حَتّٰی بَلَغَ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَكَانَ اَبُوْطَالِبٍ یُحِبُّہٗ ثُمَّ انْفَرَدَ بِنَفْسِهٖ۔

(بعد وصال عبدالمطلب) پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر میں پندرہ برس کی عمر تک رہے اور ابوطالب آپ سے بڑی محبت کرتا تھا پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود اپنے کفیل ہو گئے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت ابوطالب نے پڑھا

ابن خلدون ۲/۵ } ثُمَّ خَرَجَ ثَانِیَۃً اِلَی الشَّامِ تَاجِرًا بِمَالِ خَدِیْجَۃَ

بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَعَ غُلَامِهَا مَيْسَرَةَ وَهُمَا
اِبْنَسْطُوْرَ الرَّاهِبِ فَرَاٰى مَلَكَيْنِ يُظِلَّانِهٖ مِنَ الشَّمْسِ فَاَخْبَرَ
مَيْسَرَةَ بِشَانِهٖ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ خَدِيْجَةَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا
عَلَيْهِ وَجَاءَ اَبُوْطَالِبٍ فَخَطَبَهَا اِلٰى اَبِيْهَا فَزَوَّجَهٗ وَحَضَرَ
الْمَلَاُ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَامَ اَبُوْطَالِبٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَزَرْعِ اِسْمَاعِيْلَ وَضِئْضِئِ مَعَدٍّ
وَعُنْصُرِ مُضَرَ وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَحْجُوْبًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَجَعَلَنَا
اُمَنَاءَ بَيْتِهٖ وَسُوَّاسَ حَرَمِهٖ وَجَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَاِنَّ ابْنَ
اَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهٗ وَهُوَ لَا يُوْزَنُ
بِاَحَدٍ اِلَّا رَجَحَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ فِي الْمَالِ قِلٌّ فَاِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ
وَقَدْ خَطَبَ خَدِيْجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ وَبَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ
مَا عَاجِلُهٗ وَاٰجِلُهٗ مِنْ مَالِيْ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ وَاللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا
لَهٗ نَبَاٌ عَظِيْمٌ وَخَطَرٌ جَلِيْلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَشَهِدَ بُنْيَانَ الْكَعْبَةِ
لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ حِيْنَ اَجْمَعَ كُلُّ قُرَيْشٍ۔

پھر دوبارہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مال سے تجارت کے لئے شام کی طرف تشریف لے گئے۔ نسطور راھب کے پاس سے گزرے تو نسطور نے دیکھا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سورج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی ذات کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابوطالب آئے۔ تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤسائے قریش اکٹھے ہوئے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا —

(خطبہ کا ترجمہ) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اور اسماعیل علیہ السلام کی ذریت سے پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور مضر کے زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نے بیت اللہ امن والا حرم تیار فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس کی قرابت کو جانتے ہو اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہوا گرچہ مال میں کم ہے اس لئے کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اور اس نے اس کا حق مہر کچھ نقدی اور کچھ میعادی خرچ کیا ہے میرے مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا خطرہ ہے۔) اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی تھی اور جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبے کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر شریف پینتیس برس کی تھی۔

بعثت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱/۱۴ } عن ابن عباس قال اقام بمکۃ ثلاث عشر سنۃ یعنی بعد المبعث و بالمدینۃ عشر سنین ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت کے بعد مکے میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور مدینے میں دس برس ۔

آپ کے چچا ابوطالب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۲۵ } قال اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی قال توفی ابوطالب للنصف من شوال فی السنۃ العاشرۃ من حین نبئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یومئذ ابن بضع و ثمانین سنۃ و توفیت خدیجۃ بعدہ بشھر و خمسۃ ایام وھی یومئذ بنت خمس و ستین سنۃ فاجتمعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبتان موت خدیجۃ بنت خویلد و موت ابی طالب عمہ ۔

پندرہ شوال نبوت کے ۱۰ سنہ میں ابوطالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

عمر بیاسی برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہؓ کی عمر پینسٹھ برس کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مصیبتیں جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت آپ کے چچا ابوطالب کی موت ۔

’’میرے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نوری آئینہ‘‘

ذکر زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعر یضرب منکبیہ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال مبارک آپ کے دونوں کندھوں تک تھے ۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } قال اخبرنا یحیی بن عباد و ھشام ابو الولید الطیالسی قالا اخبرنا شعبۃ عن ابی اسحق قال سمعت البراء یصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان شعرہ الی شحمۃ اذنیہ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت

بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کی پیلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا محمد بن مقاتل الخراسانی قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اَخْبَرَنَا معمر عَنْ ثابتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ شَعْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کے نصف تک تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا

طبقات ابن سعد ۱/۴۳۱، ۲/۱۸۱ } اخبرنا سلیمان بن حرب اخبرنا سلیمان بن المغیرہ عن ثابت عن انس قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ مَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِیْ رَجُلٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو مونڈتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرتا تو جلدی اس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا محمد بن بکر البرسانی اخبرنا ابن جریج اخبرنی موسیٰ بن عقبہ عن نافع اَنَّ ابن عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوایا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا احمد بن عبد اللہ بن یونس اخبرنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۶۳۳ } حدثنی ابراھیم ابن المنذر قال حدثنا ابو ضمرہ قال حدثنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۶۳۳ } حدثنا عبد اللہ بن سعید قال حدثنا محمد بن بکر قال حدثنا ابن جریج

اخبرنی موسیٰ بن عقبی عن نافع اخبرہ ابن عمر اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ فِی حَجَّۃِ الوداع وَاُناسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سرمبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بھی اور بعض لوگوں نے کتائے۔

چوٹی پر بال یعنی انگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

بخاری شریف ۲/۸۷۷ } حدثنی محمد قال اخبرنی مخلد قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ بن حفص ان عمر بن نافع اخبرہ عن نافع مولی عبد اللہ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَیْدُ اللہِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَاَشَارَ لَنَا عُبَیْدُ اللہِ قَالَ اِذَا حُلِقَ الصَّبِیُّ تُرِکَ ھٰھُنَا شَعْرٌ وَھٰھُنَا وَھٰھُنَا فَاَشَارَ لَنَا عُبَیْدُ اللہِ اِلٰی نَاصِیَتِہٖ وَجَانِبَیْ رَاْسِہٖ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع فرماتے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے کہا قزع کے کیا معنی ہیں عبید اللہ نے کہا کہ جب لڑکا مونڈا جائے اس جگہ سے چھوڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونو پہلوؤں کی طرف۔

ابن ماجہ ۲۶۷ } حدثنا ابو بکر بن شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا ابو اسامۃ عن عبید اللہ بن عمر عن عمر بن نافع عن نافع عن ابن عمر قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْقَزَعِ قَالَ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ اَنْ یُّحْلَقَ مِنْ رَّاْسِ الصَّبِیِّ مَکَانٌ وَّیُتْرَکُ مَکَانٌ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ قزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر مونڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال رکھے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی چلیوں تک کندھوں تک اور تمام سرمبارک کا منڈوانا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈانا کترانا اور بعض کو لمبا رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلاف ہے

چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا

چوٹی کے بال رکھنے ابوجہل کی سنت ہے ابوجہل جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راستے میں ہی چلاتا ہوا واپس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھاتا تو دوزخی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

العلق ۳۰ } کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ

کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ۔

خبردار اگر باز نہ آیا تو گھسیٹینگے ہم پیشانی کے بالوں سے جو پیشانی جھوٹی خطا کار ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ابوجہل نے صرف چوٹی پر بال رکھے ہوئے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کے سر کی چوٹی بالوں کے متعلق ہی فرمایا کہ ابوجہل اگر مصطفےٰ علیہ اللہ علیہ وسلم پر حملہ آوری سے باز نہ آتا تو اس کی چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جاتا معلوم ہوا کہ صرف چوٹی پر بال رکھنے اور باقی منڈانا یہ سُنّت ابوجہل ہے تو دوزخیوں کو چوٹی کے بالوں سے کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

قیامت کے دن چوٹی کے بال رکھنے والوں کو انہی بالوں سے دوزخی فرشتے پکڑ کر گھسیٹینگے

الرحمٰن ۲۷/۲ } یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ۔

مجرم لوگ اپنے چہرے کی نشانیوں سے پہچانے جائینگے پھر پکڑے جائیں گے چوٹی کے بالوں سے اور قدموں سے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مجرموں کو چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر دوزخی ملائکہ کھینچینگے تو جنہوں نے سر کے بال پیچھے رکھے ہوں گے ان کو یہ سزا ملے گی اور جن مجرموں کے بال چوٹی پر نہ ہوں گے۔ ان کو قدموں سے پکڑ کر کھینچا جائے گا۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا سفیان

عن عبد المجید بن سہیل عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال جاء مجوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعفی شاربہ واحفی لحیتہ فقال من امرک بھذا قال ربی قال لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی۔

ایک مجوسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مونچھیں کٹائی ہوئی تھیں اور ریش مبارک لمبی تھی یہودی نے کہا آپ کو حضور یہ کس نے حکم دیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی مونچھیں کٹاؤں اور داڑھی لمبی کروں۔

شکل اسلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بخاری شریف ۲/۸۷۴ } عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انسانی فطرۃ سے ہے مونچھوں کا کٹانا۔

بخاری شریف ۲/۸۷۵ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبدۃ قال اخبرنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی لمبی کرو۔

شیعہ احادیث سے آئینہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بزبان مرتضےٰ علیہ السلام

(۱) کتاب الامالی للطوسی ۲۱۷ } دبا الاسناد اخبرنا ابن الصلت قال اخبرنا ابن عقدۃ قال اخبرنا

احمد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن قتی قال قراۃ حدثنا محمد بن عیسٰی المعبدی قال حدثنا مولٰی علی بن موسٰی عن بن موسٰی عن ابیہ موسٰی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا عَلِیُّ صِفْ لَنَا نَبِیَّنَا کَاَنَّنَا نَرَاہُ فَاِنَّا مُشْتَاقُوْنَ اِلَیْہِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ (ص) اَبْیَضُ اللَّوْنِ مُشْرِبًا حُمْرَۃً اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ سَبْطُ الشَّعْرِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمائیے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی شکل مبارک کے مشتاق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفید و سرخ رنگ کے تھے موٹی آنکھیں بال مبارک آپ کے لمبے تھے داڑھی مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مونچھیں کٹانا قرآن کریم سے ثابت ہے

(۲) کتاب العلل و الشرائع ۲/۹۶ } حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا الحسین بن حسن بن ابان

عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسٰی عن ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قَوْلِ اللّٰہ عز وجل ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ قَالَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْاَظْفَارِ۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے فرمان ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ کے متعلق آپ نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کٹانا۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ پھر تم اپنے تفث کو پورا کرو حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے تفث کو پورا کرنے کا ارشاد فرمایا اور تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ تفث کے معنی ہیں کہ اپنی مونچھیں اور ناخن کٹواؤ۔

تو مونچھوں کا کٹانا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت ہوا اب جو مونچھیں نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنیئے۔

مونچھیں کٹانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

(۳) کتاب العلل و الشرائع ۲/۹ } قال عبد اللّٰہ بن سنان اتیت ابا عبد اللّٰہ علیہ السلام وَقُلْتُ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ

قَوْلُ اللّٰہ عز وجل ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ

قَالَ اَخْذُ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ۔

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوفُوا نُذُورَهُمْ سے تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا مونچھوں کا کاٹنا اور ناخنوں کا کاٹنا۔

مونچھیں کٹانے کی دوسری دلیل قرآنی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(۴) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ { روی ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قَوْلِ اللہ تعالیٰ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ قَالَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ الْاَظْفَارِ۔

محمد بن مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اللہ عزوجل کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کترانا۔

(۵) فروع کافی ۲/۵۳ { علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّاخُذَ مِنَ الشَّارِبِ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْاِطَارَ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے مونچھوں کا کاٹنا تہ تک سنت ہے۔

لمبی مونچھوں والے پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(۶) فروع کافی ۲/۵۳ { علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یُطَوِّلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مَخْبَاً یَسْتَتِرُ بِہٖ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے تم سے کوئی ایک بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے۔ مونچھوں میں چھپتا ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۴ { وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ حُفُّوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللِّحٰی

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا کرو۔

۸۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۲۳ { قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ لَا یُطَوِّلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مَخْبَاً یَسْتَتِرُ بِہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا تم سے کوئی ایک اپنی مونچھوں کو لمبی نہ کرے اس لئے شیطان

اس کو اپنی چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھپتا ہے۔

(۹) مجمع المعارف ۱۰۴ } و بروایتے دیگر فرمود حق و لازم است بر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شارب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن مونچھیں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) کتاب العلل و الشرائع ۱/۱۷۶ } حدثنی محمد بن علی ماجیلویہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابراهیم عن ابیہ علی الحسین بن زید عن اسماعیل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن اباءہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لا یطولن احدکم شاربہ ولا عانتہ ولا شعر ابطیہ فان الشیطن یتخذھا مخابیا یستتر بھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بغلوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھپنے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھپتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کٹانے کا فائدہ

(۱۱) کتاب الامالی للصدوق ۱۸۳ } عن ابی عبد اللہ الصادق قال تقلیمہ الاظفار و اخذ الشارب

من الجمعۃ الی الجمعۃ امان من الجذام۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کاٹنا کوڑھ پن سے بچاتا ہے۔

(۱۲) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ } عن ابی کهمش قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام علمنی دعاء استنزل بہ الرزق قال لی خذ من شاربک و اظفارک ولکن ذالک فی یوم الجمعۃ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ابی کہمش نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھایئے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہو مجھے آپ نے فرمایا اپنی مونچھیں اور ناخن کٹاؤ لیکن یہ جمعہ کے دن ہو۔

(۱۳) جامع الاخبار ۱۲۲ } و بهذا الاسناد قال قال رسول اللہ (ص) من قلم اظفارہ یوم الخمیس و اخذ شاربہ عوفی من وجع الاضراس و وجع العین۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کاٹنا دانت اور آنکھ درد سے بچاتا ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۱۰۲ } وحضرت امیر المومنین فرمود کہ در ہر جمعہ شارب گرفتن امان میدہد از خورہ

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو مونچھیں کٹانا دانت خورہ سے بچاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کاٹنے کا اندازہ

(۱۵) حلیۃ المتقین ۵۹ { در فضیلت شارب گرفتن یعنی موئے لب بالا را تا تہ گرفتن سنت مؤکدہ است و ہر چند بیشتر از تہ بگیرند بہتر است و از حضرت رسولؐ منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ شیطان در آن جا میکند و پنہاں میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را اقدر میگرفتند کہ بتہ موے رسید

مونچھیں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی تہ تک کاٹے بہتر ہے۔

اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی مونچھوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان اس جگہ بناتا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام مونچھوں کو اس قدر کٹاتے کہ بالوں کی تہ تک پہنچتے۔

مونچھیں اور ناخن کٹانے کی میعاد اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مَنْ قَلَمَ اَظْفَارَہٗ وَقَصَّ شَارِبَہٗ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُعْطِیَ بِکُلِّ قُلَامَۃٍ عِتْقَ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

کٹائے اور مونچھیں کٹائیں ہر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اللہ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ { وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام مِنْ تَقْلِیْمِ اَظْفَارِہٖ وَقَصِّ شَارِبِہٖ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور مونچھیں کترانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ { عن السکن الخزاز قال سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام یَقُوْلُ لِلّٰہِ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ اَخْذُ شَارِبِہٖ وَاَظْفَارِہٖ وَمَسُّ شَیْءٍ مِّنَ الطِّیْبِ۔

خزاز سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر بالغ پر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی مونچھیں اور ناخنوں کو کٹانا اور خوشبو لگانا۔

حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مونچھیں لمبی رکھنے والا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نہیں ہے

(۱۹) **حلیۃ المتقین ۶۰** { ودر حدیث دیگر فرمود کہ شارب را از تہ بگیرید وریش را بلند بگزارید و بہ یہودان وگبران خود را شبیہ مگردانید وفرمود کہ از ما نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد۔

اور دوسری حدیث میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو تہ تک کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ میری اُمت سے نہیں جس شخص نے اپنی مونچھیں نہیں کٹوائیں۔ اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ مونچھوں کو تہ تک کٹواؤ۔

۲۔ داڑھی کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ مونچھیں نہ کٹوانا اور داڑھی لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی سنت ہے۔

۴۔ جو شخص مونچھیں نہیں کٹواتا وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نہیں ہے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مونچھیں کاٹنا داڑھی بڑھانا فطرت انسانی ہے

(۲۰) **من لایحضرہ الفقیہ ۲۴** { وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ اِنَّ المجوس جزّوا لحاھم ووفّروا شواربھم وانّا نحن نجزّ الشوارب ونعفی اللحٰی وھی الفطرۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجوسیوں نے اپنی داڑھیوں کو ضرور کٹایا اور مونچھوں کو لمبا کیا اور ہم مونچھوں کو ضرور کٹاتے ہیں اور داڑھیاں لمبی کرتے ہیں اور یہ فطرت انسانی کے عین مواقق ہے۔

کیوں بھئی جعفری صاحب اب تو تمہاری سنن اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمادی کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتش پرست اپنی داڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ ہے کہ داڑھی لمبی چھوڑی جائے اور مونچھوں کو کٹایا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر نے سُنا دی ہے اب تمہارے انصاف پہ ہے بقول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آتش پرستوں کی سنت پر عمل کرلو چاہے فطرت انسانی پر عمل کرکے انسانیت کو درست کرلو۔

فقیر تمہارے سامنے کئی حدیثیں تمہاری کتب احادیث سے مونچھیں کاٹنے اور داڑھی لمبی کرنے کی اثنا عشری ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دکھا دو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مونچھیں بڑھاؤ اور داڑھی منڈاؤ تو ان شاء اللہ العزیز فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

ادا کرے گا جتنی حدیثیں دکھاؤ اتنے دیا کے وصول کرو۔

دوسرا انعام: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی مونچھیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مومنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پرے ہیں۔ تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مومن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پرے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسیوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھادو یا بارہ اماموں کی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا فرنچ کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا نمبر ا انعام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے مونچھیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا مشت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا ورنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی شبیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی مونچھوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

حسن و مال کی خاطر نوازتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو۔

لمبی مونچھوں والے کو سزا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۲۱) مجمع المعارف ۴۳ مطبع ایران | بحدیث نبوی عمدہ عذاب قبر ازیں سہ امر است نگرفتن شارب و برواتیے فرمود کہ یا علی ہر کہ موئے لب را نگیرد از ما نیست و شفاعت ما را در نیابد و ہر کہ شارب گذارد ہمیشہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و دعائش مستجاب نمیشود و قبض روحش دشوار باشد و عذاب قبرش شدید باشد و بہر موئے مارے و عقرب بر او مسلط باشد تا قیامت و چون از قبر برخیزد پریشانی او زشتہ اہل آتش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں عذاب قبر تین کاموں سے ہے مونچھیں نہ کٹانے سے اور ایک حدیث میں ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ کہ

(۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کٹاتا وہ میری امت سے نہیں۔

(۲) جو لبوں کو نہیں کٹاتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

(۳) جو شخص مونچھیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں رہتا ہے۔

(۴) لمبی مونچھوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

(۵) لمبی مونچھوں والے کی روح تنگی سے نکلے گی۔

(۶) لمبی مونچھوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

(۷) لمبی مونچھ کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک بچھو قبر میں اس پر قیامت

تک مسلط ہوگا۔

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مونچھوں والا اُٹھے گا تو اس کی پیشانی پر دوزخی لکھا ہوگا۔

داڑھی کا بیان

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی

(۲۲) حلیۃ المتقین ۱۶ } ودر بعضے روایات مذکور است کہ حضرت رسولؐ نظر میکردند در آئینہ وموئے سر مبارک وریش را شانہ میکردند۔ وریش خود را بدست راست بگیرد ودر آئینہ نظر کن۔

بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور داڑھی مبارک کو کنگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوئے اپنی داڑھی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) حلیۃ المتقین ۶۳ } ودر حدیث دیگر فرمود کہ ہرگاہ سر وریش را شانہ کنی بر سینہ خود بکش کہ اندوہ وبیمار برا میبرد۔

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو داڑھی کو کنگھی کرے اپنے سینے کی طرف کھینچ اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) خصال لابن بابویہ ۱۲۹ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْرَحُ تَحْتَ لِحْیَتِہٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً وَمِنْ فَوْقِھَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو نچلی طرف سے چالیس مرتبہ کنگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

داڑھی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۶۳ } واز حضرت صادق منقولیست کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد نوبت شانہ کند وبشمار دیکے یکے شیطان تا چہل روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کرتا ہے اور گنتا ہے اور ایک ایک کرکے شمار کرتا ہے چالیس روز تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۶۰ } فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گذاشتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتہ وزیادہ از قبضہ گذاشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل داڑھی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے داڑھی درمیانی رکھنی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی داڑھی

(۲۷) کتاب الامالی شیخ صدوق ۹۶ } فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ بِطَرْفِ لِحْیَتِہٖ وَھُوَ

يَوْمَئِذٍ اِبْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً ۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک کے ایک طرف کو پکڑا اس وقت آپ کی عمر ستاون برس تھی ۔

عقلمند اور بے عقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک

(۲۸) خصال لابن بابویہ ۵۱ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ تُعْتَبَرُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ نَقْشِ خَاتَمِهٖ وَفِيْ كُنْيَتِهٖ ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کی عقل کا اعتبار تین چیزوں سے کیا جاتا ہے لمبی داڑھی میں اور انگوٹھی کے نقش میں اور اس کی کنیت میں ۔

سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کے قریب شیطان بھٹک نہیں سکتا

(۲۹) من لایحضرہ الفقیہ ۲۴ } وَقَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام مَنْ سَرَّحَ لِحْيَتَهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَعَدَّهَا مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کی اور لوٹائے اس کو بار بار چالیس دن شیطان اس کے قریب نہیں بھٹکتا ۔

داڑھی منڈانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے مسخ کیے گئے

(۳۰) اصول کافی ۲۱۷ } فَقَالَ (فرات بن اخنف) يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا جند بنی مروان قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحٰى وَفَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوْا ۔

فرات بن اخنف نے کہا اے امیر المؤمنین بنی مروان کا لشکر کیا ہے حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی قومیں تھیں جنہوں نے داڑھی منڈائی اور مونچھیں بڑھائی تو وہ مسخ کیے گئے ۔

(۳۱) حلیۃ المتقین ۶۰ } و در حدیث دیگر منقول است کہ حضرت امیر المؤمنین فرمود کہ در زمان پیشین گروہے بودند کہ ریش را میتراشیدند و شارب را میتابیدند حق ایشان را مسخ کرد ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں کچھ گروہ تھے جو داڑھی کو منڈاتے تھے اور مونچھوں کو لمبا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا ۔

مرد و عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے

(۳۲) خصال لابن بابویہ ۱/۹۸ } فَقَالَ الصادق علیہ السلام وَجُعِلَتِ اللِّحْيَةُ لِلرِّجَالِ لِيَسْتَغْنِيَ بِهَا عَنِ الْكَشْفِ فِي الْمَنْظَرِ وَلِيُعْلَمَ بِهَا الذَّكَرُ مِنَ الْاُنْثٰى ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اور داڑھی مردوں کے لیے بنائی گئی ہے داڑھی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہراً تفریق کی جاتی ہے اور داڑھی کے ساتھ ہی آدمی عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

مونچھیں اور داڑھی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

(۴۳) خصال لابن بابویہ ۲/۱۴۲ } اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمیوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔

(۴۴) کتاب العلل و الشرائع ۱/۲۰۰ } قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ تعالےٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ بنتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی شبیہ بنتی ہیں۔

ذکر لباس

المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نُورانی لباس مُبارک کا ذکر

مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے نورانی رُخ انور کی جھلک مختصر عرض کرنے کے بعد اب نُورانی لباس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو جو لباس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جس جس رنگ کا اور جس جس طریق سے استعمال فرمایا احادیث صحیحہ اور تاریخ اسلامی سے عرض کرتا ہوں۔

قبل اس کے کہ فقیر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر کرے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ عند اللہ لباس بہتر ہے یا عُریانی۔

يَا بَنِيْ آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ } الاعراف ۸/۳
ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیۂ کریمہ میں ربّ کریم نے انسان کو لباس کی نُعمت کا احسان جتایا اور حکم فرمایا کہ لباس تمہارے بدن کے پردے کے لئے میں نے نازل فرمایا ہے تاکہ تم لباس سے اپنے بدن کو ڈھانپو اور باپردہ رہو ننگے نہ رہو۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے انسان کو یٰبنی آدم کا خطاب فرمایا یاایّھا الانسان نہیں فرمایا اس لئے کہ اس خطاب کے آگے پردے کا حکم ہے اور یٰبنی آدم یہ اس امر کی

دلیل ہے کہ جو باپردہ ہے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہے اور جو بے لباس ننگا ہے وہ بنی آدم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ حیوانات میں شامل ہے کیونکہ ان کی جبلت ہی بے پردہ ہے بنی آدم کی جبلت ہی چونکہ باپردہ بالباس ہے۔ حیوانات کی طرح اس کو برہنہ رہنے کا حکم نہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی والدہ اس کے سر کو ڈھانپتی ہے بدن کو کُرتا وغیرہ پہناتی ہے۔ انسان کے لپیٹ وغیرہ کر لباس سے ملبوس کر کے باپردہ رکھتی ہے والدہ کے پیٹ میں رہا تو خداوند کریم نے باپردہ رکھا والدہ کے جسمی لباس سے عریاں نہیں رکھا تو والدہ نے باپردہ بالباس رکھا ثابت ہُوا کہ انسان اپنی فطرت میں ہی باپردہ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آیۂ مذکورہ بالا میں انسان کو اپنے بدن ڈھانپنے کا ارشاد فرماتا ہے اور فرمایا کہ انسان کو بدن ڈھانپنے کے لیے لباس نازل فرمانا یہ میرا انعام ہے جس انسان نے اپنے بدن کو باپردہ رکھا یعنی لباس میں ملبوس رکھا اس کو بنی آدم میں ربّ کریم نے داخل فرما دیا اور اپنے انعام لباس سے سرفراز فرمایا اسی لئے ارشاد فرمایا یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا اگر ربّ کریم کو عریانی پسند ہوتی تو حیوانات کی جنس ہی کافی تھی اور جنس حیوانات کو برہنہ رکھا لیکن پھر بھی ربّ کریم کے نزدیک چونکہ پردہ بہتر ہے اس لئے حیوانات کا بھی اتنا لحاظ ضرور رکھا کہ کسی حیوان کی شرمگاہ کو دُم سے ڈھانپ دیا کسی کو اس کے جسمی لباس میں مستور فرما دیا تاکہ حیوانات سے انسان کو عبرت حاصل ہو اور میرے انعام لباس سے ملبوس ہو کر اپنی انسانی فطرت کی یاد کو فراموش نہ کرے اور لباس میں ملبوس اور باپردہ رہے اور آگے ولباس التقوٰی ذالک خیر فرما کر انسانی تاج کو عروج پر کر دیا کہ بنی آدم اگر تو متقی بھی بن جائے تو فرمایا ذالک خیر یہ تیرے لیے بہتر ہے کہ تو اپنے لباس میں ملبوس ہو اور متقی بھی بن جائے جو شخص برہنہ ہو وہ کبھی متقی نہیں بن سکتا ہاں جو مخبوط الحواس ہو اس کو

کوئی گرفت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ذی شعور نہیں مکلف نہیں ہوتا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ برہنگی صحیح العقل انسانیت کے خلاف ہے اسی لئے قرآن کریم میں عریاں رہنے کا حکم خداوندی موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی موجود ہے جیسا کہ آیتہ مذکورہ سے ثابت ہے پھر جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملبوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پردہ اور لباس کچھ وقعت نہیں رکھتے تو میت کو ملبوس کر کے قبر میں باپردہ داخل نہ کیا جاتا اس سے ثابت ہوا کہ پردہ اور لباس بنی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی انعام ہے حیوان زندہ بھی عریاں ہے تو مرنے کے بعد بھی کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریاں جنگل میں ڈال دیا جاتا ہے اس کو درندے وغیرہ ہی پھاڑتے ہیں تو عریانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی شان بنی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو برہنہ ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے اپنی فطرت سے بعید ہے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ کا حامل ہے بلکہ خداوند کریم جس پر ناراض ہو اس کو عریاں کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملبوس فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام سے جب حکم الٰہی سے کوتاہی ہوئی تو دونو کو جنت کے لباس سے عریاں کر کے نکال دیا فرمایا۔ طٰہٰ ۱۶ فَاَکَلَا مِنْھَا فَبَدَتْ لَھُمَا سَوْاٰتُھُمَا۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتْ لَھُمَا سَوْاٰتُھُمَا۔ جب دونوں نے منھی عنہا پودے کو ذرا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو ننگا کر دیا اور فرمایا۔ اِھْبِطُوْا مِنْھَا جنت سے اتر جاؤ رب کریم سابقہ آیت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے ہوئے اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ ارشاد فرمایا اور لباس تقوی کے ساتھ ظاہری کے پردہ کی تائید فرمائی اور ہمارے اباجی کے اِھْبِطُوْا مِنْھَا

کا ذکر پھر ان کی عریانی کا ذکر ساتھ ہی فرما دیا۔ تاکہ لباس سے ملبوس نہ ہونے والے عریاں کو ثابت ہو جائے کہ میری عریانی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام ننگے ہوئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں ننگا ہو اس کو دنیاوی جنت یعنی مساجد میں داخلے کی بھی ممانعت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے۔ کہ جو بوجہ عریانی دنیا کی جنت سے محروم ہے۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا داخلہ اخروی جنت میں کیسے ہو سکتا ہے جب ابتدا میں برہنوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخرت میں رہنے جنت میں داخلے کے امیدوار رہیں تو یہ محال ہے اور نا ممکن ہے اور خدائی قانون کے خلاف ہے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت کے خلاف قدم نہ رکھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا سے نوازا اور میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بھی باپردہ رہے اور بالباس رہے بے پردہ اور ننگے بدن تمام عمر نہیں رہے رات کو آپ آرام فرماتے تو لباس پہنے ہی نیند فرماتے اللہ تعالے کو آپ کی یہ حالت ملبوسہ میں آرام فرمانا پسند آیا اسی لئے اللہ تعالے نے آپ کو یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس سونے والے دربار خداوندی میں قیام فرمائیے۔ میرا خداوند کریم جب بالباس باپردہ سونے کو پسند فرماتا ہے تو وہ ننگے بیدار کو پھرتا ہوا کیسے پسند کرے گا۔

(۱) فرشتہ نوری جب زمین پر نازل ہوتا تو بالباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا اگر برہنگی اچھی ہوتی تو کبھی فرشتہ بھی برہنہ بدن نازل ہوتا۔

"علی رضا" مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھلی نہ معلوم ہوتی تو حج کے دنوں میں مسلمانوں کو ننگا نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ قم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہہ دیتے کہ بغیر ننگے ہونے کے گزر نہیں دیکھو بول و براز کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یہ تمہارا استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک مقررہ مقام اور مقررہ وقت کا پروگرام پیش کر دیا ہے تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج مقرر فرما دیا ہے اور حج کا مقام بھی وہی مقرر فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور دن بھی وہی مقرر فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریق کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرما کر توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت میں تھے مگر چند پتے پس و پیش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت میں بغیر سلی چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اسی مقام مقررہ پہ انہی دنوں میں انہی الفاظ میں لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک لبیک میرے دربار میں گڑگڑا کر عاجزی سے پکارو اور اسی نقشے اور حلیے سے اس سے زیادہ گنہگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہا السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف کر دوں گا اور واقعی تم بھی ان مقررہ ایام میں مقررہ ہیئتِ فضائیہ سے بہ نیت سابقہ جرم کردہ کے ننگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرتے ہوئے اپنے مشتبہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ ان دنوں ننگے ہونا اپنے آپ

کو مجرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی ننگا سر نہیں رکھا صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

ذکر عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

عمامے کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

کنز العمال 8/19 { لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَبِسُوْا الْعَمَائِمَ عَلَی الْقَلَانِسِ (الدیلمی عن رکانۃ) رکانہؓ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پہ قائم رہیگی جب تک کہ وہ ٹوپیوں پر عمامیں باندھیں گے۔

عمامہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر لازمی ہے

کنز العمال 8/18 { عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِکُمْ (هب عن عبادۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر پگڑی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور پگڑی کا شملہ اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

جب عقلاً و نقلاً ثابت ہوا کہ لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃً و شرعاً

بہتر اور موزوں ہے۔ تو اب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر علیحدہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے،

حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصلہ پگڑی کے متعلق

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابی ہمام عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل مسومین قَالَ الْعَمَائِمُ اِعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَاعْتَمَّ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام فَسَدَّ لَهَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ۔

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالٰے کے فرمان مسومین کے مطلب کے متعلق آپ نے فرمایا عمامے مراد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبرئیل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا سفید نوری عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابی جمیلہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قَالَ كَانَتْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْعَمَائِمُ الْبِيْضُ الْمُرْسَلَةُ يَوْمَ بَدْرٍ۔

حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامے باندھے بھیجے گئے تھے۔

عمامے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۲/۳۹ } عدة من اصحابنا عن احمد بن ابی عبد اللہ بن الحسین بن علی العقیلی عن علی بن ابی علی اللهبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيًّا بِيَدِهٖ فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَقَصَّرَهَا مِنْ خَلْفِهٖ قَدْرَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلَائِكَةِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار انگل کی مقدار پیچھے بھی لٹکایا پھر فرمایا پیچھے کرو تو علی المرتضیٰ نے پیچھے ہٹا لیا پھر فرمایا آگے کرو پھر اپنے آگے کر لیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا وطیرہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر سے برہنہ تھے

ابن ہشام ۱/۹۵
تاریخ الطبری ۲/۱۰۰

قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ تُرَابٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ اَقُوْلُ ذَالِكَ اَنْتَ اَحَدُهُمْ وَاَخَذَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اَبْصَارِهِمْ عَنْهُ فَلَا يَرَوْنَهٗ فَجَعَلَ يَنْثُرُ ذَالِكَ التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُوْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ حَتّٰى فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَيْثُ اَرَادَ اَنْ يَّذْهَبَ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ مِّمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ قَدْ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ؟ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ تُرَابٌ۔

محمد بن اسحٰق نے کہا کہ کفار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی پھر آپ نے فرمایا ہاں میں کہتا ہوں یہ کہ تو ان سے ایک ہے، اللہ تعالےٰ نے ان کی آنکھیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھی کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے قرآن کریم کی یہ آیتیں یٰسین وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک پڑھیں۔ جب آپ یہ آیتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان کفار سے کوئی باقی نہ رہا جس کے سر پر مٹی نہ پڑی ہو پھر جہاں آپ کا ارادہ ہوا تشریف لے گئے تو ان کفار کے پاس ایک اور آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ اس نے کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر تم کسی ایک کو بھی اپنے نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہر آدمی نے ان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر مٹی سے لبریز تھا۔

طبقات ابن سعد ۱/۲۲۸

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ عَلَى الْبَابِ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبَطْحَاءِ فَجَعَلَ يَذُرُّهَا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَيَتْلُوْ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حَتّٰى بَلَغَ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ قَائِلٌ لَّهُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خِبْتُمْ وَخَسِرْتُمْ قَدْ وَاللّٰهِ مَرَّ بِكُمْ وَذَرَّ عَلٰى رُءُوْسِكُمُ التُّرَابَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَبْصَرْنَاهُ وَقَامُوْا يَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَهُمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَالْحَكَمُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ وَزَمْعَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَطُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ وَاَبُوْ لَهَبٍ

وَاُبَیُّ بْنُ خَلَفٍ وَبَنِیْهِ وَمُنَبِّهُ ابْنُ الْحَجَّاجِ ۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے دروازے پر بہ نیت قتل بیٹھے تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ کر لَا یُؤْمِنُوْنَ تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذلیل ہوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے گئے اور تمہارے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ بہ نیت قتل کھڑے ہونے والے ، ابو جہل اور حکم بن ابی العاص اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور ابن غیطلہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیمہ بن عدی اور ابولہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور منبہ بن حجاج تھے ۔

تاریخ کامل ۲/۳۹ } وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَهٗ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَاتِ مِنْ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرَوْهُ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَتْرُكْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰى رَاْسِهِ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَوَضَعُوْا اَيْدِيَهُمْ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَرَاَوُا التُّرَابَ ۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ کر فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک تو کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ، اس نے کہا تمہیں اللہ تعالےٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے اور تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی ۔

سیرۃ حلبی ۱/۳۲۱ } فَعِنْدَ خُرُوْجِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ يَنْثُرُ التُّرَابَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَيْثُ اَرَادَ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا فَقَالَ قَدْ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ تُرَابٌ ۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلتے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے ایک کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ہو پھر آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ نے ذلیل کیا خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو

اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی تھی۔

شیعہ کتب سے مصطفے اصلی اللہ علیہ وسلم کے قاتلین کفار مکہ کے ننگے سروں پر مٹی ڈالی

ابن شہر آشوب ۱/۹۹ } وَکَانَتْ بِیَدِہٖ قَبْضَۃُ تُرَابٍ فَرَمٰی بِھَا فِی رُؤُسِھِمْ وَمَضٰی۔

اور مصطفے اصلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹھی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے

مصطفے اصلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اَخْبَرَنَا محمد بن ربیعۃ الکلابی عن موسی المعلم عن بدیل قَالَ کَانَ کُمُّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الرُّسْغِ۔

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن الحجاج ثنا معاذ بن ہشام ثنی ابی عن بدیل العقیلی عن شہر بن حوشب عن اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الرُّسْغِ۔

اسماء نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا محمد بن حمید الرازی انبانا الفضل بن موسی و ابو تمیلہ و زید بن حباب عن عبد المومن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدہ عن ام سلمۃ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَمِیْصُ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ مصطفے اصلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیض تھا۔

مصطفے اصلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا عبد العزیز بن محمد اخبرنا محمد بن ابی یحیی عن رجل عن ابن عباس قال رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْتَزِرُ تَحْتَ سُرَّتِہٖ وَتَبْدُوْ سُرَّتُہٗ وَرَاَیْتُ عُمَرَ یَاْتَزِرُ فَوْقَ سُرَّتِہٖ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے اور اپنی ناف کو اوپر ظاہر رکھتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } حدثنا خالد بن خداش اخبرنا عبداللہ بن وہب عن ابی لہیعۃ عن یزید بن ابی حبیب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُرْخِی الْاِزَارَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَرْفَعُ مِنْ وَّرَائِہٖ۔

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کو سامنے سے لٹکاتے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } اخبرنا انس بن عیاض ابو ضمرۃ اللیثی عن محمد بن ابی یحیٰی مولی الاسلمیین عن عکرمۃ مولی ابن عباس قَالَ رَأَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِذَا اتَّزَرَ اَنْفَی مُقَدَّمَ اِزَارِہٖ حَتّٰی تَقَعَ حَاشِیَتَاہُ عَلٰی ظَہْرِ قَدَمَیْہِ وَیَرْفَعُ الْاِزَارَ مِمَّا وَرَاءَہٗ قَالَ قُلْتُ لَہٗ لِمَ تَاْتَزِرُ ھٰکَذَا؟ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْتَزِرُ ھٰذِہِ الْاِزْرَۃَ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب تہبند باندھتے تہبند کے اگلے حصے کو اتنا لٹکاتے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دونوں قدموں کی پیٹھ پر پڑتا اور باقی تہبند اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے تہبند کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہبند ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

ازار کا شرعی حکم

ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں

ابوداؤد ۲/۲۱۰ } حدثنا موسی بن اسماعیل نا ابان نا یحیی عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلًا اِزَارَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْہَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَہَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِذْہَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ مَالَکَ اَمَرْتَہٗ اَنْ یَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَکَتَّ عَنْہُ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ وَہُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ وَاِنَّ اللّٰہ تعالی لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر تو وہ شخص گیا اس نے دوبارہ وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا ارشاد فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو امور ثابت ہوئے کہ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز عند اللہ قبول نہیں دوسری یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی خطاب نجات نہیں فرماتے۔

ٹخنوں سے نیچے ازار کو لٹکانے والا دیدار خداوندی سے محروم ہوگا

کنز العمال ۸/۱۹ } اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ اِزَارِہٖ (حم ن عن ابن عباس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالے تہبند گھسیٹنے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

جو شخص کپڑا ٹخنوں کے نیچے لٹکائے دوزخی ہے

کنز العمال ۸/۱۹ } کُلُّ شَیْئٍ جَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ (طبرانی عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا کچھ کپڑا ازار کا ٹخنوں سے تجاوز کرے تو وہ دوزخی ہے۔

پاجامے کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا منافق ہے

کنز العمال ۸/۲۱ } عَلَامَۃُ الْمُنَافِقِ تَطْوِیْلُ سَرَاوِیْلِہٖ فَمَنْ طَوَّلَ سَرَاوِیْلَہٗ حَتّٰی یَدْخُلَ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

وَمَنْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلَہٗ نَارُ جَہَنَّمَ (الدیلمی عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامت اپنے پاجامے کو لمبا کرنا ہے تو جس شخص نے اپنے پاجامے کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے گھسٹتا ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس کے لئے دوزخ ہے۔

بخاری شریف ۲/۸۶۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة حدثنا سعيد بن ابی سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ما اسفل من الكعبين من الازار ففی النار۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے جو پاجامہ یا تہبند ہوگا وہ دوزخ میں ہوگا۔

مسلم شریف ۲/۱۹۴ } حدثنا يحيى قال قرأت على مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد بن اسلم كلهم يخبره عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا ينظر الله تعالى الى من جر ثوبه خيلاء۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔

اب یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

زندہ اور مُردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا عارم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسٰی اخبرنا حماد بن سلمۃ جمیعا عن ایوب بن ابی السختیانی عن ابی قلابۃ عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْھَا اَحْیَاءُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے۔ تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا الفضل بن دُکین اخبرنا المسعودی عن الحکم وحبیب بن ابی ثابت وحدثنا سفیان الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْبِسُوْا ثِیَابَ الْبِیْضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَ اَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو بے شک وہ سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا محمد بن الصباح انبا عبد اللہ بن رجاء المکی عن ابن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضُ فَالْبَسُوْھَا وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبِسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَ اَطْیَبُ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت پاک اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ } اخبرنا عمرو بن علی قال ثنا یحیٰی بن سعید قال سمعت سعید بن ابی عروبۃ یحدث عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَ اَطْیَبُ وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت اطہر اور اطیب ہیں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۰ } اخبرنا الفضل بن دکین ویحیی بن عباد قالا اخبرنا المسعودی عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۰ } اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابوبکر الھذلی عن ابی قلابۃ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَحَبِّ ثِیَابِکُمْ اِلَی اللّٰہِ الْبَیَاضَ فَصَلُّوْا فِیْھَا وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۲/۱۰۴ } حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مہدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی

شبیب عن سمرۃ بن جندب قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ھٰذا حدیث حسن صحیح۔

سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو

ابوداؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا زھیر نا عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ وَاِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُوْ الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر سرمے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روشن کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسندیدہ ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس سفید پہنے گا وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

ریشمی لباس کی ممانعت

کنز العمال ۸/۲۱ } حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَ اُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالٰے نے میری اُمت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔

کنز العمال ۸/۲۱ } اَلْحَرِیْرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَحِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ۔ (ق عن عقبہ بن عامر و عن ابی موسٰی)

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

کنز العمال ۸/۲۱ } مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَلْبَسْ حَرِیْرًا وَلَا ذَهَبًا (حم طب ک عن عن ابی امامۃ)

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالٰے اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

ابو داؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا عبید اللہ یعنی ابن ایاد نا ایاد عن ابی رمثۃ قال اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَیْتُ عَلَیْهِ بُرْدَیْنِ اَخْضَرَیْنِ۔

ابو رمثہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو میں نے آپ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۳ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن ابن جریج عن عطاء او غیرہٗ عن ابن یعلی عن ابیہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ

یعلی نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اوڑھ کر گھر تشریف لائے۔

سُرخ رنگ کی چادریں

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۱ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ابو الاحوص عن اشعث بن سلیم قال سمعت شیخا من کنانۃ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَحْمَرَانِ۔

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سُنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۰ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت براء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مصطفٰے صلے اللہ

جس میں شہرت ہو۔

کنز العمال ۸/۱۲۰ } اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَةِ فَاِنَّهَا اَحَبُّ الزِّیْنَةِ اِلَی الشَّیْطَانِ۔

(طب عن عمران بن حصین) عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین زینت ہے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا هشام بن سعد عن یحیٰی بن عبد اللہ بن مالک

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَهٗ بِالزَّعْفَرَانِ قَمِیْصَهٗ وَرِدَائَهٗ وَعِمَامَتَهٗ۔

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زعفران کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قمیض اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا مصعب بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن

اسماعیل عن عبد اللہ بن جعفر عن ابیہ قَالَ رَئَیْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رِدَاءً وَعِمَامَةً مَصْبُوْغَیْنِ بِالْعَبِیْرِ قَالَ مُصْعَبُ وَالْعَبِیْرُ عِنْدَنَا الزَّعْفَرَانُ۔

عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا خلاد بن یحیٰی اخبرنا عاصم بن

محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَهٗ کُلَّهَا بِالزَّعْفَرَانِ حَتّٰی الْعِمَامَةَ۔

زید بن اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگتے حتیٰ کہ عمامہ بھی۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا عمر بن محمد عن ابیہ لا ادری

عن ابن عمر ام لا قال کان النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَفِّرُ ثِیَابَهٗ۔

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ اپنے کپڑے زرد رنگتے۔

یہ جتنی روایتیں زرد رنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک روایت متصل نہیں سب منقطع ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل حدیثیں زرد رنگ سے ممانعت کی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔

زرد رنگ کے لباس سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

کنز العمال ۸/۹ } اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا یعنی الْمُعَصْفَرَ (حم م ن عن ابن عمرو)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا زرد رنگ کے کپڑے کفار

کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ { عن محمد بن ابراهیم ان خالد بن معدان اخبرہ ان جبیر بن نفیر اخبرہ ان عبداللہ بن عمرو اخبرہ انّہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فقال ھٰذہ ثیاب الکفار فلا تلبسھا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبداللہ بن عمرو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ { اخبرنی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریج عن ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو انّہ اتی النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان معصفران فغضب النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اذھب فاطرحھما عنک قال این یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی النار۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زرد کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جا ان دونوں کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

شیعہ احادیث سے لباس نبوۃ وامامت

سفید لباس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

(۱) فروع کافی ۲/۳۲ { محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القداح عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ البسوا البیاض فانّہ اطیب واطھر وکفنوا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے۔ اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۲) فروع کافی ۲/۳۲ { الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن الحسن بن علی عن مثنی الحناط عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ البسوا البیاض انّہ اطیب واطھر وکفنوا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ تم سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۳) حلیۃ المتقین ۵ { بہترین رنگہائے درجامہ سفید است وبعد از آں زرد

بعداز ان سبز و بعد از ان سرخ نیم رنگ و کبود و عدسی و در چند حدیث معتبر از حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منقول است کہ بپوشید جامہ سفید کہ ان نیکو تر و پاکیزہ ترین رنگھا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور مسوری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

(۴) عیون الاخبار مؤلفہ لامام رضا علیہ السلام ۳۷ } از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرمود رسول خدا فرمود نپوشید لباس دشمنان مرا و نخورید طعامہائے دشمنان مرا و نروید در راہ ہائے دشمن من پس از دشمنان من شوید چنانکہ ایشاں دشمنان من ہستند

مصنف گوید لباس دشمنان لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے رستوں پر چلو پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا علیہ السلام مصنف عیون الاخبار فرماتے ہیں کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

حضرت ابو الائمہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

(۵) حلیۃ المتقین ۶ } بسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین منقولست کہ مپوشید جامہ سیاہ کہ آن پوشش فرعون است۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس فرعونی ہے۔

(۶) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۲ } وبھذا الاسناد عن محمد بن احمد بن عیسٰی الیقطینی عن القاسم بن یحیٰی عن جدہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المؤمنین علیہ السلام قَالَ فِیْهِمَا عَلَّمَ اَصْحَابَہٗ لَا تَلْبَسُوْا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۵۱ { وَقَالَ امیرالمومنین علیه السلام فیما علّم به لاَصحابه

لَاتَلبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لِبَاسُ فِرعَونَ۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ { وارد ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنو وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عمامہ موزہ و عبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں

(۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۱۸ { روی الحسین بن المختار قال قُلتُ لِاَبِی عَبدِاللّٰہ علیه السلام اَیُحرِمُ الرَّجُلُ فِی الثَّوبِ الاَسوَدِ قَالَ لَا یُحرِمُ فِی الثَّوبِ الاَسوَدِ وَلَا یُکَفَّنُ فِیهِ المَیِّتُ۔

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جا سکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جا سکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۲ { ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن سهل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابی عبداللہ علیه السلام قال قُلتُ لَهُ اُصَلِّی فِی قَلَنسُوَۃِ السَّودَاءِ قَالَ لَا تُصَلِّ فِیهَا فَاِنَّهَا لِبَاسُ اَهلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں؟ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں نہ نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) حلیۃ المتقین ۶ { و در حدیث معتبر منقول است کہ شخصے از حضرت صادق پرسید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمود کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کر لوں حضرت نے فرمایا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ { حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن الحسین بن یزید النوفلی عن السکونی عن ابی عبداللہ

علیہ السلام قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ عزوجل اِلٰى نَبِیٍّ مِّنْ اَنْبِیَاءِهٖ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَلْبَسُوْا لِبَاسَ اَعْدَائِیْ ۔

امام جعفر صادقؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی کی مومنین کو کہدو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں ۔

(۱۳) حلیۃ المتقین ۵ } و پوشیدن جامہ سیاہ کراہیت شدید دارد در ہمہ حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ نباشد بہتر است ۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے ۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۹ } و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب خیلاو تکبر و ہر کہ بپوشد در روز قیامت با جبار ان محشور شود ۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا ہے ۔ اور جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا ۔ قیامت کے دن متکبروں کے ساتھ اٹھایا جائیگا

(۱۵) حلیۃ المتقین ۹ } و ہر کہ نعل سیاہ بپوشد ہیچک انباید ۔ اور جو شخص سیاہ جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا ۔

(۱۶) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ } حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محشور ہوگا

دوسری حدیث میں فرمایا ہے ضعف چشم پیدا کرتا ہے ذکر کو سست کرتا ہے اور

موجب غم واندوہ ہے ۔

(۱۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵۱ } وَسُئِلَ الصَّادِق علیہ السلام عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِیْهَا لِاَنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز ہے ؟ تو آپ نے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے ۔

شیعہ کتب سے قیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

حیات القلوب ۳۱۵ } علم دیگر نزد من آید از رایات اولین سیاہ تر و تیرہ تر و مثل اول جواب گویند مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ در میان شما گذاشتم چہ کردید با آنہا گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کردیم و عترت ترا یاری نکردیم و ایشاں را کشتیم راندہ و پراگندہ کردیم پس گویم کہ دور شوید از من پس برگردند از حوض کوثر با لب تشنہ و روہائے سیاہ پس علم دیگر نزد من آید کہ نور از آں تابد پس من با ایشاں گویم کہ کیستید شما گویند ما ئیم اہل کلمہ توحید و پرہیزگاری و مائیم امت محمدؐ و مائیم بقیہ اہل حق کہ حامل کتاب حق تعالیٰ شدیم و حلال او را حلال و حرام آنرا حرام دانستیم و دوست داشتیم ذریت محمدؐ را و ایشاں را یاری کردیم بہر امرے کہ خود را یاری میکردیم و در خدمت ایشاں قتال کردیم و با ہر کہ دشمنی با ایشاں میکرد مقاتلہ کردیم پس من با ایشاں گویم کہ بشارت باد شمارا کہ منم پیغمبر شما محمدؐ و بود اید در دنیا چناں بودید کہ گفتید پس آب دہم ایشاں را از حوض کوثر و سیراب از نزد حوض کوثر برگردند جبرئیل مرا خبر داد کہ امت من فرزند من حسینؑ را شہید خواہند

کر دو در کربلا لعنت خدا بر کسے باد کہ او را بکشند یا او را یاری نکند تا روز قیامت پس حضرت از منبر فرود آمد۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دینگے پھر میں کہوں گا کہ میں تم میں دو چیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور برباد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ رو حوض کوثر سے پیاسے چلے جائینگے پھر دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے نور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حق والوں کا بقیہ ہیں خداوند کی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالےٰ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے محبت کرتے رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے انہی کاموں میں ان کی طرف سے ہم ان کے دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر محمدؐ ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں حوض کوثر سے ان کو پانی دوں گا۔ اور میرے پاس حوض کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے لڑکے حسین کو کربلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کریم لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہو گیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

دوزخیوں کا لباس ہے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو اس کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر سٹیشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر کوئی پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہنایا جاتا ہے اور اگر فوج میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہنایا جاتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس کو جنت والا نوری سفید لباس سے ملبوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بقول ائمہ علیہم السلام تم خود سوچو کہ اس کو کونسا لباس پہنایا جائے گا۔ اور خدائی فیصلہ بھی سن لیجئے۔

الحج ١٧/١٩ } فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ۔
جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد سے امامت جاتی رہی

(١٨) کتاب العلل والشرائع ١/١٢٣ } وَبِهٰذَا الاسناد عن محمد بن احمد عن علی بن ابراھیم الجعفری عن محمد بن المعاویہ باسنادہ رفعہٗ قَالَ هَبَطَ جبرئیل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ اَسْوَدُ وَمِنْطَقَةٌ فِيْهَا خَنْجَرٌ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَآلِہٖ يَا جبرئیل مَا هٰذَا الَّذِيْ قَالَ زِيُّ وَلَدِ عَمِّكَ الْعَبَّاسِ يَا مُحَمَّدُ وَيْلٌ لِوَلَدِكَ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَخَرَجَ

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ اِلَی الْعَبَّاسِ فَقَالَ یَا عَمِّ وَیْلٌ لِوُلْدِیْ مِنْ وُلْدِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَجُبُّ نَفْسِیْ قَالَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ۔

محمد بن العاویہ نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے۔ اس نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ پر نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پیٹی حمائل جس میں خنجر تھا راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا اے جبرئیل یہ لباس کیسا ہے اس نے کہا تیرے چچا کے لڑکے کا لباس ہے یا محمد ویل ہے تیرے چچا کے لڑکے کے لئے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو ویل ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمایئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لکھا گیا اب قلم خشک ہو گئی۔

"علی رضا" خیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عبا اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں بفضل پنجتن اب کرتا اور تہمت یا شلوار اور جوتے سیاہ نہ پہنوں گا اور سیاہ عمامہ چھوڑوں گا نہیں۔

"محمد عمر" جعفری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس پسندیدہ سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو پسند فرمایا ہو جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو اس لباس کو پہننا چاہیے باقی رہا صرف

عمامے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے ختم ہی کر دیا اور سیاہ جبہ سے حضرت عباس کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے۔

دوسرا جواب اگر پہننا بھی تو جو پسندیدہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہیے محب تب کہلاتا ہے آپ پسند فرماویں سفید کپڑے کو اور تم پسند کرو سیاہ تو محبت کے خلاف ہے۔

تیسرا جواب: لباس وہ پسند کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید ہے

چوتھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے بھی تو در حقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے رگڑ رگڑ کر سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

زرقانی ۵/۱۰ { وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّ سَوَادَهَا لَمْ يَكُنْ اَصْلِيًّا بَلْ لِحِكَايَةِ مَا تَحْتَهَا مِنَ الْمِغْفَرِ وَهُوَ اَسْوَدُ۔

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی سیاہی اصلی نہ تھی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

جو عمامہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

اختلاف روایات لعمامۃ السوداء

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۵ { اخبرنا وکیع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر ان

النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۴۰ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ } اخبرنا معن بن عیسی وشبابہ بن سوار و موسی بن داؤد قالوا اخبرنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالک قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ ثُمَّ نَزَعَہٗ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا پھر آپ نے اس کو اتار دیا۔

شمائل ترمذی ۸ } حدثنا عیسی بن احمد ثنا عبد اللہ بن وھب ثنی مالک بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالک اَنَّ

رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔

شمائل ترمذی ۹ } حدثنا یوسف بن عیسیٰ ثنا وکیع ثنا ابو سلیمان وھو عبد الرحمن بن الغسیل عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِصَابَۃٌ دَسْمَاءُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پر خود تھا آپ نے اُتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکے میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلا ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ بھی تھا اور خود بھی تھا جب اپنے لوہے کا خود اُتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا دیکھا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پر میلا عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلا دیکھا

تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا نہ تھا بلکہ سیاسی لوہے کے خود کی تھی کسی نے آپ کو مع خود دیکھا تو اس نے کہہ دیا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقع ایسا ہی ہے کہ آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکہ کے وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہنے رکھا بدلا نہیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکہ کی ہی بات کر رہا ہے میلہ دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بابت کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بات کر رہا ہے۔ ھذا ما عندی۔

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جنگی عمامہ لوہے کے خود سے میلا اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے متعلق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ لباس دوزخیوں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔

چھٹا جواب:۔ جو کام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ ضرور کیا ورنہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح دکھائے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سیاہ لباس پہن لیا کرو۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات
دس روپے نقد انعام پیش کروں گا۔

ساتواں جواب:۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار کلی ہے لباس کو اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرما دیتے۔

علی رضا ”کعبے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا۔ تو کعبے کو سیاہ غلاف کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے۔

”محمد عمر“ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ غلاف سیاہ آپ نے نہیں چڑھایا اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

کعبے کو حجاج بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ابن ھشام $\frac{۱}{۲۱۵}$ ، ۲۱۶ } وَكَانَتْ الْكَعْبَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَمَانِ فِيْ عَشَرَةَ ذِرَاعًا وَكَانَتْ تُكْسٰى الْقُبَاطِيَّ وَاَوَّلُ مَنْ كَسَاهَا الدِّيْبَاجَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہاتھ تھا اور اس کا اچھاڑ سفید ریشمی مصری ہوتا تھا سب سے پہلے سیاہ ریشمی اچھاڑ کعبہ کو جس نے پہنایا وہ حجاج بن یوسف تھا۔

دوسرا جواب: اگر کعبے کی سنت پر عمل کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ تم یہ کر سکتے ہو کہ اپنے گھروں کو یا مساجد کو سیاہ لباس پہنا دو نہ کہ وہاں اینٹوں اور پتھروں کو سیاہ لباس پہنایا جائے اور یہاں انسان پہن لیں اینٹوں پر انسانوں کو قیاس کر لینا یا اصول انسانی کے خلاف ہے اور سنت حجاجی ہے۔

”علی رضا“ تم کہتے ہو کہ سیاہ لباس فرعون کا تھا دوزخیوں کا ہے اور تم نے

مختلف فتوے لگائے حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کملی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہی ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے کچھ خدا کا خوف کرو۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو سچ ہے دروغ بروئے شما گفتم کے مصداق تم ہی ہو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھائیے اگر جعفری ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کرو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے تمہیں کوئی لفظ خلاف ہو تو فقیر اس کی تلافی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانو مجھ پر کیا اعتراض ہے۔

اب تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ کملی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھے رکھتے تھے۔ لہٰذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب: تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرم اونی کمبل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجربہ کر سکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں پنکھے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہاں

یہ تو ہے جزل جواب جس کو ہر شخص تسلیم کرے گا اب تحریری جواب عرض کرتا ہوں۔

(۲) دوسرا جواب: پہلے تمہاری ہی تفسیروں سے مزمل کے معنی واضح کر دیتا ہوں تاکہ تمہارا مغالطہ صاف ہو جائے اور جو عوام میں تم نے غلط فہمی پھیلائی ہوئی ہے وہ دور ہو جائے پھر تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جبر نہیں۔ ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

مزمل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

(۱) تفسیر جوامع الجامع ۴۹۵ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ فِي ثِيَابِهِ الْمُتَلَفِّفُ بِهَا أُدْغِمَ التَّاءُ فِي الزَّاءِ وَكَذَلِكَ الْمُدَّثِّرُ

وَكَانَ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَزَمَّلُ بِالثِّيَابِ فِي أَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ جِبْرَئِيلُ علیہ السلام حَتَّى أَنِسَ بِهِ فَخُوطِبَ بِهَذَا۔

یا ایھا المزمل کے معنی ہیں اے ملبوس کپڑوں میں تا زکو زا میں ادغام کیا گیا اور اسی طرح ہے مدثر اور جبرئیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کہ رب کریم کو آپ سے اُنس ہوا تو آپ کو یا ایھا المزمل سے خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے۔

(۲) تفسیر قمی ۳۴۳ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ كَانَ يَتَزَمَّلُ بِثَوْبِهِ وَيَنَامُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ، يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔

یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم

نے فرمایا یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ ۔

(۳) تفسیر صافی ۵۰۹ } یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اَصْلُهُ الْمُتَزَمِّلُ بِثِیَابِهِ اِذَا تَلَفَّفَ بِهَا الْقُمِّیُ قَالَ هُوَ النَّبِیُّ کَانَ یَتَزَمَّلُ بِثَوْبِهِ وَیَنَامُ فَقَالَ اللّٰهُ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ ۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اس کا اصل ہے اَلْمُتَزَمِّلُ بِثِیَابِهِ جب آپ کپڑوں کو پہن لیں علامہ قمی نے کہا ہے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کپڑے پہنے ہوئے ہی سوتے تھے تو اللہ تعالٰے نے فرمایا اے لباس سے ملبوس رات کو دربار خداوندی میں قیام فرمایئے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان $\frac{۱۰}{۳۷۷}$ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) مَعْنَاهُ یَا اَیُّهَا الْمُتَزَمِّلُ بِثِیَابِهِ الْمُتَلَفِّفُ بِهَا ۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کے معنی ہیں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اے کپڑے پہننے والے

(۵) تفسیر مجمع البیان $\frac{۱۰}{۳۸۴}$ } (یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ) ای الْمُتَدَثِّرُ بِثِیَابِهِ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۶) تفسیر المنہج ۸۲ } و از خدیجہ کبری رحمۃ اللہ علیہ نقل است کہ آں مثل چادر شبے بود و چہار وہ زرع نصفے بر بالاتے ما بود و نصفے رسول پوشیدہ نماز گزاردے پرسیدند کہ از چہ چیز بود گفت اں نہ قز بود نہ کج نہ از موئے نازک و نہ از ابریشم و نہ از پشینہ بلکہ تار او از موے بز بود و پود آں از موئے شتر و وساثنائے نماز شب جبرئیل آمد و ایں آیۃ آورد کہ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے گلیم در خود پیچیدہ حضرت خدیجہ رحمۃ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ رات کی چادر کی طرح تھی اور چودہ ہاتھ لمبی تھی ایک نصف ہم پر ہوتی تھی اور ایک نصف پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

پوشیدہ نماز ادا فرماتے لوگوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے فرمایا۔

خدیجہ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ چادر رات والی تھی اور اس کی لمبی چودہ ہاتھ تھی نصف ہم اوڑھتے اور ایک نصف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ کر نماز ادا فرماتے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ چادر کس چیز کی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا۔ کہ نہ وہ ریشمی تھی۔ اور نہ وہ پشمینے کی اور نہ وہ ابریشم کی اور نہ ہی وہ سوت کی بلکہ تانا بکری کے بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ اس کو رات کی نماز میں اوڑھتے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ۔

(۷) قرآن مجید مترجم ترجمہ مقبول ۱۱۴۵ } یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر لپیٹنے والے رسول

(۸) ترجمہ مقبول ۱۱۴۸ } یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے رسول۔

(۹) تفسیر عمدۃ البیان $\frac{۳}{۴۶۰}$ } حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مثل چادر شب کے تھی چودہ ہاتھ کی کہ آدھی اوپر ہمارے ہوتی تھی اور آدھی رسول خدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے لائے کہ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر میں لپٹے ہوئے قُمِ اللَّیْلَ اٹھ تو رات کو واسطے نماز شب کے اور وہ نماز تہجد کی ہے اور ہمیشہ اس کو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام دینے نفس اپنے کے اس کو ترک مت کر اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ اول مرتبہ خدائے تعالٰے نے وحی کو بھیجنا چاہا تو جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت اصلی میں محمد کے پاس جا جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار حرا میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اس

صورت میں دیکھا کہ ندان کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولتسرا میں تشریف لائے فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوئی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کمبل کے متعلق شیعہ حدیث سے

فروع کافی ۲/۲۴ } محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحییٰ عن جدہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یُلبَسُ الصُّوفُ والشَّعرُ الا مِن عِلّۃٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرمایا اونی کپڑا اور بالوں والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر بیماری سے ۔

فروع کافی ۲/۲۴ } عدۃ من اصحابنا عن سہل بن زیاد عن محمد بن عیسٰی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن شعیب عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہما قال اَلبِسُوا الثِّیابَ مِنَ القُطنِ فانّہٗ لباسُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولباسنا ولم یکن یَلبَسُ الصُّوفَ والشَّعرَ الا من عِلّۃٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سوتی کپڑے پہنو اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس سوتی تھا اور ہمارا لباس بھی سوتی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی کپڑے سوائے بیماری کے استعمال نہیں فرمائے ۔

کیوں جی اب تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبانی صاف فیصلہ ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی لباس سوائے بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اونی کپڑا استعمال فرمایا بلکہ فیصلہ فرما دیا کہ سوتی کپڑا سنت ہے اور یہی مسارات کی علامت ہے اونی کمبل کا قصہ ہی ختم ہو گیا ۔

جب تمہارے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چادر اوڑھنے کی تحقیق مکمل ہو گئی۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادریں سرخ رنگ کی تھیں جن کو بعد میں آپ نے منع فرما دیا پھر آپ کی دو چادریں سبز رنگ کی تھیں جس سے منع نہیں فرمایا اب مزمل کی تفسیر سنی تفسیر سے عرض کرتا ہوں ۔

اہل سنت و جماعت کی کتب سے مزمل کے معنی

(۱) تفسیر کبیر ۸/۲۳۲ } (یا ایّھا المُزَّمِّلُ) اَجمَعُوا عَلٰی انَّ المُرادَ بالمُزَّمِّلِ النبیُّ علیہ السلام واَصلُہٗ المُتَزَمِّلُ بالتاءِ الذی تَزَمَّلَ بِثیابِہٖ اَی تَلَفَّفَ بِھا۔

اِنّہٗ کانَ مُتَزَمِّلاً فی مِرطٍ لخدیجۃَ مُستَانِسًا بِھا فَقِیلَ لَہٗ یا ایُّھا المُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیلَ ۔

(یا ایّھا المُزَّمِّلُ) تمام مذاہب کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزمل سے مراد نبی علیہ السلام ہیں اور مزمل کا اصل متزمل ہے تا کے ساتھ اور وہ آپ ہی تھے جو اپنے کپڑے

پہنے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے محبت تھی اور آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کی چادر میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہا گیا۔

(۲) تفسیر ابو السعود $\frac{8}{222}$ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) اَیِ الْمُتَزَمِّلُ مِنْ تَزَمُّلٍ بِثِیَابِهِ اِذَا تَلَفَّفَ بِهَا۔

(یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) یعنی اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر $\frac{30}{42}$ } یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ وَهُوَ الْمُلْتَفُّ بِثِیَابِهِ وَاِنَّمَا عُنِیَ بِذٰلِكَ نَبِیُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اس کے معنی ہیں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر نیشاپوری } قَالَ الْکَلْبِیُّ اِنَّمَا تَزَمَّلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِثِیَابِهِ لِیَتَهَیَّاءَ لِلصَّلٰوةِ فَاُمِرَ اَنْ یَّدُوْمَ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہنتے تو حکم ہوا کہ ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن $\frac{7}{134}$ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) هٰذَا خِطَابٌ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْلُهُ الْمُتَزَمِّلُ وَهُوَ الَّذِیْ تَزَمَّلَ فِیْ ثِیَابِهِ اَیْ تَلَفَّفَ قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَزَمَّلُ فِیْ ثِیَابِهِ اَوَّلَ مَا جَاءَهُ جِبْرِیْلُ فَرَقًا مِنْهُ فَکَانَ یَقُوْلُ

زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ حَتّٰی اَنِسَ بِهِ وَقِیْلَ خَرَجَ یَوْمًا مِنَ الْبَیْتِ وَقَدْ لَبِسَ ثِیَابَهُ فَنَادَاهُ جِبْرِیْلُ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور مزمل کا اصل متزمل ہے اور وہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہو مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبرئیل علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبرئیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو حتیٰ کہ اللہ تعالے کو آپ کا یہ کلمہ سن کر محبت آئی تو یہ محبت کا کلمہ یا ایہا المزمل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولتکدہ سے خوب لباس پہن کر تشریف لائے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یا ایہا المزمل سے ندا دی۔

(۶) تفسیر معالم التنزیل $\frac{7}{134}$ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) اَیِ الْمُتَلَفِّفُ بِثَوْبِهِ
یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ۴۵۷ } یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) وَاَصْلُهُ الْمُتَزَمِّلُ اُدْغِمَتِ التَّاءُ فِی الزَّاءِ اَیِ الْمُتَلَفِّفُ بِثِیَابِهِ حِیْنَ مَجِیْءِ الْوَحْیِ۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کا اصل متزمل ہے تا کو زا میں ادغام کیا گیا یعنی اے وحی کے نزول کے وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی وشیعہ تفاسیر سے مزمل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے کہ آپ کے اوپر کالی کملی تھی جس کو آپ ہر وقت اوڑھتے تھے یا شانہ اقدس پر رکھتے یہ محض بناوٹی باتیں ہیں بلکہ مزمل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے تین کئے۔

(۱) ایک یہ کہ عربوں کی رواج تھا کہ رات کو سر اور بدن سے کرتہ کپڑے وغیرہ اتار کر سوتے تھے جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ عِنْدَ الظَّہِیْرَۃِ کہ جب تم دوپہر کو کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو۔ یہ عربوں کے کپڑے اتار کر آرام کرنے کی دلیل قرآنی ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس فعل کو بھی پسند نہ فرماتے کہ نیند کے وقت بھی کپڑے اتارے جائیں اس کی کئی وجوہات ہیں یا اس لئے کہ حضور اس لئے لباس نہیں اتارتے تھے کہ ہر وقت حتّٰی کہ آرام میں بھی جہاد کی ہی تیاری میں رہتے اگر اعلان جنگ ہو تو تیاری کا جنگ نہ کرنی پڑے دوسری وجہ یہ کہ آپ کو ہمیشہ رویتہ خداوندی رہتی تھی آپ اس لئے اپنے لباس سے غافل نہ ہوتے تاکہ رویتہ خداوندی میں فرق نہ آئے اور ہر وقت آپ ذاکر بھی رہتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے نے فرمایا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ فِیْ کُلِّ اَحْیَانِہٖ تو رب کریم کو نیند کے وقت بھی آپ کے لباس پہننے اور تیار رہنے کو پسند فرمایا اور یاایہاالمزمل سے محبت کا خطاب فرمایا کہ اے وقت خواب بھی اپنے کپڑے پہننے والے قم اللیل رات کو قیام فرمائیے۔

(۲) دوسرے یہ معنی کہ آپ نے شب باشی میں اپنے لئے اور اپنی زوجہ مطہرہ کے لئے دس ہاتھ لمبی ایک بڑی چادر بستر کی بنائی ہوئی تھی جس کو آپ کی زوجہ مطہرہ بھی اوڑھتیں اور آپ بھی اس میں شمولیت فرماتے تو اللہ تعالٰے نے اس لئے آپ کو یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ سے یاد فرمایا تو یہ بھی بستر کی بڑی چادر کو اوڑھنا مراد ہے نہ کہ عام اوڑھ کر باہر پھرنے والی چادر جو مخالف کے لئے حجت بن سکے جیسا کہ تفسیر منہج وغیرہ نے لکھا ہے۔ تو چونکہ شب باشی بستر کی چادر لباس میں شامل نہیں اس لئے یہ بھی حجۃ نہ ہو سکی۔

(۳) مزمل کے تیسرے یہ معنی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کسی روز اپنا شاندار لباس پہن کر

باہر تشریف لائے رب کریم کو آپ کے لباس کی ہیئت قضا یہ پسند آئی تو یٰۤاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ کا خطاب فرمایا۔ تو آپ کا لباس سفید ہی ہوتا تھا تو اس معنی موجب بھی سیاہ کملی کا کوئی بہانہ نہ ملا اور نہ ہی آپ کی کالی کملی ثابت ہوئی۔

(۴) چوتھے یہ معنی کہ وحی کی آمد کے وقت آپ لباس اور پہن لیتے تو اس وقت آپ کا لباس مبارک رب کریم کو پسند آیا اور یٰۤاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ کے خطاب سے یاد فرمایا۔

(۵) پانچویں یہ معنی کہ آپ نماز کے لئے اور لباس زیب تن فرماتے اور اللہ تعالٰے کو یہ آپ کا فعل پسند آیا تو یٰۤاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ کا خطاب فرمایا کہ اے لباس پہننے والے۔

سیاہ کملی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمائی

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۳ } اخبرنا یزید بن هارون وعفان بن مسلم والفضل بن دکین قالوا اخبرنا همام بن یحیی عن قتادة عن مطرف عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ جُعِلَ للنبی صلی الله علیه وسلم بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ مِنْ صُوْفٍ فَلَبِسَهَا فَذَكَرْتُ بَيَاضَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَسَوَادِهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ لَعَنِیْ فَقَذَفَهَا وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اونی سیاہ چادر تیار کی گئی آپ نے اس کو اوڑھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید اور سیاہی کا ذکر فرمایا جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اس اونی چادر میں پسینہ آیا تو آپ کو اون کی بو سے

تکلیف ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو ہمیشہ اچھی خوشبو پسند ہوتی تھی ۔

ابوداؤد ۲/۲۰۸ } حدثنا محمد بن كثير انا همام عن قتادة عن مطرف عن عائشة قالت صبغت للنبي صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف فقذفها قال واحسبه قال وكان يعجبه الريح الطيب ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر رنگی تو آپ نے اس کو اوڑھ لیا جب آپ کو اس میں پسینہ آیا آپ کو اون کی بو آئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے کہا مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی ۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي حدثني ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة بن الزبير ان طول رداء النبي صلى الله عليه وسلم اربع اذرع وعرضه ذراعان وشبر ۔

عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر کی لمبائی چار ہاتھ اور چوڑائی دو ہاتھ

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عتاب بن زياد اخبرنا عبد الله بن المبارك اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

بن عبد الرحمن بن نوفل انه حدثه عن عروة بن الزبير ان ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كان يخرج فيه الى الوفد رداء حضرمي طوله اربع اذرع وعرضه ذراعان وشبر فهو عند الخلفاء قد خلق وطووه بثوب يلبسونه يوم الاضحى والفطر ۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کپڑا جس میں وہ وفد کی طرف تشریف لاتے اور آپ کی چادر حضرمی تھی ۔ چادر کی لمبائی چار ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک بالشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفا علیہم السلام کے پاس رہی اور بوسیدہ ہوگئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور صرف عید الفطر اور عید الضحٰی میں اس کو استعمال فرماتے ۔

شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضرمی تھی

ابن شہر آشوب ۱/۹۹ } قال فانم على فراشي واشتمل بردي الحضرمي

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بستر پر سوجا اور میری حضرمی چادر اوڑھ لے

حیات القلوب ۲/۳۴۸ } پس بفراش من بخواب و برد حضرمی مرا بروئے خود ببند ۔

میرے بستر پر سوجا اور میری حضرمی چادر اپنے منہ پر ڈال لے ۔

اسلامی تاریخ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر کی حضرمی چادر رات کو اوڑھنے والی کا رنگ

ابن ھشام ۱/۹۵ } قَالَ لِعَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ نَمْ عَلٰی فِرَاشِیْ وَتَسَجَّ بِبُرْدِیْ ھٰذَا الْحَضْرَمِیِّ الْاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَخْلُصَ اِلَیْکَ شَیْءٌ تَکْرَھُہٗ مِنْھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنَامُ فِیْ بُرْدِہٖ ذٰلِکَ اِذَا نَامَ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری اس حضرمی چادر کو اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ جن کو تو کفار سے برا مناتا ہے وہ تیرے تک نہ پہنچ سکے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے اپنی اس حضرمی سبز رنگ کی چادر میں سوتے تھے۔

تاریخ الطبری ۲/۹۹ } فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَانَھُمْ قَالَ نَمْ عَلٰی فِرَاشِیْ وَاتَّشِحْ بِبُرْدِی الْحَضْرَمِیِّ الْاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَخْلُصُ اِلَیْکَ شَیْءٌ تَکْرَھُہٗ مِنْھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنَامُ فِیْ بُرْدِہٖ ذٰلِکَ اِذَا نَامَ۔

تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ پر ملاحظہ فرمایا فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی سبز چادر اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ ان سے

جس کو تو برا مناتا ہے وہ تیرے پاس بے شک نہیں سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سوتے اسی چادر میں سوتے۔

تاریخ کامل ۲/۴۸ } قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ نَمْ عَلٰی فِرَاشِیْ وَاتَّشِحْ بِبُرْدِیَ الْاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَخْلُصُ اِلَیْکَ شَیْءٌ تَکْرَھُہٗ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری سبز چادر تان لے پھر اس میں سو جا جس کو تو برا مناتا ہے وہ شیئی تیرے تک نہ پہنچ سکے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ جل شانہ کا وجہ ہیں

فرمان خداوندی ہے کہ وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا ہر ایک لئے ایک وجہ ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہونے والا ہے تو رب کریم کا بھی وجہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رب کریم توجہ خاص فرماتا رہا اور رہتا ہے اور رہے گا۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ حضور ہم ضرور آپ کے رخ انور کی پلٹ کو دیکھتے ہی رہتے ہیں۔

اِنَّہٗ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔

حضور جب آپ قیام فرماتے ہیں بے شک آپ کا رب آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے اور جب آپ پلٹ کر سجدہ کرنے والوں میں سجدہ کرتے ہیں تو بھی آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے

جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رؤیتہ کا رب کریم مشتاق ہے تو اب فقیر تمہارے سامنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کی جھلک پیش کرنا مناسب سمجھتا ہے تاکہ ہم بھی آپ کے ارشاد کے موافق آپ کی مشابہت کے آئینے میں قابل بخشش بن جائیں۔

تو اللہ تعالےٰ نے مسجد حرام کی حدود اربعہ میں جنگ کے ارادے سے کسی کو داخل نہیں ہونے دیا اور مسجد حرام کے نفیس حملے سے بھی یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے وقت حملہ فرمایا تو تمام مکے کے شہر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار پر تلواریں چلائیں تو رب کریم نے ناراضگی نہیں فرمائی بلکہ آپ کے اس اختیاری معاملہ کو پسند فرمایا اور نگاہ محبت سے ذکر فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ حضور میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں۔ اس وقت جب آپ شہر میں جنگ کو حلال کرنے والے داخل ہوئے تو اَنْتَ حِلٌّ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مختار ہونے کی واضح دلیل فرمائی ہے۔ کہ جس کو آپ پسند فرمائیں رب کریم کو بھی وہی پسند ہے چاہیں تو بیت الحرام کو بیت الحلال کردیں تو اس کی حرمت میں فرق نہ آئے۔ یہ اختیار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے

البلد ۳۰/۱ } لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اس وقت کہ آپ اس شہر کو جنگ کے لیے حلال بنانے والے ہیں۔

بیت اللہ کی مسجد کا نام مسجد حرام ہے اور مسجد حرام کے حدود اربعہ میں جنگ کرنا حرام ہے چنانچہ ابرہہ بیت اللہ پر حملہ آور ہوا جب حدود اربعہ کو تجاوز کرنے کی نیت سے ہاتھیوں کی فوج آگے بڑھنے کی ٹھانی تو اللہ تعالےٰ نے ابابیل کی چونچوں اور پاؤں میں دو دو کنکریاں دے کر تباہ و برباد کر دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔

اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بخاری شریف ۲/۸۶۵ } حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنا سعید بن المسیب

ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة من امتي زمرة هي سبعون الفا تضيء وجوههم اضاءة القمر فقام عكاشة بن محصن يرفع نمرة عليه قال ادع الله لي يا رسول الله ان يجعلني منهم فقال اللهم اجعله منهم ثم قام رجل من الانصار فقال يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبقك عكاشة۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری اُمت سے ستر ہزار کا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے

چاند کی روشنی کی طرح چمکتے ہوں گے تو عکاشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر غبار پڑا ہوا تھا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے ان سے بنادے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاشہ کو ان سے بنادے پھر انصار سے ایک اور آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان سے بنادے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

الفرقان ۱۸/۱ } تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل فرمائی اپنے بندے پر کہ عالمین کے لئے آپ واحد نذیر بن جائیں۔

اس آیۃ کریمہ سے مختصراً یہ ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان اور ملائکہ بحر و حجر و شجر ورثے پرندے ہوا سورج چاند دنیا و عقبیٰ عالم برزخ سب پر میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کل ہے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

طاقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

النجم ۲۷/۱ } ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مارنا خداوندی قوت ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

طبقات ابن سعد ۱/۳۷۶ } اخبرنا عبدالوہاب والفضل بن دکین قالا اخبرنا طلحۃ بن عمرو عن عطاء قال دخل

عمر بن الخطاب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وهو مضطجع علی مضجع من ادم۔

فبکی عمر فقال ما یبکیک یا عمر؟ قال ابکی ان کسری فی الخز والقز والحریر والدیباج وقیصر فی مثل ذالک وانت حبیب اللہ وخیرته کما اری قال لا تبک یا عمر فلو اشاء ان تصیر الجبال ذهبا لصارت ولو ان الدنیا تعدل عند اللہ جناح ذباب ما اعطی الکافر منها شیئا۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ } حدثني سلمة بن شبيب نا الحسن بن اعين نا زهير نا ابو اسحق قال سمعت البراء بن عازب يقول

جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى اَبِي فِي مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ اِلٰى مَنْزِلِي فَقَالَ لِيْ اَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهٗ وَخَرَجَ اَبِي مَعَهٗ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِي يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِيْ مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَمْ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهٗ اُنْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِيْ فِيْ قَعْبٍ مَعَهٗ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِيْ فِيْهَا لِلنَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ نَوْمِهٖ فَوَافَقْتُهٗ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا ۔

ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو اس سے ایک کجاوہ خریدا تو ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے لڑکے کو میرے ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کر لے جائے تو میرے باپ نے فرمایا بیٹا اس کو اٹھالے تو میں نے اس کو اٹھا لیا پھر میرا والد بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیسوں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابوبکر ایک بات تو بتاؤ کہ جس رات تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے کیا کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونوں تمام رات چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا حتیٰ کہ ہمارے لئے ایک لمبا پتھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہوا جس کے نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے وہیں ڈیرا ڈال دیا پھر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے سائے میں آرام فرمایا پھر میں نے آپ پر ایک چادر تان دی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوفیرے پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوفیرے پہرہ دیتا رہا اچانک میری نظر پڑی تو ایک گڈریا مع اپنی بکریوں کے ہماری طرح پتھر کے سائے کی نیت سے آرہا ہے پھر میں اس سے ملا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ مدینے والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دوہ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ بالوں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے جھاڑ دے تو میں نے براء کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ مارتا جھاڑتا ہے تو اس نے میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دوہا۔ الخ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند دو ٹکڑے ہوا

البدایة والنہایة ۶/۷ } قال الحافظ ابوبکر البیہقی انا ابو عبداللہ الحافظ وابوبکر احمد بن الحسن القاضی

قالا ثنا ابو العباس الاصم ثنا العباس بن محمد الدوری ثنا وھب بن جریر عن شعبہ عن الاعمش عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب فی قَوْلِهٖ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَقَدْ كَانَ ذَالِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللہ علیہ وسلم اِنْشَقَّ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ مِنْ دُوْنِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

وھکذا رواہ مسلم والترمذی۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے فرمان اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ ہوا چاند دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پچھلی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رہ تو اسی طرح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا نمونہ

سیرۃ ابن ھشام ۱/۳۱۸ } قَالَ اَبُوْجَهْلٍ لَعْنَهُ اللّٰهُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ اَبٰى اِلَّا مَا تَرَوْنَ مِنْ عَيْبِ دِيْنِنَا وَشَتْمِ اٰبَاءِنَا وَتَسْفِيْهِ اَحْلَامِنَا وَشَتْمِ اٰلِهَتِنَا وَاِنِّيْ اُعَاهِدُ اللّٰهَ لَاَجْلِسَنَّ لَهٗ غَدًا بِحَجَرٍ مَا اُطِيْقُ حَمْلَهٗ اَوْكَمَا قَالَ فَاِذَا سَجَدَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَضَخْتُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاَسْلِمُوْنِيْ عِنْدَ ذَالِكَ اَوْ اَمْنَعُوْنِيْ فَلْيَصْنَعْ بَعْدَ ذَالِكَ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ مَا بَدَا لَهُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نُسْلِمُكَ لِشَيْءٍ اَبَدًا فَامْضِ لِمَا تُرِيْدُ۔

فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْجَهْلٍ اَخَذَ حَجَرًا كَمَا وَصَفَ ثُمَّ جَلَسَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْتَظِرُهٗ وَغَدَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا كَانَ يَغْدُوْا وَكَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَقِبْلَتُهٗ اِلَى الشَّامِ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلّٰى بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ

وَالْحَجَرَ الْاَسْوَدِ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ وَقَدْ غَدَتْ قُرَيْشٌ فَجَلَسُوْا فِيْ اَنْدِيَتِهِمْ يَنْتَظِرُوْنَ مَا اَبُوْجَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَمَلَ اَبُوْجَهْلٍ الْحَجَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُ رَجَعَ مُنْهَزِمًا لَوْنُهُ مُرْعُوْبًا قَدْ يَبِسَتْ يَدَاهُ عَلٰى حَجَرِهٖ حَتّٰى قَذَفَ الْحَجَرَ مِنْ يَدِهٖ وَقَامَتْ اِلَيْهِ رِجَالُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا لَهٗ مَالَكَ يَا اَبَا الْحَكَمِ قَالَ قُمْتُ اِلَيْهِ لِاَفْعَلَ بِهٖ مَا قُلْتُ لَكُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ عَرَضَ لِيْ دُوْنَهٗ فَحْلٌ مِّنَ الْاِبِلِ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هَامَتِهٖ وَلَا مِثْلَ قَصَرَتِهٖ وَلَا اَنْيَابَهٗ لِفَحْلٍ قَطُّ نَهَمَّ بِيْ اَنْ يَاكُلَنِيْ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَالِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دَنَا لَاَخَذَهٗ۔

ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عیب جوئی کرتا ہے ہمارے آباء کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے لیے ضرور ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا۔ جتنا میں اٹھا سکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں سجدہ کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد بنو عبد مناف جو کریں سو کریں لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہمیشہ ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ارادہ رکھتا ہے کرے تو جب ابوجہل نے صبح کی تو جیسا کہ

اس نے بیان کیا تھا پتھر لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح باہر تشریف لائے اور مکے میں آپ کا قبلہ شام کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز پڑھتے اور کعبہ آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا (یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے قیام فرمایا اور قریش صبح صبح نکلے اور ان کے آگے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابوجہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف لپکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت اڑی ہوئی اور واپس بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اسنے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے کہا اے ابوالحکم کیا ہوا اس نے کہا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف کھڑا ہوا تاکہ جو تمہیں میں نے کل کہا تھا ویسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ سانڈ اس کے ورے میرے سامنے آ گیا۔ خدا کی قسم اس کے کوہان جیسا میں نے کبھی کوہان نہیں دیکھا۔

درختوں کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرنا

تاریخ کامل $\frac{2}{8}$ { فَقَالَ رُكَانَةُ لَا اُسْلِمُ حَتّٰى تَدْعُوَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْبِلِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ فَقَالَ رُكَانَةُ مَا رَاَيْتُ سِحْرًا اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هٰذَا سِحْرٌ عَظِيْمٌ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رکانہ نے کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا حتیٰ کہ تو اس درخت کو بلا دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا اِدھر آ تو درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو گیا تو رکانہ نے کہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکانہ نے کہا اچھا اس درخت کو حکم کرو واپس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا پھر رکانہ نے کہا یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی و سماوی بھی عطا فرمائی ہو اور اختیار بھی عالمین کا رکھتے ہوں۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں معاذ منافقین کو اصل میں شامل فرمادیں۔ اور اس میں خداوند کریم بھی متنبہ نہ فرمائے تو خداوند کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پر بدظنی کرنے والا اُمتی تو کہلا نہیں سکتا۔ البتہ عدوّ مبین ٹل نہیں سکتا۔ ھداکم اللہ۔

ذکر ازواج مطہرات

مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ازواج مطہرات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی ۳/۲۱۷، ۲۱۸ { والمتفق علیہ انہن احدی عشرۃ ستۃ من قریش خدیجۃ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وعائشۃ بنت ابی بکر بن ابی قحافۃ (عبد اللہ بن عثمان) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وحفصۃ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزیٰ ابن ریاح ابن عبد اللہ بن قرط ابن رزاح ابن کعب بن لوی۔

وام حبیبۃ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب ابن لوی۔

وام سلمۃ بنت ابی امیہ ابن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابن یقظہ ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وسودہ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر بن مالک بن حسل ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔

وزینب بنت جحش۔

ومیمونۃ بنت الحارث الہلالیہ

وزینب بنت خزیمہ الہلالیہ ام المساکین۔

وجویریۃ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ غیر عربیۃ وھی صفیہ بنت حی۔

فمات عندہ صلی اللہ علیہ وسلم منہن اثنتان خدیجہ وزینب ام المساکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع۔

ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم کے گیارہ ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کلی کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف سے آخیر تک قربانی کرتے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ ۳/۱۲۸ { قالت عائشۃ (وربما یذبح الشاۃ فیقطعہا اعضاء ثم یبعثہا فی صدائق خدیجۃ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کرکے خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیج دیتے۔

ترمذی شریف ۲/۲۲۸ { عائشۃ قالت وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبع بہا صدائق خدیجۃ فیہدیہا لہن۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ بکری ذبح فرماتے تو اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو ھدیہ بھیجا جاتا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب ۱/۱۵ { وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِیْجَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدَ بْنِ اَسَدٍ بَعْدَ ذَالِکَ بِشَھْرَیْنِ وَخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خویلد بن اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

دعوۃ نبوۃ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱/۱۴ { فَکَانَ مِنْ مَّوْلِدِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی اَنْ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً۔

اور اظہار نبوۃ کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

ابوطالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب ۱/۱۶ { وَکَانَ اَبُوْطَالِبٍ ذَا عِیَالٍ کَثِیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْعَبَّاسِ عَمِّہٖ وَکَانَ مِنْ اَکْثَرِ بَنِیْ ھَاشِمٍ یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبٍ کَثِیْرُ الْعِیَالِ

فَانْطَلِقْ بِنَا نُخَفِّفْ عَنْہُ مِنْ عِیَالِہٖ فَقَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَا حَتّٰی اَتَیَا اَبَا طَالِبٍ فَقَالَا لَہٗ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نُّخَفِّفَ عَنْکَ مِنْ عِیَالِکَ حَتّٰی یَکْشِفَ اللّٰہُ عَنِ النَّاسِ مَا ھُمْ فِیْہِ فَقَالَ لَھُمَا اَبُوْطَالِبٍ اِذَا تَرَکْتُمَا لِیْ عَقِیْلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) حَتّٰی ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیًّا وَحَتّٰی زَوَّجَہٗ مِنْ ابْنَتِہٖ فَاطِمَۃَ۔

اور ابوطالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا اور حضرت عباس بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک تیرا بھائی ابوطالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف کردیں تو حضرت عباس نے کہا کہ ہاں تو دونو ابوطالب کے پاس آگئے تو دونوں نے اسے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کردیں حتیٰ کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونو کو ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو تم چھوڑ دو باقی اولاد سے جس کو چاہو لے جاؤ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت علی المرتضیٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعویٰ نبوت تک اور حتیٰ کہ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات

استیعاب ۱/۱۴ { تُوُفِّیَتْ خَدِیْجَۃُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً وَّسِتَّۃِ اَشْھُرٍ

وَاَرْبَعَةِ اَیَّامٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفِ شَهْرٍ وَفِیْ عَامِ وَفَاةِ خَدِیْجَةَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم سَوْدَةَ وَعَائِشَةَ وَلَمْ یَتَزَوَّجْ عَلٰی خَدِیْجَةَ حَتّٰی مَاتَتْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاةُ اَبِیْ طَالِبٍ وَخَدِیْجَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے چوبیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد ہجرت سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہو گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے وصال کے سال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ طیبہ کیطرف ابوبکرؓ کی معیت میں

الاستیعاب ۱/۱۸ } ثُمَّ اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْهِجْرَةِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَخَرَجَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِلَیْهَا وَكَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِیْنَ سَنَةً وَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ قَرِیْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فِی الضُّحَی الْاَعْلٰی لِاثْنَتَیْ عَشْرَةَ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔

پھر اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی

لیے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت ربیع الاول میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ترپن برس کی تھی اور پیر کے دن ہی ضحی اعلیٰ کے وقت قریب دوپہر کے بارھویں ربیع الاول آپ مدینہ طیبہ پہنچے۔

آخری ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۸/۲۲۰ } وَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم عن تسع لا اختلاف فیهن وهن عائشة بنت ابی بكر الصدیق وحفصة بنت عمر بن الخطاب وام سلمة بنت ابی امیة بن عمر بن مخزوم وام حبیبة بنت ابی سفیان بن حرب وسودة بنت زمعة وزینب بنت جحش ومیمونة بنت الحارث الهلالیة وجویریة بنت الحارث المصطلقیة وصفیة بنت حیی بن اخطب النضریة۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نو ازواج مطہرات تھے۔ اور ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہؓ[۱] بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حفصہؓ[۲] بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ام سلمہؓ[۳] بنت ابی امیہ بن عمر بن مخزوم اور ام حبیبہؓ[۴] بنت ابی سفیان بن حرب سودہؓ[۵] بنت زمعہ و زینبؓ[۶] بنت جحش و میمونہؓ[۷] بنت الحارث الہلالیہ و جویریہؓ[۸] بنت الحارث المصطلقیہ و صفیہ بنت حیی بن اخطب النضریہ۔

تمام ازواج مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے

آپ کو زیادہ اُنس تھا گو تقسیم اور رہائش مساوی تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آپ کو دلی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سب سے زیادہ اعلم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی جتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں باقی سب بیوہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی گود میں ہوا اور مکان عائشہ صدیقہ مطہر رضی اللہ تعالےٰ عنہا میں مدفون ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضرا سے شہرت حاصل ہے اور گنبد خضرا کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۱۷ } ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلٰی اَثَرِھَا عَائِشَۃَ بنت ابی بکرٍ الصِّدِّیْقِ بِمَکَّۃَ وَھِیَ ابْنَۃُ سِتِّ سِنِیْنَ

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

فی شوال سَنَۃَ عَشْرٍ مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَبُنِیَ بِھَا بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ اِبْنَۃُ تِسْعٍ فِی شَوَّالٍ عَلٰی رَاْسِ ثَمَانِیَۃِ اَشْھُرٍ مِّنَ الْمُھَاجِرِ وَتُوُفِّیَ عَنْھَا وَھِیَ اِبْنَۃُ ثَمَانَ عَشْرَۃَ سَنَۃً۔

پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سودۃ بنت زمعہ کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مکے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کی عمر اس وقت ۶ سال تھی شوال سنہ دس نبوۃ کا اور آپ نو سال کی تھیں ہجرت کے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر وقت وصال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

ارشاد خدا وندی کے موافق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کا نکاح:

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا"

(۱) الاستیعاب ۲/۴۴۴ } قَدْ رَاٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فِی الْمَنَامِ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَتُوُفِّیَتْ خَدِیْجَۃُ فَقَالَ اِنْ یَّکُنْ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ فَتَزَوَّجَھَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِیْجَۃَ

بِثَلَاثِ سِنِیْنَ ۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں ملاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو پورا کرے گا آپ نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف ۲/۲۸۵ { حدثنا خلف بن ھشام و ابو ربیع جمیعا عن حماد بن زید واللفظ لابی الربیع قال ثنا حماد

قال ثنا ھشام عن ابیہ عن عائشۃ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَ بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرْقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَجْھِکَ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اَنْ یَکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ میں نے تمہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے منہ سے کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد ۸/۴۷ { اخبرنا ابو اسامۃ اخبرنا ھشام بن عروۃ عن ابیہٖ عن عائشۃ قالت قال لِی رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اُرِیْتُ بِکِ

فِی سَرْقَۃٍ حَرِیْرٍ فَاَکْشِفُھَا فَاِذَا ھِیَ اَنْتِ قَالَ فَیُقَالُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ قَالَ فَاَقُوْلُ اِنْ کَانَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی ٹکڑے میں لپٹی ہوئی تو میرے پاس لائی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو تھی فرمایا آپ نے کہا گیا کہ یہ تیری عورت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے کرے گا اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایہ ۳/۱۳۰ { حدثنا معلی بن اسد حدثنا وھیب عن ھشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ

اَنَّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ لَھَا اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اَرٰی اَنَّکِ فِی سَرْقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْھَا فَاِذَا ھِیَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ کَانَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی دیکھا اور کہتا تھا کہ یہ تیری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو تھی تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کرے گا۔

طبقات ابن سعد ۸/۵۹ { فَکَانَتْ عَائِشَۃُ وُلِدَتِ السَّنَۃَ الرَّابِعَۃَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فِی اَوَّلِھَا وَتَزَوَّجَھَا

حضرت عائشہؓ اعلم النساء تھیں

الاستیعاب ۲/۷۴۴ } وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ إِلَى
اصابہ ۸/۱۳۹ } عِلْمِ جَمِيعِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعِلْمِ جَمِيعِ
النِّسَاءِ لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُؤْذُونِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

اور زہری نے کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا علم جمع کیا جائے تمام امہات المومنین کے علم کے مقابلہ میں اور تمام عورتوں کا علم تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا علم افضل ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق مجھے تم تکلیف نہ دینا اس لئے شان یہ ہے۔ خدا کی قسم تم عورتوں سے کسی عورت کے لحاف میں میں ہوتا تو وحی نازل نہیں ہوئی سوائے عائشہ کے۔

اصابہ ۸/۱۳۹ } مَاتَتْ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ۔

۵۸ھ سترہ رمضان المبارک منگل کی رات حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سَوْدَةَ بِشَهْرٍ۔

بنوۃ کے سنہ چار کے اول میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ولادۃ ہوئی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے سنہ دس میں بماہ شوال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر چھ برس کی تھی اور اس کے ساتھ نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ایک ماہ بعد کیا۔

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

اصابہ ۸/۱۳۹ } عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وُلِدَتْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ بِأَرْبَعِ سِنِينَ أَوْ خَمْسٍ فَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِينَ۔

حضرت عائشہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیٹی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوۃ کے چار یا پانچ سال بعد پیدا ہوئے تو ضرور ثابت ہوا صحیح حدیث میں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اپنے نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی اور آبادی کے وقت آپ کی عمر نو سال تھی حضرت خدیجہؓ کے وصال کے تین سال بعد آپ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا۔

نسب نامہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۵۸ } عَائِشَة بنت ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة بن کعب بن لؤی وامها ام رومان بنت عمیر بن عامر بن دهمان بن الحارث بن غنم بن مالکؒ بن کنانة ۔

فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۴۳ } اخبرنا حجاج بن نصر اخبرنا عیسٰی بن میمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قَالَتْ فُضِّلْتُ عَلٰی نِسَاءِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَشْرٍ قِیْلَ مَا هُنَّ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ لَمْ یَنْکِحْ بِکْرًا قَطُّ غَیْرِیْ وَلَمْ یَنْکِحْ اِمْرَءَةً اَبَوَاهَا مُهَاجِرَانِ غَیْرِیْ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَرَاءَتِیْ مِنَ السَّمَاءِ وَجَاءَ جِبْرِیْلُ بِصُوْرَتِیْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ حَرِیْرَةٍ وَقَالَ تَزَوَّجْهَا فَاِنَّهَا اِمْرَءَتُكَ فَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ یَكُنْ یَصْنَعُ ذَالِكَ بِاَحَدٍ مِنْ نِسَاءِهٖ غَیْرِیْ وَكَانَ یُصَلِّیْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ یَفْعَلُ ذَالِكَ بِاَحَدٍ مِنْ نِسَاءِهٖ غَیْرِیْ وَكَانَ یَنْزِلُ عَلَیْهِ الْوَحْیُ وَهُوَ مَعِیْ وَلَمْ یَكُنْ یَنْزِلُ عَلَیْهِ وَهُوَ مَعَ اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِهٖ غَیْرِیْ وَقَبَضَ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَهُوَ بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَمَاتَ فِی

اللَّیْلَةِ الَّتِیْ كَانَ یَدُوْرُ عَلَیَّ فِیْهَا وَدُفِنَ فِیْ بَیْتِیْ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر دس فضیلتیں زائد دی گئی ہوں کہا گیا کہ اے ام المؤمنین وہ کون کون سی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا۔

(۱) کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سوا کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا (۲) میرے ماں باپ دونوں مہاجرین ہیں اور کسی کے نہیں (۳) اللہ تعالےٰ نے میری بریت قرآن میں نازل فرمائی (۴) حضرت جبریل علیہ السلام میری صورت کے ساتھ آسمانوں سے نازل ہوئے ریشمی لباس میں اور فرمایا کہ حضور یہ آپ کی عورت ہے اس سے نکاح کر لیجئے۔ (۵) میں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے میرے سوا اور کسی عورت کے ساتھ آپ ایسا نہیں کرتے تھے (۶) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں لیٹی ہوئی تھی اور آپ نماز پڑھتے میرے سوا اور کسی سے آپ ایسا نہ کرتے (۷) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپ میرے ساتھ ہوتے میرے سوا اور کسی بیوی کے ساتھ آپ لیٹے ہوتے تو کبھی وحی نازل نہ ہوتا (۸) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرے سینے پر تھے (۹) جس رات آپ کا وصال ہوا اس رات میری باری تھی اور آپ میرے پاس تشریف فرما تھے (۱۰) میرے مکان میں جہاں آپ میرے پاس تمام عمر شب باشی فرماتے رہے اسی مکان میں آپ مدفون ہیں یہ شان اور کسی آپ کی بیوی کے مکان کو حاصل نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صائمة الدهر تھیں

طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۶۸ } اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا شعبة قال

عبد الرحمٰن بن القاسم اخبرنی عن القاسم انّ عائشۃ کانت تصوم الدھر
بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

سخاوت حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

مستدرک ۴/۱۴ } حدثنا علی بن حمشاذ العدل ثنا محمد بن یونس ثنا ابو ... عن ھشام بن حسان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ ان معاویۃ بن ابی سفیان بعث الی عائشۃ رضی اللہ عنہا بمائۃ الف فقسمتھا حتی لم تترک منھا شیئاً فقالت بریرۃ انت صائمۃ فھلا ابتعت لنا بدرھم لحما فقالت عائشۃ لو انّی ذکرت لفعلت۔

معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ کو ایک لاکھ روپیہ بھیجا تو حضرت عائشہ نے تمام تقسیم کر دیے اپنے پاس کچھ نہ چھوڑا بریرہ نے کہا آپ روزہ دار تھیں گوشت کے لئے درھم تو بچا لیتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر تو مجھے یاد دلاتی تو میں بچا لیتی۔

الاستیعاب ۴/۴۴ } وحدثنی اھل البصرۃ عن ابی عثمان النھدی عن عمرو بن العاص سمعہ یقول قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت فمن الرجال قال ابوھا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ حضور آپ کے نزدیک سب لوگوں سے

زیادہ محبوب کون ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا کہ آدمیوں سے کون مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔

الاستیعاب ۴/۴۵ } فدفنت بعد الوتر بالبقیع وصلی علیھا ابوھریرۃ ونزل فی قبرھا خمسۃ عبد اللہ وعروۃ ابنا الزبیر والقاسم بن محمد وعبد اللہ بن محمد بن ابی بکر وعبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وتر کے بعد دفن کیے گئے جنت البقیع میں اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی میت پر ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جنازہ پڑھا اور آپ کی قبر میں پانچ آدمی اترے لحد میں آتارنے کے لئے عبد اللہ بن زبیر اور قاسم بن محمد اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علی رضا: تم کہتے ہو کہ عائشہ حضور کی پیاری بیوی تھی حالانکہ آپ نے ایک دفعہ اس کو انتن صواحبات یوسف فرمایا معلوم ہوا کہ آپ اس کو بُرا سمجھتے تھے۔

محمد عمر: بڑے افسوس کی بات ہے قرآن کریم تو تم نہ سمجھو اور اعتراض حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ پر صواحبات کلمہ محبت ہے اور محبت کی بنا پر ہی کہا گیا ہے صواحبات حضرت یوسف علیہ السلام وہی تھیں جنہوں نے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ایسی محو جمال ہو گئیں کہ محبت میں اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں تو یہ فرط محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاص محبت تھی جس بنا پر آپ نے فرما دیا کہ انتن صواحبات یوسف کہ تم جمال د

جلال کو دیکھ کر سوائے میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتیں اس لئے جیسے میں کہتا ہوں کہ ابوبکر کو امامت اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کرو اپنے اجتہاد سے اس کو امامت سے نہ روکو میں نے ابوبکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کرنا ہے اس لئے وہی جماعت کرائیں گے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالٰے علیہم اجمعین میری موجودگی میں امامت کے مصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہوگا جو سب سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار مکہ کی منبری چھوڑی میری غلامی اختیار کی ماریں کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری معیت میں ہجرت کی میری خاطر سب سے پہلے ابوبکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربان کی غار ثور میں تین دن میرے بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لیٹا رہا میں نے سفر کیا تو اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھایا ورنہ بھوکا رہا میں نے پیا تو اس نے پیا ورنہ پیاسا رہا لہٰذا اب میرے مصلے پر میری موجودگی میں وہی کھڑا ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا بہتیرا عرض کرتی رہیں کہ حضور میرا باپ آپ کا بڑا مشتاق ہے وہ یہ حوصلہ نہیں کرے گا لیکن انکن صواحبات یوسف فرما کر خاموش کرا دیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں اس امر کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اگر اپنی موجودگی میں اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے مصلے پر وہی کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے کو محبت سے خاموش کرایا اور اپنی محبت سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو اپنی امامت کے مصلے پر کھڑا

ان یا یہ موافقت تھی مخالفت نہ تھی ان سے موافقت و محبت تھی جس بنا پر دشمن آج تک جل رہا ہے اور رو رہا ہے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ یہ انکن صواحبات یوسف کا جواب ہے۔

"علی رضا" جنگ جمل میں عائشہ نے علی کا مقابلہ کیا اس لئے وہ ایمان سے خارج ہو گئی

"محمد عمر" معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جو ایمانی ماں کو معاذ اللہ ایمان سے خارج کہے اس کا ایمان کیسے درست ہو سکتا ہے جس کی تعریف رب کریم نے قرآن کریم میں فرما دی وہ خلاف کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شان رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے اس لئے ان کے متعلق جو شخص زبان درازی کرے وہ ایمان سے خارج ہے اب فقیر کچھ نہیں کہتا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جنگ جمل کا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے متعلق تمہارے مذہب کی معتبر کتاب سے دکھا دیتا ہے سنو۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے متعلق

ابن شہر آشوب ۲/۱۴ } قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَفَتَسُبُّوْنَ اُمَّكُمْ عَائِشَةَ ثُمَّ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا يُسْتَحَلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ كَفَرْتُمْ وَهِيَ اُمُّكُمْ وَاِنْ قُلْتُمْ لَيْسَتْ بِاُمِّنَا فَقَدْ كَذَبْتُمْ لِقَوْلِهٖ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا تم اپنی والدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو گالیاں دیتے ہو پھر ان کے متعلق ایسے بکواس بکتے ہو جو عام عورتوں کے متعلق کیے جاتے ہیں پھر اگر تم نے ایسے کیا تو ضرور تم نے کفر کیا اور وہ تمہاری والدہ ہیں اور اگر تم کہو کہ ہماری ماں نہیں تو ضرور تم نے جرأت برا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمانداروں کی مائیں ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جو آپ نے جنگ جمل کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر فیصلہ فرمایا وہ فقیر نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب سے دکھا دیا باب الولا ئمہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جس کو منظور ہو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کے کہنے پر عمل کرے ان کا متبع کہلائے ورنہ ان کے فرمان کے خلاف کرنے والا ان کا متبع نہیں کہلا سکتا آیئے یہ تھا فیصلہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمہارے متعلق اب ہم اپنے متعلق فیصلہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کفر بالفاق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر جنگ جمل کا دکھا دے فقیر اس کو دس روپے

نقد انعام دے گا

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ۔

یوم جمل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق عمار بن یاسر کا فیصلہ

طبقات ابن سعد ۹۵ } اخبرنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی

اسحٰق عن حمید بن غریب قال وقع رجل فی عائشۃ یوم الجمل واجتمع علیہ الناس فقال عمار ما ھذا؟ قالوا رجل یقع فی عائشۃ فقال لہ عمار اسکت مقبوحا منبوحا اتقع فی حبیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا لزوجتہ فی الجنۃ۔

حمید بن غریب سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بکواس کیا اور لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے تو عمار نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے عمار نے کہا او برے آدمی ذلیل خاموش ہو جا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کے متعلق تو بکواس کرتا ہے بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت میں زوجہ ہیں۔

کیوں جی! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت پایہ کے اصحابی ہیں جن کا فیصلہ جنگ جمل کے متعلق دیکھا یا گیا ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے۔

"علی رضا" عائشہ کو تم کہتے ہو حضور کی سب سے پیاری بیوی تھی جالانکہ دل سے کھری نہ تھی دیکھو شہد کے متعلق حضور کو جھوٹ کہا کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے تو آپ نے قسم کھالی کیا یہ محبت کی علامت ہے یا کھوٹے ہونے کی۔

"محمد عمر" جواب پہلا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے یہ کام اچھا نہ کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو طلاق دیتے کیونکہ ارشاد الٰہی موجود ہے۔

التحریم ۲۸/۱ } عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا

مِّنْكُنَّ ۔

اگر آپ تمہیں طلاق دے دیں شاید اس کا رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو بدل دے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا پر ہی بات چھوڑی کہ اگر آپ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بہتر بدل دے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق دی جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے از روئے محبت طلاق دینا گوارہ نہیں فرمایا تو رب کریم نے بھی اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا امتحان لینا تھا اور مخلوق کو خصوصًا مخالفین کو ظاہر کرنا تھا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رضا کے طالب پہلے بھی ان کی رضا پر قسم کھائی اور اب بھی نے اختیار طلاق دیا تو محبت کی بنا پر چھوڑتے نہیں تو میں قانون محبت اپنی طرف سے آپ کی تمام ازواج مطہرات کے متعلق لکھ دیتا ہوں ۔

الاحزاب ۲۲/۶ { لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ

موجودہ عورتوں کے بعد آپ کے لئے اور عورتیں حلال نہیں اور نہ ہی آپ ان کے بدلے میں بیویاں بدل سکتے ہیں اگرچہ اوروں کا حُسن آپ کو پسند آئے ۔

اس آیۂ خداوندی سے ثابت ہوا کہ موجودہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں اور آپ ان کی رضا مندی پسند فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو آپ کی پسندیدہ شئے پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون جاری کر دیا کہ آپ موجودہ ازواج مطہرات کو طلاق بھی نہیں دے سکتے اور ان کی جگہ اور کسی سے نکاح بھی نہیں کر سکتے یہ شان ہے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کا جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ویسے

اگر آپ نے ازواج سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رضا پسند فرمائی اور تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ کے حامل ہوئے اور ان حضرات عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی رضا پسند فرماتے ہیں جن کی رضا میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پسند فرمادیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لکھ دے کوئی دنیا کا آدمی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی جن کی سند رب کریم تحریر فرمادے تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ اس پر کوئی ایماندار معترض نہیں ہو سکتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر بوجھ اٹھایا لیکن ازواج مطہرات کی رضا میں فرق نہیں آنے دیا اور اگر خدا نخواستہ خداوند کریم کو ازواج مطہرات کی یہ حرکت ناپسندیدہ تھی تو ان کو سزا کا حکم سناتا خداوند کریم کو کس کا ڈر تھا رب کریم نے بھی اپنے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا پسند فرمائی ۔

التحریم ۲۸/۱ { قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

ضرور مقرر فرمادیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھولنا دکفارہ سے اور اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے اور وہی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے ۔

فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی بوجھ ڈالا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے جس بات پر آپ نے قسم کھائی تھی اس کو بھی ظاہر فرمادیا تاکہ کوئی کج طبع کوئی اور بات نہ بنادے ۔

تحریم ۲۸/۱ { وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِىُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا

قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ٥

اور جب پوشیدہ بات فرمائی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض ازواج کو توجب ظاہر کر دیا اس بی بی نے اس بات کو دوسری کے سامنے ، اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے ظاہر فرما دیا اس راز افشانی کو تو بعض بات کو آپ نے جتایا اور بعض سے اعراض فرمایا پھر جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اس کو اطلاع دیدی اس نے کہا حضور آپ کو اس کی کس نے اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی بڑے جاننے والے بڑے خبردار نے ۔

اس آئیہ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خانگی بات کو نقل فرمایا

(۱) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج (حفصہؓ) پوشیدہ بات فرمائی ۔

(۲) فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بات پوشیدہ نہ رہی انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی ۔

(۳) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کے راز ظاہر کرنے کو اللہ تعالے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر واضح فرما دیا ۔

یہ ہے مطلب وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۴) عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے جو اس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر فرمایا تھا کچھ بیان فرمایا اور کچھ بردباری سے نہ بیان فرمایا ۔

(۵) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کو جب آپ نے غیبی خبر فرما دی فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ

(۶) قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے عرض کیا کہ حضور آپ کو یہ اطلاع کس نے دی ۔

(۷) آپ نے فرمایا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ مجھے بڑے جاننے والے بڑے خبردار نے اطلاع دی ۔

یہ شگفتگی نفس ہے جو عورت مرد سے کر سکتی ہے اور مرد عورت سے کر سکتا ہے اس میں کوئی گنہگار نہیں بلکہ عورت کا اپنے مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ تکلیف کا باعث نہیں ہوتا بلکہ تفریح طبعی ہے عورت سے نکاح کرنا سنت ہے شہوت نفسانی پر دال نہیں تو عورت کا مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ بھی سنت ہے اگر یہ بات جائز نہ ہوتی بلکہ تکلیف ہوتی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ترک فرما دیتے یا رب کریم ہی برداشت نہ فرماتا لیکن میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بیجا انگلی کرے تو رب کریم انگلی بے جا نہیں اٹھنے دیتا تو اپنے پیارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کیسے برداشت کر سکتا تھا کیونکہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے وہ رب کریم کا دشمن ہے اور جو رب کریم کا دشمن ہے رب کریم اس کو کبھی چھوڑ سکتا نہیں باقی رہا مسئلہ طلاق ماریہ تو یہ کھانے والے کی مرضی پر موقوف ہے کسی کو کھائے اور کسی کو معرض التوا میں ڈال دے اپنے ماریہ کے متعلق اگر قسم کھا لی تو رب کریم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کچھ نہیں فرمایا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی قسم کھولنے کا ارشاد فرمایا اگر یہ جرم ہوتا تو اس کی سزا رب کریم دیتا نہیں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا

منصف مقرر نہیں فرمایا کہ تم دخیل بنتے ہو
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خانگی معاملات میں تم کون ہو دخل دینے والے تمہارے خانگی معاملات میں اور کوئی دخیل نہیں ہو سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خانگی معاملات میں کون دخیل ہو سکتا ہے اس معاملے میں جب رب کریم نے دخل نہیں اور نہ کسی پر سختی فرمائی تو امتی کا کوئی حق نہیں کہ وہ دخل دے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا فیصلہ رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ قسم کھول دیں آپ کی پسندیدہ شئی آپ کے استعمال میں نہ آنے میں اس کو پسند نہیں کر سکتا اور آپ کے دونوں ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما توبہ کریں کیونکہ انہوں نے جو یہ بات کی ہے یہ آپ کے ادب کے متوازی نہیں ہے بات ادب سے مائل ہے اس لئے وہ تو دونوں ازواج مطہرات توبہ کریں اور فرمایا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا تمہارے دل مائل ہوئے گو ازواج مطہرات کی یہ حرکت شگفتگی نفس کے لئے تھی پھر بھی رب کریم نے ادب کا سبق سکھایا اور توبہ کا ارشاد فرمایا قُلُوْبُكُمَا فرمایا ان کے فعل پر اعتراض نہیں کیا ان کے فعل پر جب رب کریم معترض نہ ہوا تو تم ان کے فعل پر اعتراض کرو تو قرآن کریم کے خلاف ہے اور دل کے فعل پر رب کریم نے توبہ کا حکم سنایا اگر گناہ ہوتا تو گناہ کا ذکر ہوتا اور توبہ کی اپیل کرنے کا حکم رب کریم فرما دے کہ تم اس کی اپیل فرما دو تمہاری اپیل میں خود منظور کر لوں گا حضرت آدم علیہ السلام کو رب کریم نے توبہ کی اپیل کا ارشاد فرمایا تو بطفیل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپیل منظور فرمائی یہاں جب وسیلہ ہی راضی ہے تو قبول کرنے والے کی ناراضگی کیسے ہو سکتی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن سے بات چیت ہوئی وہ ناراض نہیں ہوئے خداوند کریم ناراض نہیں ہوا تو تمہاری کون سنتا ہے اور اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے بیت میں تم دخل انداز ہو گئے تو اپنا ایمان بھی کھو بیٹھو گے کسی کا کیا بگڑ سکتا ہے معمولی سے معمولی آدمی کی بیوی کو کچھ کہا جائے تو وہ برداشت نہیں کر سکتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو نذیر العالمین ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں ایسے طعن کرنے والوں کو رب کریم اللہ کے منہ پر مارے گا اور قیامت تک مارتا رہے گا۔ یہ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ میں بیوتکن والیوں کے متعلق زبان درازی کی سزا ہے جو قیامت تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی کسی کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ سر کھوتا ہے وجود کو پیٹتا ہے لوگ اس کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں کہ بس بھئی صبر کرو آخر اس کو صبر کرنا پڑتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیوت میں پردہ نشین ازواج مطہرات کو زبان درازی کرنے والے کا کوئی ہاتھ پکڑتا ہی نہیں کہ بھائی صبر کرو بلکہ تماشائی خوش ہوتے ہیں کہ ایسوں سے ایسا ہی ہونا چاہیئے سبحان اللہ یہ اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدائی سزا ہے جو خود بخود مل رہی ہے۔

التحریم ۲۸ / ۱ } اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔

اگر تم دونوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو ضرور تمہارے دل مائل ہوئے اور اگر تم دونوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک دوسرے کی امداد کی تو اللہ تعالےٰ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کارساز ہے اور جبریل علیہ السلام اور نیک مومنین اور فرشتے بعد اس کے مددگار ہیں۔
بقول دشمن چاہیئے تو یہ تھا البتہ التَّوْبَةُ عَلَيْكُمَا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا لیکن رب کریم نے جزا مقدم فرما کر توبہ کی منظوری پہلے فرمائی اور فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کو موخر فرمایا کہ تم خدا کی طرف توبہ کرو رحم کرو اس لئے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اور

ساتھ ہی دوسرا پہلو یہ بیان فرمادیا کہ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ کہ اگر تم ایک دوسرے کے تعاون سے تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ غالب آنے کی کوشش کرو تو تم غالب نہیں آسکتی کیونکہ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ اگر ازواج مطہرات نے "توبہ" نہ کی تو تمہارے مقابلے کرنے کے لئے چار موجود ہیں۔

(۱) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ بے شک اللہ تعالےٰ آپ کا مددگار ہے اللہ تعالےٰ کو کوئی مدد سے روک نہیں سکتا۔

(۲) وَجِبْرِيْلُ اور جبریل علیہ السلام بھی مددگار ہیں ان کو بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۳) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تمام مومنین صالحین آپ کے امدادی ہیں ان کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

(۴) وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ اور اس کے بعد رب کریم کے سب فرشتے آپ کے امدادی ہیں جہاں چاروں امدادی ہوں وہاں تم غالب نہیں آسکتے۔

قرآن کریم نے جو شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان فرمایا ہے دنیا کی کسی عورت کا ایسا شان قرآن کریم میں مذکور نہیں کیونکہ رب کریم کو معلوم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دشمن اور بدگو پیدا ہوں گے اس لئے رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان میں بائیس آیتیں نازل فرمائیں جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تطہیر کے لئے کافی ہیں اور ان کے شان کا تمغہ ہیں جو قیامت کے میدان میں بھی ان کے لئے شہادت ہیں اور

اور فضیلت ان سے کوئی قیامت تک نہیں چھین سکتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے فضائل قرآن کریم سے

(پہلی دلیل)

(۱) ۳۰ : ۲۱ } وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی جوڑا پیدا فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہے اور آپ کی فضیلت قرآن کریم کے عام قانون سے امتیازی ہے اسلامی زمانہ میں آپ نے ان کے پیٹ میں قیام فرمایا اور اسلام پر آپ کی پیدائش ہوئی اور چھ برس کی عمر میں رب کریم کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت نصیب ہوئی نو برس کی عمر میں آپ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ آباد ہوئیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں ہی تمام عمر گزاری اور آخر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں ہی آپ کا وصال ہوا اور میدان حشر میں بھی بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی ہی زوجیت میں ہی ہوں گی۔ ایسا وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کا شرف جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رب کریم نے عطا فرمایا یہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

ع — این سعادت بزور بازو نیست

یہ ہے مطلب وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کا جس کے مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں جن کی ابتدا و انتہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کی رہی اور

تمہاری مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جس کا شان قرآن کریم میں مذکور ہوا تم خود سوچو کہ یہ مخالفت بجا ہے یا بیجا۔

آیت تطہیب حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

دوسری دلیل

النساء پ۴ } فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ تو نکاح کرو تم وہ جو پسند آئیں تمہیں عورتوں سے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جو تمہاری پسندیدہ ہوں ان سے نکاح کرو۔

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ تھیں اسی لئے آپ نے نکاح فرمایا اور واقعی میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ بہت پسندیدہ تھیں یہاں تک کہ نماز میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپ کے سامنے ہوتیں شہادۃ تمہاری پیش کر دیتا ہوں۔ یہ تمہاری مشہور صحاح ہے۔

شیعہ حدیث سے مقام حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۵۰ } روی جمیل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ بِحِذَاءِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِنَّ النَّبِيَّ صلى اللہ علیہ

وسلم كان يُصَلِّي وعائشةُ مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ اِذَا اراد ان يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيْهِ فَرَفَعَتْ رِجْلَيْهَا حَتّٰى يَسْجُدَ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا عورت مرد کے مقابلہ میں نماز پڑھے کوئی حرج نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور عائشہ آپ کے سامنے حائضہ لیٹی ہوتی اور جب آپ سجدے کا ارادہ کرتے تو اس کے دونوں پاؤں کو ہاتھ لگا دیتے تو عائشہ اپنے دونوں پاؤں اٹھا لیتی حتیٰ کہ سجدہ کر لیتے۔

(۱) اس حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ اتنی فرط محبت تھی کہ رات کو اپنی نماز میں بھی اپنے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رکھتے۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو آپ نماز کی حالت میں بھی اپنا دست پاک محبت سے لگاتے تو حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ اپنے پاؤں مبارک کو اوپر اٹھا لیتیں اور جب آپ قیام نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ پھر پاؤں مبارک لمبے کر لیتیں تمہاری حدیث سے کیا شان ثابت ہوا حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا تمام دنیا کے دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو فقیر چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث سے دکھا دے کہ سوائے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے کوئی اور عورت بھی نماز میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رہتی ہو تو فقیر اس کو

مبلغات یک صد روپیہ
نقد انعام پیش کرے گا۔

اور نماز بھی وہ جس کا شان رب کریم نے بیان فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا

کیوں بھئی ایسا شان ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا کہ جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نَاشِئَةَ اللَّيْلِ پر عمل فرماتے ہوں اور رب کریم کی طرف سے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا کہ حضور جب آپ رات کی شب بیداری فرما کر قیام فرماتے ہیں۔ نماز تہجد کے لئے تو ہم بڑے بڑے بھاری فرمان آپ پر القاء فرماتے ہیں۔ میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم قیام میں ہیں اور قَوْلًا ثَقِيْلًا کا بھاری القا ہو رہا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ لیٹی ہوئی ہیں تو سر اجاً منیراً پر قَوْلًا ثَقِيْلًا کا القاء بلا واسطہ اور سراجاً منیراً کی کرنوں کا بین بین سیدھا حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر براہ راست بلا واسطہ پڑنا تو کیوں نہ آپ کو اعلم النساء کا خطاب ہو جو اور کسی دنیا کی عورت کو وہ مقام نصیب نہیں رات کی نماز میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہوں تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سامنے اور قَوْلًا ثَقِيْلًا کا القاء بلا واسطہ اور بستر پر میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی معیت استراحت فرماتے ہوں تو قَوْلًا ثَقِيْلًا کا بلا واسطہ القاء و تجلیات خداوندی کا فیض جاری ہے تو یہ شان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ کا ہی ایسا بے مثال ہے جو اور کسی دنیا کی عورت کو نصیب نہیں اسی لئے

تو رب کریم نے فرمایا یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یہی فضائل حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ کے عنہا ہیں جن کو اور کوئی عورت پا نہیں سکتی اور دشمن بھی اس لئے حسد رکھتے ہیں بھائی کوئی نعمت عظمیٰ کسی کے پاس ہو تو ہی محسود ہوتا ہے۔

۲ - یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حالت حیض بھی طیبہ اور طاہرہ ہی تھیں جو نماز میں آپ کے جائے سجدہ پر تشریف رکھتیں۔

علی رضا "فاطمہ علیہا السلام حیض سے مبرا تھیں اور عائشہ کو خون حیض آتا تھا۔"

محمد عمر "خون حیض سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا مبرا ہونا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے طیبہ و طاہرہ ہونے کا کمال ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ باوجود حائضہ ہونے کے طیبہ اور طاہرہ ہیں جیسا کہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کے قریب تشریف لے جاتے لیکن آپ کی جنابت پاک ہوتی مسجد میں بھی تشریف لاتے حالانکہ ہم سے کوئی آدمی عورت کے قریب جاوے تو مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے باوجود لائق غسل ہونے کے آپ کی جنابت پاک تھی ایسے ہی حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ حائضہ ہونے کے دنوں میں مسجود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہیں۔ جو آپ کے طیبہ طاہرہ ہونے کی بین دلیل ہے جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے ارشاد فرمائی ہے۔ اب اگر جعفری ہونے کا تمہیں دعویٰ ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو مسجودہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ان کو بفرمان خداوند کریم اپنی ماں تسلیم کر لو اور بفرمان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو طیبہ اور طاہرہ اور مسجود مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم تسلیم کرلو۔ یہ تو بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث ہے

امنوا اولا تومنوا

جعفری باش اگر خدا خواہی

اگر خدانخواستہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالے عنہا میں کسی قسم کا اس وقت یا بعد ازاں کسی قسم کا فرق ہوتا تو آپ صحبت سے کبھی نکاح نہ کرتے کیونکہ قانون خداوندی ہے۔

دتیسری دلیل) البقرہ ۲۱/۲ } وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور لونڈی ایماندار بہتر ہے مشرکہ آزاد عورت سے۔

شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے قرآن کریم میں قانون بیان فرمایا کہ مومنہ لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرکہ بھلی معلوم ہو۔

(۱) اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا خدانخواستہ ذرا بھر بھی مشکوک ہوتیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ان کو گھر نہ رکھتے۔

(۲) اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا میں کسی قسم کی اعمالی کمزوری ہوتی تو رب کریم آپ کے متعلق باتیں کرنے والوں کو اتنی درّے نہ لگوائے جاتے اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مخالفین کو خدائی درّے لگے خدائی لعنت پڑی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ثابت ہوا کہ قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق قیامت تک مخالفت کرنے والوں کو خدائی درّوں کی سزا بھی ملے گی اور خدائی ملعون بھی ہوں گے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا عذاب زائد ملے گا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ازواجی تکلیف دی

جائے جس کے متعلق نص موجود ہے اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور اولادی تکلیف دی جائے تم ہر طرح کی خانگی تکلیف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچاؤ مجرم نہیں بلکہ یخشکون انتم مہتدون کے حامل بنو اور جنہوں نے تمام عمر زوجیت میں گزاری حقیقی بیٹیاں رب کریم نے عطا فرمائیں ان کو تم دشمن سمجھو فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اور جب لونڈی مومنہ کو ایمانی فضیلت حاصل ہے تو ایک آزاد مومنہ کا شان کیا بڑا ہے۔ اور خصوصاً ایسی آزاد مومنہ کنواری جس کی پرورش دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہو اور زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس کو حاصل ہو بھلا اس کا کیسا شان ہوگا ائمہ عظام کے گھر لونڈیاں تھیں باقی عورتیں ان کے جوتے کے غبار کا مقابلہ نہیں کرسکتیں تو بھلا ائمہ عظام کی زوجیت میں ان کو اگر یہ درجہ حاصل ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آزاد اور کنواری کا شان کیوں نہ ایسا بڑا ہو کہ اس کا شان رب کریم قرآن کریم میں بیان فرمائے اور اس کی تطہیر بھلا کیسے نہ بیان فرماوے اور اس کی تطہیر اور گناہ سے بریت رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمادی اس کے شان کو وہ کب پہنچ سکتے ہیں جن کے پاس اپنے ایماندار ہونے کی کوئی سند موجود نہیں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس اپنی تطہیر کی خدائی سند موجود اور اللہ کے شان کی قرآنی آیتیں موجود طاعنین اپنے ایمان کا ثبوت ہی قرآن کریم سے دکھادیں۔ ھذا اکمد اللہ۔

آیت تطہیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

(چوتھی دلیل، نور ۱۸/۲) } اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْہُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْہُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

جو لوگ تم سے ایک جماعت بہتان لائے تم اس کو بُرا نہ گمان کرو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ہر شخص کو ان سے جو اس نے گناہ کیا اس کا بدلہ ملے گا اور جو شخص ان سے بڑھ چڑھ کر پیش پیش ہوا اس کو بہت بڑا عذاب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا خدائی فیصلہ کہ آپ مطہرہ اور صدیقہ ہیں

یہ آیتہ مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی

(۱) لفظ اِفک سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہوئی کیونکہ رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف باتیں بنانے کو صاف لفظ اِفک فرما دیا کہ یہ باتیں کرنے والے جھوٹا الزام لگاتے ہیں خداوند کریم کے لفظ اِفک فرمانے سے جھوٹا الزام لگانے والے بنجاست الزامی میں گنہگار ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہوگئی جب الزام لگانے والے خدائی شہادت سے کاذبین ثابت ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صدیقہ ثابت ہوگئیں۔

جھوٹا الزام لگانے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شان دوبالا ہوئی

(۲) لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا لوگوں کے اتہام سے آپ مغموم نہ ہونا یہ آپ کے حق میں بُرائی نہیں ہے بلکہ بھلائی ہے کیونکہ بعد میں آنے والے کئی آپ کے مخالف ہو جائیں گے تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تطہیر قرآن کریم میں رب کریم نے بیان فرما دی تو بعد میں بھی بُرائی بیان کرنے والے کا منہ بند فرما دیا اور حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے لیے یہی بہتری تھی کیونکہ رب کریم عالم الغیب کو علم تھا کہ بعد میں بھی ان کے مخالفین پیدا ہونگے اس لئے رب کریم نے بَلْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ فرمایا تاکہ بعد میں حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف اگر کوئی بکواس کرے گا تو اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ان کی تطہیر و تصدیق بیان کر کے ان کو قرآنی جواب دینگے۔ دشمن نے سوچا کہ میں محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بہتان باندھوں گا۔ تو شان رسالت میں فرق آئے گا لیکن جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا وہ شان رسالت کو کب ملکہ لگنے دیتا ہے رب کریم اپنے کلام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بریت اور تطہیر ثابت فرمائی جس سے وہ صدیقہ کہلانے کی حقدار ہوگئیں یہ ہے فرمان ربی بَلْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ کا مطلب۔

(۳) لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْہُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ سے ثابت فرما دیا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بدگوئی کرتا ہے وہ گنہگار ہے اور اس گناہ کا بدلہ اسی کو رب کریم ضرور دے گا۔

(۴) وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ سے رب کریم نے ثابت فرمایا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا پہ بدگوئی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا گناہ کبیرہ کا سزاوار ہے اب جس کا جی چاہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق بدظنی کر کے گناہ کبیرہ کا مرتکب بن جائے اور سزا آگے سنائی فرمایا۔

(۵) لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ رب کریم کی طرف سے ایسے شخص کو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق اب بھی قیامت تک اگر کوئی بدظنی یا بدگوئی کا مرتکب ہوگا تو وہ رب کریم کے وَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کا مستحق ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بدگوئی اور بدظنی کرکے جس کا دل چاہے عذاب عظیم کو خرید لے۔

آگے اللہ تعالے نے ان مومنین کو ڈانٹا جنہوں نے افک میں حصہ تو نہیں لیا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خوش گوئی سے امداد نہیں فرمائی بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو طلاق دینے کا مشورہ دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا چونکہ میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اس لئے اپنے ایسے مشیروں کی ایک نہ سنی لیکن جب کریم نے حاملین افک کو اسی اسی درّوں کا حکم سنایا تو ساتھ ہی طلاق دینے کے مشیروں کو بھی ڈانٹا۔

مذکورہ آیت کے معنی شیعہ تفاسیر سے

مجمع البیان ۱۳۱/۷ | لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ هٰذَا خِطَابٌ لِعَائِشَةَ وَصَفْوَانَ لِاَنَّهُمَا قُصِدَا

بِالْاِفْكِ وَلِمَنِ اغْتَمَّ بِسَبَبِ ذَالِكَ وَخِطَابٌ بِكُلِّ مَنْ يُرْمٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ لَا تَحْسَبُوْا اغْتِمَّ الْاِفْكِ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُبَرِّئُ عَائِشَةَ وَيَاْجُرُهَا بِصَبْرِهَا وَاِحْتِسَابِهَا۔

نہ گمان کرو تم اس افکؔ کو تمہارے لیے برا ہے بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ کم جمع کا خطاب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ تعالے عنہ کو ہوا ہے اس لئے کہ وہ دونوں ہی بناوٹ کا ارادہ کئے گئے اور ہر اس شخص کے لئے بھی خطاب ہے جس پر تہمت لگائی جائے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ افک کے غم کو تم اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ اس آیۂ مذکورہ سے اللہ تعالے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بری کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اس کے صبر اور ضبط کا ثواب دے گا۔

کیوں جناب اب تو تمہارے مذہب کی تفسیر میں تمہارے علامہ طبرسی کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ واقعی یہ آیت مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو رب کریم نے خطاب فرمایا ہے اور کم ضمیر جمع سے خطاب فرمایا جو ادب ازواج مطہرات کو واضح کرتا ہے جن کا ادب رب کریم کو ملحوظ ہو اس کو بندہ کہلانے والا اگر اس کا ادب نہ کرے تو لعنت رب کریم ہے شان نزول اور خطاب خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے اس واقعہ افک کی بڑی بہتری یہ ہے کہ رب کریم نے اپنے قرآن کریم میں شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا اور ان کی عیب سے بریت اور ان کی ظاہرہ باطنہ طہارت بیان فرما کر قیامت تک آنے والے دشمنوں کے لئے بھی کافی ضرب شدید لگائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے غیر مؤیدین مومنین کو ڈانٹ خداوندی

(پانچویں دلیل) نور $\frac{18}{2}$ { لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ

جب تم نے افک کی بات کو مومنین اور مومنات نے اپنے دلوں میں کیوں نہیں اچھا خیال کیا اور کیوں نہیں انہوں نے کہا کہ یہ صریح بہتان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان میں نازل ہوئی اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ان ایماندار مرد عورتوں کو ڈانٹا کہ بہتان بنانے والوں نے جب حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر بہتان گھڑا تو تمہارے دلوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق کیوں نہ بہتر بات کا خیال آیا۔

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق مومن کے دل میں بھی خیال اچھا ہونا چاہیے اگر صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق دل میں بھی ان کے خلاف خیال کھٹکے تو ایمان جاتا رہتا ہے بلکہ ہر مومن کے دل میں ان کے متعلق صفائی اور شان کا عقیدہ ہونا ضروری ہے جو اس آیتہ سے واضح ہوا اور اگر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق دل میں اچھا عقیدہ نہ رکھے تو بھی گنہگار رہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی موافقت میں بات نہ کرنے والوں کو دوسری خداوندی ڈانٹ

(۲) اور قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ سے واضح ہو گیا جو اللہ پاک نے فرمایا کہ اے ایماندارو تمہیں افک کے متعلق زبانی بھی یہ اعلان کرنا چاہیے تھا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ کہ یہ صریح بہتان اور رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفائی میں یہ کلمہ هذا افک مبین نہ کہنے والوں کو ڈانٹا کہ جو ایماندار خاموش رہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روگردانی کا مشورہ دیتا ہے انہوں نے کیوں نہیں یہ کہا کہ یہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر صاف بہتان ہے اللہ تعالےٰ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی موافقت نہ کرنے والے ایمانداروں کو دوسری ڈانٹ خداوندی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف بکواس کر کے ایماندار رہنے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف دکھائے ایسے شخص کو فقیر

نقد

پانچ روپے انعام

پیش کرے گا کہ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الخ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق روگردانی کے مشیرین مومنین کو تیسری خداوندی ڈانٹ

(چھٹی دلیل، نور $\frac{18}{2}$) { وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تو تم نے کیوں نہیں کہا ہمارے لیے یہ لائق نہیں کہ ہم یہ بات اپنے منہ سے نکالیں اور تم نے کیوں نہیں کہا کہ یا اللہ تو پاک ذات یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

یہ آیۂ کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے اظہار شان کے لیے نازل ہوئی۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالے جل جلالہٗ نے ان مسلمانوں کو ڈانٹا جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ حضور آپ کو اس عورت کے علاوہ اچھی اچھی کنواری عورتیں مل سکتی ہیں آپ اس کی پرواہ نہ کریں چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے زیادہ محبت تھی سات برس کی عمر میں ہی آپ نے نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں آباد فرمایا اور اپنے پاس ہی رکھا تو آپ نے ان کو اس بات کا جواب بر سر منبر فرمایا۔

بخاری مَن يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي.

بخاری شریف کون شخص ہے جو ایسے آدمی کے متعلق مجھ سے عذر کرے جس سے مجھے میرے اہل میں تکلیف پہنچی خدا کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی یعنی صفوان بن معطل، کے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے اس کے متعلق بھی سوائے نیکی کے میں اور کچھ نہیں جانتا۔

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِلَّا وَحْيٌ کوئی بات بغیر وحی الہٰی کے کبھی ارشاد نہیں فرمایا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق قبل از وحی الہٰی منبر پر چڑھ کر صفائی پیش فرمائی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے متعلق آپ کو کسی قسم کا شک تھا جیسا کہ حضرت زینب بنت جحش نے آپ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نیکی کی صفائی پیش فرمائی ایسے ہی آپ کے ازواج مطہرات سے حضرت زینب بنت جحش سے جو بڑی عابدہ صالحہ مشہور تھیں انہوں نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے متعلق نیکی کی صفائی پیش فرمائی اور جو مخالف تھے یا خلاف مشورہ دیا۔ تو میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی طرف سے حلفیہ بیان دے کر صفائی بیان فرمائی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس بیان سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے صفائی کے گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

جنہوں نے آپ کی زوجہ مطہرہ کے متعلق بہتان عظیم کا ارتکاب کیا اور خلاف باتیں کیا ہے یا جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی محبت کو پس پشت ڈال آپ کو اور عورتوں کا مشورہ دیتے تھے۔ ان سب سے میرے پیارے رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کی بات ہے۔

نذیر العالمین بھی خود ہیں ساری مخلوق کے واحد حاکم خود ہیں لیکن اپنے گھر کی بات کا بھی فیصلہ خود بخود نہیں فرما دیا حالانکہ ارشاد خداوندی موجود ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ حضور قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو واحد حاکم نہ تسلیم کر لیں اس چیز میں جو آپ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا پھر وہ سن کر اپنے دلوں میں کھٹکا بھی نہ پائیں جو آپ نے فیصلہ فرما دیا اور تسلیم کر لیں جیسا کہ حق ہے تسلیم کرنے کا۔

تاریخ کامل ۲/۴۴ } قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُوْنَنِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَيْهِنَّ اَهْلَ بَيْتٍ غَيْرَ الْحَقِّ۔

خدائی فیصل خود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لیکن گھر والی مطہرہ کا مقدمہ سامنے آتا ہے تو آپ بطور گواہ صفائی حلفیہ بیان دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف سے خوش پوش ہوتے ہیں عورتوں سے حضرت زینب اور بریرہ کو آپ نے بلایا۔

تاریخ کامل ۲/۴۴، البدایہ والنہایہ ۲/۱۶۲ } فَقَامَ اِلَيْهَا عَلِيٌّ فَضَرَبَهَا ضَرْبًا شَدِيْدًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا۔

تا آج اہل بیت سے بیوی کا معاملہ ہے خود حاضر و ناظر کی طاقت رکھتے ہیں لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف سے اکیلے اپنی صفائی کی گواہی پر اکتفا نہیں فرماتے اوروں سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے صفائی کے گواہ کے طور پہ گواہی دلواتے ہیں تاکہ آج اگر شرعی فیصلے میں تم اپنے اکیلے کی شہادت

کا کبھی زکل بیٹی کے معاملے میں بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی تسلیم کرنی پڑے گی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حلفیہ بیان کے ساتھ اوروں کی گواہی بھی شرعاً دلوائے جا رہے ہیں تاکہ شرعی اصول میں فرق نہ آئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ اکیلے کی گواہی کیسے منظور ہو سکتی تھی۔

ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدائی امتحان اور ان کا پاس ہونا

(ساتویں دلیل)

الاحزاب ۲۱/۴ } يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے ہر وقت کے خبردار فرما دیجئے اپنے ازواج کو اگر تم دنیا کی زندگی کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ تمہیں دنیوی سامان دیدوں اور میں تمہیں رخصت کروں اچھا رخصت کرنا۔

اس آیۂ کریمہ میں بھی شان ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

مذکورہ آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اپنے ازواج مطہرات کو فرما دیجئے کہ اگر تمہیں صرف دنیاوی زینت کی ضرورت ہے تو ارادہ ظاہر کرو اور جو آپ کے ازواج مطہرات سے دنیاوی مال کی خواہشمند ہو اس کو کچھ دنیاوی مال دے کر فوراً رخصت فرما دیجئے وہ آپ کے قابل نہیں۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ طالب دنیا عورت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی اور اگر کوئی طالب ہوتیں تو اس فرمان خداوندی سے ظاہر ہو جاتیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو بفرمان خداوندی ضرور تین طلاق دے کر گھر سے نکال دیتے

آپ کے ازواج مطہرات سے دربار رسالت میں اس بات کا کسی نے نہ ارادہ ظاہر کیا اور نہ ہی بعد از وصال مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ازواج مطہرات سے کسی نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ورثہ طلب کیا اس سے صاف واضح ہے کہ ازواج مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم طالب مال دنیاوی نہ تھیں اور کوئی عورت اگر دنیا کے مال کی طالبہ ہوتی تو وہ ازواج مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مرتبے کو عند اللہ کبھی نہیں پہنچ سکتی نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں کیونکہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی کے ارشاد پر کسی نے دنیاوی مال پر لبیک نہیں کہا اور اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جنت کو پسند فرمایا اور دنیاوی مال طلب نہیں کیا اور ثواب آخرت کی ہی طلب گار ہیں تو اللہ تعالےٰ نے پھر اور ارشاد فرمایا۔

الاحزاب ۲۱/۴ { فَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ تعالےٰ نے تم سے نیکی کرنے والوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔

جب ازواج مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے رضا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی رضا کو دنیاوی مال پر مقدم سمجھا تو ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ تم اگر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے ثواب کی طالبہ ہو تو تمہارے لئے خداوند کریم کے نزدیک اجر عظیم ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے ازواج مطہرات سے کسی کو طلاق دے کر نہ چھوڑنا یہ ازواج مطہرات کے ارادہ جنت اور غلامی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بین دلیل ہے تو ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات دنیا کی سب عورتوں سے بالا ہیں

(دوسری دلیل)

الاحزاب ۲۲/۴ { يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات باقی عورتوں سے تم کسی کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو پھر تم آواز کو آہستہ مت کرو تو جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے گا اور تم بات سیدھی کہو۔

اس آیتہ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

(۱) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رب کریم بلا واسطہ خطاب فرماتا ہے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں جو داخل ہے اس خطاب خداوندی نے نبوۃ کی طرف نسبت اضافی کر کے ازواج مطہرات کے شان کو دو بالا فرما دیا۔

(۲) لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ فرمان خداوندی نے خلق کی تمام عورتوں سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رتبے میں ممتاز بنا دیا کیونکہ قرآن کریم میں اور کسی عورت کے متعلق رب کریم نے ایسا نہیں فرمایا کہ تمہاری مثل دنیا کی کوئی عورت شان میں ہمسری نہیں کر سکتی یہ منفرد شان صرف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو ہی حاصل ہے علی رغم الف عدو میدان حشر میں اس آیتہ کریمہ کا مکتوبہ علم ازواج مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھومتا نظر آئے گا اور عدوین ازواج مطہرات

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ کے عامل ہوں گے ۔

(۳) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ سے رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گھر بیٹھے گرج کر فیصلہ کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کا دشمن خوب جیسے اور ان کا شان قرآن کریم میں پڑھ کر یَحْضِرُوْنَ وُجُوْهَهُمْ سے اپنی حسرت نکال لے ۔

(۴) وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵ سے رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول حقہ کی تعریف فرمادی کہ

جن کا کلام یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے خلاف نہ ہو اور جن کے کلام سے عالمین کی حکمرانی کا ظہور ہو اور جن کے قلوب متقی ہوں اور جن کے وجود کی مماثلت دنیا میں مفقود ہو بھلا ایسی ہستیوں پر اگر کوئی حسد نہ کرے تو حسد کا اور کونسا مقام ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف آواز کسنا خداوندکریم کے نزدیک یہ معمولی بات نہیں

(نویں دلیل)

نور $\frac{18}{2}$ } اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ

جب زبانی باتیں چلاتے تھے تم اور اپنے مونہوں سے تم وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور حضرت عائشہؓ کے خلاف کہنے کو تم آسان بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے ۔

یہ آیت مذکورہ بالا بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے شان بیان کرنے کے واسطے نازل ہوئی ۔

(۱) وہ لوگ جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بہتان کو جھیتو بھیت آگے آگے باتیں کرتے تھے ان کو رب کریم نے ڈانٹا کہ خبردار میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف کوئی بات نہ کرے تمہارے منہ اس قابل نہیں کہ آپ کے گھر کی بات تم کرو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بات کہے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا ۔

(۲) جو خلاف بات کہنے والے ہیں وہ بے علمی سے باتیں بناتے ہیں ۔

(۳) تم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کی مخالفت کو معمولی سمجھا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے ۔

نتیجہ

اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے خلاف اس زمانہ میں مسلمانوں کو شک نہیں کرنے دیا اور فرمایا کہ تم نے شان عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو معمولی سمجھا ہے یہ غلط ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی حیثیت میں دنیا کی عورتیں نہیں ہو سکیں ان کے شان میں رب کریم نے قرآن کی آیتیں نازل فرمائیں جو قیامت تک قرآن میں موجود رہیں گی ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مخالفین باتیں بنانے والے خداوندکریم کے نزدیک کاذبین ہیں :

(دسویں دلیل)

نور $\frac{18}{2}$ } لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔

کیوں نہیں لائے وہ چار گواہ تو جب وہ گواہ نہیں لائے تو یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

کیا شان ہے حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کا کہ جس کے مقدمے کا سرکاری وکیل رب کریم ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے عزت ہتک کے مقدمہ میں سرکاری وکیل رب کریم خود ہے خود ہی فیصل اور خود ہی سرکاری وکیل جو باوجود سمیع و بصیر ہونے کے بنا ظلم سے گواہ طلب فرماتا ہے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی وکالت بھی خود فرما رہا ہے۔ جب وہ گواہان نہ پیش کر سکے۔ تو رب کریم نے فیصلہ فرما دیا کہ یہ لوگ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے خلاف بکنے والے فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔ یہ خدائی فیصلہ تا قیامت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے کے حق میں رہیگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی صداقت اور صفائی کے گواہ بن کر منبر پر چڑھ کر میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہادت پیش فرمائی اور ازلی فیصل نے فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ کا فیصلہ مخالفین حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سنا دیا مخالفین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جب عند اللہ ھم الکاذبون ثابت ہو گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کا صدیقہ ہونا رب کریم نے ثابت فرما دیا زوجہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی زوجہ کی تطہیر اور صداقت کا تمغہ پیش کرنے والا رب کریم ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی

یادگار میں اس تحفے کا عکس قرآن کریم میں جڑ دیا ہو تو آج ہی ان کو کوئی مخالف تیرا بازی کرے تو اسے بقانون خداوندی عند اللہ عظیم کو ہاتھ میں لیا اور جو منہ سے کہہ رہا ہے۔ وہ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ کا حامل ہے اور بات خلاف کہہ کر مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا کا منکر رہا ہے اور لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ کے شان میں گستاخی کر رہا ہے تو اللہ تعالے ایسے شخص کے حق میں فیصلہ سنا رہا ہے اُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں رب کریم نے کیوں نہ فیصلہ دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہا کے بیان کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کیوں فضیلت دی اور حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کیوں مقدم سمجھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں اس وقت اگر فیصلہ افضلیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے کے حق میں ہوا تو قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی زوجیت اور جنت میں بھی زوجیت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ قائم ہے تو فضیلت بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی ہی مقدم رہیگی اور کوئی آپ سے مقدم ہو سکتا نہیں کیونکہ بفرمان خداوندی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں

(گیارھویں دلیل)

الاحزاب $\frac{21}{1}$ } اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

بِبَعْضٍ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بہت اقرب ہیں مومنین کے لئے ان کی جانوں سے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور رشتہ دار بعض ان کے اقرب ہیں بعض سے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلا درجہ مومنین کے لیے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا۔ بعدازاں آپ کے ازواج مطہرات کا اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور تیسرے درجے پر باقی آپ کے رشتہ داروں کا ذکر فرمایا۔

اس آیۃ کریمہ سے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو شان ثابت ہوئے۔

(۱) مومنین کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کا درجہ آپ کے ازواج مطہرات کا ہے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنوں کے لئے ایمانی مائیں ہیں جو ایمانی ماں کا منکر ہے وہ اپنے ایمان کا دشمن ہے اور ایمان سے خالی ہے کیونکہ جیسا کہ نسبی ماں کے بغیر بیٹے کا پیدا ہونا محال ہے بیٹا بیٹا ہی تب کہلا سکتا ہے اگر اس کی ماں ہو اگر ماں نہیں تو بیٹا بیٹا کہلانے کا حقدار نہیں ایسے ہی ایمانی ماں کے بغیر ایماندار کہلانا محال کیونکہ رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں مقرر کر دی ہیں نسبی تو ہیں نہیں کیونکہ فرمان خداوندی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ نسبی ماں بننے سے روکتا ہے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمارے نسبی باپ ہی نہیں تو آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نسبی مائیں کیسے کہلا سکتی ہیں۔

بہرصورت جب اللہ تعالیٰ نے بفرمان خود وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ سے مومنین کی مائیں آپ کے ازواج مطہرات کو فرما دیا تو ثابت ہوا کہ مومنین کا ذکر فرما کر پھر

ماؤں کا ذکر کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مومنین کی ایمانی مائیں ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین کے ایمانی باپ ہیں اگر نسبی ماں باپ کے عاق کو ایمان کا حقدار کیسے رہنے دیتا ہے۔ نسبی ماں باپ کا عاق نسبی رشتہ سے محروم اور ایمان کے ماں باپ کا عاق ایمان سے محروم تو اس آیۃ مذکورہ سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور باقی اولوا الارحام تیسرے درجے پر ہیں۔

دوسری دلیل ازواج مطہرات کے اولاد سے رتبہ میں مقدم ہونے کی

(۲) الاحزاب ۲۲/۸ { يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ
اے ہر وقت ہر ذرے ذرے کے خبردار فرما دیجئے اپنے ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو حکم ارشاد فرمائے۔

(۱) فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کو اور بنات کو ازواج کے بعد بیان فرمایا جس سے ثابت فرمایا کہ بنات کا درجہ ازواج کے بعد ہے اگر بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ مقدم ہوتا تو رب کریم بھی اپنے بیان میں ازواج مطہرات سے بنات کو مقدم فرماتا حالانکہ دونوں کی نسبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے لیکن جن کو رب کریم نے مقدم فرمایا ہم بھی ان کا درجہ مقدم سمجھتے ہیں اور جن کا درجہ رب کریم نے موخر رکھا ہم ان کو موخر سمجھتے ہیں۔ بہرصورت افضلیت میں فرق ہے شان میں فرق نہیں

(۲) رب کریم نے بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع سے ذکر فرمایا تا کہ ثابت ہو جائے

کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں دو سے زائد ہیں کیونکہ جمع عربی میں کم از کم تین پر استعمال ہوتا ہے تو جو لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی ہی کہتے ہیں ان کا رب کریم نے رد فرما دیا کہ آپ کی تین سے زائد بیٹیاں ہیں صرف ایک ہی بیٹی نہیں جو ایک ہی بیٹی کے قائل ہیں اور باقی کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے منکر ہیں۔

تمام رسولوں کی بیبیاں اولاد پر مقدم ہیں

(۳) الرعد ۱۳/۶ } وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً۔

اور ضرور ہم نے آپ کے پہلے تمام رسولوں کو بھیجا اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بھی بنائی۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے اَزْوَاجًا کو ذُرِّيَّةً پر مقدم فرمایا۔

جس سے ثابت ہوا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں جب اولاد پر مقدم ہیں۔ تو ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات بھی ذریۃ پر بفرمان خداوندی مقدم ہوئے۔

دخول جنت کے وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی

(۴) الرعد ۱۳/۳ } جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ۔

مومنین جنت عدن میں داخل ہوں گے اور جو ان کے ماں باپ سے نیک لوگ ہوں گے اور ان کی بیویوں سے اور ان کی اولاد سے اور ان پر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہونگے۔

رب کریم نے دعا میں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا

(۵) الفرقان ۱۹/۶ } وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث سے

قرب الاسناد ۱۸۵ } هَلُمَّ طَعَامَكِ يَا فَاطِمَةُ فَقَدَّمَتِ الْبُرْمَةَ وَالْقُرْصَ فَغَطَّى الْقُرْصَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي طَعَامِنَا ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ لِاُمِّ سَلَمَةَ فَغَرَفَتْ فَمَا زَالَتْ تَغْرِفُ حَتّٰى وَجَّهَتْ اِلٰى نِسَائِهِ التِّسْعِ قُرْصَةً قُرْصَةً وَمَرَقًا ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ لِاَبِيْكِ وَبَعْلِكِ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ وَكُلِيْ وَاهْدِيْ لِجَارَاتِكِ فَفَعَلَتْ ٥

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا، اپنا کھانا لاؤ تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا پتھر کی ہنڈیا اور روٹی لائی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

نے روٹی کو ڈھانپ دیا اور فرمایا اے اللہ ہمارے کھانے میں برکت فرما پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا پھر آپ نے فرمایا ام سلمۃ کے لئے ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ روٹی کے ٹکڑے کر کے تقسیم فرماتی رہی حتٰی کہ آپ کے تمام ازواج مطہرات کی طرف متوجہ ہو کر ایک ایک ٹکڑا روٹی کا اور سالن کو تقسیم کیا پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے اور اپنے خاوند کو بھی ایک ایک ٹکڑا دے دو پھر آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا تو لے لے اور کھالے اور اپنی پڑوسنوں کو دے دے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا تقسیم کرنے والے سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں اور تقسیم کرانے والے رحمۃ اللعالمین نذیر العالمین خود ہیں اور تقسیم میں پہلا حصہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدست حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ام المومنین کو دلوایا بعد میں تمام ازواج مطہرات کو دلوایا اور دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ بیٹی کو زوجہ مطہرہ پر موخر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مجمع صفات خصوصیتہ ہیں

(بارھویں دلیل) الاحزاب ۲۲/۵ { اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

اس آیۃ کریمہ رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا شان بمع زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

زوجہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق سے پہلے مسلمان اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ہیں۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ کے لئے مصداق ہیں۔

تو وَالْمُسْلِمٰتِ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدائشی مسلمہ ہیں آپ کے ازواج مطہرات سے صرف واحد زوجہ مطہرہ ہیں جو پیدائشی مسلمہ ہیں۔ باقی سب تائبہ ہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ کون ہیں؟

زوجہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق کے پہلے مومن ہیں۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَالْمُؤْمِنِیْنَ کے مصداق ہیں

تو وَالْمُؤْمِنٰتِ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وہ ہیں جن کو وَالْمُؤْمِنٰتِ کا خطاب رب کریم کی طرف سے عطا ہوا یعنی صدیقہ کا ایمان رب کریم نے منظور و مقبول فرما کر زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل فرمایا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۳) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَالْقٰنِتِیْنَ ہیں۔

زوجہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ کے پیشوا اور پہلے علمدار ہیں۔ تو ان کی زوجیت کے لئے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ شرط کے لئے فرد واحدہ ہیں جس کا اثباتی اقرار الفت سے فرمایا اور جن کا انکار بھی ایسا کہ رب کریم نے لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ کا خطاب فرمایا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ کون ہیں ؟

زوجہ مطہرہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ ہیں صدق قرآن کریم ہے لانے والے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم صادق ہیں۔

(۴) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائی قرآن کے مطابق وَالصّٰدِقِیْنَ کے متحمل ہیں۔

اور معیت زوجیت وَالصّٰدِقٰتِ رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاب فرما رہا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

الصّٰبِرِیْنَ کے اول صابر جنہوں نے پتھر کھا کر اور دانت مبارک شہید کرا کر بد دعا نہیں فرمائی ان کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

(۵) الصّٰبِرِیْنَ خطاب خداوندی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے

تو آپ کی زوجہ عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف سے آپ

کے ساتھ ہی الصّٰبِرٰتِ کا خطاب خداوندی ملتا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

وَالْخٰشِعِیْنَ کے مصداق ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ کے اُستاد ہیں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلیہ ہیں۔

(۶) وَالْخٰشِعِیْنَ کا خطاب خداوندی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

تو وَالْخٰشِعٰتِ کا خطاب خاص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گھر والی ہیں جو وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا اصل ہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۷) وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ کا اصل خطاب خداوندی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

تو وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کی صفت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے ہے جو شاہی خزانہ گھر کے دروازے کے اندر نہ آنے دیں اور باہر ہی خیرات کر دیں خزانہ بعد صدقہ فرماتی ہیں۔

وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا خطاب خداوندی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے توازن درست رکھنے کے لیے پہلے تو آئے ہے

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

اس ذات مطہرہ کی اہلیہ ہیں جن کا شان یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ ہے رب کریم کھلائے پلائے اور صائم الدہر ہونے میں فرق نہ آئے۔

(۸) وَالصَّائِمِیْنَ کے بانی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تو وَالصَّائِمَاتِ کی مخاطبہ کائنات تصوم الدھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپ کی اہلیہ ہیں آپ کے سوا صائم الدہر اور کوئی ازواج مطہرات سے تھا ہی نہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

محبوب خداوند صلے اللہ علیہ وسلم اور [illegible] نبی اللہ کی زوجہ مطہرہ ہیں جن کی شریعت نے اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ کا علم بلند کر سابقہ قانون ختم کر دیا۔

(۹) وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ فرمان خداوندی معصومیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔

تو وَالْحٰفِظٰتِ مخاطب تطیب ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف سے ہو رہا ہے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کے دشمن بہتان عظیم سے آپ کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور رب کریم نے آپ کو وَالْحٰفِظٰتِ کا خطاب فرما کر وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ کے ساتھ ایسا تعلق مضبوط بنا دیا جو ساری دنیا بھی مخالف ہو جائے آپ کی زندگی کو ملوث نہیں کر سکتا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

ذکر ارسولا کی گھر والی ہیں — سنبھل کر زبان ہلانا۔

(۱۰) حضرت رحمۃ العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے دنیا و عقبیٰ میں لواء الحمد بیدی دست پاک میں عطا فرما کر وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا کا تمغہ فرمایا۔

تو وَالذّٰکِرٰتِ کا غرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بنا دیا۔

یہ دس مطہرہ صفات کی مجموعہ آیت قرآنی رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت عائشۃ المسلمۃ المومنۃ القانتۃ الصدیقۃ الصابرۃ الخاشعۃ المتصدقۃ الصائمۃ الحافظۃ الذاکرۃ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم المسلم و المومن القانت الصادق والصابر الخاشع المتصدق الصائم الحافظ الذاکر اللہ کثیرا کی معیت میں بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جس کو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مسلمہ ہونے میں شک ہو ایسے شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے میں شک ہے۔

"جسکو حضرت عائشہ کے مومنہ . . . ایسے شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مومن ہونے میں

. . . . قانتہ . . . . . قانت . . . .

. . . . صدیقہ . . . . . صادق . . .

. . . . صابرہ . . . . صابر . . .

. . . . خاشعہ . . . . . . خاشع . . .

. . . . متصدقہ . . . . . متصدق . . .

. . . . صائمہ . . . . . . صائم . . .

. . . . حافظہ . . . . . . حافظ . . . .

. . . . ذاکرہ . . . . . . ذکرا رسولا . . .

تلك عشرة كاملة

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

"علی رضا" اس آیت خداوندی میں تمام الفاظ جمع کے ہیں اور تم نے صرف ایک عائشہ پر ہی چسپاں کر دیے یہ تمہاری بناوٹ ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ علی رضا صاحب تم بیچارے قرآن خداوند کو کیا جانو

خداوندی قانون ہے کہ شان نزول خاص ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے حکم عام بیان فرمایا ہے اور شان نزول خاص بیان کرنے سے منزل لہٗ یا الیہا کی خصوصیت میں فرق نہیں آتا جیسا کہ عبد اللہ بن ابی کے حق میں جو آیت نازل ہوئی رہی شان نزول خاص تھا لیکن حکم عام ہے۔

ایسے ہی کئی آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں لیکن حکم ان کا سب کفار پر ہے ابوجہل اس آیت کی زد سے نہیں بچ سکتا ایسے ہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں جو آیتیں نازل ہوئیں وہ بھی لفظ جمع سے بیان کی گئیں مثلاً وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ یطعمون صیغہ جمع ہے حکم عام ہے لیکن شان نزول خاص ہے تو علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے شان میں نازل ہوئی آپ اس آیۃ کی شان سے بری نہیں ہو سکتے خواہ دشمن کچھ کہے ایسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الخ جمع ہے۔

(تیرھویں دلیل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں

الاحزاب ۲۲/۶ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اور عورۃ مومنہ اگر اس نے اپنے نفس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ھبہ کر دیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمادیں خالص آپ کے لئے علاوہ تمام مومنین کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے مخالفین بناوٹ والے جھوٹی باتیں گھڑنے والوں کا ایک جرم تو یہ تھا کہ وہ . . . میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا پر حملہ آور ہوئے . . . دوسرا جرم یہ کہ ایک مومنہ کے خلاف بکواس کرکے اس کو اذیت پہنچائی تو رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے کی اذیت کا احساس فرماتے ہوئے ان کی اس ناجائز اذیت کی سزا بھی سنائی فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے خلاف کہنے والا گناہ کبیرہ کا مجرم ہے

(چودھویں دلیل، الاحزاب ۲۲/۷) وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور وہ لوگ جو مومنین اور مومنات کو بغیر جرم کے تکلیف دیتے ہیں ضرور بہتان اور ظاہر گناہ کے حامل ہیں۔

یہ آیۂ کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے حق میں نازل ہوئی کہ جن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا پر بہتان گھڑا اس نے ایمان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا پر حملہ کیا اور جو کسی ایماندار پر بغیر کسی فعل کے صدور کے حملہ آور ہو تو وہ شخص خداوند کریم کے نزدیک بہتان کا متحمل ہے اور ظاہرہ گناہ کبیرہ کا فاعل ہے دوسرا مجرم ہے اور پھر آگے فرمایا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں ان پر بہتان گھڑنے سے نہیں باز آیا اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ذات خداوند کریم تکلیف سے مبرا

ہے لیکن جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو بکواس کرکے تکلیف پہنچائی اس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور جس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اس نے خداوند کریم کو تکلیف پہنچائی وہ عالمین میں ملعون ہوا اور جو عالمین میں ملعون ہوا وہ عذاب مہینا میں گیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

(پندرھویں دلیل، الاحزاب ۲۲/۷) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالٰے ان کو دنیا و آخرۃ میں لعنت کرے گا اور ان کے لئے اللہ تعالٰے نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا اگر اعمال صالح کریں تو ساری دنیا کا ثواب ان کی ایک نیکی کاٹے گا عمر کی نیکیوں کا تو حساب ہی نہیں اور اگر ان کے خلاف کسی نے کوئی بات کر دی تو اس کے جرائم بھی ساری دنیا سے چار گنے زیادہ ہو گئے۔ (تعداد جرائم)

۱۔ مومنہ کے خلاف کہنا۔

۲۔ غافلہ جو ہر عیب سے بے خبر ہیں ان کی طرف عیب منسوب کرنا۔

۳۔ جس کی تطہیر ظاہری باطنی رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمائی اس کی مخالفت کرنا۔

۴۔ عالمین کے حاکم کی زوجہ مطہرہ کی زوجیت پر حملہ آور ہونا۔

۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے خلاف کہنے سے ذات خداوند کی ایذا کا بوجھ اٹھانا۔

۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے خلاف کہہ کر رحمۃ للعالمین کو ایذا

پہنچانا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا کر عالمین میں ملعون ہونا۔

۸۔ عذاب مھین کا سزا یافتہ ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف کہہ کر آٹھ جرائم کا مستحق ہوا آٹھ ہی جہنم کے طبقے لہذا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا مخالف دوزخ کے آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا اور آٹھوں کا ہی عذاب چکھیگا۔ فافھم وقل ما شئت ان استطعت۔

"علی رضا" قرآن کریم میں رب کریم نے یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ اللہ تعالےٰ نے نبی کی بیبیوں کو کہا کہ تم باقی عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو ثابت ہوا کہ نبی کی بیوی ہونا کوئی فضیلت نہیں اتقاء شرط ہے اگر متقیہ ہے تو اجرھا مرتین ہے ورنہ نہیں۔

"محمد عمر" شان ازواج مطہرات وہ بیان ہو چکیں جو دنیا کی کسی دوسری عورت کے لئے ممکن نہیں سوائے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دنیا کی کسی عورت کی تعریف رب کریم نے قرآن میں اتنی نہیں فرمائی جتنی کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باقی رہا تمہارا کہنا کہ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ اگر تم متقیہ ہو تو تمہیں دنیا کی عورتوں سے دگنا ثواب ہے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ سے جو تم نے کمزوری سمجھی ہے یہ تمہاری غلط فہمی ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ ازواج مطہرات کے حق میں نازل فرما کر ازواج مطہرات رضی اللہ علیھن اجمعین کے شان کو دوبالا کر دیا تا کہ دگنے ثواب دینے کو بادلائل بیان کیا جائے اور دگنے ثواب دینے

کی دلیل پیش فرمائی کہ ایک فضیلت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن اجمعین کی زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس سے وہ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ کے خطاب کی حقدار ہیں جس میں دنیا کی کوئی عورت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن اجمعین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثانی ہو سکتی ہی نہیں۔

دوسری فضیلت اتقاء ہے جس کو رب کریم نے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ سے فضیلت کا اظہار فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کا شان وفضیلت صرف زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی نہیں بلکہ اتقاء میں بھی بے مثل ہیں اس لئے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ کی قید بڑھائی تا کہ نُؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ سب مخالفین کو معلوم ہو جائے۔

چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ تقیہ اور خداوند کریم نے بھی تمام ازواج مطہرات سے ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا شان مطہرہ اور صدیقہ خاشعہ صائمہ حافظہ صابرہ اور قانتہ ثابت فرما دیا تو تیسرا جواب یہ ہے کہ ان اتَّقَیْتُنَّ میں اگر شرط اتقاء ہے۔ تو قانتات حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفت اقراری موجود ہے جو قبل ازیں آپ کی دس صفات میں یہ صفت بتفصیل مذکور ہو چکی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف لب کشائی کرنے سے میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا اس گڑھے میں لے جائے گا جہاں ابو جہل ابو لہب وغیرہ کا ٹھکانا ہے۔

"علی رضا" ہماری بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ عائشہ نے ماریہ قبطیہ پر بہتان

لگایا تھا یہ آیتیں اسی کے متعلق ہیں۔

"محمد عمر" سبحان اللہ ایسا جھوٹ ورے کن کو لگے اگر یہ حضرت عائشہ کے متعلق نازل ہوئی تو اتنی ورے بقول تمہارے ان کو لگنے چاہیئے تھے۔ حالانکہ عبداللہ بن ابی وغیرہ کو لگے۔

تاریخ کامل ۲/۵ { ثُمَّ اَمَرَ بِمِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَحَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانُوْا مِمَّنْ اَفْصَحَ بِالْفَاحِشَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ۔

پھر مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش اور وہ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے بہتان کی افشا کی تو . . . . کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کو اسی اسی کوڑے لگوائے۔

آیت تحصین حضرت عائشہ صدیقہ محصنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر بناوٹ بنانے والے اللہ کے نزدیک ملعون ہیں

دسواں دلیل، **النور ۱۸/۳** { اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

بے شک جو لوگ پاکدامن عورتوں کو جو برائی سے بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں تہمت لگاتے ہیں دنیا و آخرۃ میں تہمت لگانے والے ملعون ہیں اور ان کو بہت بڑا عذاب ہے

(۱) اس آیۃ کریمہ سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا پاکدامنہ ہونا ثابت ہوا جس کے دامن کو رب کریم اپنے کلام سے پاک فرمائے اس کو کوئی دنیا کی طاقت ملوث نہیں کر سکتی دنیا کا بڑا عہدے دار کسی کو سرکا خان کا بہادر کا ستارہ کا خطاب دے دے تو اس کی گستاخی کرنی سرکاری جرم ہے اور دوگنی سزا کا مستوجب ہوتا ہے تو حضرت مصطفٰے نور مجتبٰی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جس کی پاکدامنی کی صفت رب کریم نے محصنٰت سے فرمائی اب قیامت تک ان کی گستاخی کرنے والا خدائی مجرم ہے کیونکہ انعامی خطاب کی حد انعام دہندہ کی سلطنت تک ہے اور سزا بھی اسی حد تک رہتی ہے۔ تو رب کریم کی سلطنت بھی ابدالاباد تک ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی پاکدامنی محصنٰت کا خطاب بھی خداوندی ہے اس لئے ابدالاباد تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا محصنہ ہونا برقرار اور ان کی پاکدامنی کے خلاف آوازہ کسنے والا ابدالاباد تک خداوندی مجرم ہے اور قابل سزا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ۔

(۲) اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفت غافلٰت فرمائی یعنی عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے صفائی کے گواہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صفائی پیش فرمائی کہ دشمن عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تو ان پر بہتان کی بناوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہر عیب سے بے خبر ہیں اللہ تعالےٰ کیوں نہ آپ کی صفائی پیش فرماتا اور عیب ان سے کیسے ممکن تھا جن کو چھ برس کی عمر میں رب کریم نے خود

اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دیا جن کی بچپن سے لے کر سوائے نوری تجلیات کے کدورت پر نظر ہی نہ پڑی ہو بھلا ان کو عیوبات سے غافلات نہ کہا جائے تو اور کون ہو سکتا ہے اور مدعا علیہا ساکت ہیں اللہ تعالے ان کی طرف سے خود دشمنوں کا منہ بند فرما دیا اور محصنٰت اور غافلات سے نوازا ہے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ غافلہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تیسری صفت رب کریم نے فرمائی۔

(۳) المومنات کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا ایماندار پاکدامنہ ہیں ایماندار ایسی ہیں کہ ہر عیب سے بے خبر ہیں۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تطہیر کی باطنی صفت ہے محصنٰت اور غافلٰت ظاہری عیب سے مبرا کرنے والی ہیں اور اس ایک آیت میں رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بریت کی تین صفات فرمائیں جس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی پاکدامنی ظاہری باطنی ارشاد فرما دی۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ غافلہ مومنہ رضی اللہ تعالے عنہا کے خلاف آپ کو محصنہ نہ سمجھے مومنہ مطہرہ نہ سمجھے اس پر رب کریم کا فتویٰ ثبت ہوا لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مخالفوں پر دو فتوے جڑے۔

(ا) لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا و آخرۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا مخالف ملعون ہے۔

(ب) وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے دشمنوں

کو رب کریم کا عذاب عظیم ہے۔

جب رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے دشمنوں کو دنیا وعقبیٰ میں لعنت کی خوش خبری سنائی اور عذاب الیم کی سزا سنائی تو پھر بھی منافقین اینٹھے پھرتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں بڑی تکلیف تھی۔ دنیا میں لعنت خداوندی کے علاوہ دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو رب کریم نے ظاہری بدنی تکلیف کی سزا بھی سنادی۔

آیت تجلید لاعداء عائشہ صدیقہ محصنہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا خداوند کریم کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا وعن ابیہا وامہا پر بہتان بنانے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ {نور $\frac{18}{1}$ ستر ہویں پارہ}

اور وہ لوگ جو پاکدامنہ عورتوں کو بہتان لگاتے ہیں پھر چار گواہوں کو نہیں لا سکے تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادہ ہمیشہ قبول نہ کرو اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جن لوگوں نے بعد اس کے توبہ کی اور انہوں نے اصلاح کر لی تو بے شک اللہ تعالے بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا پاکدامنہ ہونا رب کریم نے ثابت فرمایا کیا جلیلہ پاکدامنی ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی جس کو ر وبینہ خداوندی نے پرکھ کر محصنہ ہونے کا فتویٰ دے دیا جس کے دامن پر رب کریم نے محصنہ ہونے کی سند لکھ دی اور منظوری فرمائی اس کی عیب جوئی کرنے والے کی خود بینائی میں فرق ہے حضرت خولہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رب کریم نے منظور فرمالیا جو محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحابیہ ہیں کوئی اعتراض نہیں کرسکتا چہ جائیکہ ام المومنین زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر بدظنی کرنے والے پر خداوند کریم بدظن ہے ملاحظہ ہو وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی اروی جس کا لقب ام جمیل تھا ایک آنکھ سے کانی بھی تھی رب کریم نے اس کو ایمان سے کنڈم فرمادیا اس کو سوائے کافر کے کوئی اچھا سمجھ سکتا ہی نہیں جو خداوند کریم کے نزدیک مردود ہے وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی مردود ہے اور جس کو رب کریم نے منظور فرمالیا اور اس کو محصنہ ہونے کا تمغہ خداوندی مل گیا اس سے کسی شخص کا ایمان متنفر ہو سکتا ہی نہیں اور جس کا ایمان متنفر ہوا اس کو رب کریم نے ایمان سے متنفر فرمادیا۔

(۲) جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بغیر علم کے خلاف منافقین تقیہ بازوں کے کہنے پر بکواس کرنا شروع کردے ان کو رب کریم نے بدنی سزا کا حکم جاری فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی اسی درے لگوائے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ مطہرہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف زبان درازی کرنے والا رب کریم کا بھی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی

مجرم ہے اور خداوندی سزا کے لائق ہے اور عبداللہ بن ابی کے زمرے میں شامل ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا۔

شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

(اٹھارھویں پارہ) النور ۱۴/۲ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو جس میں تم چلے تمہیں ضرور اس میں عذاب بہت بڑا پہنچتا۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ثابت ہوا جس میں رب کریم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر ان کی شان کے خلاف بہتان باندھنا اور ان کی طرف برائی کو نسبت کرنا ایسا جرم عظیم ہے کہ جس کی بخشش ممکن نہ تھی اور اس کی سزا عذاب عظیم ہے اور اس آیۂ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ افک کے قائلین کا جرم قابل معافی نہیں تھا لیکن رب کریم نے فرمایا کہ اسی اسی درے لگا کر دنیا میں ہی ان کو معاف کردیا یہ بھی اللہ کریم کی رحمت ہے اور اس کا فضل ہے اگر اللہ تعالےٰ کی رحمت اور فضل نہ ہوتا تو جو جرم تم نے زبانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف بکا ہے۔ اس میں تمہیں بہت بڑا عذاب ہوتا تھا۔ تھوڑی سزا میں تمہیں اس جرم کو معاف کردیا یہ صرف اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کا باعث ہے اور پھر آگے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم ایماندار ہو تو پھر کبھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ زوجہ محبوبہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی زبان پر نہ لانا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

(انیسویں دلیل ، النور ۱۸/۲) يَعِظُكُمُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم ایماندار ہو تو پھر ایسی بات کبھی نہ کرنا
اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے ایمانداروں کو نصیحت فرمائی ہے کہ خبردار تمہیں خدائی نصیحت ہے کہ اگر تم ایماندار ہو تو جس کا کلمہ پڑھتے ہو اس کے ازواج مطہرات پر جن کے شان میں رب کریم نے آیۃ تطہیر نازل فرمائی آیت تخصیص نازل فرمائی ان کے ظاہری باطنی پاکیزگی رب کریم نے بیان فرمائی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے متعلق رب کریم نے خصوصاً ظاہر و باطن ہر عیب سے مبرا ہونے کی آیات قرآن کریم میں نازل فرمائیں اور ان پر بناوٹی بہتان گھڑنے والوں کو الٹے لٹا کر اسی کوڑے بدست حضور رب کریم نے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے والوں کو رب کریم نے لعنتی فرمایا اور قیامت تک ان کی شان میں زبان درازی کرنے والوں کو لعنت خداوندی کا حامل بنا دیا۔ لہٰذا اب تمہیں کو خداوندی ہوتی ہے اور نصیحت خداوندی ہے کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف پھر کبھی زبان درازی نہ کرنا ورنہ ایمان سے بھی خارج ہو جاؤ گے اور عذاب عظیم میں بھی ہمیشہ سزا یافتہ رہو گے۔

آیت تطیب عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(بیسویں دلیل ، النور ۱۸/۳) اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ طیبٰت و طیبین یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و صفوان بن المعطل ، پاک ہیں اس چیز سے جو وہ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

اس آیۃ کریمہ مذکورہ میں رب کریم نے خبیث عورتوں کو خبیث مردوں کے لئے لازم فرمایا تا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی طرف کسی دشمن کا خیال خبث نہ جائے کیونکہ اگر خبث کا خیال بجانب تانیث جانے لگے تو مذکر کی طرف سے اس کا ایک طمانچہ رسید ہوتا ہے اور جواب ملتا ہے کہ الخبیثٰت کے لئے الخبیثون لازم ہیں الخبیثٰت کے لئے الطیبون ممکن نہیں طیبون کے لئے رب کریم نے زوجیت میں الطیبٰت فرمایا ہے رب العزت نے جب خبث سے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قانوناً مبرا فرمایا تو آگے ان کی تطیب کا حکم سنا دیا فرمایا والطیبٰت للطیبین طیبٰت عورتیں طیبین مردوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طیبٰت نہ ہوتیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم طیب کی زوجیت میں رب کریم کبھی نہ آنے دیتا اور جب طیب کی زوجیت میں رب کریم نے منظور فرما لی تو فرمایا۔ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ طیب آدمی بھی طیبہ عورت کے لئے مقرر ہے ہمارے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا شہر مدینہ طیبہ ذات مبارک الطیبون کے قانون میں طیب آپ کی خوراک بھی طیبہ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اے رسل اللہ طیبات سے تناول فرماؤ اور

اعمال صالحہ کرو ازواج بھی میرے مصطفےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطہرات
میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعا
جس کی تطہیر ذاتی و عملی کے دلائل رب کریم کے کلام مطہر کے بائیس دلائل
فرمائے پاک ذات کی پاک زوجہ کی پاکیزگی اپنے پاک کلام سے بیان فرما کر
کے دشمنوں کو قیامت تک رلایا اور سر پٹایا اور ہمیشہ کا اصول ہے کہ دولت
اور اچھی مل جائے تو دشمن اپنے سر کو پیٹتا ہے کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا اللہ تعالےٰ
میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سات سالہ طیبہ زوجہ مطہرہ عطا فرما
نے عالمین بشیرہ نذیرہ کے گھر میں عالمین کی سرداری منائی اور دشمن کے حسد
لئے رب کریم نے اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ یا رسول
اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھ دیا کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اگر
تو اپنا سر ہی کھو بیٹھیں گے سورۃ یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَا
اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
(۳۲) آگے رب کریم نے فرمایا۔ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پاک اس بہتان سے جو
نے لگایا اور صفوان بن معطل بھی پاک ہے اس بہتان سے جو اس کے متعلق کہا گیا
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفائی کا گواہ جب رب کریم ہو اس
کے خلاف ہونے کی کیا پرواہ ہے۔

اس آیۂ کریمہ کی مصدقہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا شیعہ تفسیر سے

مجمع البیان ۱۳۵ ﴿ (اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ) اے الطَّیِّبُوْنَ
مُبَرَّءُوْنَ اَیْ مُنَزَّهُوْنَ مِنَ الْکَلَامِ الْخَبِیْثِ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْفَرَّاءُ یَعْنِیْ بِهٖ عَائِشَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ
الْمُعَطَّلِ ۔

(یہ بری ہیں اس بات سے جو دشمن کہتے ہیں، یعنی پاک ہیں بری کئے گئے ہیں یعنی
کلام خبیث سے منزہ ہیں مجاہد سے روایت ہے فرار نے کہا اللہ تعالےٰ مراد لیتا ہے
اس کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور صفوان بن معطل کو۔

کیوں بھئی! اب تو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مطہرہ ہونے
کا قرآن کریم کے ساتھ شیعہ مفسر نے بھی اقرار کر لیا اور اقرار بھی اس مفسر نے کیا جس کو
تمہارے مذہب میں نوری ہونے کا خطاب حاصل ہے فقیر نے آیات فرقانیہ سے اور
آیات فرقانیہ کی تفسیر شیعہ تفسیر سے دکھا دی اب بھی تمہاری تسلی نہ ہو تو اس امر کو
عَلَیْنَا الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ کے قانون کے سپرد کرتا ہوں۔

آیت تطہیر ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم

(اکیسویں دلیل) الاحزاب ۲۲/۴ ﴿ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا کَرِیْمًا ۝ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اَتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ
الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَ
کُمْ تَطْھِیْرًا ○ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ○

اور جو تم ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریگی اور اچھے اعمال کرے گی۔ اس کا ثواب ہم دوبار دینگے اور ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے بہت اچھا رزق تیار کیا ہے اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیو تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو جاؤ تو (کسی غیر سے بات کرنے میں) آہستہ بات نہ کرو کیونکہ جس کے دل میں بیماری ہے اور بات اچھی کہو اور اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات تم اپنے گھروں میں باوقار رہو اور پہلی جاہلیتہ کے بناؤ سنگار کی طرز کا بناؤ سنگار نہ کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور کوئی بات نہیں اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے "تاکہ تم گھر والیوں سے آلودگی دور رکھے اور تمہیں ایسے جیسا کہ حق ہے پاک رکھنے کا اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالےٰ کی آیتیں اور حکمت پڑھے جاتے ہیں یاد کرو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا لطف کرنے والا بڑا خبردار ہے۔ ان تین آیات کریمہ مطہرہ میں رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرما کر ان کی

تطہیر کے اصول فرماتے ہیں۔

(۱) وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِھَا اَجْرَھَا مَرَّتَیْنِ۔

(۲) اَعْتَدْنَا لَھَا رِزْقًا کَرِیْمًا ہم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اچھی روزی تیار کی ہے۔

(۳) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ۔
اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم عورتوں سے بے مثل ہو اگر تم متقی ہو۔

(۴) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ۔

(۵) وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔

(۶) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم اپنے گھروں میں باوقار رہو۔

(۷) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم بناؤ سنگار نہ کرو پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرح۔

(۸) وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ — اور تم نماز قائم رکھو۔

(۹) وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ — اور زکوٰۃ دو

(۱۰) وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ — اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

(۱۱) وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ○

اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یاد کرو اللہ تعالےٰ کی آیتیں اور حکمت جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا لطف والا بڑا خبردار ہے۔

اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے مذکورہ بالا آیات قرآنیہ میں ازواج مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کے لیے گیارہ بہترین امورات ارشاد فرمائے اور ان گیارہ پر عمل کرنے کا نتیجہ بھی فرما دیا کہ میرا ارادہ تمہیں تنگ رکھنے کا نہیں یا سزا دینے کا نہیں شاید کوئی دشمن کہہ دے کہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے سزا دی جو یہ بات کہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور دس امورات افضیلۃ بیان فرمانے کے بعد نتیجہ بیان فرمایا اور گیارہ ان امور فضیلت کے نتیجے کے بعد ان امورات افضلیت کی غرض و غایت فرمائی کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ ان امورات سے اور کوئی بات نہیں صرف اس لئے میں نے گیارہ امورات ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مخصوص فرمائے ہیں۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم اہل بیت سے ہر قسم کی آلودگی دور رکھے جب تم اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان میرے مقررہ گیارہ اصولوں کی پابند ہوں گی تو آلودگی تمہارے قریب نہیں بھٹک سکتی اور اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ان امورات پر عمل کر کے تم بالکل پاک رہو اس تمام رکوع میں رب کریم نے سوائے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کا ذکر فرمایا ہی نہیں صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے افضل ہونے کے لئے۔ جو بات اور نتیجہ بیان فرمایا لیکن افسوس ہے ان عربی دانوں پر جو عمداً اِنَّمَا

[illegible] اللہ کی آیت میں اُلجھتے ہیں اور اہل بیت پر اُلجھتے ہیں اور بڑے زور سے ازواج مطہرات [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں۔ سبحان اللہ ع

[illegible] دانش بباید گریست اصول و امور از ازواج مطہراتؓ کے رب کریم بیان فرمائے [illegible] کسی ایسے کا ذکر فرمائے کہ جس کا اس تمام رکوع میں ذکر نہ ہو یہ تمہاری کیا عربی دانی ہے [illegible] تو کہ بعض ایسے بھی پیدا ہوں گے کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ کے نتیجہ ازواج مطہرات [illegible] نتیجہ تعمیم کہ پہلے بیان فرمایا نہ پیچھے حالانکہ نتیجہ اخیر میں ہوتا ہے لیکن رب [illegible] اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [illegible] کہ ازواج مطہرات سے نتیجے کو علیحدہ [illegible]

ان مذکورہ بالا گیارہ امورات افضلیت سے۔ [illegible] ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے [illegible] سے ایک پر بھی اعتراض نہیں کیا کہ تم نے فلاں کو چھوڑ دیا ہے یا فلاں پر تم نے عمل [illegible] یا فلاں سے تم نے کوتاہی کی ہے بلکہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] زبان درازی کی کوڑوں سے اس کا دماغ درست کیا سینے میں کسی نے بغض رکھا [illegible] کینہ والے سینے کو اسی کے ہاتھوں سزا دلوا دی ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات صلے اللہ [illegible] وسلم ان گیارہ ارشادات خداوندی کے عامل تھیں کیونکہ اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا [illegible] کُنْ فَيَكُوْنُ جو رب کریم کا ارادہ ہو جائے وہ فوراً پورا کر کے چھوڑتا ہے جب [illegible] ارادہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کا ہو گیا تو ان کو ہر آلودگی سے [illegible] بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر اور بیوی نکاح کرنے سے اور منکوحہ ازواج [illegible] کو طلاق دینے سے بھی منع فرما دیا یہ بھی ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم کا شان

ہے ملاحظہ ہو۔

شان ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

دہا ئیسویں دلیل الاحزاب ۲۲/۶ { لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنۡ بَعۡدُ وَلَآ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ یَمِیۡنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ رَّقِیۡبًا ۝

"علی رضا" مولوی صاحب یہ آیت اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِیۡرًا "۔ اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی اور اہل بیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے علی اور فاطمہ اور حسن وحسین علیہ السلام پر چادر تان کر یہ آیت پڑھی ثابت ہوا کہ یہ آیت ان چاروں کے حق میں نازل ہوئی تم نے حضور کی بیویوں کے لئے ہی آیت تطہیر بنا دی کیا ظلم ہے۔

"محمد عمر" پہلی بات تو یہ ہے کہ کلام خداوندی میں کسی کو مجال انکار نہیں اس رکوع میں حضرت علی المرتضٰی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امام حسین رضوان علیہم اجمعین نہ اشارۃً کنایۃً ذکر ہے ہی نہیں اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس میں چاروں سے ایک کا بھی ذکر ثابت کرے تو فقیر اس کے ملاحظہ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہے اور

پچاس روپے نقد

انعام

فوراً دینے کے لئے تیار ہے ان تمام آیات ثلثہ مذکورہ بالا میں بلکہ ان تمام رکوع میں چاروں سے ایک کا بھی ذکر نہیں ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں رب کریم نے اہل بیت ازواج مطہرات کو فرمایا ہے تم تو اردو اصطلاح سے بھی ناواقف ہو اس سے اور زیادہ نا بھی کیا ہوگی لوگ کسی سے دریافت کیا کرتے ہیں کیا تمہاری گھر والی ہے تو جیب کہدے بیٹی ہے تو وہ سمجھے گا کہ اس کی گھر والی نہیں ہے جو بیٹی کا نام لیتا ہے اور اگر جواب میں کہدے ہاں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیوی منکوحہ ہے کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی گھر والی سے مراد بیٹی لے یا تو اسے یا داماد نہیں سمجھے گا اور اگر کوئی سوال کرے کہ گھر والے ہیں تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ بیوی ہے یا زیادہ سے زیادہ چھوٹے بچوں پر اطلاق ہوگا لیکن نواسے اور داماد اور صاحبزادی شادی شدہ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا اور کوئی گھر والی کے علاوہ سوال کرے تو دریافت کرے گا کہ کوئی لڑکی لڑکے بھی ہیں اگر وہ شادی شدہ ہوں تو مجیب کہے گا کہ جی ماشاء اللہ اپنے اپنے گھروں والے ہیں شادی شدہ ہیں معلوم ہوا کہ شادی شدہ اپنے اپنے گھر والے ہو جاتے ہیں اگر کسی کا داماد گھر ہو تو اس کو گھر داماد کہا جائے گا۔ اہل بیت میں شامل نہیں ہوگا۔ باقی رہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا چادر تان کر فرمانا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهۡلُ بَیۡتِیۡ تو یہ خاصہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں جس کو چاہیں کسی چیز کو کسی چیز میں داخل فرما دیں یا خارج کر دیں۔

میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ چاروں کو اہل بیت میں داخل فرما لیا اگر پہلے ہی داخل ہوتے تو آپ کو داخل فرمانے کی کیا ضرورت تھی یہ آپ کا ان چاروں کو داخل فرمانا ثابت کرتا ہے کہ واقعی یہ اہل بیت سے نہ تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت

میں داخل فرمالیا امنا وصدقنا واقعی چاروں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت میں داخل ہو گئے ہم نے تسلیم کر لیا باقی تم کہو کہ قرآن کریم بآیت خداوندی اہل بیت میں داخل ہیں یہ غلط ہے عبارت قرآنی میں صرف ازواج مطہرات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور اہل بیت صرف ازواج مطہرات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی رب کریم نے استعمال فرمایا جو سیاق سباق آیت قرآنی اور لغت عربی سے یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی اور دو نواسوں اور داماد کو اہل بیت میں شامل فرما لیا بسر و چشم منظور لیکن اگر کوئی شخص مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت نہ سمجھے تو وہ خداوند کریم اور قرآن کریم کا دشمن ہے اور جو حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت میں داخل نہ سمجھے وہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلمان منا اهل البيت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار و منافقین آپ کے سخت مخالف تھے لیکن آپ کے ازواج مطہرات اور جناب کی صاحبزادیوں پر کوئی حملہ آور نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کافر و منافق نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے یا نبات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق زبان درازی کی ایک واقعہ صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق ذرا سا ہوا جس کو رب کریم عند اللہ عظیم بہتان اور افک مبین سے تعبیر فرمایا اور اللہ تعالے نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حق میں بائیس آیتیں تطہیر میں سورہ نور و احزاب میں بیان فرمائیں کیونکہ اس عالم الغیب کو علم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کے لوگ خلاف بہتان گھڑینگے تو اللہ تعالے نے اسی وقت اس کی تطہیر کی آیتیں قرآن کا شان قرآنی تحریر میں درج فرما دیا جو ہر وقت ہر مسلمان اپنی نمازوں میں ان کی عنہ کا ذکر پڑھتا ہے اور جنہوں نے اس وقت اتہام کی کوششیں کی رب کریم نے اسی انہی کوڑے لگوائے تاکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق زبان درازی کے لئے عبرت ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق اگر زبان درازی تو رب کریم کی طرف سے بھی ایسا شخص سزاوار ہے اور مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بات کی تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اس وقت ہوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا اب تم مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھتے ہو کیا قرآن پر تمہاری ہے کہ جو چاہو کرو اور کراؤ یہ قرآن کریم میں ممکن نہیں اور عربی زبان میں رد و بدل کی ہو سکتا نہیں سنیئے قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں ۔ امنوا! ولا تومنوا ۔

قرآن کریم میں صرف اہل بھی رب کریم نے استعمال فرمایا جتنے معنی سے رب کریم نے استعمال فرمایا فقیر اپنی طاقت کے موافق اتنے معنی سے بیان کرتا ہے اور اہل کی تحقیق بھی عرض کرتا ہے اور اہل جو قرآن کریم میں اہل بیت کے معنی سے استعمال وہ بھی عرض کرے گا اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

اہل کی تحقیق قرآن کریم سے

لفظ اہل اگر مکان پر اطلاق ہو تو وہاں اس کی حدود اربعہ کے مکین مراد ہوں گے عورتیں ہو یا مرد بیویاں ہوں یا بچے جب وہ مکان منتقل کرلیں تو وہ سابقہ مکان کے مکین نہیں کہلا سکتے ۔

اہل مکین پر

(۱) البقرہ 1/15 { وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ ۔

اور جب فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب اس شہر کو امن بنادے اور مکے کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے ۔

تو اس آیۃ کریمہ میں اہل مکہ سے مراد مکے کے مکین ہیں ۔

۲ ۔ النساء 5/10 { يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

کہتے ہیں وہ اے ہمارے رب اس بستی سے ہمیں نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں ۔

تو اس آیۃ کریمہ میں بھی اَهْلُهَا سے مراد قریہ کے مکین ہیں ۔

۳ ۔ الانعام 8/6 { ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۔

یہ ہے تیرا رب کسی شہر کو ظلم سے ہلاک نہیں کرنے والا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں ۔

۴ ۔ الاعراف 9/12 { وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ

کسی شہر میں ہم نے نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو ہم نے ڈر اور تکلیف میں پکڑا تاکہ وہ عاجزہ ہوجائیں ۔

۵ ۔ الاعراف 9/12 { وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
اور اگر شہر والے ایمان دار ہوجائیں اور متقی بن جائیں

۶ ۔ الاعراف 9/12 { اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۔

کیا بے ڈر ہوگئے ہیں بستی والے اس بات سے کہ ان کو ضحی کے وقت کھیلتے ہمارا عذاب آجائے ۔

۷ ۔ الاعراف 9/12 { اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۔

کیا پھر بستی والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان کو سوتے ہوئے ہمارا عذاب آئے ۔

۸ ۔ ھود 12/10 { وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۔ اور آپ کے رب کو یہ لائق نہیں تاکہ کسی بستی ظلم سے ہلاک کرے اس حال میں کہ اس کے رہنے والے نیکی کرنے والے ہوں ۔

۹ ، ۱۰ ۔ الکہف 16/10 { فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا ۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام دونو چلے حتیٰ کہ ایک بستی کے رہنے والوں پر آئے بستی کے رہنے والوں سے انہوں نے کھانا طلب فرمایا ۔

۱۱ ۔ القصص 20/6 { وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۔
اور ہم کسی بستی کو ہلاک نہیں کرنے والے مگر اس کے رہنے والے

ظالم ہوں۔

(۱۲) ۱۳- العنکبوت ۲۰/۴ { وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۔

اور جب ہمارے ملائکہ رسل ابراہیم علیہ السلام کے پاس مبارک کے ساتھ (آئے تو انہوں) نے کہا کہ ہم اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بے شک اس بستی کے (رہنے) والے ظالم ہیں۔

۱۴- العنکبوت ۲۰/۴ { اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۔

ہم اس بستی کے رہنے والوں پر آسمان سے ہلاکت اتارنے والے ہیں اس (لئے) کہ وہ بدکاری کرتے تھے۔

۱۵- الحشر ۲۸/۱ { مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى ... وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔

جو بستی کے رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ (وسلم کو) دلوایا تو اللہ کے لئے ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور قریبوں کے (لئے) اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے۔

نوٹ: اس آیۂ کریمہ سے مال فی کا بھی رب کریم نے فیصلہ فرما دیا یا غ... کے حقدار چھ ہیں ایک نہیں۔

۱۶- النمل ۱۹/۳ { قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۔

بلقیس نے کہا کہ بے شک بادشاہ جب شہر کو داخل ہوتے ہیں اس کو برباد کر دیتے ہیں اور شہر کے رہنے والے عزت داروں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔

۱۷- التوبہ ۱۱/۱۵ { مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ۔

مدینہ کے رہنے والے اور جو ان کے گرد و نواح میں جانگلی رہنے والے ہیں ان کے لئے لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جائیں۔

۱۸- التوبہ ۱۱/۱۳ { وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۔
اور بعض مدینے کے بسنے والوں سے ایسے ہیں جو نفاق پر اڑے ہیں۔

۱۹- الاعراف ۹/۱۴ { قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

فرعون نے کہا کہ تم موسیٰ کے ساتھ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے بیشک یہ ضرور خفیہ سازش ہے جو تم نے تمام شہر میں خفیہ سازش بنا رکھی ہے۔ تاکہ تم شہر سے شہر کے بسنے والوں کو نکال دو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

۲۰- الحجر ۱۴/۱۵ { وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔
اور شہر کے بسنے والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔

۲۱- طٰہٰ ۱۶/۲ { فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۔

ترجمہ: آپ نے موسیٰ علیہ السلام مدین کے باشندوں میں کئی سال۔

۲۲۔ القصص ۲۰/۸ } وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۳۔ القصص ۲۰/۵ } وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ

۲۴۔ الاحزاب ۲۱/۲ } وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا۔

اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینے کے رہنے والو تمہارے لئے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۲۵۔ البقرہ ۲/۲۴ } ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں

۲۶۔ البقرہ ۲/۲ } وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

اور مکہ کے رہنے والوں کو مکے سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

۲۷۔ الکہف ۱۵/۱۲ } حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا۔

یہاں تک جب وہ کشتی میں اسوار ہوئے تو خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ دیا حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے کشتی کو توڑا ہے تاکہ کشتی میں بیٹھنے والوں کو تو غرق کرے اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے جو لوگ کشتی کی حدود اربعہ میں تھے ان کو بھی کشتی کے اہل فرمایا مرد ہوں یا عورتیں چونکہ رقم دے کر اس وقت وہ ایک حد سے دوسری حد تک کے مالک ہیں اس لئے وہ اس کے وقت معین تک ہی کشتی کے مستقل ہیں اس لئے اہل فرمایا اس آیۃ کریمہ میں اصل مالک اور سکان وقتی طور پر دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

اہل کے معنی متبعین

۲۸۔ ہود ۱۲/۴ } قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح بے شک وہ (تیرا لڑکا) تیرے متبعین سے نہیں ہے اور اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو نبی اللہ کا متبع نہ ہو اس کو نبی اللہ کے اہل سے رب کریم نکال دیتا ہے یا عذاب کر دیتا ہے جیسا کہ آیۃ مذکورہ سے ثابت ہوا۔

۲۹۔ الانبیاء ۱۷/۱۲ } وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ۔

اور یاد فرمایئے نوح علیہ السلام کے واقعہ کو جب نوح علیہ السلام نے پہلے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی تو ہم نے اس کو بچایا اور اس کے متبعین کو بڑے عذاب سے۔

۳۰۔ الشعراء ۱۹/۹ { رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔
اے میرے رب مجھے اور میرے متبعین کو اس چیز سے بچا
جو وہ عمل کرتے ہیں۔

۳۱۔ الشعراء ۱۹/۹ { فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗۤ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ
تو ہم نے لوط علیہ السلام کو اور ان کے متبعین کو بچا لیا سوائے
بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں سے تھی۔

۳۲-۳۳۔ النمل ۱۹/۴ { قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ لَنُبَیِّتَنَّہٗ وَاَھْلَہٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ مَا شَہِدْنَا مَھْلِكَ اَھْلِہٖ
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۔

انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ ضرور ہم صالح علیہ السلام اور اس کے متبعین کو شبخون ماریں گے پھر ان کے وارثوں کو ہم ضرور کہیں گے کہ صالح علیہ السلام کے متبعین کی ہلاکت کے وقت ہم موجود نہ تھے اور ہم بے شک ضرور سچے ہیں۔

۳۴۔ النمل ۱۹/۴ { فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَھْلَہٗۤ اِلَّا امْرَاَتَہٗ تو ہم نے لوط علیہ السلام
کو اور اس کے متبعین کو بچایا سوائے اس کی عورت کے۔

۳۵۔ القصص ۲۰/۱ { اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَھْلَھَا شِیَعًا
بے شک فرعون زمین مصر میں بہت متکبر ہوا اور اس نے
اپنے متبعین کو شیعہ ہی شیعہ بنا دیا۔

۳۶۔ الزمر ۲۳/۲ { قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک نقصان والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے متبعین کو نقصان دیا اور یہی وہ ظاہر نقصان ہے۔

۳۷۔ الشوریٰ ۲۵/۵ { وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا
اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

اور ایماندار کہیں گے کہ خسارے والے قیامت کے دن وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو اور متبعین کو نقصان دیا۔

۳۸۔ الاعراف ۸/۱۰ { فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَھْلَہٗۤ۔ تو ہم نے اس کو اور
اس کے متبعین کو بچایا۔

۳۹۔ العنکبوت ۲۰/۴ { لَنُنَجِّیَنَّہٗ وَاَھْلَہٗۤ اِلَّا امْرَاَتَہٗ كَانَتْ
مِنَ الْغٰبِرِیْنَ۔ ترجمہ گزر چکا ہے۔

۴۰۔ العنکبوت ۲۰/۴ { اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَھْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ
مِنَ الْغٰبِرِیْنَ۔

۴۱۔ الصٰفٰت ۲۳/۲ { وَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِیْمِ۔

اہل مالک کے معنی سے استعمال ہوتا ہے

۴۲۔ النساء ۵/۸ { اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی
اَھْلِھَا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم کرتا ہے کہ تم امانتوں

کہ ان کے مالکوں کے سپرد کرو۔

۴۳۔ الاعراف ۹/۱۳ } اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ

وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ۔

کیا اور نہیں ہدایت دی اس نے ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے ہیں زمین کے بعد یہ کہ اگر چاہیں ہم تو ان کے گناہوں کے سبب ہم گرفت کریں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ سنیں گے نہیں۔

اہل کے معنی پرورش کرنے والا

۴۴۔ النساء ۵/۴ } فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ۔ تو عورتوں سے تم نکاح کرو ان کے پرورش کرنے والوں کے اذن سے۔

۴۵۔ النساء ۵/۶ } فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا۔ تو تم ایک منصف مرد کے پرورش کرنے والوں سے بھیجو اور ایک منصف بیوی کی پرورش کرنے والوں سے بھیجو۔

۴۶۔ مریم ۱۶/۲ } وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا۔

اور حضور یاد فرمایئے قرآن کریم میں مریم علیہا السلام کا ذکر جب وہ اپنے پرورش کرنے والوں کی شرقی جانب علیحدہ ہوئی۔

اہل بمعنی اہل بیت

گھر کی حدود اربعہ میں مقیم ہونے والے ورثا کو اہل کہا جاتا ہے

۱/۴۷ المائدہ ۷/۱۲ } فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ۔

تو اس کا کفارہ دس مساکین کا کھانا کھلانا درمیانہ اس کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

۲/۴۸ النساء ۵/۱۳ } فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ پھر تاوان سپرد کیا جائے مقتول کے گھر والوں کی طرف۔

۳/۴۹ ہود ۱۲/۴ } قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ

ہم نے کہا سوار کر کے کشتی میں دو دو کے جوڑے اور اپنے گھر والوں کو سوائے اس کے متعلق پہلے بات ہو چکی ہے (یعنی بیٹے کنعان کو نہ سوار کرنا)

۴/۵۰ ہود ۱۲/۴ } وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو فرمایا اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے۔

۵/۵۱ ہود ۱۲/۷ } فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ۔ اے لوط علیہ السلام تو اپنے گھر والوں کو ایک حصے رات میں لے جا۔

۶/۵۲ یوسف ۱۲/۱۴ } قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس زلیخا نے اپنے نفس سے بہلایا اور گواہی دی ایک ملاحظہ کرنے والے نے زلیخا کے گھر والوں سے۔

۷/۵۴ یوسف ۱۳/۸ } إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ۔
جب واپس جائیں وہ اپنے گھر والوں کی طرف۔

۸/۵۴ یوسف ۱۳/۸ } هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا۔
یہ ہمارا سامان ہے جو ہماری طرف واپس کیا گیا اور اپنے گھر والوں کے لئے ہم غلہ لائیں گے۔

۹/۵۵ یوسف ۱۳/۸ } قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ۔
انہوں نے کہا اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہنچی۔

۱۰/۵۶ یوسف ۱۳/۱۰ } وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ۔
اور اپنے تمام گھر والوں کو تم میرے پاس لے آؤ۔

۱۱/۵۷ مریم ۱۶/۴ } وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ۔
اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے۔

۱۲/۵۸ طٰہٰ ۱۶/۲ } وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي۔
اور بنا تو میرے لئے میرے گھر والوں سے نائب۔

۱۳/۵۹ طٰہٰ ۱۶/۱۸ } وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور اپنے گھر والوں کو نماز کا ارشاد فرمائیے اور اسی پر خود ثابت رہیے۔

۱۴/۶۰ المؤمنون ۱۸/۲ } فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ۔

تو کشتی میں ہر قسم کے جوڑے کو سوار کر لیجیے اور اپنے گھر والوں کو۔

۱۵/۶۱ النور ۱۸/۲ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا۔

اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھروں میں مت داخل ہو۔ یہاں تک کہ اجازت حاصل کر لو اور گھر والوں کو السلام علیکم کہو۔

۱۶/۶۲ یٰسین ۲۳/۳ } فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ۔ تو نہ وہ وصیت کرنے کی طاقت رکھیں گے اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔

۱۷/۶۳ الفتح ۲۶/۱ } سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا عنقریب جنگ سے پیچھے رہنے والے گنوار کہیں گے ہمیں ہمارے مالوں نے اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا ہمارے لئے آپ معافی مانگیں۔

۱۸/۶۴ الفتح ۲۶/۲ } بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا

بلکہ تم نے گمان کیا یہ کہ ہرگز واپس نہ جائیں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

مومنین اپنے گھر والوں کی طرف ہمیشہ ۔

کیوں جناب اس آیۃ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ا
مومنین کی بیویاں ہی مراد ہیں ۔

۱۹/۶۵ التحریم ۲۸/۱ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَا
اے ایمان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ
سے بچاؤ ۔

۲۰/۶۶ القیٰمۃ ۲۹/۲ } فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ثُمَّ
ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ۔

پھر نہ اس نے تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی اور لیکن جھٹلایا اس نے اور م
پھیر لیا پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا گیا ۔

اس آیۃ کریمہ میں دو باتیں ہیں ایک تو اہل کے معنی گھر والوں کے اور دوسری
بات یہ ہے کہ یہ پانچ صفات جو رب کریم نے اس آیۃ کریمہ میں بیان فرمائی ہیں ۔

(۱) فَلَا صَدَّقَ (۲) وَلَا صَلّٰى (۳) وَلٰكِنْ كَذَّبَ (۴) وَتَوَلّٰى (۵) ثُمَّ
ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ۔

یہ پانچوں صفات رب کریم نے غیر مسلم کی بیان فرمائی اب بھی جو غیر مسلم ہے وہ ان
پانچوں صفات کا حامل ہے سبحان اللہ رب کریم نے غیر مسلم کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ۔

اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے

۶۷ - الطور ۲۷/۱ } قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ۔

کہیں گے وہ بے شک ہم پہلے دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خدا سے ڈرنے
والے تھے ۔

۶۸ - الانشقاق ۳۰/۲ } وَیَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۔
اور واپس ہوگا قیامت کے دن اپنے ہم عقیدہ کی طرف
خوش ہونے والا ۔

۶۹ - الانشقاق ۳۰/۲ } اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا
بے شک وہ دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خوش
ہونے والا تھا ۔

۷۰ - المطففین ۳۰/۱ } اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ
جب وہ اپنے ہم عقیدہ کی طرف لوٹتے دنیا
میں خوش ہونے والے لوٹتے ۔

اہل جس لفظ پر داخل ہوتا ہے کئی جگہ اس کا عامل مراد ہوتا ہے ۔

اہل عامل کے معنی میں

۷۱ - الانبیاء ۱۷/۱ } فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
پھر تم ذکر کرنے والوں سے دریافت کرو اگر تمہیں علم نہ ہو

۷۲ - الحجر ۱۴/۹ } فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔
(ترجمہ گزر چکا ہے)

۷۳ - الفاطر ۲۲/۵ } وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۔

اور بُری خفیہ سازش کسی پر نہیں پڑتی مگر اس کے کرنے والے پر ۔

۷۴۔ المدثر ۲۹/۱ } هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی ۔ وہ تقوی کرنے والا ہے ۔

اہل لائق کے معنی سے

۷۵۔ المدثر ۲۹/۲ } وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
اور بخشش کے لائق ہے ۔

۷۶۔ الفتح ۲۶/۳ } فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۔

تو اللہ تعالےٰ نے اپنی تسکین اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اپنی تسلی مومنین پر نازل فرمائی اور ان کو تقوی کی بات پر ثابت رکھا اور وہ اتقار کے حقدار تھے اور اس کے لائق تھے ۔

تسلیم کرنے والوں پر اہل کا اطلاق

۷۷۔ ال عمران ۳/۳ } قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ کو تسلیم کرنے والو ۔

۷۸۔ ال عمران ۴/۱۰ } قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ

کو تسلیم کرنے والو کیوں کفر کرتے ہو تم اللہ تعالےٰ کی آیتوں کے ساتھ ۔

۷۹۔ المائدۃ ۶/۷ } وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۔
اور چاہیئے کہ انجیل کو تسلیم کرنے والے جو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا ہے اس کے ساتھ فیصلہ کریں ۔

اہل کا استعمال بیوی پر قرآن کریم میں

۸۰۔ الذاریت ۲۶/۲ } هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے بزرگ مہمانوں کی بات پہنچی جب وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے السلام علیکم عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا وعلیکم السلام اے اجنبیو! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی کی طرف سرکے تو موٹا بچھڑا (بھنا ہوا) لائے ۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی لفظ اہل بیوی کے معنی سے وارد ہوا ہے ۔

۸۱۔ ص ۲۳/۴ } وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۔

اور یاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کے واقعہ
کو یاد فرمایئے جب انہوں نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ یا اللہ بے شک شیطان
نے مجھے ہاتھ لگایا تکلیف اور عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے (تو رب کریم نے منظور
کر کے فرمایا) اپنا پاؤں مارئیے (پاؤں مارا تو چشمہ جاری ہو گیا) یہ ہے ٹھنڈا
غسل کی جگہ اور پینے کی اور ہم نے اس کو اس کے بیوی بچے بھی عطا کر دیئے اور ان
کے ساتھ ان کی مثل اپنی رحمت سے اور نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے (ایوب علیہ السلام
نے اپنے رب کو عرض کی کہ یا اللہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے بیوی کے پاس کیسے جاؤں
ہوں تو فرمایا) ایک جھاڑو کا مٹھ اپنے ہاتھ میں لے لے پھر اس کو مار دے تاکہ
قسم نہ ٹوٹے گی (تیرا مارنا پورا ہو جائے گا)

۸۲۔ نمل $\frac{19}{1}$ } اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا (جب موسیٰ
نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ میں نے آگ کو معلوم کیا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اہل بیوی پر استعمال فرمایا معلوم ہو کہ اہل بیوی
کو بھی شامل ہوتا ہے۔

۸۳۔ الانبیاء $\frac{17}{6}$ } وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا
بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ۔

اور حضور آپ ایوب علیہ السلام کا واقعہ فرمایئے جب ایوب علیہ السلام
اپنے رب کو دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے تکلیف پہنچتی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں

(رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کی تکلیف کو ہٹا دیا
اور ہم نے اس کو اس کے گھر والے بھی دے دیئے اور ان کی مثل ان کے ساتھ اور دیئے
اور یہ ہماری طرف سے رحمت تھی اور عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔
چنانچہ اہل میں بیوی بھی عطا فرمائی جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ رب کریم حضرت
ایوب علیہ السلام کو خُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فرمایا اور حانث نہ ہونے دیا۔

۸۴۔ ال عمران $\frac{4}{12}$ } وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ۔

اور حضور یاد فرمایئے اس وقت کو جب آپ اپنی اہلیہ (حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہا) کے گھر سے باہر تشریف لائے جنگ کی جگہ پر مِنْ اَهْلِكَ یعنی
اهل بَیْتِكَ تو یہاں اہل بیت سے مراد بیوی ہے یعنی اہل سے مراد اہل بیت
اور اہل بیت سے مراد بیوی اور بیوی سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ہیں۔

اس کا مطلب شیعہ تفاسیر سے

تفسیر خلاصۃ المنہج ۸۸ } (وَ اِذْ غَدَوْتَ) یاد کن اے محمد کہ چوں بامداد
بیروں شدی (مِنْ اَهْلِكَ) از منزل خود کہ خانہ
عائشہ بود و آں ماہ شوال بود سہ سال از ہجرت گزشتہ (وَاِذْ غَدَوْتَ) اور
یاد فرمایئے آپ اے محمد صلے اللہ علیک وسلم کہ جب صبح آپ باہر تشریف لے
گئے (مِنْ اَهْلِكَ) اپنے گھر سے جو عائشہ کا گھر تھا اور وہ شوال کا مہینہ تھا

تین سال ہجرت کے گزر چکے تھے۔

لیکن کبھی تمہارے مفسر نے کان کو ہاتھ تو لگا لیا لیکن سیدھا نہیں لگایا ذرا گھما کر لگایا اہل سے مراد گھر والی نہیں کہہ دیا بلکہ اہل کے معنی گھر کے کیا اور تسلیم کر لیا کہ وہ گھر حضرت عائشہ کا تھا کہو ذرا نعرہ حیدری۔ ۔ ۔ یا علی المدد ایمان کو صحیح کرو اب تو شیعہ مفسر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر والی تسلیم کر لیا کہہ دیا من اہلہ خانۂ عائشہ بود سبحان اللہ اللہ کریم سچ کو کبھی دشمن کے منہ سے بلوا دیتا ہے اب میں نہیں کہہ سکتا کہ سہواً کہہ گئے ہیں۔ یا عمداً یا انصافاً اس کو تسلیم کرنا پڑا ہر صورت (اہلہ) حضرت عائشہ کا گھر کہہ کر ثابت کر دیا کہ اہل بیوی پر استعمال ہوتا ہے اور یہاں ہوا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ یاد فرمائیں

حضور جب آپ صبح کے وقت باہر تشریف لائے اپنی اہلیہ حضرت عائشہ کے گھر سے جنگ کی جگہ پر منزل نے والا منوا تا ہے لیکن حسد صراط مستقیم پر سیدھا نہیں آنے دیتا تسلیم ضرور کرتا ہے۔

تحقیق اہل "شیعہ تفاسیر سے"

۸۵۔ طہ ۱۶/۱ } وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝

اور کیا آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پہنچی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ کو دیکھا تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا تم ٹھہر جاؤ ضرور مجھے آگ معلوم ہوئی ہے

میں تمہارے پاس وہاں سے آگ کا چنگار لاؤں گا یا آگ والے سے راستہ مل جائے گا۔

تفسیر مجمع البیان ۷/۵ للطبرسی } (لِاَهْلِهِ) وَهِيَ بِنْتُ شُعَيْبٍ كَانَ تَزَوَّجَهَا بِمَدْيَنَ۔

(اہلہ) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہل وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں نکاح کیا تھا۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو نقل فرمایا جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ تشریف لا رہے تھے ان کو دور ہی نظر آیا۔ تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ تم یہاں ٹھہرو میں آگ کے پاس سے ہو کر آتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن پاک میں نقل فرمایا اور فرمایا وَقَالَ لِاَهْلِهِ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو کہا تو اللہ تعالیٰ نے اہل کے لفظ کو بیوی پر اطلاق فرمایا تو اس کا اقرار شیعہ تفسیروں سے علامہ طبرسی نے کیا جو بڑا مشہور مفسر ہے اور کہا کہ اہل سے مراد بیوی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں اس سے نکاح کیا اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔ اگر بیٹی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا تو اہل شعیب کہا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اہل فرمائی جو ان کی بیوی تھی ثابت ہوا کہ بیوی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا ہے نہ کہ بیٹی پر۔

النمل ۱۹/۱ } إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا۔

تفسیر مجمع البیان ۲۱۱/۷ } (اذ قال لاهله) لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ بِنْتُ شُعَيْبٍ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو فرمایا یعنی عورت کو اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔

۸۶۔ القصص ۲۰/۴ } فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ

بِجَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۔

ترجمہ: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت بھر پوری ہوئی اور وہ اپنی بیوی کو لے چلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور کی طرف سے آگ معلوم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا تم ٹھہرو مجھے آگ معلوم ہوئی ہے۔

تفسیر الصافی ۳۶۹ } (وَسَارَ بِاَهْلِهٖ) بامرأته حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل کو لے چلے یعنی اپنی بیوی کو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام

وَفِی الْاِکْمَالِ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّ یُوْشَعَ بْنَ نُوْنٍ وَصِیَّ مُوْسٰی عَاشَ بَعْدَ مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ سَنَةً وَخَرَجَتْ عَلَیْهِ صُغْرَاءُ بِنْتُ شُعَیْبٍ زَوْجَةُ مُوْسٰی

اکمال میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تیس برس عمر گزاری اور انکے پاس آئی ان کا نام صغرا تھا جو حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی تھی۔ یہ شیعہ حضرات کے لئے کافی ثبوت ہے۔

۸۷۔ یوسف ۱۲/۳ } قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ مترجم کا

اس عورت نے کہا کہ جو تیری زوجہ سے بدی کا قصد کرے اس کی سزا اس

کی سزا کیا ہے۔ کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک عذاب۔

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ تفسیر سے

تفسیر عمدۃ البیان ۱/۶۵۰ } قَالَتْ کہا زلیخا نے عزیز سے مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا کیا ہے جزا اس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ زوجہ تیری کے بدی کا اور اگر ما نافیہ ہو تو ترجمہ اس آیت کا اس طرح کرنا چاہیئے کہ نہیں ہے جزا اس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ اہلیہ تیری کے بدی کا۔ کیوں بھئی جناب کے مفسر نے اہل کے معنی بیوی کے کئے ہیں سمجھ لو اور یقین رکھو اہل البیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اہل بیت میں زوجہ بھی شامل ہے جیسا کہ عورت اہل میں بھی شامل ہے۔

اہل مبتع کے معنی شیعہ احادیث سے

کتاب العلل والشرائع ۱/۲۲ } حدثنا ابی قال حدثنا سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن علی الوشا عن الرضا علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنُوْحٍ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ لانہ کَانَ مُخَالِفًا لَهٗ وَجَعَلَ مَنِ اتَّبَعَهٗ مِنْ اَهْلِهٖ ۔

حسن بن علی الوشا سے روایت ہے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں نے کہا انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ عز وجل نے نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ کہ بیٹا تیرے اہل سے نہیں اس لئے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کا مخالف تھا اور اللہ تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کی جس نے اتباع کی اس کو نوح علیہ السلام کے اہل میں شامل فرمایا۔

کیوں جی اب تو تمہاری حدیث سے حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام باقر علیہ السلام کی متفقہ حدیث بیان ہو گئی کہ جو نبی اللہ کا متبع ہے وہ اس کے اہل داخل ہے جو نافرمان ہے وہ اہل سے خارج ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اہل بیت سے خارج نہیں فرمایا بلکہ ان کا شان عظمیٰ تینتیس ۳۳ آیتوں سے بیان فرمایا یا ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اعلیٰ اہل ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ زبان میں اہل ہر مذکر و مونث پر جو متبع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو استعمال ہوتا ہے جس کی طرف اہل منسوب ہو اسی کا اہل ثابت ہو گا یا ہو گی۔

طٰہٰ ۱۶/۱۸ } وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی۔

تفسیر قمی ۲۷۱ } وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ، اَیْ اُمَّتَکَ۔

تفسیر البرہان ۲/۵ } اور نماز کا حکم فرمایئے حضور اپنے اہل کو یعنی اپنی امت کو

اس شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اہل متبعین کو بھی کہتے ہیں۔

تفسیر الصافی ۹۱ } خرج مع نفر من اصحابہ یتبوّن موضع القتال کما قال سبحانہ واذ غدوت من اھلک الایۃ فمی [illegible]

قرآن کریم میں لفظ اہل بیت بیوی پہ استعمال ہوتا ہے

۸۸۔ القصص ۲۰/۱ } وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتٍ یَّکْفُلُوْنَہٗ لَکُمْ وَھُمْ لَہٗ نٰصِحُوْنَ ۝

اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دودھ پلانے والیوں کو حرام کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ نے کہا میں تمہیں گھر والی کا پتہ بتاتی ہوں جو اس کی پرورش کریں گے تمہارے لئے اور وہ اس کے لئے خیرخواہ ہوں گے۔

اس آیۃ کریمہ میں اہل بیت سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں جو ان کی ہمشیرہ اپنی والدہ کے پاس ہی لے گئیں ثابت ہوا کہ عربی زبان میں خصوصًا قرآن کریم میں جو عربی کی فصاحت اس کی محتاج ہے اس میں اہل بیت سے مراد بیوی گھر والی لی گئی وہی لفظ اہل بیت جو الاحزاب کے پارہ ۲۲ میں عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ موجود ہے وہی لفظ اہل بیت اس آیۃ مذکورہ ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتٍ میں موجود ہے جس سے بیوی مراد ہے۔

۸۹۔ ھود ۱۲/۷ } قَالَتْ یٰوَیْلَتٰٓی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ نے کہا ہائے کیسے میں جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے واقعی یہ عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کے حکم اور

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتوں سے تعجب کرتی ہو جو تم گھر والی پر ہیں ضرور وہی کیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔

کیوں بھئی اس آیۃ کریمہ میں تو آسمان کے ملائکہ بھی حضرت ابراہیم کی زوجہ مطہرہ کو علیکم اھل البیت سے خطاب فرما رہے ہیں اور وہی لفظ اھل بیت ما بہ النزاع ایۃ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت میں مذکور ہے وہی لفظ اہل بیت اس موجودہ آیت ھود ۱۲ میں رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ میں موجود ہے جس میں خدائی فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو اہل بیت سے خطاب فرما رہے ہیں۔

(۱) اگر بقول تمہارے اہل بیت بیوی پر نہ استعمال ہوتا تھا تو کیا ملائکہ عربی زبان سے ناواقف تھے۔

(۲) کیا معاذ اللہ خداوند کریم کو عربی زبان سے ناواقفی تھی جس نے ان دو مقامات پر اہل بیت سے گھر والی بیوی پر اہل بیت استعمال فرمایا۔

(۳) کیا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عربی زبان نہ جانتے تھے آپ ہی فرمائیے کہ اہل بیت کا لفظ تم بیوی پر کیوں بول رہے ہو یہ تو بیٹی اور نواسوں اور داماد پر استعمال ہوتا ہے۔ ہر گز ہر گز نہیں کبھی ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالے اور اس کے ملائکہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم عربی زبان سے ناواقف ہوں۔

(۴) کیا تمام عمر حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ کرام نے ان دونوں آیتوں کو نہیں پڑھا وہی غلطی نکال دیتے جب انہوں نے بھی ان دونو آیتوں میں اہل بیت سے مراد گھر والی بیوی ہی مراد

کیا ہے تو بقائی تمہاری کون سنتا ہے اور جب اور دو شہادتیں دو آیات قرآنیہ سے فقیر نے نکال کر دکھا دیا کہ اہل بیت گھر والی بیوی پر بولا گیا تو ثابت ہوا کہ ما بہ النزاع ایت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ قرآنی اصطلاح یہی ہے فقیر نے اس آیۃ قرآنیہ میں اہل بیت سے گھر والی بیوی مراد کی دو آیتیں شہادۃ میں پیش کر دیں جس نے یہاں بھی اہل بیت سے ازواج مطہرات ثابت کر دیا ایسے ہی جو تمہارا دعویٰ ہے کہ اہل بیت سے مراد شادی شدہ بیٹی جس کی سکونت اپنے گھر میں ہو اور داماد نواسے مراد ہیں بیوی مراد نہیں تم بھی کوئی ایک آیت ایسی دکھا دو کہ اہل بیت کا لفظ ہو اور رب کریم نے شادی شدہ بیٹی اور داماد اور نواسے کو اہل بیت سے مراد لیا ہو اور اہل بیت کا لفظ استعمال ہو اور معاللہ بیت کی بیویاں اہل بیت سے خارج ہوں تو ایسے شخص کو

یک صد روپیہ

انعام

نقد دیا جائیگا ورنہ خدا سے ڈرو مرنا ہے خداوند کریم کے روبرو پیش ہونا ہے اور قرآن کریم کے معانی بگاڑنے کا حساب تم سے لیا جائے گا۔

دوسری قرآنی دلیل: کہ اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں اس آیۃ کریمہ کی ابتدا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ سے ہے اِنَّمَا سے نہیں وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ خطاب ازواج مطہرات کو ہے اور کسی کو نہیں تو جب آیت کا آغاز ازواج مطہرات سے ہے بیٹیاں یا نواسوں یا داماد کا ذکر ان آیتوں میں چاروں طرف کہیں ہے ہی نہیں جب سرائے

ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آیت کے شروع میں اور کوئی ذکر ہی نہیں
ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کس کو لے سکتے ہی نہیں۔

تیسری قرآنی دلیل: آیت وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ کے ماقبل کی آیت کریمہ کا خطاب یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ ازواج مطہرات کو خطاب ہے جس پر مذکورہ آیت [illegible] وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ کا عطف ہے اور بعد والی آیت میں بھی وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِی بُیُوْتِکُنَّ کا خطاب ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ مثلاً زیر آیت کا ماقبل بھی ایسی آیت جو خطاب خداوندی ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعد والی آیت وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِی بُیُوْتِکُنَّ خطاب بھی ازواج مطہرات کو ہے تو آیت کا سابق اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہوا اور درمیان کی عبارت سے نواسے اور داماد اور شادی شدہ بیٹی مراد لی جائے تو یہ تمہاری عربی دانی گوارہ کرتی ہو گی ورنہ تمہارے مطلب کے مطابق کوئی قرینہ اول و آخر ہونا ضروری ہے۔ جب کوئی قرینہ اول و آخر موجود ہی نہیں بلکہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر اول و آخر ہے تو ان کو حرم کر بیٹی اور نواسے اور داماد کو مراد لینا محض قرآن کریم بلکہ عربی زبان پر بھی زیادتی ہے۔

چوتھی دلیل: اسی آیت کریمہ میں وَقَرْنَ بُیُوْتِکُنَّ لفظ بُیُوْتِکُنَّ کی مخاطبات ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں بُیُوْتِکُنَّ اور رہو تم اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں بیوت کی نسبت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف رب کریم نے فرمائی دوسری آیت کریمہ میں آگے اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِی بُیُوْتِکُنَّ اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تم پر آیتیں پڑھی جاتی ہیں تم اپنے اپنے گھروں میں ہی ذکر کرو اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بیوت فرمائے

اور بیوت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں وہ بیوت نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں آگے بُیُوْتِکُنَّ کا خطاب رب کریم نے فرمایا رب کریم ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیوت فرمائے اور تم آپ کے ازواج مطہرات کو گھر والیاں یعنی اہل بیت میں اہل بیت ہی نہ ہونے دو۔ تو تمہاری کون سنتا ہے۔

پانچویں دلیل: منافقین نے اور بعض مسلمانوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان لگایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں کو جو بہتان لگانے والے تھے اسی اسی کوڑے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر کے لیے ان کی تطہیر آیات فرمائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق تو کوئی خلاف بات کبھی ہی نہیں تو تطہیر کا سوال پیدا ہوتا ہی نہیں جس کے خلاف بات ہوئی اس کی تطہیر رب کریم نے فرما دی۔

اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر سے

تفسیر [illegible] ۲۰/۱ { هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ کے ماتحت لکھا ہے۔

تفسیر [illegible] منہج ۴۹۳ { گفتند بروید اورا بیاورید کلثوم مادر اورا بیاورد۔

انہوں نے کہا جاؤ اور اپنی اہل بیت کو لاؤ وہ اپنی والدہ ام کلثوم کو لے آئی۔

اس آیت میں ام کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اہل بیت کہا گیا جس سے ثابت ہوا کہ گھر کی عورت اہل بیت میں شامل ہے۔

هود ۱۲/۷ } مَا تحت عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۔

فرمان خداوندی جو حضرات ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو خطاب ہوا اس کے ماتحت شیعہ مفسر رقمطراز ہے ۔

انوکھا انصاف

تفسیر المنہج ۲۷۶ } در مجمع آوردہ کہ اینکہ سارہ را از اہل بیت ابراہیم دلالت نمیکند کہ زوجہ مرد از اہل او باشد چہ سارہ [دختر عم] ابراہیم بود و بجہت این او را اہل بیت شمرد ۔

مجمع البیان میں مذکور ہے کہ اس آیت قرآنی عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ سے حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو رب کریم نے اہل بیت سے بیوی مراد لیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل سے ہوتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت سے رب کریم نے شمار کی ۔

سبحان اللہ شیعہ مفسر اس تفسیر سے اپنے انصاف کا اظہار کر رہا ہے ۔ کلام الٰہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت سے تعبیر فرما رہا ہے لیکن شیعہ مفسر رقمطراز ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت کے خطاب سے مخاطب ہوئی لیکن اتنا نہیں سوچا کہ کوئی پڑھنے والا اس کو تعصب سمجھے گا یا انصاف کہ چچا کی لڑکی اہل بیت میں شامل ہے اور اپنی بیوی اہل بیت سے خارج ہے ۔

سبحان اللہ ! حالانکہ چچا خود اہل بیت میں شامل نہیں اس کی اولاد کیسے اہل بیت میں شامل ہو سکتی ہے کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب اور اس کی اولاد اہل بیت

میں شامل ہے قبل از دعوئ نبوۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیاں اپنے چچا کے لڑکوں عتبہ اور عتیبہ کو دیں تو تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناراض ہو گئے کہ انہوں نے اپنے چچا کے لڑکوں کو اپنی لڑکیاں کیوں دیں لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو قرآن کریم میں اہل بیت سے خطاب ہوا تو تیسرا بار فوراً پلٹا کر بیوی کی حیثیت سے اہل بیت سے خطاب نہیں بلکہ چچا کی لڑکی تھی ۔

کیوں بھئی اب خدا لگتی بات کرنا جب تمہارے مفسر نے چچا کی اولاد کو اہل بیت میں شامل کیا تو چچا بطریق اولی اہل بیت میں شامل ہوا تو بقول تمہارے ابولہب اور اس کی اولاد عتبہ و عتیبہ وغیرہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ اور ان کی اولاد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ اور ان کی اولاد بھی اہل بیت میں شامل ہو گئی تم نے تو پیار بیویوں کو خارج کرنے کی کوشش کی لیکن رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیا علیہم السلام کی بیبیوں کو اہل بیت میں شامل فرمایا ہے اور ان کو اہل بیت سے خطاب فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اہل بیت سے خطاب فرمایا لیکن تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج سے مخالفت کر کے اپنے خیال میں اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکال بیٹھے لیکن تمہارے مفسر نے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خارج کر کے ابولہب اور اس کی اولاد کو اہل بیت میں شمار کر لیا اچھا بھئی تم ابولہب اور اس کی اولاد کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت یقین کر لو ہم ان کو اہل بیت میں سمجھنے کو تیار نہیں ہمارے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو رب کریم نے اہل بیت میں شامل فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیرا فرمایا کہ بہترین اہل بیت فرمایا ہم ان کو اہل بیت سمجھتے ہیں یہ تو اپنی اپنی پسند ہے

کسی نے اپنے بڑے کے شامل کردہ چچا کی اولاد کو تسلیم کر لیا کسی نے خداوند کریم اور اس
کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمار کردہ ازواج مطہرات داخل کر دو حضرت
علی المرتضیٰ اور حضرت حسن وحسین حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھ لیا۔

(۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

اس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔

یہ نوے دلائل قرآنیہ آپ کے سامنے اہل کی تحقیق میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

(۱) مکان کے حدود اربعہ کے مکینوں پر اہل کا لفظ استعمال ہوا۔
(۲) متعین پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔
(۳) مالک کے معنی سے بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔
(۴) پروردہ منتظم پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا
(۵) گھر کے حدود اربعہ مقیم وشار پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا
(۶) اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوا
(۷) اہل عامل پر بولا گیا۔
(۸) اہل کے معنی لائق بھی استعمال ہوا
(۹) تسلیم کرنے والوں کو اہل کہا گیا۔
(۱۰) اہل کا استعمال بیوی پر بھی ہوا۔
(۱۱) اہل کی اضافت جب بیت کی طرف ہو تو بیوی کی خصوصیت مراد لی گئی۔

جب اہل بیت کا استعمال دوسری جگہ پر قرآن کریم میں استعمال ہو تو اللہ تعالےٰ خصوصیت

بیوی پر اطلاق فرمائے متنازع فیہا آیت کا ماقبل بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی ازواج مطہرات کی خصوصیت سے پُر ہو اور مابعد آیت کا بھی شان ازواج مطہرات
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کا تسلسل جاری ہے لیکن دشمن اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم ایسا متعصب ہے کہتا ہے کہ آیت کا ماقبل اور مابعد بھی ازواج مطہرات رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا ذکر مذکور ضرور ہے لیکن درمیان کا نہیں سبحان اللہ متنازعہ فیہا آیت
کے علاوہ باقی قرآن کریم سے لفظ اہل بیت کا استعمال بیوی پر دکھا دیا قرآنی آیت کا
سیاق وسباق بھی ازواج مطہرات کے ذکر کی شہادت دے رہا ہے پھر بھی جو شخص ازواج
مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھے اور جس کو خدائی دلائل سے تسلی نہیں ہوتی
اس کی تسلی انسان مسلمان کیسے کر سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق

كشف الغمة في معرفة الائمة ۱۴

وَقِيْلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ
فَاِنْ قِيْلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْاٰلِ وَالْاَهْلِ
قُلْتُ هُمَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّ الْهَمْزَةَ فِي اٰلِ مُبْدَلَةٌ
مِنَ الْهَاءِ فِي اَهْلٍ ثُمَّ تُسَكَّنُ كَمَا قِيْلَ هَيَالٌ
اَيَالٌ وَاٰلُ فِرْعَوْنَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهٖ وَمَذْهَبِهٖ قَالَ تَعَالٰى
وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ ہر متقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر اگر کہا جائے ال اور اھل کا فرق کیا ہے میں کہتا ہوں وہ دونوں ھمزہ ال میں

ھاء سے بدل گیا ہے۔ پھر نرم کیا گیا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ھیاک وَ ایاک اور

ال فرعون جو شخص اس کے دین اور مذہب تھا جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔

وَ اَغۡرَقۡنَا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اور ہم نے ال فرعون کو غرق کیا یعنی فرعون کے دین اور

مذہب والوں کو غرق کیا۔

درنجفیہ ۱۵ { لَابُدَّ اَنۡ یُّعۡلَمَ اَنَّ نِزَاعَ الۡخَاصَّۃِ مَعَ الۡعَامَّۃِ الۡعَمۡیَاءِ لَیۡسَ فِیۡ صِدۡقِ اللَّفۡظِ بِحَسَبِ الۡعُرۡفِ

وَاللُّغَۃِ لِظُھُوۡرِ صِدۡقِ اَھۡلِ الۡبَیۡتِ لُغَۃً وَّ عُرۡفًا عَلَی النِّسَاءِ وَ غَیۡرِھَا

لِاَنَّ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ فِی اللُّغَۃِ سُکَّانُہٗ بَلۡ فِی الۡمُرَادِ وَ اسۡتَدَلَّ الۡجُمۡھُوۡرُ

عَلٰی اَنَّ الۡمُرَادَ مِنَ الۡاٰیَۃِ اَزۡوَاجُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و اٰلہ بِاُسۡلُوۡبِ

الۡکَلَامِ قَبۡلَھَا وَبَعۡدَھَا وَذَالِکَ مُخَالِفٌ لِلرِّوَایَۃِ وَالدِّرَایَۃِ۔

ضروری ہے کہ نزاع خاصہ کا عامہ کے ساتھ معلوم کیا جائے باعتبار عرف اور

لغت کے اہل بیت کا لفظ اور عرفاً عورتوں وغیرہ پر صادق آتا ہے یا نہیں کیونکہ اہل

بیت لغۃ میں بیت یعنی گھر کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہے بلکہ مراد بھی یہی ہے اور

جمہور نے استدلال لیا ہے کہ مراد آیۃ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج

ہیں سیاق وسباق کلام کے موافق حالانکہ یہ روایۃ اور سمجھ کے خلاف ہے۔

"علی رضا" مولوی صاحب تمہاری ساری تقریر یعنی ان دلائل قرآنیہ سے تو ثابت

ہوا کہ بیوی اہل بیت میں شامل ہے لیکن ایک آیت کا شک باقی ہے جس سے ثابت

ہوتا ہے۔ کہ اہل سے نہیں دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالٰے نے فرمایا لوط علیہ السلام کو

اِلَّا امۡرَاَتَکَ کو تو اپنے اھل کو یہاں سے لے جا سوائے تیری عورت کے تو

ثابت ہوا کہ عورت اہل میں شامل نہیں۔

"محمد عمر" پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم عربی زبان سے ناواقف ہو عربی زبان کا قانون

ہے کہ مستثنٰی متصل مستثنیٰ منہ کا جزو ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالٰے نے

فرمایا کہ اپنے اہل کو لے جا سوائے اپنی بیوی کے اگر بیوی اھل میں داخل نہ ہوتی تو

اللہ تعالٰے کو استثنا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ استثنا ہوا کہ بیوی اہل میں شامل ہے لیکن

رب کریم نے لوط علیہ السلام کے اہل سے بیوی کو نکالا ہے اور کسی جگہ نہیں اللہ تعالٰے

کو اختیار ہے جس کو چاہے اہل میں شامل کر کے جس کو چاہے نکال دے۔

دوسرا جواب۔

ھود ۱۲/۴ { وَنَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَھۡلِیۡ وَ اِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ وَاَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحٰکِمِیۡنَ قَالَ یٰنُوۡحُ

اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ۔

اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو فرمایا اے میرے رب

بے شک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو تمام حاکموں

سے زیادہ حکمران ہے اللہ تعالٰے نے فرمایا اے نوح علیہ السلام حقیقت یہ ہے کہ

وہ تیرے اہل سے نہیں ہے اس لئے کہ اس کے اعمال صالحہ نہیں ہیں۔

تو اس آیۃ کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے حقیقی بیٹے کو اعمال غیر صالحہ یا

اللہ کے نافرمان ہونے کی وجہ سے اللہ تعالٰے نے حضرت نوح علیہ السلام کے

اہل سے خارج فرما دیا اور فرمایا اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِکَ کہ وہ تیرے اہل سے

نہیں ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو اہل سے بحرف استثنا الا امراتک سے نکالا

تاکہ اہل میں شمولیت ہو کر اس کو مستثنٰی کیا جائے لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کا تو اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ فرما کر اہل میں شمولیت کا شائبہ ہی نہیں رہنے دیا وہاں علت بیان فرما دی اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ثابت ہوا کہ گھر والوں سے جو بھی ہو وہ اہل میں شامل ہے۔ اہل بیت میں گھر کی بیویاں بچے جو بھی بیت کی چار دیواری میں بالاتصال مقیم ہوں وہ اہل بیت میں شامل ہیں اور جو منتسبین ہوں وہ اپنے مطاع کے اہل کہلاتے ہیں گیارہ مذکورہ معنوں سے جو بھی معنی اہل کے لئے جائیں نہ بیوی خارج ہو سکتی ہے نہ اولاد نہ گھر والا ہی اہل سے خارج ہو سکتا ہے ہاں جو گھر سے علیحدہ ہو کر اپنا علیحدہ مکان مستقل تیار کر لیں جیسا کہ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کے نکاح کرنے کے بعد اپنے مستقل مکان میں سکونت اختیار کی جیسا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ سے تشریف لائے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اور یہ آیت اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ نازل ہوئی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہا کے مکان سے یہ آیت پڑھ کر گزرتے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا مکان شادی کے بعد علیحدہ ہو چکا تھا تو وہ اہل بیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہ تھے میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار کل سے داخل فرمائے اور اللہ تعالٰے کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے اہل بیت سے نکال دے جیسا کہ رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو حرف استثنٰی سے نکال دیا حضرت نوح

علیہ السلام کے بیٹے کو حرف استثنٰی سے نکال دیا۔

جو صرف استثنا سے نکالنا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ اہل بیت میں داخل تھے جس کی دوسری آیت قرآنیہ بھی دلیل ہے لیکن رب کریم نے نکال دیا ایسے ہی میرے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے اختیار کل دیا ہے۔ اس لئے آپ جس کو چاہیں اہل بیت میں شامل فرمالیں جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہ اور حسن وحسین رضی اللہ تعالٰے عنہما کو جو اپنے علیحدہ گھر والے تھے لیکن میرے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرما لیا اب جیسا کہ آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت تھے ویسے ہی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ اور حسن وحسین رضی اللہ تعالٰے عنہما بھی ویسے ہی اہل بیت میں شامل ہیں کیونکہ میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرمایا ہے چنانچہ ہم تمام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور آپ کی تمام صاحبزادیوں کو اور حضرت علی المرتضٰی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کو اور حضرت حسن وحسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھتے ہیں اور تھے اور رہیں گے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ بدری ہیں حالانکہ بدر میں تشریف نہیں لے گئے لیکن میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے ان کو بدریوں میں داخل فرمایا بلکہ ان کو حصہ بھی بدریوں جتنا عطا فرمایا۔ ان کو تو پھر بھی گھر سے بلا کر اہل بیت میں شامل فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہا گئے ہیں تھے اور میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بیعۃ الرضوان میں مشغول تھے آپ نے اپنے دائیں دست مبارک کو نکال کر فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور دائیں کو اوپر رکھ کر فرمایا کہ یہ ہاتھ میرا ہے اور میں اس کی بیعت لیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ بیعۃ الرضوان میں موجود نہیں لیکن

میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت منظور فرمالی ۔ ملاحظہ ہو بخاری ۱/۵۲۳ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شمولیت کو غزوہ بدر اور بیعت الرضوان کی شرکت سے آج تک کوئی خارج نہیں کر سکا حضرت علی المرتضیٰ احمد حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت حسین وحسن رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو کوئی اہل بیت سے خارج نہیں کر سکتا ۔

تیسرا جواب : حضرت عائشہ مطہرہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی فضیلت میں رب کریم نے تیئیس آیتیں نازل فرمائیں اگر تمہارے نزدیک وہ اہل بیت میں داخل نہیں جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی تو تم کوئی ایک ایسی آیت دکھا دو جس میں رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی فضیلت میں آیتیں یا ایک آیت فضیلت موجود ہو ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّار ۔

"علی رضا" تم کہتے ہو کہ عائشہ کا بہت بڑا شان ہے لیکن حضور جس وقت محبت میں آتے تو حمیرا سے خطاب فرماتے یہ کوئی عزت کا خطاب نہیں ہے معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک عائشہ کا کوئی قدر نہ تھا ۔

"محمد عمر" افسوس! محبت بڑھانے سے ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ جو آپ کا محبت کا بڑھاؤ تھا وہ بیان ہو چکا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ محبت زیادہ تھی تو ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان وفضیلت میں تیئیس آیتیں نازل فرمائیں اگر دوسری عورتوں جیسا شان ہوتا تو رب کریم تو ایسا شان بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی ۔

دوسرا جواب : یہ حمیرا والی دو تین حدیثیں ہیں یہ سب دشمنوں کی گھڑی ہوئی ہیں ۔ ملاحظہ

تاریخ ابن عساکر ۴/۲۴۴ { کُلُّ حَدِیْثٍ فِیْهِ یَا حُمَیْرَاءُ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ کَمَا ذَکَرَهُ الثِّقَات

جو حدیث جس میں یا حمیرا کا خطاب ہے وہ موضوع ہے جیسا کہ اس کو ثقات نے بیان فرمایا ہے ۔

محدثین نے اس حدیث کے رجال کو تصحیح کر کے ثابت کر دیا کہ یہ ایسی تمام حدیثیں موضوع ہیں مخالفین کی گھڑی ہوئی ہیں مرفوع نہیں بلکہ مرسل بھی نہیں ۔ جو قرآنی شان کے مقابلے میں حجت نہیں ۔

اہل بیت شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۱/۵ { سلمان رجل منا اهل البيت
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے ۔

اصول کافی ۲۵۴ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انما صار سلمان من العلماء لانه امرء منا اهل البيت ۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں سلمان علما سے بن گیا کیونکہ ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے ۔

ثابت ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت میں شامل فرمایا یہ آپ کے مختار کل ہونے کا ثبوت ہے کہ جسکو چاہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمالیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ۔

اہل بیوی پر

کتاب العلل والشرائع ۱/۴۴ } فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَتیٰ اَھْلَہٗ بِقَلْبٍ ساکِنٍ وَعُرُوْقٍ ھَادِیَۃٍ وَبَدَنٍ غَیْرِ مُضْطَرِبٍ اَسْکَنَتْ تِلْکَ النُّطْفَۃُ فِیْ تِلْکَ الرَّحِمِ۔

تو بے شک آدمی جب اپنے اہل یعنی بیوی کے پاس سکونِ قلب سے آئے اور پٹھے درست ہوں اور بدن میں اضطراب نہ ہو تو یہ نطفہ اس رحم میں ٹھہر جائے گا۔

من لایحضرہ الفقیہ ۴۶۱ } روی المفضل بن عمر عن ثابت الثمالی عن حبابۃ الوالبیۃ رضی اللہ عنہا قالت سَمِعْتُ مَوْلَایَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ اِنَّا اَھْلُ الْبَیْتِ لَا نَشْرَبُ الْمُسْکِرَ۔

حبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا اپنے مولائی امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت نشے والی چیز نہیں پیتے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہاں اہل بیت سے مراد تمام مرد عورتیں مراد لی ہیں۔ عورتوں کو خارج نہیں فرمایا۔

تحقیق اہل بیت ترجمۃ القرآن محشی شیعہ سے

ماریہ قبطیہ کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلبیت فرمایا

حاشیہ ترجمہ مقبول ۲۹۸ } خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔

کیوں بھئی اب تو تمہارے معتبر شیعہ مفسر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اہل بیت بیوی پر اطلاق ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کرو یا نہ۔

محدثین ومفسرین امامیہ نے خدائی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت کا زوجہ پر اطلاق ہوتا ہے لیکن تعصب وضد بڑی بری بلا ہے۔ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے قرآن کریم میں اہل بیت سے خطاب فرمایا لیکن تعصب ضد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت تسلیم کرنے نہیں دیتا اولاد کو اہل بیت تسلیم کیا جاتا ہے اور اولاد کی ماں اہل بیت سے خارج کیا جاتا ہے بھئی یہ تمہاری ہی نئی منطق ہوگی یا کوئی نئی لی ہوگی مرادان نہیں ہاں جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اہل بیت سے خارج کرے تو خارج ہو سکتی ہے۔ مثلاً لوط علیہ السلام کی بیوی کو اللہ کریم نے اہل سے خارج کر دیا یہ اس کا اختیار کلی ہے ارشاد الٰہی ہے۔

الاعراف ۸/۱۰ } فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ اِلَّا امْرَاَتَہٗ کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ۔

اور یہاں اللہ تعالیٰ کا حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو اہل سے خارج کرنا یہ داخل ہونے

کی دلیل ہے کیونکہ اہل میں بیوی داخل تھی تو ہی خارج کیا یعنی جو داخل ہو اس کو ہی خارج کیا جاتا ہے جو پہلے ہی خارج ہو اس کو خارج کرنا تحصیل حاصل لازم آتی ہے بیوی اہل میں داخل تھی تو ہی خارج فرمایا یہ بھی بیوی کے اہل میں داخل ہونے کی دلیل ہے اب نحو کا قانون عرض کرتا ہوں استثنیٰ متصل کا قاعدہ ہے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کا جزو ہوتا ہے لیکن مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے جیسا کہ جاءنی القوم الا زیداً میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے زید قوم میں داخل ہے اسی لئے متکلم نے تمام قوم کے آنے کا اقرار کیا لیکن قوم کے ایک فرد کا انکار کیا زید قوم سے ہے لیکن وہ میرے پاس آیا نہیں ایسے ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ لوط علیہ السلام کو اور اس کے اہل کو یعنی گھر والوں کو بھی مع اولاد سوائے اس کی بیوی کے اس کے تمام اہل یعنی تمام متبعین کو بچا لیا لیکن بیوی چونکہ ماننے والوں میں نہ تھی اس لئے اس کو نہ بچایا تو یہاں بھی اہل میں بیوی داخل تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے خارج کر دی۔

"علی رضا" اہل کے معنی تم کرتے ہو ماننے والے تو بیوی چونکہ ماننے والوں میں نہ تھی اس لئے اہل سے خارج کر دیا ایسے ہی جو بیوی کا ماننے والوں میں نہ ہو وہ اہل سے خارج ہوتی ہے۔

"محمد عمر" تم نے بجا فرمایا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے جیسا کہ دو بہنوں کو اکٹھا نکاح میں رکھنا جائز تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں حرام ہو گیا۔ ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا قانون یہی تھا کہ مومن کا غیر مومن سے نکاح جائز تھا جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی لوط علیہ السلام کی مومنہ نہ تھی لیکن ان کی اہلیہ تھی اور غیر مومنہ تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو لوط علیہ السلام کے سامنے ہلاک کر دیا اور لوط علیہ السلام نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مومنہ اہلیہ بھی ہو تو نبی اللہ اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا لیکن مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جیسا کہ دو بہنوں کو اکٹھا نکاح میں رکھنا حرام ہے ایسے مومن کا غیر مومنہ سے نکاح حرام ہے اور مومنہ کا غیر مومن سے نکاح حرام ہے جب کہ فرمان الٰہی ہے اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔

جب یہ خدائی قانون مقرر ہو گیا کہ خبیث آدمی خبیثہ عورت کے لئے اور خبیث عورت خبیث مرد کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے اللہ تعالےٰ اُمت کے لئے قانون شریعت محمدیہ مقرر فرماتا ہے اور جس کی امت میں وہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اسوۂ حسنہ کے نمونہ ہیں ان کو یعنی طیب کو اللہ تعالےٰ نے معاذ اللہ (۰۰۰) عورت عطا فرمائی معاذ اللہ خدائی قانون کو جھوٹا کر دو اور یا یہ کہدو کہ رب کریم نے جس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ پیش فرمایا وہ نمونہ ہی غلط پیش فرمایا ہرگز نہیں ہرگز نہیں ایسا کبھی ممکن ہی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ وہ نوری ذات ہے اور مطہرہ ذات اگر کوئی خبیث سے خبیث بھی میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ سے مس کرے تو وہ بھی طاہر بن جاتا ہے اور قانون خداوندی بھی سچا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مطہرہ تھی اور طیبہ تھیں تو طیب کو عطا ہوئی اگر طیبہ نہ ہوتیں طیب کو رب کریم کبھی عطا ہی نہ فرماتا آمدم بر مطلب ثابت ہوا کہ اہل میں بیوی داخل تھی تو اہل البیت کا خطاب رب کریم نے فرمایا اہل میں داخل تھیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اہل میں داخل تھیں تو بُیُوْتِکُنَّ فرمایا گیا اہل میں داخل تھیں تو ہی ان کی شان میں تئیس آیتیں تطہیر و تطییب کی رب کریم نے نازل فرمائیں۔ یہ اختیار رب کریم

کو ہے کہ جس کو چاہے اہل سے خارج کر دے جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی کو خارج فرمایا اور اگر چاہے تو اولاد کو اہل سے خارج کر دے یہ بھی اختیار اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رب کریم نے سگے بیٹے کو اہل سے خارج کر دیا سنیئے۔

هود ۱۲/۴ } وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔

اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اھل سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حکم والا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوح علیک السلام بے شک وہ تیرے گھر والوں سے نہیں ہے بے شک اس کے عمل اچھے نہیں۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کو اللہ تعالیٰ نے گھر والوں سے نکال دیا۔ اب کہدو کہ بیٹا بھی اھل ہے یعنی گھر والوں سے نہیں ہے ہرگز نہیں بیٹا گھر والوں میں داخل ہے لیکن رب کریم جس کو چاہے گھر والوں سے نکال دے بیٹا اگر نبی اللہ کا تابع نہیں تو وہ بیٹا اھل بیت سے نکال دیا جاتا ہے بیوی اگر نبی اللہ کی متبعہ نہ ہو تو اس کو بھی اھل سے نکال دیا جاتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اھلیہ اگر متبعہ نہ ہوتی تو رب کریم کو کس کا ڈر تھا فوراً اھل بیت سے خارج کر دیتا لیکن بجائے خارج کرنے کے رب کریم نے میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے شان میں جن کی برئیت میں جن کی تطیب وتطہیر میں رب کریم نے تئیس ۲۳ قرآنی آیتیں نازل فرمادیں متعصب اپنے تعصب کی

وجہ سے دن رات کر رہا ہے ایمان کی ماں کو کفر سمجھ رہا ہے۔ جہانوں کے نذیر کی اہلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی بیوی سے بھی کمتر سمجھ رہا ہے یہ سراسر قرآن کریم کا انکار ہے خدا سے دشمنی مول لیتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کے ارشاد خداوندی کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنا ٹھکانا جہنم بنا رہا ہے قرآن کریم سے جب مفصل ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت ہیں تو اب تمہاری اصول کافی کا اصل عرض کرتا ہوں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فیصلہ

اصول کافی ۱/۳۲ } فَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْاَوَّلِ مَنْ تَرَكَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهٖ اَضَلَّ وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللّٰهِ وَقَوْلَ نَبِيِّهٖ كَفَرَ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اھل بیت کو ترک کیا گمراہ ہوا اور جس شخص نے قرآن کریم کتاب اللہ کو اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کو ترک کیا کافر ہو گیا۔

دوازدہ اماموں سے حضرت امام کاظم علیہ السلام کا فتویٰ تمہارے سامنے ہے اور قرآنی فیصلہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی تمہارے سامنے ہے اب تمہاری جیسے مرضی ہو مذہبی تعصب پر اڑے رہو یا ان فیصلوں کو تسلیم کرو حساب رب کریم نے ضرور لینا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ۔

تحقیق ال از قرآن شریف

(۱) بقرہ ۱/۶ } وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے ماننے والوں سے بچایا وہ تمہیں برا
عذاب چکھاتے تھے۔

(۲) بقرہ ۲/۳۲ } وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

اور کہا ان کو ان کے نبی نے بے شک اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ
تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا تمہارے رب کی طرف سے اس میں تسلی ہوگی۔ اور
موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کے ماننے والوں نے جو چھوڑا اس کا بقیہ ہوگا۔
اس کو ملائکہ نے اٹھایا ہوگا۔

(۳) ال عمران ۳/۴ } اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو چنا اور ال
ابراہیم علیہ السلام اور ال عمران کو تمام جہان والوں پر برگزیدہ فرمایا۔

۴۔ نساء ۵/۸ } فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ۔
تو ضرور ہم نے ال ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی۔

۵۔ انفال ۱۰/۷ } وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَکُلٌّ کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ۔

اور ہم نے ال فرعون کو غرق کیا اور سب کے سب وہ ظالم تھے۔

۶۔ یوسف ۱۲/۱ } وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ
تم پر اور ال یعقوب پر وہ اپنی نعمت کو پورا کرے گا۔

۷۔ حجر ۱۴/۴ } قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ اَیُّھَا الْمُرْسَلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے رسولو تمہارا کیا حال ہے انہوں
نے کہا کہ ہم مجرموں کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ سوائے ال لوط علیہ السلام کے
بے شک ہم ضرور ان تمام کو بچانے والے ہیں۔

۸۔ نمل ۱۹/۴ } فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ۔

پھر قوم لوط علیہ السلام کا جواب اور کوئی نہ تھا مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو
ال لوط کے ماننے والوں کو اپنے شہر سے بے شک یہ لوگ پاک بنتے ہیں۔

۹۔ مومن ۲۴/۴ } وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ۔

اور فرعون کے ماننے والوں سے ایک ایماندار آدمی نے کہا جو اپنے ایمان
کو چھپاتا تھا کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

۱۰۔ مومن ۲۴/۵ } وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۔

اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ فرعون کے ماننے

والوں کو عذاب میں داخل کرو۔

مختصراً یہ دس آیتیں قرآن کریم سے ذکر کی گئی ہیں جن میں لفظ ال بمعنی متبعین ہے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

تحقیق ال شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۳ } قال ابو جعفر عندنا ال محمد نادر من الباب وَهُوَ مِنْهُ اَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمُ الُ مُحَمَّدٍ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ال محمد ہمارے نزدیک نادر الباب ہے اور اسی سے ہے کہ علماء وہی ال محمد ہیں۔

اب تو فیصلہ تم پر ہے حدیث تمہاری حضرت امام باقر علیہ السلام کا فیصلہ ہے کہ علماء دین بھی ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

کتاب الامالی للطوسی ۲۹۱ } بسم الله الرحمن الرحيم من يعقوب بن اسحق بن ابراهيم خليل الله عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى عَزِيْزِ الِ فِرْعَوْنَ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام عزیز ال فرعون کی طرف خط روانہ فرماتے ہیں۔

الاعراف ۸/۲ } يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔

الانعام ۸/۲۰ } يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال اور تاریخ اور نماز جنازہ

طبقات ابن سعد ۸/۸ } اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة عن عثمان بن عروة عن ابيه قال تُوُفِّيَتْ عَائِشَةُ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت عروہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال بروز منگل کی رات انیسویں رمضان شریف کی ۵۸ھ اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کا جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہا نے پڑھا۔

طبقات ابن سعد ۸/۸۰ } اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة عن عيسى بن معمر عن عباد بن عبد الله بن الزبير قَالَ مَدَدْنَا عَلٰى قَبْرِ عَائِشَةَ ثَوْبًا وَحَمَلْنَا جَرِيْدًا فِيْهِ الْوَرَقُ وَدَفَنَّاهَا لَيْلًا بَعْدَ الْوِتْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی قبر پر کپڑا بچھایا اور قبر پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سبزی کے بھی رکھے اور رات کو انہیں ہم نے دفن کیا وتر کے بعد رمضان

تشریف میں۔

ذکر ماریۃ زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱/۱۳۴ } قال اخبرنا محمد بن عمر بن واقد الاسلمی اخبرنا عبد الحمید بن جعفر عن ابیہ قال

لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِی ذِی الْقَعْدَۃِ سَنَۃَ سِتَّۃٍ مِّنَ الْھِجْرَۃِ بَعَثَ حَاطِبَ بْنَ اَبِی بَلْتَعَۃَ اِلَی الْمُقَوْقِسِ الْقِبْطِیِّ صَاحِبِ الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ وَکَتَبَ مَعَہٗ اِلَیْہِ کِتَابًا یَدْعُوْہُ فِیْہِ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمَّا قَرَءَ الْکِتَابَ قَالَ خَیْرًا وَاَخَذَ الْکِتَابَ فَکَانَ مَخْتُوْمًا فَجَعَلَہٗ فِیْ حُقٍّ مِّنْ عَاجٍ وَخَتَمَ عَلَیْہِ وَدَفَعَہٗ اِلٰی جَارِیَۃٍ لَّہٗ وَکَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم جَوَابَ کِتَابِہٖ وَلَمْ یُسْلِمْ وَاَھْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَارِیَۃَ الْقِبْطِیَّۃَ وَاُخْتَھَا سِیْرِیْنَ وَحِمَارَہٗ یَعْفُوْرَ وَبَغْلَتَہٗ دُلْدُلَ وَکَانَتْ بَیْضَاءَ وَلَمْ یَکُنْ فِی الْعَرَبِ یَوْمَئِذٍ غَیْرُھَا۔

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے ذوالقعدۃ ۶ھ میں واپس تشریف لائے اپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس قبطی اسکندریہ کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف ایک بند چٹھی لکھی جس میں اسلام کی دعوت دی تو جب مقوقس نے آپ کی چٹھی کو پڑھا تو اس نے کہا بہت اچھا تو اس نے بھی ایک اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی چٹھی کے جواب میں ایک جوابی چٹھی لکھی اور ایک اپنی لونڈی بھی

سا اور بھی اور مسلمان نہ ہوا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ماریۃ القبطیہ مع اس کی ہمشیرہ سیرین اور اپنے گدھے یعفور اور اپنی خچر دلدل سفید کو جو اس وقت عرب میں سفید خچر اس کے سوا نایاب تھی تحفہ بھیجا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے دو کی بحث لمبی ہو گی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق اعتراضات نے واقعہ طول کر دیا اور یہ سنت خداوندی ہے کیونکہ رب کریم نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا شان قرآن کریم میں زیادہ بیان فرمایا ہے اس لئے فقیر نے اسی کو زیادہ قرآن کریم سے بیان کر دیا "تاکہ اہل بصیرت کے لئے کافی ہو جائے اور دل میں خدشہ نہ رہ جائے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے قبل اظہار نبوۃ حضرت قاسم پیدا ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں چار تھیں حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمۃ الزہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور دو صاحبزادے طیب اور طاہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم کی کنیت قاسم تھی اسی کنیت پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی میرے نام سے نام رکھو یعنی محمد یا احمد صلے اللہ علیہ وسلم لیکن میری کنیت ابوالقاسم یہ کنیت میری امت سے کوئی نہ رکھے۔

حقیقی اولادِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلائل

ازواجِ مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان اور ان کا ذکرِ خیر خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا شان قرآن کریم واحادیث صحیحہ اور تواریخ سے درج کیا گیا اور ان کے فضائل ضروریہ اور تاریخ پیدائش اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح اور ان کی تاریخ از ابتدا تا انتہا مختصراً بیان ہو چکی۔ اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں کیونکہ ازواجِ مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد درجہ آپ کی اولاد پاک کا ہے اس لئے اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکرِ خیر قرآن کریم واحادیث صحیحہ اہل سنت جماعت وکتب تواریخ اسلامیہ سے بھی عرض کرتا ہوں تاکہ فقیر کے اعمال نامہ میں بھی اولادِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان درج ہو جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالْخَیْر

ذکرِ اولادِ پاک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا مختصر ذکر اسلامی تواریخ و احادیث سے

(۱) الاستیعاب ۱/۲۲ } اَمَّا وَلَدُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ مِنْ خَدِيْجَةَ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ مِنْ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ وَوُلِدَ مِنْ خَدِيْجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لَا خِلَافَ فِيْ ذٰلِكَ اَكْبَرُهُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَقِيْلَ رُقَيَّةُ وَهُوَ الْاُوْلٰى لِاَنَّ رُقَيَّةَ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا هَاجَرَ اِلَى الْاَرْضِ الْحَبَشَةِ ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَهَا وَبَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ اُمَّ كُلْثُوْمٍ۔ وَالصَّحِيْحُ اِنَّ اَصْغَرَهُنَّ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيْعِهِنَّ۔

لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ ماریۃ قبطیۃ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقع بدر کے ساتھ حضرت رقیہؓ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ا... صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

۲۔ الاستیعاب ۲/۷۴۹ } عَلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ فِيْ تَرْتِيْبِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ

زَيْنَبَ الْاُوْلٰى ثُمَّ الثَّانِيَةُ رُقَيَّةُ ثُمَّ الثَّالِثَةُ اُمُّ كُلْثُوْمٍ ثُمَّ الرَّابِعَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رضی اللہ تعالٰی عَنْهُنَّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

متواترات احادیث سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیوں کے متعلق یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اول صاحبزادی ہیں اور آپ کی دوسری حقیقی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں اور آپ کی تیسری حقیقی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھیں۔

۳۔ الاستیعاب ۲/۷۱۸ } وَكَانَتْ زَيْنَبُ اَكْبَرَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَتَادَةُ وُلِدَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ بَنَاتٍ اَلْقَاسِمُ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى وَعَاشَ حَتّٰى مَشٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ مَاتَ صَغِيْرًا وَمِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی بیٹی زینب تھی اور قتادہؓ نے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دو صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیاں تھیں قاسم اسی صاحبزادے کے نام سے آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی چلنے تک زندہ رہا اور عبداللہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا اور ان سے حضرت فاطمہ اور حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان اللہ علیہن اجمعین تھیں۔

۴۔ سیرۃ ابن ہشام ۱/۲۰۶ } وَاَوْلَادُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

خدیجۃ ، قال ابن اسحاق فولدت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ولدہ کلھم الا ابراھیم۔ القاسم وبہ یکنی صلی
علیہ وسلم والطاھر والطیب وزینب ورقیۃ وام کلثوم
وفاطمۃ علیھن السلام۔

ابن اسحاق نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد تمام حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے پہلا صاحبزادہ آپ کا قاسم اسی کے ساتھ آپ کی کنیت ہوئی اور طاہر اور طیب اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ علیہم السلام۔

۵۔ تاریخ کامل لابن اثیر ۲/۱۴ تاریخ الطبری ۱/۳۵ } فخطبھا الیہ تزوجھا فولدت لہ اولادہ
کلھم ابراھیم زینب و رقیۃ و ام کلثوم
و فاطمۃ والقاسم وبہ کان یکنی
عبد اللہ والطاھر والطیب

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کی طرف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغام فرمایا پھر ان سے نکاح کیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے زینب ہے اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ قاسم اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت ہے اور عبداللہ اور طاہر اور طیب

۷۔ بقیہ تاریخ ابن خلدون ۲/۸ } وخرج عثمان بن عفان
رقیۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ

اور حضرت عثمان بن عفان ہجرت کو نکلے اور آپ کی عورت رقیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑکی۔

۸۔ طبقات ابن سعد ۱/۱۲۳ } قال اخبرنا ھشام بن محمد بن السائب
الکلبی عن ابیہ عن ابی صالح عن ابن
عباس قال کان اول من ولد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمکۃ قبل النبوۃ القاسم وبہ کان یکنی ثم ولد لہ زینب ثم
فاطمۃ ثم ام کلثوم ثم ولد لہ فی الاسلام عبد اللہ فسمی
الطیب والطاھر وامھم جمیعا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد
بن عبد العزی بن قصی۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا لڑکا جو مکے میں نبوۃ سے پہلے پیدا ہوا تھا قاسم ہے اور اسی سے آپ ابوالقاسم کہا جاتا تھا پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ زینب تھی پھر رقیہ پھر ام کلثوم پھر اسلام میں جو پیدا ہوا عبداللہ تھا اس کا نام طیب رکھا گیا اور طاہر اور ان تمام کی ماں خدیجہ بنت خویلد بیٹی اسد کی اسد بیٹا عبدالعزیٰ بیٹا قصی کا ہے۔

۹۔ البدایہ والنہایہ ۲/۲۹۴ } قال ابن اسحٰق فولدت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولدہ کلھم
الا ابراھیم القاسم وکان بہ یکنی والطیب والطاھر وزینب
ورقیۃ و ام کلثوم وفاطمۃ۔

ابن اسحٰق نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کے بطن سے ہے سوائے ابراہیم تاہم کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے ابوالقاسم کہا جاتا تھا اور طیب اور طاہر اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

۱۰۔ البدایہ والنہایہ ۲/۲۹۴ } اَکْبَرُ وَلَدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ الْقَاسِمُ ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد قاسم ہے پھر زینب پھر عبداللہ پھر ام کلثوم پھر فاطمہ پھر رقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

۱۱۔ البدایہ والنہایہ ۵/۳۰۶ } لَاخِلَافَ اَنَّ جَمِیْعَ اَوْلَادِہٖ مِنْ خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ سِوٰی اِبْرَاھِیْمَ فَمِنْ مَارِیَۃَ بِنْتِ شَمْعُوْنَ الْقِبْطِیَّۃِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ اَنْبَاَنَا ھِشَامُ بْنُ الْکَلْبِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَکْبَرُ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَاسِمُ ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ فَمَاتَ الْقَاسِمُ وَھُوَ اَوَّلُ مَیِّتٍ مِنْ وَلَدِہٖ بِمَکَّۃَ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّھْمِیُّ قَدِ انْقَطَعَ نَسْلُہٗ فَھُوَ اَبْتَرُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ) قَالَ ثُمَّ وَلَدَتْ لَہٗ مَارِیَۃُ بِالْمَدِیْنَۃِ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ ثَمَانٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ فَمَاتَ ابْنُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ شَھْرًا

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں ۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پھر عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ (معاذ اللہ) یہ ابتر ہے اس کی نسل منقطع ہو چکی تو اللہ تعالےٰ نے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پوری سورۃ نازل فرمائی ۔ فرمایا حضرت ماریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مدینے میں حضرت ابراہیم ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کے بعد فوت ہو گئے ۔

۱۲۔ البدایۃ والنہایۃ ۵/۳۰۷ } وَقَدْ وُلِدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَاسِمُ وَھُوَ اَکْبَرُ وَلَدِہٖ وَبِہٖ کَانَ یُکْنٰی ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰہِ وَکَانَ یُقَالُ لَہُ الطَّیِّبُ وَیُقَالُ لَہُ الطَّاھِرُ وُلِدَ بَعْدَ النُّبُوَّۃِ وَمَاتَ صَغِیْرًا ثُمَّ ابْنَتُہٗ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ ھٰکَذَا الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ ثُمَّ مَاتَ الْقَاسِمُ بِمَکَّۃَ وَھُوَ اَوَّلُ مَیِّتٍ مِنْ وَلَدِہٖ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ وَلَدَتْ لَہٗ مَارِیَۃُ بِنْتُ شَمْعُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَھِیَ الْقِبْطِیَّۃُ الَّتِیْ اَھْدَاھَا الْمُقَوْقِسُ صَاحِبُ اِسْکَنْدَرِیَّۃَ وَاَھْدٰی مَعَھَا اُخْتَھَا سِیْرِیْنَ وَخَصِیًّا یُقَالُ لَہٗ مَابُوْرُ فَوَھَبَ سِیْرِیْنَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَوَلَدَتْ لَہُ ابْنَہٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَدِ انْقَرَضَ نَسْلُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم تھے اور وہ آپ کی اولاد سے بڑا لڑکا تھا اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت تھی پھر

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اس کو طیب وطاہر کہا جاتا تھا نبوۃ کے بعد پیدا ہوا اور بچپن میں ہی فوت ہو گیا پھر آپ کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اسی طرح اول پھر حضرت قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ مکے میں فوت ہو گئے اور یہ آپ کی اولاد سے پہلی میت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ فوت ہو گئے پھر ماریہ بنت شمعون سے ابراہیم پیدا ہوئے اور وہ قبطیہ تھی جس کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے ہدیہ بھیجا تھا اور اس کے ساتھ اس کی ہمشیرہ شیریں کو شیریں آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو عنایت فرما دی تو شیریں سے حسان بن ثابت کی اولاد ایک بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا اور حسان کی نسل منقطع ہو گئی۔

۱۳۔ البدایۃ والنہایہ ۵/۳۰۸ { فقال عبد الرزاق عن ابن جریج قال لی غیر واحد کانت زینب اکبر بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت فاطمۃ اصغرھن واحبھن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج زینب ابو العاص بن الربیع فولدت منہ علیا وامامۃ وھی التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملھا فی الصلوۃ فاذا سجد وضعھا واذا قام حملھا ولعل ذالک کان بعد موت امھا سنۃ ثمان من الھجرۃ علی ما ذکرہ الواقدی وقتادۃ وعبد اللہ بن ابی بکر بن حزم وغیرھم وکانھا کانت طفلۃ صغیرۃ فاللہ اعلم

ثم تزوجھا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بعد موت فاطمۃ وکانت وفاۃ زینب رضی اللہ عنھا فی سنۃ ثمان۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے اس نے کہا سوائے ایک کے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی تھی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سب سے چھوٹی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ محبوب تھی اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص ابن ربیع سے کیا تو اس سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا اور ایک لڑکی امامہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے اور امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وہ آپ کی نواسی ہے جس کو آپ نماز میں اٹھایا کرتے تھے پھر جب سجدہ فرماتے تو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رکھ دیتے اور جب قیام فرماتے اس کو اٹھا لیتے اور شاید یہ اس کی والدہ کے وصال کے بعد کا واقعہ ہے سنہ ۸ھ کا جیسا کہ واقدی اور قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حزم وغیرھم نے بیان کیا کہ وہ امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا چھوٹی بچی تھی پھر اللہ بہتر جانتا ہے اور ضرور حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے وصال کے بعد نکاح کر لیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات ۸ھ میں ہوئی۔

۱۴۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۱ { ثم تزوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یومئذ ابن خمس و عشرین سنۃ وخدیجۃ ابنۃ اربعین سنۃ فولدت لہ القاسم والطاھر وھو المطھر فماتا قبل النبوۃ وولدت لہ من النساء

زَیْنَبُ الَّتِیْ کَانَتْ تَحْتَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَکَانَتْ اَکْبَرَ بَنَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ رُقَیَّۃُ تَزَوَّجَھَا عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ لَھَبٍ فَطَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِھَا فَتَزَوَّجَھَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بَعْدَ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ وُلِدَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَتَزَوَّجَھَا عُثْمَانُ بَعْدَ رُقَیَّۃَ ثُمَّ وُلِدَتْ فَاطِمَۃُ فَتَزَوَّجَھَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَتُوُفِّیَتْ خَدِیْجَۃُ لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فِی السَّنَۃِ الْعَاشِرَۃِ مِنَ النُّبُوَّۃِ قَبْلَ الْھِجْرَۃِ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ وَھِیَ بِنْتُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً ۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم اور طاہر نبوۃ کے اظہار سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جو لڑکیاں پیدا ہوئیں زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو سب سے بڑی تھی اس سے ابی العاص بن ربیع نے نکاح کیا پھر رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا پھر اس نے طلاق دے دی پھر اس سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعد نبوۃ نکاح کیا پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں پھر رقیہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نکاح کیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا ہوئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا اور دس رمضان المبارک نبوۃ کے سنہ ۱۰ھ میں تین برس ہجرت کے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا ۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر پینسٹھ ۶۵

برس کی تھی ۔

۱۵ طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۱۶}$ } فَتَزَوَّجَھَا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرْجِعَہٗ مِنَ الشَّامِ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً فَوَلَدَتْ اَلْقَاسِمَ وَعَبْدَ اللہِ وَھُوَ الطَّاھِرُ وَالطَّیِّبُ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِاَنَّہٗ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ وَزَیْنَبُ وَرُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَۃَ ۔

میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شام سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت قاسم اور عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما دو لڑکے پیدا ہوئے اور وہی طیب ہیں یہ اسلام میں پیدا ہوئے اس لیے ان کا یہ نام رکھا گیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت زینب حضرت رقیہ ام کلثوم حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں ۔

۱۶ تاریخ ابن عساکر $\frac{۱}{۲۹۲}$ } روی ابن سعد عن ابن عباس اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اَکْبَرُ اَوْلَادِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَاسِمُ وَکَانَتْ وِلَادَتُہٗ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ وَبِہٖ کَانَ یُکْنٰی ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللہِ ثُمَّ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ ۔

ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد حضرت قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کی ولادت اظہار نبوۃ سے پہلے ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت

عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ پھر ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا پھر حضرت فاطمۃ الزہرا پھر رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا۔

۱۷۔ تاریخ ابن عساکر ۲۹۲/۱ { وکان اول من مات ولدہ القاسم ثم مات عبد اللہ بمکۃ ثم ولدت لہ ماریۃ بالمدینۃ ابراھیم فی ذی الحجۃ سنۃ ثمان من الھجرۃ فمات ابن ثمانیۃ عشر شھرا قال ھشام ابن الکلبی قد تزوج زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن شمس بن عبد مناف فولدت لہ علیا وامامۃ وتوفیت سنۃ ثمان من الھجرۃ واما رقیۃ فقد تزوجھا عتبۃ بن ابی لھب وتزوج ام کلثوم عتیبۃ بن ابی لھب فلم یبتنیا بھما حتی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انزل اللہ تعالے تبت یدا ابی لھب قال لھما ابوھما راسی من راسکما حرام ان تطلقا ابنتیہ ففارقاھما ولم یکونا دخلا بھما فتزوج عثمان بن عفان رقیۃ فولدت لہ عبد اللہ الذی تکنی بھا وبلغ ست سنین فنقرہ دیک علی عینہ فمات وتوفیت رقیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببدر فقدم زید بن حارثۃ المدینۃ بشیرا بما فتح اللہ علی نبیہ ببدر فجاء حین سوی التراب علی رقیۃ وکانت بدر صبیحۃ یوم الجمعۃ لسبع عشرۃ لیلۃ مضت من شھر رمضان من السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ ثم تزوج عثمان ام کلثوم فماتت

عندہ فی شعبان سنۃ تسع من الھجرۃ ولم تلد لہ شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت عندی ثالثۃ لزوجتھا عثمان وتزوج علی بن ابی طالب فاطمۃ لثلاث بقین من شھر صفر من السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم وزینب وتوفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ اشھر وقال محمد بن عروۃ ھذا اثبت الاقاویل عندنا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پہلا جو فوت ہوا وہ حضرت قاسم تھا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ کا مکے میں وصال ہوا پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ماریہ سے حضرت ابراہیم مدینہ طیبہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہو گئے ھشام بن کلبی نے کہا حضور حضرت زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے ابو العاص کے ہاں ایک لڑکا علی اور لڑکی امامہ پیدا ہوئی اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ۸ھ میں وصال ہو گیا اور لیکن حضرت رقیہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم تو اس نے عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عتیبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا دونوں ابھی دونوں صاحبزادیوں کے قریب نہیں گئے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ فرمایا تو جب اللہ تعالے نے تبت یدا ابی لہب نازل فرمائی ان دونوں کو ان کے باپ ابولہب نے کہا کہ میری سرداری کی سجادت تمہارے لیے حرام ہو گی اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی دونوں صاحبزادیوں حضرت

رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو قبل از آباد کرنے کے ہی چھوڑ دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کر لیا تو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد لڑکا عبداللہ پیدا ہوا اور اس کے نام سے آپ کی کنیت تھی چھ برس کی عمر کو پہنچے تو مرغ نے ان کی آنکھ پر چونچ ماری تو حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا وصال ہو گیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تشریف فرما تھے تو حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

پھر زید بن حارثہ مدینہ طیبہ بدر کی فتح کی خوشخبری لے کر پہنچا تو حضرت رقیہ بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر مٹی ڈالی جا رہی تھی اور بدر کا واقعہ جمعہ کی صبح سترھویں رمضان شریف ۲ھ میں ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا تو وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر شعبان ۹ھ میں فوت ہو گئیں اور ان سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس تیسری لڑکی کنواری ہوتی تو میں اس کا نکاح عثمان سے ہی کرتا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ستائیس صفر ۲ھ میں نکاح کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد عالم جاودانی میں پہنچ گئیں اور محمد بن عروہ نے کہا ہے یہ ہمارے نزدیک سب باتوں سے مضبوط بات ہے۔

۱۸۔ زرقانی ۱۹۲/۳ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ جُمْلَةَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ سِتَّةٌ اَلْقَاسِمُ اَوَّلُهُمْ وَاِبْرَاهِيْمُ اٰخِرُهُمْ وَاَرْبَعُ بَنَاتٍ اَكْبَرُهُنَّ زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةُ اَصْغَرُهُنَّ عَلَى الْاَصَحِّ ۔

سمجھ لے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد جس پر سب کا اتفاق ہے چھ ہیں قاسم ان کا اول ہے اور ابراہیم ان کا آخر ہے اور چار صاحبزادیاں آپ کی زینب ان کی بڑی اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ سب سے چھوٹی ہیں۔

۱۹۔ بیہقی شریف ۲/۲ } عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَوَّلُ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَنْكَحَهُ اِيَّاهَا اَبُوْهَا خُوَيْلِدُ فَوَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْقَاسِمَ وَبِهِ كَانَ يُكْنٰى وَالطَّاهِرَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةَ رضى الله عنهم

زہری سے روایت ہے کہا اس نے کہ پہلی عورت جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ان کے باپ خویلد نے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم ہے اسی کے ساتھ آپ کی کنیت ہے ابوالقاسم اور دوسرا لڑکا آپ کا طاہر ہے اور چار بیٹیاں ہیں زینب

در قیہ ام کلثوم و فاطمہ ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل ذکر احادیث صحیحہ و تواریخ اسلامیہ سے

ذکر حضرت زینب الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

۲۰۔ الاستیعاب ۴/۳۲ } زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَتْ اَکْبَرَ بَنَاتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ قَالَ محمد بن اسحاق السراج سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بن محمد بن سلیمان الہاشمی یَقُوْلُ وُلِدَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَنَۃِ ثَلَاثِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَاتَتْ فِیْ سَنَۃِ ثَمَانٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب صاحبزادیوں سے بڑی تھی محمد بن اسحاق السراج نے کہا میں نے عبد اللہ بن محمد بن سلیمان ہاشمی سے سنا فرماتے تھے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی ولادت ہوئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس برس کی تھی اور آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا۔

۲۱۔ الاستیعاب ۴/۳۲ } قَالَ اَبُوْ عُمَرَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مُحِبًّا فِیْہَا اَسْلَمَتْ وَہَاجَرَ

وَبَیْنَ اَبِیْ زَوْجِہَا اَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ اَنْ یُّسْلِمَ وُلِدَتْ مِنْ اَبِی الْعَاصِ غُلَامًا یُقَالُ لَہٗ عَلِیٌّ وَجَارِیَۃً اِسْمُہَا اُمَامَۃُ۔

ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بہت محبت فرماتے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مسلمان ہوگئیں اور جب ان کے خاوند ابو العاص بن ربیع نے اسلام سے انکار کیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ہجرت کی ابو العاص سے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کو علی کہا جاتا تھا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام امامہ تھا۔

۲۲۔ الاستیعاب ۲/۳۲ } وَتُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَنَۃَ ثَمَانٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ۔

اور زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ مبارکہ میں ۸ھ میں ہوا۔

۲۳۔ الاصابہ ۸/۹۱ } زَیْنَبُ بِنْتُ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ مُحَمَّدِ بْنِ عبد اللہ بن عبد المطلب القرشیۃ الہاشمیۃ وَہِیَ اَکْبَرُ بَنَاتِہٖ وَاَوَّلُ مَنْ تَزَوَّجَ مِنْہُنَّ وُلِدَتْ قَبْلَ الْبَعْثَۃِ بِمُدَّۃٍ قِیْلَ اِنَّہَا عَشْرُ سِنِیْنَ وَتَزَوَّجَہَا ابْنُ خَالَتِہَا اَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَکَانَتْ زَیْنَبُ وَلَدَتْ مِنْ اَبِی الْعَاصِ عَلِیًّا مَاتَ وَمَاتَ فِیْ حَیَاتِہٖ وَاُمَامَۃَ عَاشَتْ حَتّٰی تَزَوَّجَہَا عَلِیٌّ بَعْدَ فَاطِمَۃَ۔

زینب بنت سید ولد آدم علیہ السلام محمد علیہ السلام بن عبد اللہ بن عبد المطلب کی بیٹی تھی

قریشیہ ھاشمیہ تھی اور حضرت زینب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاجزادیوں سے بڑی صاجزادی تھی ۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاجزادیوں سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح کیا حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کی ولادت اظہار نبوۃ سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی بعض نے کہا ہے دس سال پہلے ولادت ہوئی ۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع سے کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے ابو العاص کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام علی تھا وہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہوگیا اور ابو العاص کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے امامہ وہ زندہ رہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا ۔

٢٤ ۔ طبقات ابن سعد ٨ / ٣٣ { وَرَجَعَ اَبُوالعَاصِ اِلیٰ مَكَّةَ فَادّٰى اِلیٰ كُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ ثُمَّ اَسْلَمَ وَرَجَعَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللہ علیہ وسلم مُسْلِمًا مُهَاجِرًا فِی الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سَبْعٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ فَرَدَّ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبَ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ الْاَوَّلِ ابو العاص نے مکے کی طرف رجوع کیا تو اپنے حقدار کو اس نے حق ادا کیا پھر وہ اسلام لایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا اپنی صاجزادی کو نکاح اول میں ہی ابو العاص کو واپس دے دی ۔

٢٥ ۔ المستدرک ٤ / ٤٢ { اخبرنی محمد بن یعقوب الحافظ انبأنا محمد

[illegible] اسحاق الثقفی قال سمعت عبید اللہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی یَقُوْلُ وُلِدَتْ [illegible] بِنْتِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَنَةَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَمَاتَتْ سَنَةَ ثَمَانٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ ۔

عبید اللہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی فرماتے تھے کہ زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ہوئی اس وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس ٣٠ برس کی تھی [illegible] مکہ شریف میں حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کی ولادت ہوئی اور ٨ھ میں آپ کا وصال ہوا ۔

٢٦ ۔ المستدرک ٤ / ٤٣ { وَكَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ هِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ زینب میری سب بیٹیوں سے افضل ہے میرے لئے اس کو بہت تکلیف دی گئی ۔

٢٧ ۔ المستدرک ٤ / ٤٤ { قال محمد بن عمر واخبرنی ھشام بن محمد الکلبی قال اخبرنی ابی عن صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قَالَ اَسَنُّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القاسم ثُمَّ زَیْنَبُ فَتَزَوَّجَ زَیْنَبَ اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِیْعِ فَوُلِدَتْ لَهٗ عَلِیًّا وَاُمَامَةَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے سب سے بڑے حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ تھے پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے ابو العاص بن ربیع نے نکاح کیا

توحضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت علی اور امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا

۲۸۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۰ { زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدِ ابْنِ اَسَد بن عَبْدِ العُزّٰی بن قُصَیّ وَکَانَتْ اَکْبَرَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَھَا ابْنُ خَالَتِھَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِیْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی ابْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بن قُصَیّ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ وَکَانَتْ اَوَّلَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَ وَاُمُّ اَبِی الْعَاصِ ھَالَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدِ بن اَسَدِ بن عَبْدِ العُزّٰی بن قصی خالۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولدت زینب لابی العاص علیًّا وَاُمَامَۃَ اِمْرَاَۃً فَتُوُفِّیَ عَلِیٌّ وَھُوَ صَغِیْرٌ وَبَقِیَتْ اُمَامَۃُ فَتَزَوَّجَھَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خویلد کی بیٹی خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی صاحبزادی تھی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ان کے خالہ زاد ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی نے نبوۃ کے پہلے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صاحبزادی ہیں جن کا پہلے نکاح کیا اور ابو العاص کی ماں ھالۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی حضرت زینب بنت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی اور ابو العاص بن ربیع سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامۃ تھی علی بچپن ہی میں فوت ہو گیا اور امامۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زندہ رہیں تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا۔

۲۹۔ المستدرک ۴/۴۲ { حدثنی محمد بن القاسم العتکی ثنا الفضل بن محمد الشعرانی ثنا ابو صالح حدثنی اللیث عن عقیل عن ابن شِہَابٍ قَالَ اَکْبَرُ بَنَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبُ بنت خَدِیْجَۃَ۔

ابن شہاب سے یہ روایت ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے آپ سے بڑی بیٹی زینب بنت خدیجہ تھی۔

۳۱۔ بخاری شریف ۱/۲۴ { حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزُّرَقی عن ابی قتادۃ الانصاری اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَھَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا۔

ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے نماز کی حالت میں ہی آپ امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اپنی نواسی کو جو ابو العاص بن ربیعہ سے تھی اٹھائے ہوئے تو جب سجدہ فرماتے اس کو رکھ دیتے اور جب کھڑے ہونے اٹھا لیتے۔

۳۱۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۴ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنی یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال توفیت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول سنۃ ثمان من الھجرۃ۔

عمرو بن حزم نے کہا زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال سنہ آٹھ ہجری کی ابتدا میں ہوا۔

۳۲۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۴ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنی معاویۃ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ قال کانت ام ایمن ممن غسل زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سودۃ بنت زمعۃ و ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے دادا سے روایت کی فرمایا ام ایمن اور سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قبر میں نازل ہوئے۔

۳۳۔ المستدرک ۴/۴۶ { حدثنا ابو عمرو احمد بن الحسن الاصبہانی

ثنا ابو جعفر محمد بن عمر بن حفص ثنا اسحٰق بن ابراہیم بن شاذان ثنا سعید بن الصلت ثنا الاعمش عن ابی سفیان عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال توفیت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج بہا وخرجنا معہ فرأیناہ کئیبا حزینا فلما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرہا خرج ممتقع اللون وسألناہ عن ذلک فقال انہا کانت امرأۃ مسقامۃ فذکرت شدۃ الموت وعذاب القبر فدعوت اللہ ان یخفف عنہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا حضرت زینب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے جنازہ کے ساتھ خود تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو پریشان دیکھا تو جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی لڑکی زینب کی قبر میں داخل ہوئے پھر نکلے تو آپ کا رنگ مبارک زرد چمکیلا تھا اور اس کے متعلق ہم نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میری لڑکی کمزور عورت تھی۔ تو اس نے موت کی سختی اور قبر کی تکلیف کا ذکر کیا تو میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اے اللہ اس سے تخفیف فرمائے۔

ذکر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۴۔ الاستیعاب ۲/۷۲۷ { رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہا خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهَا بِنْتِ خُوَيْلِدٍ اَكْبَرُ بَنَاتِهٖ زَيْنَبُ ثُمَّ رُقَيَّةُ

رقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی آپ کی سب بیٹیوں سے بڑی حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا پھر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا تھیں۔

۳۵۔ **الاستیعاب ۲/۲۷** } ذکر ابو العباس محمد بن اسحاق السراج قَالَ سَمِعْتُ عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان الہاشمی قَالَ وُلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَوُلِدَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

جعفر بن سلیمان ہاشمی نے کہا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی پیدا ہوئیں اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس برس تھی اور آپ کی صاحبزادی رقیہ پیدا ہوئیں تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تینتیس ۳۳ برس تھی۔

۳۶۔ **الاستیعاب ۲/۲۷** } قال ابن شہاب فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ رُقَيَّةَ بِمَكَّةَ وَهَاجَرَ بِهَا مَعَهٗ اِلٰى اَرْضِ الْحَبْشَةِ وَوُلِدَتْ لَهٗ هُنَالِكَ ابْنًا فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ يُكْنٰى بِهٖ فَبَلَغَ الْغُلَامُ سِتَّ سِنِيْنَ فَنَقَرَ عَيْنَهٗ دِيْكٌ فَتَوَرَّمَ وَجْهُهٗ وَمَرِضَ وَمَاتَ وَقَالَ غَيْرُهٗ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ

رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَزَلَ فِيْ حُفْرَتِهٖ اَبُوْهُ عُثْمَانُ رضی اللہ تعالی عنہ۔

زہری نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے ساتھ مکے میں نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ایک لڑکا پیدا ہوا عبد اللہ اور اسی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ عبد اللہ چھ برس کو پہنچا تو اس کی آنکھ کو مرغ نے چونچ ماری تو آنکھ متورم ہوگئی بچہ بیمار ہوگیا اور اسی بیماری میں فوت ہوگیا۔

زہری کے سوا نے کہا کہ عبد اللہ بن عثمان رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمادی الاولی سنہ چار ہجری میں فوت ہوا اس وقت عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی عمر چھ برس کی تھی اور عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ تعالے عنہما کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور ان کی قبر کے دہانے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ اترے۔

۳۷۔ **طبقات ابن سعد ۸/۳۶** } رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ كَانَ تَزَوَّجَهَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ لَهَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ فَلَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاُنْزِلَ اللّٰہُ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ قَالَ لَہٗ اَبُوْلَھَبٍ رَاْسِیْ مِنْ رَاْسِکَ حَرَامٌ اِنْ لَّمْ تُطَلِّقْ اِبْنَتَہٗ فَفَارَقَہَا وَلَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِہَا وَاَسْلَمَتْ حِیْنَ اَسْلَمَتْ اُمُّہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَبَایَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھِیَ وَاَخَوَاتُہَا حِیْنَ بَایَعَتْہُ النِّسَاءُ وَتَزَوَّجَہَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَھَاجَرَتْ ۔

رقیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے نبوت کے پہلے نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالے نے تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ نازل فرمائی تو عتبہ کو اس کے باپ ابولہب نے کہا میری سر اور کی جانشینی تیرے لئے حرام ہے اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو عتبہ نے رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر آباد کئے چھوڑ دیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا مسلمان ہوئیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور ہجرت کی ۔

۳۸ - البدایۃ والنہایۃ $\frac{۵}{۳۰۸}$ { وَاَمَّا رُقَیَّۃُ فَکَانَ قَدْ تَزَوَّجَہَا اَوَّلًا اِبْنُ عَمِّہَا عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ

لَھَبٍ کَمَا تَزَوَّجَ اُخْتَہَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ اَخُوْہُ عُتَیْبَۃُ بْنُ اَبِیْ لَھَبٍ ثُمَّ طَلَّقَاھُمَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِہِمَا بُغْضَۃً فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ الخ ، فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ رُقَیَّۃَ وَھَاجَرَتْ مَعَہٗ اِلٰی اَرْضِ الْحَبْشَۃِ وَیُقَالُ اَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ رَجَعَا اِلٰی مَکَّۃَ کَمَا قَدَّمْنَا وَھَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَوَلَدَتْ لَہٗ اِبْنَہٗ عَبْدَ اللّٰہِ فَبَلَغَ سِتَّ سِنِیْنَ فَنَقَرَہٗ دِیْکٌ فِیْ عَیْنَیْہِ فَمَاتَ وَبِہٖ کَانَ یُکْنٰی اَوَّلًا ثُمَّ اکْتَنٰی بِابْنِہٖ عَمْرٍو وَتُوُفِّیَتْ وَقَدِ انْتَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِبَدْرٍ یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ وَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ بِالنَّصْرِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ وَجَدَھُمْ قَدْ سَاوَوْا عَلٰی قَبْرِھَا التُّرَابَ وَکَانَ عُثْمَانُ قَدْ اَقَامَ عَلَیْہَا یُمَرِّضُہَا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ وَاَجْرِہٖ وَلَمَّا رَجَعَ زَوَّجَہٗ بِاُخْتِہَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ اَیْضًا وَلِھٰذَا کَانَ یُقَالُ لَہٗ ذُوالنُّوْرَیْنِ ثُمَّ مَاتَتْ عِنْدَہٗ فِیْ شَعْبَانَ سَنَۃَ تِسْعٍ وَلَمْ تَلِدْ لَہٗ شَیْئًا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَوْ کَانَتْ عِنْدِیْ ثَالِثَۃٌ لَزَوَّجْتُہَا عُثْمَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَوْ کُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُہُنَّ عُثْمَانَ ۔

۳۹ - بخاری شریف $\frac{۱}{۵۲۳}$ ، $\frac{۲}{۵۷۴}$ { عثمن بن عفان القرشی خَلَفَہُ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَلَی ابْنَتِہٖ وَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ ۔

حضرت عثمان بن عفان قریشی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی حقیقی بیٹی کی بیماری کے لئے پیچھے چھوڑا اور اس کا مقررہ حصہ بدر کا ان کو عطا فرمایا۔

اس حدیث شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے چار امور ثابت ہوئے

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور محبت حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۲) شان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ جنگ بدر میں تشریف نہیں لے گئے بدریوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شمار بھی فرمایا اور حصہ دوسرے بدریوں جیسا عطا فرمایا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھی۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار کلی بھی ثابت ہوا جس کو چاہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور غازیوں میں شامل بھی فرمالیں بدر میں تشریف نہیں لے گئے لیکن پیارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بدریوں میں شامل فرمالیا۔

۴۰۔ المستدرک ۴/۶ } اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ البغدادی ثنا ابو علاثہ محمد بن عمرو بن خالد ثنا ابی ثنا ابن لھیعۃ ثنا ابو الاسود عن عروۃ فی تسمیۃ الذین خرجوا الی ارض الحبشۃ المرۃ الاولیٰ الی ہجرۃ الحبشۃ قبل خروج جعفر واصحابہ عثمان بن عفان مع امرأتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جو پہلی دفعہ مکہ معظمہ سے ہجرت

کر کے حبشہ کی طرف نکلے حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اس کے ساتھیوں سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ۔

۴۱۔ المستدرک ۴/۴۶ } سمعت ابا اسحٰق ابراہیم بن محمد بن محمد بن یحیٰی یقول سمعت ابا العباس محمد بن اسحاق یقول سمعت عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان الہاشمی یقول ولدت رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ ثلاث وثلاثین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن اسحٰق نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا کہتے تھے کہ رقیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی ولادت ہوئی اس وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تینتیس ۳۳ برس کی تھی۔

۴۲۔ المستدرک ۴/۴۷ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا احمد بن عبد الجبار ثنا یونس بن بکیر عن ابن اسحاق قال عاشت رقیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حتی تزوجھا عثمان رضی اللہ عنہ وولدت من رقیۃ غلاما یسمی عبد اللہ ومات وھو صغیر وکان عثمان یکنی بہ ذالک ابا عبد اللہ۔

ابن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زندہ رہیں حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک صاحبزادہ پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا اور بچپن میں ہی فوت

ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے نام سے ہی کنیت اور ابو عبد اللہ تھی۔

۴۳۔ المستدرک ۴/۴۴ { قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَیُقَالُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ مَاتَ فِیْ جُمَادِی الْاُوْلٰی سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّھُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِیْنَ۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا وصال جمادی الاولیٰ سنہ ۴ھ میں ہوا اس وقت حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی عمر شریف چھ برس کی تھی۔

۴۴۔ المستدرک ۴/۴۴ { حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبد اللہ المنادی ثنا یونس بن محمد ثنا فلیح عن ھلال بن علی بن اسامۃ عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ شَھِدْتُ دَفْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ وَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ جب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا وقت تھا تو میں اس وقت حاضر تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قبر پر تشریف فرما تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

۴۵۔ المستدرک ۴/۴۸ { اخبرنی ابو بکر بن ابی نصر الدارکی والحسن بن حکیم المروزیان بمرو قالا: انبا ابو الموجہ

انبا عبدان انبا عبد اللہ اخبرنی یونس بن یزید قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِھَابٍ بَلَغَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَ یَوْمَ بَدْرٍ لِعُثْمَانَ سَھْمَہٗ وَکَانَ قَدْ تَخَلَّفَ عَلٰی امْرَءَتِہٖ رُقَیَّۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصَابَتْھَا حَصْبَۃٌ فَجَآءَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ بَشِیْرًا بِالْفَتْحِ وَمَعَہٗ بُدْنَۃٌ وَعُثْمَانُ عَلٰی قَبْرِ رُقَیَّۃَ رضی اللہ عنہا یَدْفِنُھَا۔

ابن شہاب زہری نے کہا خدا بہتر جانتا ہے مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بدر کے دن حصہ عطا فرمایا حالانکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو چیچک لگی تھی پھر زید بن حارثہ فتح کی خوش خبری لے کر آیا اس کے ساتھ ایک اونٹ کا بچہ تھا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قبر پر ان کو دفن کر رہے تھے۔

۴۶۔ الاستیعاب ۲/۲۷ { وَاَمَّا وَفَاۃُ رُقَیَّۃَ فَالصَّحِیْحُ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ عُثْمَانَ تَخَلَّفَ عَلَیْھَا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھِیَ مَرِیْضَۃٌ فِیْ حِیْنَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی بَدْرٍ وَتُوُفِّیَتْ یَوْمَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ وَدُفِنَتْ یَوْمَ جَآءَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ بَشِیْرًا بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ بِبَدْرٍ۔

اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے لئے پیچھے رہے اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا بیمار تھیں اور بدر کے جنگ کے دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال ہوا اور جس دن زید بن حارثہ بدر کی فتح کی مبارک لے کر آیا اس دن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔

۴۷۔ الاستیعاب ۲/۲۸ ﴿ قال ابو عمر لا اختلاف بین اہل السیر ان عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ إنّما تخلّف عن بدرٍ علیٰ امرأتہٖ رُقَیَّۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ انَّہٗ ضُرِبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ وَ اَجْرِہٖ وَکَانَتْ بَدْرٌ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنَ الْہِجْرَۃِ۔

ابو عمر نے کہا کہ تاریخ والوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ اپنی عورت رُقَیَّۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے غزوہ بدر سے پیچھے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کا حصہ اور تنخواہ ان کو دی گئی اور غزوہ بدر رمضان شریف سنہ ۲ھ میں واقع ہوا تھا۔

۴۸۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۶ ﴿ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامھا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی کَانَ تَزَوَّجَہَا عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ لَہَبٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ قَالَ لَہٗ اَبُوْ لَہَبٍ رَاْسِیْ مِنْ رَاْسِكَ

حرامٌ اِنْ لَمْ تُطَلِّقْ اِمْرَاَتَہٗ فَفَارَقَہَا وَلَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِہَا وَ اَسْلَمَتْ حِیْنَ اَسْلَمَتْ اُمُّہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ وَ بَایَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھِیَ وَ اَخَوَاتُہَا حِیْنَ بَایَعَہُ النِّسَاءُ وَ تَزَوَّجَہَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ ہَاجَرَتْ مَعَہٗ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَۃِ الْہِجْرَتَیْنِ جَمِیْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّہُمَا لَاَوَّلُ مَنْ ہَاجَرَ اِلَی اللّٰہِ تعالٰی بَعْدَ لُوْطٍ وَکَانَتْ فِی الْہِجْرَۃِ الْاُوْلٰی قَدْ اَسْقَطَتْ مِنْ عُثْمَانَ سَقْطًا ثُمَّ وَلَدَتْ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِبْنًا فسماہ عبد اللّٰہ وَکَانَ عُثْمَانُ یُکْنٰی بِہٖ فِی الْاِسْلَامِ وَبَلَغَ سَنَتَیْنِ فَنَقَرَہٗ دِیْكٌ فِیْ وَجْہِہٖ فَطَمِرَ وَجْہُہٗ فَمَاتَ وَلَمْ تَلِدْ لَہٗ شَیْئًا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتُوُفِّیَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِبَدْرٍ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ عَلٰی رَاْسِ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَہْرًا مِنْ مُہَاجَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی کی حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے اظہار نبوۃ کے پہلے نکاح کیا تو جب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالے نے تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ نازل فرمائی تو عتبہ نے اپنے لڑکے کو کہا کہ اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق نہ دی تو میری بجاو گی تیرے لئے حرام ہے تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بغیر آباد کئے چھوڑ دیا اور حضرت رضی اللہ تعالے مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ

بنت خویلد ایمان لائیں اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ان کی تمام حقیقی بہنوں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بیعت کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف اکٹھے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اللہ تعالےٰ کی طرف پہلے مہاجرین ہیں ہجرۂ اولیٰ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ساقط ہو گئی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ کا ایک بیٹا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا ہوا تو آپ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا اور اسلام میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اسی کنیت ابو عبد اللہ سے یاد کیا جاتا تھا حضرت عبد اللہ کی دو برس کی عمر ہوئی تو اس کے منہ پر مرغ نے چونچ ماری تو اس کا منہ ورم ہو گیا پھر اسی مرض سے فوت ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر سے اس کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کوئی اولاد نہیں ہوئی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تھے رمضان کا مہینہ تھا اور ہجرت کے سترویں ماہ کی ابتدا تھی۔

رُقَیَّۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۔ الاصابہ $\frac{۸}{۹۱}$ } وَتَزَوَّجَهَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ لَهَبٍ قَبْلَ النُّبُوَّةِ فَلَمَّا بُعِثَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ رَاْسِیْ مِنْ رَاْسِكَ

حرام اِنْ لَمْ تُطَلِّقِ ابْنَتَهٗ فَفَارَقَهَا وَلَمْ یَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ الَّذِیْ عَلَیْهِ اَهْلُ السِّیَرِ اَنَّ عُثْمَانَ رَجَعَ اِلٰی مَكَّةَ مِنَ الْحَبَشَةِ مَعَ مَنْ رَجَعَ ثُمَّ هَاجَرَ بِاَهْلِهٖ اِلَى الْمَدِیْنَةِ وَمَرِضَتْ بِالْمَدِیْنَةِ لَمَّا خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی بَدْرٍ فَتَخَلَّفَ عَلَیْهَا عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَمَاتَتْ یَوْمَ وُصُوْلِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ مُبَشِّرًا بِوَقْعَةِ بَدْرٍ۔

رقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھی۔ نبوت سے پہلے ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا تو جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا ابو لہب نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اگر تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو میری سرداری کی سجادگی تیرے لئے حرام ہو گی تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو قریب جانے سے پہلے ہی طلاق دے دی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا اور تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ حبشے سے مکّے کی طرف رجوع کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مدینے میں بیمار ہو گئیں جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بدر سے پیچھے چھوڑ گئے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی علالت پر پھر جس دن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بدر کی فتح کی خوش خبری لے کر پہنچنے کے دن حضرت رقیہ رضی اللہ

تعالٰے عنہا کا وصال ہوا۔

ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۰۔ الاستیعاب ۲/۷۷۱ { أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُمُّهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَلَدَتْهَا قَبْلَ فَاطِمَةَ وَقِيلَ رُقَيَّةُ رضی اللہ تعالٰی عنہا فِيمَا ذَكَرَهُ مُصْعَبٌ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ إِنَّمَا تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُومٍ بَعْدَ رُقَيَّةَ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ تَحْتَ عُتَيْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ فَلَمْ يَبْنِ بِهَا حَتَّى بُعِثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا بُعِثَ فَارَقَهَا بِأَمْرِ أَبِيهِ إِيَّاهُ بِذَٰلِكَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَعْدَ مَوْتِ أُخْتِهَا رُقَيَّةَ وَكَانَ نِكَاحُهُ إِيَّاهَا فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ مَوْتِ رُقَيَّةَ وَكَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ تعالٰی عنہ إِذْ تُوُفِّيَتْ رُقَيَّةُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَفْصَةَ ابْنَتَهُ لِيَتَزَوَّجَهَا فَسَكَتَ عُثْمَانُ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَلَا أَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْهَا وَأَدُلُّهَا عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَفْصَةَ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُ وَكَانَ نِكَاحُهُ لَهَا فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَبَنَى عَلَيْهَا

فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ مِنَ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَتُوُفِّيَتْ فِي سَنَةِ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُوهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهَا عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَغَسَّلَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

ام کلثوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی ان کی والدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالٰے عنہا تھے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا سے پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کی ولادت ہوئی اور مصعب نے کہا ہے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی ولادت پہلے ہوئی۔ اور اس میں اختلاف نہیں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے نکاح کیا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا پہلے عتیبۃ بن لہب کے نکاح میں تھی عتیبۃ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کے قریب نہیں گیا حتٰی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوٰی نبوت کا اظہار فرمایا عتیبۃ نے اپنے باپ ابولہب کے حکم سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کو علیحدہ کر دیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہا نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے نکاح کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ۳ھ میں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے وصال کے بعد حضرت ام کلثوم سے نکاح کیا جب حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کو اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے نکاح کرنے کے متعلق پیش کش فرمائی حضرت عثمان

رضی اللہ تعالے عنہ خاموش ہے کیونکہ اپنے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کرنے کا ذکر فرماتے تھے۔ جب یہ بات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا میں عثمان کو اس سے بہتر بتاؤں اور حفصہ کو عثمان سے بہتر آدمی کا مشورہ نہ دوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس ہی ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا اور جمادی الاول میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر آباد ہوئیں اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کی نماز جنازہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھایا اور ۹ھ میں حضرت ام کلثوم کا وصال ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت فضل اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا اترے اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کو حضرت اسماء بنت عمیس اور صفیہ بنت عبد المطلب نے غسل دیا۔

۵۱۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۶ { أُمُّ كُلْثُوم بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَأُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِد بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزّٰى بْنِ قُصَيّ تَزَوَّجَهَا عُتَيْبَةُ بْنُ أَبِيْ لَهَبِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه

وسلم وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ قَالَ لَهُ أَبُوْهُ أَبُوْ لَهَبٍ رَأْسِيْ مِنْ رَأْسِكَ حَرَامٌ إِنْ لَمْ تُطَلِّقْ اِبْنَتَهُ فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَمْ تَزَلْ بِمَكَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَأَسْلَمَتْ مَعَ أُمِّهَا وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم مَعَ أَخَوَاتِهَا حِيْنَ بَايَعَهُ النِّسَاءُ وَهَاجَرَتْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَخَرَجَتْ مَعَ عِيَالِ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ تَزَلْ بِهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم خَلَفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَكَانَتْ بِكْرًا وَذٰلِكَ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ فِيْ جُمَادَى الْآخِرَةِ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ إِلٰى أَنْ مَاتَتْ وَلَمْ تَلِدْ لَهُ شَيْئًا وَمَاتَتْ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم لَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ۔ }

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کی والدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے عتیبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے قبل از اظہار نبوۃ نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ فرمایا اور اللہ تعالے نے آپ پر تبت یدا ابی لہب نازل فرمائی تو عتیبہ کے باپ ابولہب نے اپنے لڑکے عتیبہ کو کہا کہ اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو نہ طلاق دی

تو میری سرداری کی جانشینی تیرے لئے حرام ہو گی تو عتیبہ نے آپ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کو جدا کر دیا اور عتیبہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس نہیں گیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا ہمیشہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا اسلام لائیں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا بھی مسلمان ہو گئی اور جب دوسری عورتوں نے صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے اپنی بہنوں کے ساتھ اپنے والد حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اہل وعیال کے ساتھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے ہجرت کی اور آپ کے اہل وعیال میں زندگی بسر فرمائی پھر جب حضرت رقیہ بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی جگہ ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کنواری کا ہی نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ سے کر دیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا حقیقی بیٹی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا اور جمادی الآخر ۳ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رخصت ہوئیں اور آخر موت تک حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر زندگی گزاری اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم

رضی اللہ تعالے عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شعبان ۹ھ میں ہوا تو میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس دس لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے میں حضرت عثمان کے ہی نکاح میں دے دیتا۔

۵۲۔ المستدرک ۴/۴۹ } اخبرنی الحسین بن الحسن بن ایوب ثنا ابو حاتم الرازی ثنا عبد اللہ بن صالح المصری ثنا ابن لهيعة حدثني عقيل بن خالد عن ابن شهاب الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه أَنَّ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ مَغْمُومٌ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا عُثْمَانُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ الله وَأُمِّي هَلْ دَخَلَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلَيَّ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُولِ الله صلى الله عليه وسلم رَحِمَهَا الله وَانْقَطَعَ الصِّهْرُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ إِلَى الْآخِرِ الْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم أَتَقُولُ ذَالِكَ يَا عُثْمَانُ وَهَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَأْمُرُنِي عَنْ أَمْرِ الله عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُزَوِّجَكَ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ صَدَاقِهَا وَعَلَى مِثْلِ عِدَّتِهَا فَزَوَّجَهُ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم إِيَّاهَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ سے مغموم حالت میں ملاقات کی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تیرا کیا حال ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا

میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا لوگوں پر ایسی مصیبت آئی جب مجھے پہنچی اللہ تعالےٰ کے رسول کی صاحبزادی رحمہا اللہ تعالےٰ کا وصال ہو گیا جو دامادی رشتہ میرے اور آپ کے درمیان تھا وہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تو یہ کیا بات کر رہا ہے حالانکہ یہ جبریل تیرے پاس ہی اللہ تعالےٰ کے امر سے مجھے کہہ رہا ہے کہ میں تجھے رقیہ کی ہمشیرہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا اسی کے حق مہر پر اسی کی عدۃ پر تجھ سے نکاح کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کر دیا۔

۵۳۔ المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ بن محمد بن میکال ثنا عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ

الحافظ عبدان حدثنا ایوب بن محمد الوزان ثنا الولید ابن الولید ثنا عبد الرحمن بن ثوبان عن بکر بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن اُمِّ کُلْثُوْمَ بِنْتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَوْجِیْ خَیْرٌ اَوْ زَوْجُ فَاطِمَۃَ قَالَتْ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ زَوْجُکِ مِمَّنْ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَوَلَّتْ فَقَالَ لَہَا ھَلُمِّیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَتْ قُلْتَ زَوْجِیْ مِمَّنْ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ نَعَمْ اَزِیْدُکِ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ مَنْزِلَہٗ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِیْ یَعْلُوْہُ فِیْ مَنْزِلِہٖ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا خاوند عثمان رض بہتر ہے یا فاطمہ کا خاوند علی رض حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور میری یہ بات سن کر خاموش ہو گئے پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام کلثوم تیرا خاوند عثمان وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے منہ پھیر لیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر آ میں نے کیا کہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میرا خاوند وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم عثمان سے محبت کرتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں تمہیں اور زیادہ بتاتا ہوں میں جنت میں گیا تو میں نے عثمان کی جگہ دیکھی اپنے اصحاب سے میں نے اس کے مرتبے پر کسی کو بلند ہوتے نہیں دیکھا۔

۵۴۔ المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبید اللہ المنادی ثنا داؤد بن محبر ثنا

حشرج بن فرقد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لَمَّا مَاتَتْ رُقَیَّۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ وَقَالَ ھَلْ لَکَ فِیْ حَفْصَۃَ بِنْتِ عُمَرَ فَلَمْ یُرِدْ عَلَیْہِ شَیْئًا فَاَتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم لَعَلَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَا عُمَرُ اَنْ یَاْتِیَکَ بِصِہْرٍ ھُوَ خَیْرٌ لَکَ مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِابْنَۃِ

عمر وزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام کلثوم من عثمان و
قد کان قبل ذالک خطبھا ابو بکر وخطبھا عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنھما فلم یزوجھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر الشفیع لعثمان ما انا ازوج بناتی ولکن اللہ تعالیٰ یزوجھن

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا جب رقیہ بنت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے قریب سے گزرے اور کہا کہ میری بیٹی حفصہ کے نکاح کے متعلق تیرا کیا خیال
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو خبر دی تو رسول اللہ صلے اللہ
وسلم نے فرمایا اے عمر شاید اللہ تعالےٰ تجھے بہتر داماد لائے جو عثمان سے تیرے لئے بہتر
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے کیا اور پہلے اس کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ
نے بھی شادی کا پیغام بھیجا تو آپ نے ان سے نکاح نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سفارشی میں نہیں ہوں کہ میں اپنی بیٹیوں کا نکاح کردوں بلکہ
اللہ تعالےٰ خود حضرت عثمان سے میری لڑکیوں کا نکاح کرتا ہے۔

۵۵۔ المستدرک ۴/۴۸ } حدثنی ابو بکر محمد بن بالویہ ثنا ابراہیم
بن اسحاق الحربی ثنا مصعب بن عبد اللہ
الزبیری قال واسم ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

امیۃ زوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عثمان بعد رقیۃ
فی شھر ربیع الاول ودخلت علیہ فی جمادی الاخرۃ سنۃ
ثلاث وتوفیت وھی عند عثمان فی شعبان سنۃ تسع وکانت
ام عطیۃ الانصاریۃ التی ھی غسلتھا فی نسوۃ الانصار۔

ام کلثوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا نام امیۃ تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم سے ربیع الاول کے مہینے میں کیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا
جمادی الاخر ۳ھ میں تشریف لے گئے اور ان کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ
تعالےٰ عنہا کے پاس ہی شعبان ۹ھ میں ہوا اور ام عطیہ انصاریہ نے ان کو
غسل دیا جو انصار کی عورتوں کو غسل دیتی تھی۔

۵۶۔ المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا موسیٰ بن اسماعیل القاضی ثنا ابی ثنا
عبد الجبار بن سعید المساحقی ثنا سلیمان بن
بلال عن یحیی بن سعید قال ماتت رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتزوج عثمان ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔

یحیی بن سعید نے کہا کہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے نکاح کیا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر

اور دونوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

۵۷۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۸ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنا سفیان بن عیینۃ عن عمر بن عبد اللہ العنسی عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن فاطمۃ الخزاعیۃ عن اسماء بنت عمیس قالت انا غسلت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفیۃ بنت عبد المطلب وجعلت علیہ نعشا امرت بجرائد رطبۃ فواریتہا۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ میں نے خود ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور صفیۃ بنت عبد المطلب نے بھی اور حضرت ام کلثوم کے حکم کے موافق ان کا گہوارہ بھی بنایا گیا۔

۵۸۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۹ } ونزل فی حفرتہا علی بن ابی طالب والفضل بن عباس واسامۃ بن زید

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر میں علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اترے اور انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کو لحد میں اتارا۔

ذکر سیدۃ نساء الدنیا والآخرۃ رضی اللہ تعالے عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۹۔ الاستیعاب ۲/۷۴۹ } قال ابن سراج سمعت عبد اللہ محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولدت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا سنۃ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم وانکحہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ علی بن ابی طالب بعد وقعۃ احد۔

سلیمان بن جعفر ہاشمی فرماتے تھے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اکتالیس (۴۱) برس کے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت علی بن ابی طالب سے غزوہ احد کے بعد۔

۶۰۔ الاستیعاب ۲/۷۴۹ } وکان سنہا یوم تزویجہا خمس عشرۃ سنۃ وخمسۃ اشہر ونصفا وکانت سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشہر۔

اور نکاح کے دن حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر شریف پندرہ برس اور ساڑھے پانچ ماہ کی تھی اور حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی عمر شریف اکیس برس اور پانچ ماہ کی تھی۔

۶۱۔ الاستیعاب ۲/۷۵۰ } وقیل ان علیا تزوج فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہما علی اربع مائۃ وثمانین۔

اور بعض نے کہا ہے کہ علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا چار سو اسی حق مہر پر۔

۶۲۔ طبقات ابن سعد ۸/۱۹ } فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ولدتہا وقریش تبنی البیت وذلک قبل النبوۃ بخمس سنین۔

حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی والدہ خدیجہ بنت خویلد کی خویلد اسد کا بیٹا اسد عبد العزی عبد العزی قصی کا بیٹا حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ نساء العالمین کی ولادۃ اس وقت ہوئی جب قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے اور یہ نبوۃ سے پہلے پانچ برس کا واقعہ ہے۔

۶۳ - طبقات ابن سعد ۸/۲۲ { اخبرنا محمد بن الفضل عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم قال کان صداق بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَنِسَائِہٖ خَمْسَ مِائَۃِ دِرْھَمٍ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَنِصْفًا۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا حق مہر پانچ صد درہم تھے ساڑھے بارہ اوقیہ۔

فضائل حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا

۶۴ - الاستیعاب ۲/۷۵۰ { قال واخبرنا ابراهیم بن سعید قال حدثنا یحیی بن سعید عن یزید بن سنان ابی فروۃ عن عقبۃ بن یریم عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَدِمَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَاْتِیْ فَاطِمَۃَ ثُمَّ یَاْتِیْ اَزْوَاجَہٗ وَذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْث۔

ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی جنگ یا کسی سفر سے تشریف لاتے تو ابتدا مسجد سے فرماتے تو اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اپنے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کے پاس تشریف لاتے اور تمام حدیث کا ذکر کیا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی زبانی

حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا

۶۵۔ **الاستیعاب** $\frac{۲}{۷۵۱}$ } قال حدثنا محمد بن الصباح قال حدثنا عثمان بن عمر عن اسرائیل عن میسرہ بن حبیب

عن المنہال بن عمرو عن عائشۃ اُمِّ المُؤمِنِینَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّہا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَہَ کَلَامًا وَحَدِیْثًا بِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَاطِمَۃَ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْہَا فَقَبَّلَہَا وَرَحَّبَ بِہَا کَمَا کَانَتْ تَصْنَعُ ھِیَ بِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح کلام کرتے ہوئے حضرت فاطمۃ الزہرا کے سوا میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا تشریف لاتیں تو حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور اس کے ساتھ

فرماتے جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتیں۔

۶۶۔ **الاستیعاب** $\frac{۲}{۷۴۹}$ } وقال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم و زینب و لم یتزوج علی علیہا حتی ماتت رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنہم اجمعین۔

ابن عساکر $\frac{۲}{۳۶۱}$ } وَاَسْنَدَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا کَبَّرَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی آدَمَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ صُہَیْبٌ عَلٰی عُمَرَ اَرْبَعًا۔

۶۷۔ **طبقات ابن سعد** $\frac{۸}{۲۸}$ } اخبرنا محمد بن عمر وَھُوَ اَثْبَتُ عِنْدَنَا وَ تُوُفِّیَتْ لَیْلَۃَ الثَّلَاثَاءِ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ وَھِیَ اِبْنَۃُ تِسْعٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً اَوْ نَحْوِھَا۔

محمد بن عمر نے خبر دی ہمارے نزدیک وہ بڑا مضبوط ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال منگل کی رات ہوا رمضان شریف کی تیسری تاریخ سنہ گیارہ ہجری اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کی عمر انتیس ۲۹ برس کی تھی یا قریباً اس کے۔

۶۸۔ **طبقات ابن سعد** $\frac{۸}{۲۹}$ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنا قیس بن الربیع عن مجالد عن الشعبی قَالَ صَلّٰی عَلَیْہَا [illegible] رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَنْہَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا پر

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہانے نماز جنازہ پڑھی۔

۶۹۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۹ } اخبرنا شبابۃ بن سوار حدثنا عبد الاعلیٰ بن ابی المساور عن حماد عن ابراھیم قال

صَلّٰی اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَبَّرَ عَلَیْھَا اَرْبَعًا۔

ابراہیم نے کہا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار لڑکیوں کی ۶۹ حدیثیں پوری ہوئیں۔

علی رضا "مولوی صاحب ہم تو اپنے مذہب کی کتابوں کے قائل ہیں یا قرآن کی بات کو تسلیم کرتے ہیں میں نے سُنا ہے کہ حضور کی بیٹی صرف ایک ہی فاطمہ تھی تم نے ساتھ اور ہی بنا دیں یہ حضور کی پچھلگ لڑکیاں تھیں سگی نہ تھیں یہ تو سنیوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔

محمد عمر "مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے یہ آپ کی صاحبزادیاں پیدا ہوئیں کہنے والوں نے تو سوتیلی ان کو کہا نہیں تمہارے مسلمہ بارہ اماموں نے سوتیلی صاحبزادیاں فرمایا نہیں خداوند تعالےٰ نے صرف بنت کرکے فرمایا نہیں بلکہ بنات جمع کا لفظ فرمایا تاکہ تین سے زائد ثابت ہو جائیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر قرآن کریم میں

الاحزاب ۲۲/۸ } قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اپنے ازواج مطہرات اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو فرما دیجیے۔

(۱) پہلی دلیل تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تین اقسام کی عورتوں کا ذکر فرمایا اور تینوں پر لفظ جمع استعمال فرمایا (۱) ازواج (۲) بنات (۳) نساء المومنین ان تینوں میں کسی لفظ میں واحد کا شائبہ ہی نہیں بنت کا لفظ واحد کا کہاں سے لاؤ گے۔

(۲) بنات کا لفظ حقیقی بیٹیوں پر استعمال ہوتا ہے سوتیلی بیٹیوں پر نہیں ہوتا۔

(۳) بنات کی اضافت اللہ تعالےٰ نے کؔ خطاب کی طرف فرمائی تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ثابت ہو جائے اگر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پچھلی لڑکیاں ہوتیں تو بنات زوجتکؔ ہوتا بناتکؔ میں کؔ اضافی نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں ثابت کر دیں۔

اب اس لفظ بنات کی تشریح شیعہ تفسیر سے واضح کرتا ہوں۔

بنت کی تشریح شیعہ تفسیر

تفسیر مجمع البیان علامہ طبرسی ۲۸ } (وَبَنَاتُكُمْ) اے وَنِكَاحُ بَنَاتِكُمْ وَكُلُّ اِمْرَءَةٍ رَجَعَ نَسَبُهَا اِلَيْكَ بِالْوِلَادَةِ بِدَرَجَةٍ اَوْ دَرَجَاتٍ بِاِنَاثٍ رَجَعَ نَسَبُهَا اِلَيْكَ اَوْ بِذُكُوْرٍ فَهِيَ بِنْتُكَ۔

(اور تمہاری بیٹیاں (یعنی تمہاری بیٹیوں کا نکاح تمہارے ساتھ حرام ہے
بنت کی تشریح فرماتے ہیں)

بنت ہر اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کی نسب ولادۃ کے ساتھ تیری طرف رجوع کرے مونث کے ایک درجے سے یا کئی درجوں سے اس کی نسب تیری طرف رجوع کرے یا پوتی وہ بھی بیٹی ہے۔

علامہ نوری طبرسی نے جو امام الطائفۃ الشیعہ ہے اس نے فیصلہ کر دیا کہ جو اپنی عورت سے اپنی نسب سے پیدا ہو وہی بیٹی کہلاتی ہے جس بیٹی کی نسب آدمی کی طرف نہ ہو وہ اس آدمی کی بیٹی نہیں کہلا سکتی۔

قرآنی فیصلہ بنت کے متعلق

۴- اور جو شخص بنات سے سوتیلی بیٹی مراد لیتا ہے وہ بیچارہ علم عربی سے ناواقف ہے کیونکہ عربی زبان میں سوتیلی بیٹی یعنی بیوی کی پچھلی لڑکی کو ربیبہ کہا جاتا ہے۔ بنت کا لفظ اس پر دوسرے خاوند کے لیے استعمال ہوتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

النساء ۴/۴ | وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ۔

جن عورتوں سے تم نے دخول کیا ان کی گودوں میں جو تمہاری سوتیلی بیٹیاں ہیں

اور بیچارے منکرین بنات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم علم عربی سے ایسے کورے ہیں ان کو علم بھی نہیں کہ بنات کا لفظ سوتیلی بیٹی پر استعمال نہیں ہوتا اگر کوئی قرآنی اصطلاح سے بنات کے لفظ کو سوتیلی بیٹی میں شامل دکھا دے تو اس کو مبلغات پانچ روپے نقد انعام دیں

گے۔

ورنہ فقیر قرآنی اصطلاح کو شیعہ تفسیر سے دکھا دیتا ہے۔

سوتیلی لڑکیوں کی اصطلاح شیعہ تفسیروں سے

تفسیر مجمع البیان مطبع طہران از ابی علی طبرسی ۲/۳ } الرَّبَائِبُ جَمْعُ رَبِيبَةٍ وَهِيَ بِنْتُ زَوْجَةِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِهِ سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِتَرْبِيَتِهِ إِيَّاهَا فَهِيَ مَعْنَى مَرْبُوبَةٍ نَحْوُ قَتِيلَةٍ فِي مَوْضِعِ مَقْتُولَةٍ وَيَجُوزُ أَنْ تُسَمَّى رَبِيبَةً سَوَاءٌ تَوَلَّى تَرْبِيَتَهَا أَوْ لَمْ يَتَوَلَّ وَسَوَاءٌ كَانَتْ فِي حِجْرِهِ أَوْ لَمْ تَكُنْ لِأَنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَ بِأُمِّهَا فَهُوَ رَابُّهَا وَهِيَ رَبِيبَتُهُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الْفَاعِلِينَ وَالْمَفْعُولِينَ بِمَا يَقَعُ بِهِمْ۔

(وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ)

تفسیر عمدۃ البیان ۱/۲۲۵ } اور لڑکیاں تمہاری جو کہ بیچ گودوں تمہارے کی ہیں کہ تم ان کی پرورش کرتے ہو اور ربائب جمع ربیبہ کی ہے اور ربیبہ اس کو اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کی ماں کا دوسرا شوہر اس کی پرورش کرتا ہے یعنی تمہاری جوروؤں کی بیٹیاں جو کہ دوسرے شوہروں سے ہیں۔

شیعہ احادیث سے حقیقی ربعہ بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی بنات اربعہ کے متعلق

ا خصال لابن بابویہ ۲/۲۷ } حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوجید رضی اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد محمد بن خالد قال حدثنی ابو علی الواسطی عن عبد اللہ بن عصمۃ عن یحیی عبد اللہ عن عمرو بن ابی المقدام عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْزِلَہٗ فَاِذَا عَائِشَۃُ مُقْبِلَۃٌ عَلٰی فَاطِمَۃَ تُصَایِحُھَا وَھِیَ تَقُوْلُ وَاللّٰہِ یَا بِنْتَ خَدِیْجَۃَ اَمَا تَرَیْنَ اِلَّا اَنَّ لِاُمِّکِ عَلَیْنَا فَضْلًا وَاَیُّ فَضْلٍ کَانَ لَھَا عَلَیْنَا مَا ھِیَ اِلَّا کَبَعْضِنَا فَسَمِعَ مَقَالَتَھَا لِفَاطِمَۃَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَکَتْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَتْ ذَکَرَتْ اُمِّیْ فَتَنَقَّصَتْھَا فَبَکَیْتُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ مَہْ یَا حُمَیْرَاءُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بَارَکَ فِی الْوَدُوْدِ الْوَلُوْدِ وَاِنَّ خَدِیْجَۃَ رَحِمَہَا اللّٰہُ وَلَدَتْ مِنِّیْ طَاھِرًا وَھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَھُوَ الْمُطَھَّرُ وَوَلَدَتْ مِنِّی الْقَاسِمَ وَفَاطِمَۃَ وَرُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمٍ وَزَیْنَبَ وَاَنْتِ مِمَّنْ اَعْقَمَ اللّٰہُ رَحِمَہٗ فَلَمْ تَلِدِیْ شَیْئًا

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اپنے دولتکدہ پر تشریف لائے تو اچانک حضرت عائشہؓ حضرت فاطمہؓ کے سامنے کھڑی تھیں چیخ رہی تھیں اور عائشہ فرماتی تھیں خدا کی قسم اے خدیجہ کی بیٹی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری ماں کی کوئی ہم پر فضیلت تھی اور کونسی فضیلت اس کو ہم پر تھی ہمارے بعض کی مثل تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ان کی بات کو سنا تو جب حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا رو پڑیں تو آپ نے فرمایا اے بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں کس نے رلایا فرمایا اس نے میری والدہ کا ذکر کیا تو اس کی تنقیص کی تو میں رو پڑی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو غصہ آ گیا پھر فرمایا چھوڑ اے حمیرا ضرور اللہ تعالےٰ نے اچھی اولاد میں برکت فرمائی اور بیشک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے طاہر جس کا نام عبد اللہ ہے اور وہ مطہر ہے اور میری پشت سے قاسم جنا اور فاطمہ اور رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کو اور تو ان عورتوں سے ہے جس کے رحم کو اللہ تعالےٰ نے بانجھ بنایا تو نے کچھ جنا نہیں۔

کیوں جی اب تو شیعہ مذہب کی مستند کتاب سے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے آپ کی چار بیٹیاں حقیقی نسبی ثابت ہو گئیں اور جو چاروں کا منکر ہے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا منکر ہے۔

سائل " مولوی صاحب یہ حدیث منقطع ہے اس لئے حجت نہیں ہے۔

محمد عمر " یہ ہمارے مذہب کی بات سناتے ہو یہ مذہب شیعہ کی حدیث ہے اسلئے اصول حدیث شیعہ دیکھو یہ حدیث تمہارے نزدیک منقطع نہیں ہے سنیئے حدیث بھی حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت شدہ ہے اور آپ کی زبانی اصول حدیث سنیئے۔

قانون

حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ خدا کا فرمان ہے۔

اصول کافی ۲۹ { علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن احمد بن محمد عن عمر عبد العزیز عن هشام بن سالم وحماد بن عثمان

وغیرہ قالوا سمعنا ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیث ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المومنین وحدیث امیر المومنین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وحدیث رسول اللہ قول اللہ عزوجل۔

حماد بن عثمان وغیرہ نے کہا کہ ہم نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے میری میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی حدیث ہے اور حدیث میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی میرے دادے حضرت علی زین العابدین کی ہے اور حدیث زین العابدین حدیث حضرت حسین ؑ کی ہے اور حدیث حضرت حسین ؑ کی حدیث حضرت حسن ؑ کی ہے اور حدیث حضرت حسن ؑ کی حدیث امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کی ہے اور حدیث امیر المومنین کی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ کی ہے اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمان خداوندی ہے

کیوں جی! جعفری صاحب تم تو یار جعفری ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہو اور حضرت

جعفر صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ میری حدیث اللہ کا فرمان ہے۔

شیعہ دوستو! حضرت کا نعرہ لگا کر ایمان درست کر لو اگر جعفری بننا ہے تو اس اصول شیعہ کی اور وضاحت تمہاری ہی شرح سے عرض کر دیتا ہوں سن لیجیے

دوسرا جواب۔

الصافی شرح اصول کافی ۱/۱۷۱ { مراد اینست کہ حدیث مرا از ہر کدام کہ خواہی نقل میتوانی کرد و احتیاج بذکر واسطہ نیست چہ حدیث ما محض نقل است وخود رائی در آں نیست۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح تمہارے ملا خلیل شیعہ فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق فرمایا کہ میری حدیث جہاں سے چاہو نقل کر لو واسطے کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حدیث ہماری محض نقل ہی ہے اور اس میں خود رائی نہیں ہے

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ درہمہ طریق گمراہی

کیوں جناب۔ اب تو حضرت جعفر صادق ؓ کی حدیث بلا واسطہ کو بھی واسطے سے طلب نہیں کر سکتے کیونکہ پھر تم جعفری نہیں رہو گے بلکہ اعتراض واسطہ کرنے سے خود رائی کہلاؤ گے شیعہ نہیں کہلا سکتے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ شیعہ مذہب میں بارہ امام ائمہ معصومین ہیں۔ اس لئے ان سے غلطی تمہارے مذہب میں ممکن ہی نہیں اس لئے جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اماموں سے بلا واسطہ بھی ہوگی وہ حدیث متصل کا درجہ رکھے گی ورنہ ائمہ معصومیت میں فرق لازم آتا ہے۔

بولو نعرہ حیدری یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم جو فرمان الٰہی کا درجہ رکھتا ہے حضور کی زبانی چار بیٹیاں پڑھ کر سن کر آپ کی چاروں صاحبزادیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ایمان لاکر مومن بن جاؤ ورنہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور سمجھے جاؤ گے۔ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت امام جعفر صادق و امام محمد باقر علیہما السلام کا عقیدہ

حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق

(۲) قرب الاسناد لابی العباس عبداللہ بن جعفر الحمیری ص — قال وحدثنی مسعدۃ بن صدقۃ قال وحدثنی جعفر بن محمد (ع) عن ابیہ (ع) قال وُلِدَ لرسول اللہ (ص) من خدیجۃ القاسم والطاھر وام کلثوم ورقیۃ وفاطمۃ وزینب فَتَزَوَّجَ عَلِیٌّ (ع) مِنْ فَاطِمَۃَ (ع) وَتَزَوَّجَ اَبُو الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَھُوَ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ زَیْنَبَ وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَلَمْ یَدْخُلْ بِھَا حَتّٰی ھَلَکَتْ وَزَوَّجَہٗ رَسُوْلُ اللہِ (ص) مَکَانَھَا رُقَیَّۃَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اولاد پیدا ہوئی۔ قاسمؑ اور طاہرؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ام کلثومؓ اور رقیہؓ اور فاطمہؓ اور زینبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہن پھر نکاح کیا علیؑ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا ابو العاص بن ربیعہ نے جو بنی امیہ کی قوم سے تھا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دخول نہیں کیا تو وہ فوت ہوگئیں اور نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے ام کلثوم کی جگہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

کیوں بھی جعفری ہونے کا دعویٰ کرنے والو اگر صحیح جعفری ہو تو معتبر کتاب حدیث میں تمہارے مذہب کی اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کا صحیح فیصلہ فرما دیا اور آپ کے والد ماجد محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فیصلہ سنا دیا۔

ثابت ہوا کہ جعفری اور باقری حقیقۃً وہ ہیں جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کو تسلیم کرتے ہیں منکرین بنات حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نہ جعفری ہیں نہ باقری۔

ع — ورنہ در ہر طریق گمراہی

۳۔ وعنہ عن حماد بن عیسٰی قال سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام یَقُوْلُ مَا زَوَّجَ رَسُوْلُ اللہِ (ص) بِشَیْءٍ مِنْ بَنَاتِہٖ وَلَا تَزَوَّجَ امْرَأَۃً مِنْ نِسَاءِہٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ عَشَرَۃِ اُوْقِیَّۃٍ وَنَشٍّ۔

حماد بن عیسٰی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اپنی کسی بیٹی کا اور اپنی کسی بیوی کا نکاح نہیں کیا مگر دس لاوقیہ سے کم پر نکاح کیا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ کی ایک بیٹی نہ تھی بلکہ کئی تھیں جس کی تشریح آپ نے دوسری حدیث میں فرمائی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بنات حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق

۴۔ خصال لابن بابویہ المجلد الثانی ۳۷ } حدثنا ابی ومحمد بن الحسن رضی اللہ عنہما قالا حدثنا سعد بن عبد اللہ عن احمد بن ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن علی ابن حمزۃ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ قال ولد لرسول اللہ من خدیجۃ القاسم و الطاہر وھو عبد اللہ و ام کلثوم و رقیۃ و زینب و فاطمۃ و تزوج علی ابن ابی طالب فاطمۃ علیہا السلام و تزوج ابو العاص بن الربیع وھو رجل من بنی امیۃ زینب و تزوج عثمان بن عفان ام کلثوم فمات و لم یدخل بہا فلما ساروا الی بدر زوجہ رسول اللہ رقیۃ۔

ابو بصیر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حقیقی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی قاسم اور طاہر ان کا نام عبد اللہ تھا۔ ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ نکاح کیا علی بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ نے فاطمہ علیہا السلام سے اور نکاح کیا ابو العاص بن ربیع نے اور وہ بنی امیہ سے تھے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے پھر وہ فوت ہو گئیں اور ان کے ساتھ جامعت نہیں فرمائی پھر جب وہ جنگ بدر کی طرف چلے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا حضرت زینب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھنا

۵۔ کتاب الاستبصار ۱/۲۴۵ } علی بن الحسین عن عبدالرحمن بن ابی نجران وسندی بن محمد ومحمد بن الولید عن عاصم بن حمید عن یزید بن خلیفہ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فسألہ رجل من القمیین فقال یا ابا عبد اللہ اتصلی النساء علی الجنازۃ قال فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کان فیما ھذا یذکر المغیرۃ بن ابی العاص حدیثا طویلا و ان زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ توفیت و ان فاطمۃ علیہا السلام خرجت فی نسائہا فصلت علی اختہا۔

یزید بن خلیفہ نے کہا کہ میں حضرت جعفر صادق کے پاس تھا تو ایک آدمی تھی آپ سے سوال کیا کہ یا ابا عبد اللہؓ کیا عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں کہا راوی نے جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مغیرہ بن ابی ... کے خون ضائع ہونے کی بات فرما رہے تھے اور آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ... بلاشک زینب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی اور یقینی بات ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اپنی عورتوں میں نکلے تو آپ نے اپنی ہمشیرہ حضرت زینب پر نماز جنازہ پڑھی

۶۔ اصول کافی
کتاب الحجۃ
مطبع نولکشوری ۲۷۸
مطبع ایران ۱۱۶

وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَالنَّبِيُّ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يُوْلَدْ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وُلِدَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ۔

اور عبد المطلب فوت ہوئے اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً آٹھ برس کے تھے اور آپ نے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کیا اس وقت تقریباً ۲۲ یا ۲۳ برس کے تھے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اظہار نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے قاسم اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور اظہار نبوت کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہؓ پیدا ہوئے

۷۔ کتاب الامالی للشیخ الطوسی ۲۷

وروی ان امیر المومنین علیہ السلام دخل لفاطمۃ علیہا السلام بعد وفات اختہا رقیۃ عثمان لستۃ عشر یوما۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمہؓ کے قریب آپ کی بہن رقیہ زوجہ عثمانؓ کے وصال کے ۱۶ دس دن بعد گئے

۸۔ تہذیب الاحکام
۱ / ۲۸۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَالْعَنْ عَلٰى مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا۔

اے اللہ صلوٰۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر اور لعنت بھیج اس شخص کو جس نے تیرے نبی کو رقیہ کے متعلق تکلیف دی اے اللہ صلوٰۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم پر اور لعنت بھیج اس شخص پر جس نے ام کلثوم کے متعلق تیرے نبی کو تکلیف دی۔

۹۔ من لا یحضرہ الفقیہ
۴۰۷

روی محمد بن احمد الاشعری عن السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَتْ تَحْتَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَخَلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ نَوْفَلٍ۔

بے شک امامہ بنت عاص اور جس کی والدہ زینب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نکاح میں بعد حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد حضرت علی المرتضٰیؓ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے امامہ بنت عاص سے نکاح کیا۔

کیوں جی شیعہ صاحب آپ کے مذہب کی مستند سنن اربعہ کی حدیث سے ثابت ہوا کہ امامہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی تھیں اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی صاحبزادی زینبؓ کی لڑکی تھی اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے وصال کے بعد امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نکاح کیا اور امامہ حضرت زینبؓ کے بطن سے عاص کی بیٹی تھی تم امامہ بنت بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کو کسی اور کے بطن سے ثابت کر دو اپنی ہی کتب احادیث مسلمہ سنن اربعہ سے ثابت کر دو کہ امامہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کی نواسی نہ تھی یا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے امامہؓ سے نکاح نہیں کیا تو [illegible] انشاء اللہ العزیز

مبلغات

یک صد روپیہ بطور

انعام پیش کرے گا۔

ذرا خدا سے ڈرو جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی لڑکی حضرت علی المرتضیٰؓ کے نکاح میں ہو پھر بھی تم انکار کرو تو اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تم نے انکاری طریقہ سیکھا ہے اظہر من الشمس کا بھی تم انکار ہی کرتے ہو۔



بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت شیعہ کتب تواریخ سے

ابن شہر اشوب ۱/۸۸ } اولادہ من خدیجۃ القاسم وعبد اللہ وھما الطاھر والطیب واربع بنات زینب ورقیۃ وھی ام کلثوم وھی امنہ وفاطمہ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہؓ سے قاسم اور عبد اللہ ان کی کنیت طاہر اور طیب اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اس کو امنہ بھی کہا جاتا ہے اور فاطمہ۔

وَاَمَّا رُقَیَّۃُ فَتَزَوَّجَھَا عُتْبَۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمَ تَزَوَّجَھَا عُتَیْبَۃُ وَھُمَا اِبْنَا اَبِیْ لَھَبٍ فَطَلَّقَاھُمَا فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ رُقَیَّۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَوُلِدَتْ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ لَمْ یُجَاوِزْ سِتَّ سِنِیْنَ۔

اور لیکن رقیہ ان سے نکاح کیا عتبہ نے اور ام کلثوم ان سے نکاح کیا عتیق نے اور وہ دونوں ابولہب کے بیٹے تھے تو ان دونوں نے ان کو طلاق دے دی پھر نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رقیہؓ سے مدینہ طیبہ میں حضرت عثمانؓ کا حضرت رقیہؓ سے لڑکا عبد اللہ پیدا ہوا اور چھ سال سے زیادہ عمر کا نہیں ہوا۔

"علی رضا" تو یہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کی لڑکیاں ہوں اور ابولہب کے بیٹے کفار کے نکاح میں ہوں یہ ممکن ہی نہیں۔

"محمد عمر" افسوس ہے دوست تم نے تو مذہب کو اپنی عقل کے سانچے میں ڈھالا ہوا ہے

جو تمہاری عقل نے صحیح کر دیا وہ صحیح اور جو تمہاری عقل غلط کر دے وہ غلط …
تھوڑا سا دین کو بھی دخل دے دو تو تم کبھی غلط راستے پر نہ جاؤ پہلے …
تک اپنے دعوی نبوت کا اظہار یا اعلان نہیں فرمایا تب تک کوئی …
مکلف نہیں ہو سکتا پہلے جب اپنے دعوی نبوت کا اعلان نہیں فرمایا …
کفر کیسے لگ سکتے ہو اور جب فتوی کفر نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و…
قریش خاندان ہی نہ کرتے تو اور کہاں کرتے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ …
اعلان نبوت فرمایا۔ تو مکلف ہوتا ہے۔

ابن شہر آشوب ۱/۱۱۵ } تزوّج ابو العاص بن ربیع زوج بنت النبی علیہ …

اخبار ماتم ۸۵ } فی البحار و سئل بزل الهروی الحسین بن روح … بنات رسول اللہ فقال اربع

جلد عاشر بحار میں یہ تزل لکھا ہے کہ بزل ہروی نے حسین بن روح سے …
دختران رسول خدا کتنی پیدا ہوئیں جواب دیا کہ چار بنات مصطفےٰ تھیں۔ …
افضل فقال فاطمة قال و لم صارت افضل الخ

دربیان احوال اولاد امجاد آنحضرت است

۱۱ حیات القلوب ۲/۱۸ } در قرب الاسناد معتبر از حضرت … کردہ است کہ از برائے رسول …
متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب ۔ فاطمہ را آنحضرت …
تزویج نمود و تزویج کرد با ابو العاص ابن ربیع کہ از بنی امیہ بود زینب را و …

ام کلثوم را و پیش از آنکہ بخانہ آن برود برحمت الٰہی واصل شد و بعد از و حضرت رقیہ را باو تزویج نمود۔

۱۲ حیات القلوب ۲ } و ابن بابویہ بسند معتبر از آنحضرت روایت کردہ است کہ از برائے حضرت رسول متولد شد. از خدیجہ قاسم و طاہر و نام طاہر عبداللہ بود و ام کلثوم و رقیہ و زینب و فاطمہ و حضرت امیر المومنین فاطمہ را تزویج نمود و تزویج نمود زینب را ابو العاص بن ربیعہ و او مردے بود از بنی امیہ و عثمان بن عفان ام کلثوم را تزویج نمود پیش از آنکہ بخانہ او برود برحمت الٰہی واصل شد پس چوں بجنگ بدر رفتند حضرت رسول رقیہ را با و تزویج نمود و مشہور آنست کہ دختر آنحضرت چہار بودند وہمہ از حضرت خدیجہ بوجود آمدند اول زینب و حضرت پیش از بعثت و حرام شدن دختر بکافران داون او را بابی العاص بن ربیع تزویج نمود و امامہ دختر ابی العاص از و بوجود آمد و حضرت امیر المومنین بعد از حضرت فاطمہ بمقتضائے معیت آنحضرت امامہ را بنکاح خود در آورد و بعد از شہادت آنحضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب او را بحبالہ خود در آورد و ابن بابویہ بسند معتبر روایت کردہ است کہ امامہ بنت ابو العاص کہ دختر زینب بود و بعد از وفات حضرت فاطمہ حضرت امیر المومنین او را تزویج نمود۔

۱۳ حیات القلوب ۲/۱۹ } زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت و بروایتے در سال ہشتم برحمت ایزدی واصل شد دوم رقیہ گویند کہ او را پسر ابو لہب تزویج نمود در مکہ و پیش از دخول او را طلاق گفت و در مدینہ عثمان او را تزویج نمود و عبداللہ از و بوجود آمد و در کودکی مرد و رقیہ در مدینہ برحمت ایزدی واصل شد در ہنگامے کہ جنگ بدر رود۔

ملا باقر مجلسی صاحب حیات القلوب جلد دوسری صفحہ سات سو اٹھارہ پر لکھا
ہیں کہ قرب الاسناد میں معتبر سند کے ساتھ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی اولاد جو اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہا سے پیدا ہوئی وہ یہ ہیں طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب اور
فاطمہ کا حضرت امیر المومنین سے نکاح کیا اور زینب کا ابو العاص بن ربیعہ جو بنی امیہ سے
تھا۔ نکاح کیا اور ام کلثوم کا عثمان بن عفان کے ساتھ نکاح کیا اس کے گھر جانے سے
پہلے اس کا وصال ہو گیا اور بعد اس کے عثمان بن عفان کے ساتھ رقیہ کا نکاح کیا اور
ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی
اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم اور طاہر اور طاہر کا نام عبد اللہ تھا اور
ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین سے
کیا اور زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیعہ سے کیا اور ابو العاص بنی امیہ سے تھا اور
عثمان بن عفان سے ام کلثوم کا نکاح کیا عثمان کے گھر جانے سے پہلے ہی اس کا وصال
ہو گیا جنگ بدر کو جب باہر گئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان سے رقیہ
کا نکاح کر دیا مشہور یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار لڑکیاں تھیں اور تمام
ہی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئیں پہلی زینب حضرت نے قبل از بعثت اور کفار کو لڑکی دینا
حرام ہونے سے قبل آپ نے ابو العاص بن ربیع سے نکاح کر دیا اور ابو العاص سے زینب
کی ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئی اور حضرت امیر المومنین نے بمقتضائے وصیت حضرت
فاطمہ حضرت فاطمہ کے وصال کے بعد امامہ کو اپنے نکاح میں لے آئے اور امیر المومنین
علیہ السلام کی شہادت کے بعد امامہ کو مغیرہ بن نوفل بن عبد المطلب اپنے نکاح میں لایا

اور ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ امامہ بنت ابو العاص جو زینب
کی لڑکی تھی حضرت فاطمہ کے وفات کے بعد حضرت امیر المومنین نے اس سے نکاح کیا۔

حیات القلوب ۲/۷۱۹ } زینب کا مدینہ میں ۷ھ یا ۸ھ میں وصال ہوا اور رقیہ
جس کا نکاح ابو لہب کے لڑکے کے ساتھ مکے میں ہوا
تھا اور قبل از دخول اس کو اس نے طلاق دے دی مدینہ میں عثمان نے اس سے
نکاح کر لیا اور اس سے عبد اللہ پیدا ہوا اور بچپن میں ہی فوت ہو گیا اور رقیہ مدینہ میں
جنگ بدر کے موقعہ پر فوت ہو گئی۔

و سوم ام کلثوم واو را نیز عثمان بعد از رقیہ تزویج نمود۔

۱۴۔ حیات القلوب ۲/۷۲۸ } اول زنے کہ آنحضرت تزویج نمود خدیجہ دختر خویلد
بود۔ و چہار دختر از برائے حضرت آورد زینب
و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ۔

۱۵۔ تحفۃ العوام ۱۱۳ } اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاھِرِ
اِبْنَیْ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ
نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ بِنْتِ
نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا۔

۱۶۔ حیات القلوب ۲/۴۴۶ } و عبد اللہ پسر رقیہ کہ از عثمان بہم رسیدہ بود فوت شد۔

۱۷۔ حیات القلوب ۲/۲۳۰ } پس یازدہ مرد و چہار زن خفیہ از اہل مکہ گریختند و بجانب
حبشہ رواں شدند و از جملہ آنہا عثمان بود و رقیہ دختر
حضرت رسول ﷺ کہ زن او بود۔

۱۸۔ ناسخ التواریخ $\frac{2}{444}$ } عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نسب او با رسول خدائے در عبد

مناف پیوستہ شود کنیت او ابو عبد اللہ بود چہ پسرے کہ از رقیہ دختر رسول خدا داشت

نامش عبد اللہ بود۔

۱۹۔ منتهی الامال مولفہ شیخ عباس قمی $\frac{1}{79}$ } در قرب الاسناد از حضرت صادق علیہ السلام روایت شدہ است کہ از برائے رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ از خدیجہ متولد شدند طاہر وقاسم وفاطمہ وام کلثوم ورقیہ وزینب وتزویج نمود فاطمہ را بحضرت

امیر المومنین علیہ السلام وزینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی

امیہ بود وام کلثوم را بعثمان بن عفان وپیش از آنکہ بخانۂ عثمان برود برحمت الہی

واصل شد وبعد از و حضرت رقیہ را با و تزویج نمود پس از برائے حضرت رسول صلے اللہ

علیہ والہ در مدینہ ابراہیم متولد شد از ماریہ قبطیہ کہ بہدیہ فرستادہ بود از برائے آنحضرت

او را پادشاہ اسکندریہ با شترا شہبی و بعضی از صدایائے دیگر فقیر گوید آنچہ مشہور است

ومورخین نوشتہ اند تزویج ام کلثوم بعثمان بعد از وفات رقیہ است ورقیہ در سال دوم

ہجری در ہنگامے کہ جنگ بدر بود وفات کرد وشیخ طبرسی وابن شہر آشوب روایت

کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت عباد از غیر خدیجہ بہم نرسید مگر ابراہیم کہ از ماریہ بوجود آمد۔

قرب الاسناد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ والہ کی اولاد حضرت سے پیدا ہوئی طاہر وقاسم وفاطمہ وام کلثوم ورقیہ و

زینب اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین سے ہوا اور زینب کا ابو العاص بن

ربیع سے نکاح ہوا جو خاندان بنی امیہ سے تھا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے ہوا

... گھر جانے سے پہلے اس کا وصال ہو گیا اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ

... حضرت رقیہ کا عثمان سے نکاح کیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے مدینہ میں

... حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالے عنہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوا جو رسول اللہ

... علیہ وسلم کو اسکندریہ کے بادشاہ نے ماریہ اور اشترا شہبی اور دوسرے کئی

... کے ساتھ پیش کیا تھا شیخ عباس قمی کہتا ہے مورخین نے لکھا ہے کہ مشہور ہے کہ

... نکاح عثمان کے ساتھ رقیہ کی وفات کے بعد ہوا اور رقیہ کا وصال سنہ ۲ ھ

... بدر کے موقعہ پر ہوا اور شیخ طبرسی اور ابن شہر آشوب نے روایت کیا

... صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک سوائے خدیجہ کے اور کسی عورت سے نہیں

... ابراہیم جو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے۔

... شیخ عباس قمی منتهی الامال $\frac{1}{79}$ } تزویج زینب بابی العاص پیش از بعثت وحرام شدن دختر بکافران بود واز زینب امامۃ دختر ابی العاص بوجود آمد وحضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد از فاطمہ

... علیہا بمقتضائے وصیت آنمخدرہ او را تزویج فرمود ونقل شدہ کہ ابو العاص

... اسیر شد وزینب قلادۂ کہ حضرت خدیجہ با و دادہ بود و نیز دختر حضرت رسول

... اللہ علیہ وآلہ فرستاد برائے فدائے شوہر خود چوں حضرت نظرش بر قلادہ افتاد

... یاد نمود ورقت کرد واز اصحاب طلب نمود کہ فدائے او را ببخشند وابو العاص

... را رہا کنند صحابہ چنیں کردند حضرت از ابو العاص شرط گرفت کہ چوں بمکہ برگرد

... بخدمت آنحضرت فرستد وبشرط خود وفا نمود وزینب را فرستاد وبعد از آں خود

... مسلمان شد وزینب در مدینہ بسال ہفتم وبقولے در سال ہشتم ہجرت رحمت ایزدی

واصل شد منہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا کا نکاح ابو العاص کے ساتھ اظہار نبوت سے پہلے اور کافروں کے لیے مومنہ دختر کے ساتھ نکاح حرام ہونے سے پہلے ہوا حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وصال کے بعد بمقتضائے وصیت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور منقول ہے کہ ابو العاص جنگ بدر میں قیدی ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا نے اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا ہار جو ان کو ان کی ماں نے دیا تھا ابو العاص کے فدیے کے لیے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کیا جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر پاک ہار پر پڑی حضرت خدیجہ کو یاد کیا اور رو پڑے اور اصحاب سے مطالبہ کیا کہ ابو العاص کا فدیہ معاف کر دو اور ابو العاص کو بغیر فدیے کے بری کر دو صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے یہ شرط کی کہ جب مکے واپس جائے تو حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا کو حضرت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دے ابو العاص نے شرط کو پورا کرتے ہوئے حضرت زینب کو بھیج دیا بعد ازاں خود مدینے پہنچ کر مسلمان ہو گیا حضرت زینب کا مدینہ طیبہ میں ۷ھ یا ۸ھ وصال ہو گیا ۔

شیخ عباس قمی مصنف منتھی الامال بقلم خود

اہل سنت و جماعت اور شیعہ مذہب کی کتب احادیث صحیحہ و تفاسیر و تواریخ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر کوئی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مسلمہ چار حقیقی صاحبزادیوں کا شک کرے

یا انکار کرے تو وہ میدان حشر میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین میں شمار ہوگا کیونکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کو غیر کی طرف منسوب کرنا یہ قرآن و حدیث اور مذہب حنفیہ کے اصول کے خلاف ہے ۔

یک صد روپیہ
انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایک حدیث ایسی دکھا دے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان علیہم اجمعین آپ کی ربائب تھیں کیونکہ عربی میں پچھلگ لڑکی کو ربیبہ کہا جاتا ہے اور ربیبہ کی جمع ربائب تم ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ یہ تینوں آپ کی ربائب تھیں یا قرآن کریم سے جیسا کہ فقرہ نے وَبَنَاتِكَ کا خطاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کر کے حقیقی بنات کا دکھایا ہے دریائے قرآن سے دکھا دو تو بھی یک صد روپیہ نقد انعام لو ورنہ مخالفین مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم و دشمنان اہل بیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اسواریاں اور اسلحہ کے اسماء

مستدرک ۲/۶۰۸ { حدثنا ہ احمد بن یحیی المقری بالکوفہ ثنا عبد اللہ بن غنام ثنا ابراھیم بن اسحٰق الجعفی ثنا جان بن علی عن ادریس الاودی عن الحکم عن یحیی بن الجزار عن علی قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَسٌ یُقَالُ لَہٗ الْمُرْتَجِزُ وَنَاقَتُہٗ الْقَصْوٰی وَبَغْلَتُہٗ دُلْدُلُ وَحِمَارُہٗ عُفَیْرٌ وَدِرْعُہٗ الْفُضُوْلُ

وَسَيْفُهٗ ذُوْالْفِقَارِ ۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام مُرْتَجَز تھا اور اپنی اونٹنی کا نام قُصْوٰی اور آپ کی خچر کا نام دُلْدُل تھا اور آپ کے گدھے کا نام عفیر تھا اور آپ کی ذرع کا نام فضول تھا اور آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا ۔

پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر پاک آپ کے ازواج مطہرات کا ذکر خیر بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد پاک کا ذکر مختصراً عرض کیا گیا اور کچھ مختصراً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت بنوی صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات عرض کئے گئے ۔

اب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو جو [illegible]ے تھے اور جن اصحاب نے شمولیت فرمائی ان کا مختصراً ذکر کرتا ہوں ۔

[illegible]ال ۱/۳۸۶ } وَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَهْلِ السِّيَرِ وَاصْطِلَاحُهُمْ غَالِبًا اَنْ يُّسَمُّوْا كُلَّ عَسْكَرٍ حَضَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ الْكَرِيْمَةِ غَزْوَةً وَمَا لَمْ يَحْضُرْهُ بَلْ اَرْسَلَ بَعْضًا [illegible]ا بِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ سَرِيَّةً وَبَعْثًا ۔

[illegible] اور مورخین کی عادۃ ہے اور ان کی اکثر اصطلاح ہے کہ جس فوجی لشکر میں [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما ہوں اس کو غزوۃ کہتے ہیں اور جس میں آپ نہ [illegible]ے جائیں بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے بعض اصحاب کو بھیج دیں اس کو سریہ اور [illegible] کہتے ہیں ۔

[illegible]ال ۱/۳۸۶ } وَكَانَ عَدَدُ مَغَازِيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِيْ خَرَجَ فِيْهَا بِنَفْسِهٖ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَانَتْ سَرَايَاهُ الَّتِيْ بَعَثَ [illegible]ا سَبْعًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَرِيَّةً ۔

[illegible]ن جنگوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس ہیں اور جن [illegible] نے اپنے اصحاب کو بھیجا وہ سینتالیس ہیں جن کا نام سریہ رکھا گیا ۔

[illegible]ات ابن سعد ۲/۵ } وَكَانَ عَدَدُ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ غَزَا بِنَفْسِهٖ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ غَزْوَةً وَكَانَتْ سَرَايَاهُ [illegible] بِهَا سَبْعًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَرِيَّةً وَكَانَ مَا قَاتَلَ فِيْهِ مِنَ الْمَغَازِيْ تِسْعَ [illegible]اتٍ بَدْرُ الْقِتَالِ وَاُحُدٌ وَالْمُرَيْسِيْعُ وَالْخَنْدَقُ وَقُرَيْظَةُ وَخَيْبَرُ وَفَتْحُ

وَحُنَیْنٌ وَ الطَّائِفُ فَهٰذَا مَا اجْتَمَعَ لَنَا عَلَیْهِ ۔

جن غزوات میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس ۲۷ تھے اور ستاون میں فوجی لشکروں کو کفار کے مقابلے میں بھیجا اور نو جنگوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود لڑائی فرمائی غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ مریسیع غزوہ خندق غزوہ قریظہ غزوہ خیبر غزوہ فتح مکہ غزوہ حنین غزوہ طائف ۔

اہم غزوات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	تاریخ	تعداد صحابہ کرام	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	بالمقابل	فتح یا واپسی
۱۔ غزوہ ابواء مقام ابواء	صفر سنہ ۲ھ	خوج فی المہاجرین لیس فیہم انصاری تمام مہاجرین	لواء ابیض سفید جھنڈا } چاروں خلفاء موجود	حمزہ بن عبدالمطلب	بالمقابل	واپسی
۲۔ غزوہ بواط بواط	ربیع الاول سنہ ۲ھ	غزوہ مائتین دوصد ذی	لواء ابیض سفید جھنڈا } چاروں خلفاء موجود	سعد بن معاذ	امیہ بن خلف الجمحی مع دو ہزار کید	واپسی

اہم غزوات	مقام	تاریخ	تعداد صحابہ کرام	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	[illegible]	بالمقابل	فتح یا واپسی
۳۔ غزوہ طلب کرز بن جابر الفہری	سفوان	ربیع الاول سنہ ۲ھ		لواء ابیض سفید جھنڈا	علی بن ابی طالب	زید بن حارثہ	کرز بن جابر الفہری	
۴۔ غزوہ ذی العشیرہ	ذوالعشیرہ	جمادی الآخر سنہ ۲ھ	مائتین من المہاجرین دو سو مہاجرین	لواء ابیض سفید جھنڈا	حمزہ بن عبدالمطلب	ابا سلمہ بن عبدالاسد		بلا مقابلہ واپسی
۵۔ غزوہ بدر	بدر	۱۷ رمضان سنہ ۲ھ بروز جمعہ	ثلثمائۃ وثلاثۃ عشر و کان المہاجرین ستۃ وسبعین وسبع ومائتان من الانصار تین سو تیرہ مہاجرین چھتر مہاجرین اور دو سو سات انصار	لواء المہاجرین مع مصعب بن عمیر لواء الخزرج مع الحباب بن منذر و لواء الاوس مع سعد بن معاذ		عمرو بن ام کلثوم	تسعمائۃ وخمسین	فتح

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ رضی اللہ	جھنڈا	جسکو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	کیفیت	فتح یا واپسی
۶۔ غزوہ بنی قینقاع	۱۵ شوال ۲ھ بروز ہفتہ		وارا جیض سفید جھنڈا	حمزہ بن المطلب	ابو لبابہ بن عبدالمنذر العمری	یہود خلفاء عبداللہ بن ابی بن سلول	دکانوا اشجع یہود	
۷۔ غزوہ السویق	۵ ذی الحج ۲ھ	مائتی رجل من المہاجرین دو سو مہاجرین			ابو لبابہ بن عبدالمنذر العمری		لم یلحقوا بہم ملاقات نہیں ہوئی	
۸۔ غزوہ قرقرۃ الکدر	۱۵ محرم ۳ھ	مائتی رجل دو سو آدمی		علی بن ابی طالب	عبداللہ بن ام کلثوم			

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۹ غزوہ غطفان الی نجد	ربیع الاول ۳ھ					دعثور بن حارث		
۱۰۔ غزوہ بنی [illegible]	جمادی الاول ۳ھ	ثلاث مائۃ رجل [illegible]			ابن ام مکتوم		واپسی	

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم	جھنڈا	جس کو ملا	کس کو چھوڑا		
۱۴۔ غزوہ بدر الموعد	ذوالقعدہ ۴ھ			علی المرتضیٰ	عبداللہ بن رواحہ		
۱۵۔ غزوۃ ذات الرقاع	۱۰ محرم ۴ھ بروز ہفتہ	اربعمائۃ وقیل سبعمائۃ			عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ		
۱۶۔ غزوۃ دومۃ الجندل	ربیع الاول ۵ھ	الف			سباع بن عرفطۃ الغفاری	واپسی کفار	بھاگ گئے باقی مسلمان ہوگئے

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم	جھنڈا	جسکو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۱۷۔ غزوۃ المریسیع	۲ شعبان ۵ھ		دفع رایۃ المہاجرین الی ابی بکر الصدیق وراية الانصار الی سعد بن عبادہ		زید بن حارثہ	حارث بن ابی ضرار		اسی غزوہ میں واقعہ افک ہوا

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۱۱۔ غزوہ احد	۵ شوال ۳ھ	سبع مائۃ		فعقد ثلاثۃ الویۃ فدفع لواء الاوس الی اسید بن حضیر و دفع لواء الخزرج الی الحباب بن منذر و یقال الی سعد بن عبادہ و دفع لواء المہاجرین الی علی بن ابی طالب	عبد اللہ بن ام کلثوم	ثلاثۃ الاف لعیر ثلاثۃ الاف رجل تین ہزار اونٹ اسوار	کفار کے حملے کو پسپا کر دیا	

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ	جھنڈا	جس کو ملا	کس کو چھوڑا
۱۲۔ غزوہ احد حمراء الاسد	۸ شوال ۳ھ بروز ہفتہ				
۱۳۔ غزوہ بنی نضیر	ربیع الاول ۴ھ جمعۃ			علی المرتضی	ابن ام کلثوم

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۱۸۔ غزوۃ الخندق وھی غزوۃ الاحزاب	۲ ذو القعدۃ ۵ھ	ثلاثۃ الاف تین ہزار		بحملوا الانصار سعد بن عبادہ وبحمل لواء المہاجرین زید بن حارثۃ	عبد اللہ بن ام کلثوم	اربعۃ آلاف عشرۃ الاف دس ہزار	(فرجعو)	عقد والواد فی دار السندہ وحملہ عثمان بن طلحۃ بن ابی طلحۃ وقادوا معہم ثلاثمائۃ فرس وکان معہم الف وخمسمائۃ بعیر وکان عباد بن بشر علی حرس قبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع غیرہ من الانصار یحرسونہ کل لیلۃ۔
۱۹۔ غزوہ بنی قریظۃ	۲۳ ذی قعدۃ ۵ھ بدھ وار	ثلاثۃ الاف تین ہزار		علی بن ابی طالب	عبد اللہ بن ام کلثوم			
۲۰۔ غزوہ بنی لحیان	ربیع الاول ۶ھ	مائتی رجل دو سو آدمی		لعث ابا بکر	عبد اللہ ابن ام کلثوم			۳۰۵ ص ابن سعد وصار المحس الی محیۃ بن حجر الزبیدی اذا ولحمہم الاخرم الاسدی وعلی اثرہ ابو قتادۃ فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اثر ابی قتادۃ المقداد فولی المشرکون مدبرین

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پیچھے محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۲۱۔ غزوۃ الغابۃ	ربیع الاول		ؤ	مقداد بن عمرو	عبداللہ بن ام کلثوم وخلف سعد بن عبادہ فی ثلثمائۃ من قومہ یحرس المدینۃ			وقد قتل ابوقتادہ مسعدۃ فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسہ وسلاحہ
۲۲۔ غزوۃ حدیبیۃ یعنی بیعۃ الرضوان	۲ ذوالقعدہ ۶ھ	الف و ستمائۃ	قاصد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل عثمان بن عفان		عبداللہ بن ام کلثوم			خرج للعمرۃ وورکب راحلۃ القصواء
۲۳۔ غزوہ خیبر	جمادی الاول ۷ھ		لواءہ ابیض ورایۃ الی الحباب بن منذر ورایۃ الی سعد	علی بن ابی طالب	سباع بن عرفطۃ الغفاری			مکانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السوداء من برد لعائشۃ تدعی العقاب ولواءہ ابیض

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پیچھے محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۲۴ غزوہ عام الفتح	۱۰ رمضان ۸ھ	عشرۃ الاف دس ہزار		سعد بن عبادہ	عبداللہ بن ام کلثوم			

نام غزوہ	تاریخ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	پیچھے محافظ	کیفیت
۲۵۔ غزوۃ حنین	۶ شوال ۸ھ	الاثنی عشر الفا منہم عشرۃ الاف من اہل مدینہ والفان من مکۃ بارہ ہزار مسلمان دس ہزار مدینہ کے اور دو ہزار مکہ والے	مع المہاجرین لواء یحملہ علی بن ابی طالب ورایۃ یحملہا سعد بن ابی وقاص ورایۃ یحملہا عمر بن الخطاب ولواء الخزرج یحملہ حباب بن المنذر ویقال لواء الخزرج الاخر مع سعد بن عبادہ ولواء الاوس مع اسید بن حضیر		
۲۶۔ غزوۃ الطائف	شوال ۸ھ		ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اہل الطائف اربعین یوما		محمد بن مسلمۃ: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف علی عسکرہ ابابکر ن الصدیق یصلی بالناس
۲۷ غزوۃ تبوک	رجب ۹ھ				غزا رسول اللہ تبوک تا قام بہا عشرین لیلۃ یصلی بہا صلوۃ المسافر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پیچھے امام مقرر فرمایا اور تبوک میں جنگ کے لئے اس جگہ بیس رات قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھاتے رہے۔

(۱) تفصیل غزوۃ ابواء

طبقات ابن سعد ۲/۸ { غَزْوَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْاَبْوَاءَ فِیْ صَفَرٍ عَلٰی رَأْسِ اِثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجَرِهٖ وَحَمَلَ لِوَاءَہٗ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ لِوَاءً اَبْیَضَ وَاسْتَخْلَفَ عَلَی الْمَدِيْنَۃِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَخَرَجَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَيْسَ فِيْهِمْ اَنْصَارِیٌّ حَتّٰى بَلَغَ الْاَبْوَاءَ يَعْتَرِضُ قُرَيْشًا فَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا وَهِیَ غَزْوَۃُ وَدَّانَ وَكِلَاهُمَا قَدْ ذُكِرَ بَيْنَهُمَا سِتَّۃُ اَمْيَالٍ وَهِیَ اَوَّلُ غَزْوَۃٍ غَزَاهَا بِنَفْسِهٖ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوۃ الابواء صفر سنہ ۲ھ میں ہوا اور آپ کا جھنڈا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کا جھنڈا سفید تھا اور مدینہ طیبہ میں آپ نے سعد بن عبادۃ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور تمام فوجی مہاجرین تھے ان میں انصاری ایک بھی نہ تھا حتٰی کہ ابواء کے مقام پر پہنچے قریش کے جاسوس اونٹوں کی تلاش میں تھے ان کی خفیہ سازش نہ پکڑی گئی اور اس کو غزوہ وَدَّان کہتے ہیں اور وَدَّان اور ابواء کے درمیان چھ میلوں کا فاصلہ ہے اور یہ پہلا غزوہ ہے جس میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے۔

(۲) تفصیل غزوۃ بُواط

طبقات ابن سعد ۲/۸ { ثُمَّ غَزْوَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

بُوَاطًا فِیْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَلٰی رَأْسِ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجَرِهٖ وَحَمَلَ لِوَاءَہٗ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاسْتَخْلَفَ عَلَی الْمَدِيْنَۃِ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَخَرَجَ فِیْ مِائَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَعْتَرِضُ لِعِيْرِ قُرَيْشٍ فِيْهَا اُمَيَّۃُ بْنُ خَلَفٍ الْجُمَحِیُّ وَمِائَۃُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَاَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَۃِ بَعِيْرٍ فَبَلَغَ بُوَاطًا وَهِیَ جِبَالٌ مِنْ جِبَالِ جُهَيْنَۃَ مِنْ نَاحِيَۃِ رَضْوٰی وَهِیَ قَرِيْبٌ مِنْ ذِیْ خُشُبٍ مِمَّا يَلِیْ طَرِيْقَ الشَّامِ وَبَيْنَ بُوَاطٍ وَالْمَدِيْنَۃِ نَحْوٌ مِنْ اَرْبَعَۃِ بُرُدٍ فَلَمْ يَلْقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْدًا فَرَجَعَ اِلَی الْمَدِيْنَۃِ

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوۃ بُواط ہے جو ربیع الاول سنہ ۲ھ میں ہوا اور آپ کا جھنڈا سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ میں تھا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور دو سو اصحاب آپ کے ساتھ تھے قریش کے جاسوس اونٹوں کی پڑتال میں تشریف لے گئے ان میں امیہ بن خلف بھی تھا اور کفار قریش کے سو آدمی پیدل تھے اور دو ہزار پانصد (۲۵۰۰) اونٹ اسوار تھے تو بواط کے مقام پہنچے اور بواط جہینۃ کے پہاڑوں سے ایک پہاڑ تھا رضوی کے کنارے اور وہ ذی الخشب کے قریب ہے جو شام کی لڑکے کے متصل ہے اور بواط اور مدینہ طیبہ کا فاصلہ اڑتالیس مقابلہ نہیں ہوا اور آپ مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے۔

(۳) تفصیل غزوۃ طلب کرز بن جابر الفہری

طبقات ابن سعد ۲/۹ { ثُمَّ غَزْوَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم طَلَبَ كُرْزَ بْنَ جَابِرٍ الْفِهْرِیِّ فِیْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ

عَلٰى رَأْسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجَرِهٖ وَحَمَلَ لِوَاءَهٗ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ لِوَاءً أَبْيَضُ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَكَانَ كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ قَدْ أَغَارَ عَلٰى سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَاقَهٗ وَفَاتَهٗ كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوہ کرز بن جابر فہری کی تلاش کے لئے ربیع الاول میں ہوا اور اس دن جھنڈا علی بن ابی طالب کے ہاتھ میں تھا اور جھنڈا سفید تھا اور زید بن حارثہؓ کو آپ مدینہ طیبہ میں خلیفہ چھوڑ گئے ۔

۴۔ تفصیل غزوۃ ذی العشیرۃ

طبقات ابن سعد ۲/۹ } ثُمَّ غَزْوَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَا الْعُشَيْرَةِ فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ عَلٰى رَأْسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنَ الْمُهَاجَرَةِ حَمَلَ لِوَاءَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَ لِوَاءً أَبْيَضُ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُوْمِيَّ وَخَرَجَ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَيُقَالُ فِي مِائَتَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِمَّنِ انْتَدَبَ وَلَمْ يُكْرِهْ أَحَدًا عَلَى الْخُرُوْجِ وَخَرَجُوْا عَلٰى ثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا يَعْتَقِبُوْنَهَا خَرَجَ يَعْتَرِضُ لِعِيْرِ قُرَيْشٍ حِيْنَ اِبْتَدَأَتْ إِلَى الشَّامِ وَبِذِي الْعُشَيْرَةِ كَنّٰى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَبَا تُرَابٍ وَذَالِكَ أَنَّهٗ رَآهُ نَائِمًا مُتَمَرِّغًا فِي الْبَوْغَاءِ فَقَالَ اِجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ۔

پھر سن ۲ھ جمادی الاخریٰ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذی العشیرہ فرمایا اور آپ کا جھنڈا حمزہ بن عبدالمطلب نے اٹھایا اور جھنڈا سفید تھا اور اپنے مدینہ طیبہ میں اپنے پیچھے ابوسلمہ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور تقریباً ڈیڑھ سو یا دو سو غازی جنگ کے لئے لے گئے اور کسی کو زبردستی نہیں بلایا گیا تیس اونٹ تھے جو ان کا تعاقب کرتے تھے کفار قریش کے اونٹ شام کی طرف جاسوسی کو جا رہے تھے تو ذی العشیرہ میں ان کا تعاقب کیا گیا اور اسی جنگ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام ابوتراب رکھا گیا جب حضرت علی المرتضیٰ کو غار میں ننگے بدن سوئے تھے تو آپ نے فرمایا اُٹھ ابوتراب ۔

تفصیل غزوہ بدر الکبریٰ

طبقات ابن سعد ۲/۱۱ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِیْنَۃِ یَوْمَ السَّبْتِ لِاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ عَلٰی رَاْسِ تِسْعَۃَ عَشَرَ شَہْرًا مِنْ مُّہَاجَرِہٖ وَخَرَجَ مَنْ خَرَجَ مَعَہٗ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَخَرَجَتْ مَعَہُ الْاَنْصَارُ فِیْ ہٰذِہِ الْغَزَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ غَزَا بِاَحَدٍ مِّنْہُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ وَکَانَ الْمُہَاجِرُوْنَ مِنْہُمْ اَرْبَعَۃً وَّسَبْعِیْنَ رَجُلًا وَّسَائِرُہُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَکَانَتِ الْاِبِلُ سَبْعِیْنَ بَعِیْرًا یَتَعَاقَبُ النَّفَرُ الْبَعِیْرَ وَکَانَتِ الْخَیْلُ فَرَسَیْنِ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتے کے دن رمضان شریف کی بارہ تاریخ سنہ ۲ھ میں غزوہ بدر کے لئے تشریف لے گئے اور اس جنگ میں آپ کے ساتھ مہاجرین ۷۴ آدمی تھے اور باقی تمام انصار تھے اور ستر اونٹ تھے جو ان کے پیچھے تھے اور صرف دو گھوڑے تھے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ کَانَ عِدَّۃُ اَہْلِ بَدْرٍ ثَلٰثَمِائَۃٍ وَّثَلَاثَۃَ عَشَرَ سَبْعُوْنَ وَمِائَتَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَبَقِیَّتُہُمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ۔

غزوہ بدر والے مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی دو سو ستر انصار سے بقیہ تمام عوام سے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اَہْلُ بَدْرٍ

ثَلٰثَمِائَۃٍ وَّثَلَاثَۃَ عَشَرَ کَانَ الْمُہَاجِرُوْنَ مِنْہُمْ سِتَّۃً وَّسَبْعِیْنَ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب بدر تین سو تیرہ ۳۱۳ تھے ان سے چھتر مہاجرین تھے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ اَخْبَرَنَا عفان بن مسلم وسعید بن سلیمان قالا اخبرنا خالد بن عبد اللہ اخبرنی عمرو بن یحییٰ عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن عامر بن ربیعۃ البدری قَالَ کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ مِنْ رَمَضَانَ۔

غزوۂ بدر ہفتے کے دن سترہ رمضان شریف کو ہوا۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا حاتم بن اسماعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ قَالَ کَانَتْ بَدْرٌ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ مِنْ رَمَضَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

جنگ بدر میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲/۱۴ وَعَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَئِذٍ الْاَلْوِیَۃَ وَکَانَ لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَئِذٍ الْاَعْظَمُ لِوَاءُ الْمُہَاجِرِیْنَ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ وَلِوَاءُ الْخَزْرَجِ مَعَ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ وَلِوَاءُ الْاَوْسِ مَعَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

بدر کے دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی جھنڈے تیار فرمائے اس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام کے جھنڈوں سے بہت بڑا تھا مہاجرین کا جھنڈا مصعب بن عمیر کے پاس تھا اور خزرج کا جھنڈا حباب بن منذر کے پاس تھا اور اوس کا جھنڈا سعد بن معاذ کے پاس تھا۔

جنگ بدر میں مشرکین کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲/۱۵ } وَكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثَلَاثَةُ اَلْوِيَةٍ لِوَاءٌ مَعَ اَبِي عَزِيْزِ بْنِ عُمَيْرٍ وَلِوَاءٌ مَعَ النَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَلِوَاءٌ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم اَدْنٰى بَدْرٍ عِشَاءَ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

بدر میں مشرکین کے جھنڈے تین تھے ایک جھنڈا عزیز بن عمیر کے پاس تھا اور دوسرا جھنڈا النضر بن حارث کے پاس تھا اور تیسرا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا اور تینوں بنی عبدالدار کی طرف سے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قریب جمعہ کی رات کو عشاء کے وقت سترہ رمضان شریف کو آن ڈیرا لگایا۔

جنگ بدر میں مقابلین کفار کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲/۵ } فَقَالَ صلی الله علیه وسلم اَلْقَوْمُ مَا بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِ مِائَةٍ فَكَانُوْا التِّسْعَمِائَةِ

الْمُسْلِمِيْنَ اِنْسَانًا وَكَانَتْ خَيْلُهُمْ مِائَةَ فَرَسٍ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کی قوم تقریباً ایک ہزار نو سو کے قریب ہے اور وہ تقریباً نو سو تھے اور ان کے گھوڑے سو تھے۔

جنگ بدر میں شان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

طبقات ابن سعد ۲/۱۵ } وَبُنِيَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وسلم عَرِيْشٌ مِنْ جَرِيْدٍ فَدَخَلَهُ النَّبِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ عَلٰى بَابِ الْعَرِيْشِ مُتَوَشِّحًا بِالسَّيْفِ فَلَمَّا اَصْبَحَ صَفَّ اَصْحَابَهُ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ قُرَيْشٌ وَطَلَعَتْ قُرَيْشٌ وَرَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَصُفُّ اَصْحَابَهُ وَيُعَدِّلُهُمْ كَاَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهِمُ الْقِدْحَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ قِدْحٌ يُشِيْرُ بِهِ اِلٰى هٰذَا تَقَدَّمْ وَاِلٰى هٰذَا تَاَخَّرْ حَتّٰى اسْتَوَوْا وَجَاءَتْ رِيْحٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا شِدَّةً ثُمَّ ذَهَبَتْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ اُخْرٰى ثُمَّ ذَهَبَتْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ اُخْرٰى فَكَانَتِ الْاُوْلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وسلم وَالثَّانِيَةُ مِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْمَنَةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وسلم وَالثَّالِثَةُ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَكَانَ سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ عَمَائِمَ قَدْ اَرْخَوْهَا بَيْنَ اَكْتَافِهِمْ خُضْرٌ وَصُفْرٌ وَحُمْرٌ مِنْ نُوْرٍ۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۲ | وَخَرَجَ فِي ثَلٰثِمِائَةِ رَجُلٍ وَخَمْسَةِ نَفَرٍ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً وَسَبْعِيْنَ رَجُلًا وَسَائِرُهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَثَمَانِيَةٌ تَخَلَّفُوْا لِعِلَّةٍ ضَرَبَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِسِهَامِهِمْ وَاُجُوْرِهِمْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَلَّفَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى امْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَاَقَامَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَاتَتْ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ بَعَثَهُمَا يَتَحَسَّسَانِ خَبَرَ الْعِيْرِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ خَلَّفَهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْعَجْلَانِيُّ خَلَّفَهُ عَلٰى اَهْلِ الْعَالِيَةِ وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَاطِبِ الْعَمْرِيُّ رَدَّهُ مِنَ الرَّوْحَاءِ اِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِشَيْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ كُسِرَ بِالرَّوْحَاءِ وَخَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ كُسِرَ اَيْضًا فَهٰؤُلَاءِ ثَمَانِيَةٌ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِمْ عِنْدَنَا وَكُلُّهُمْ مُسْتَوْجِبٌ ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تین سو پانچ صحابہ کی جماعت میں بدر کو روانہ ہوئے مہاجرین چوہتر آدمی تھے۔ باقی تمام انصار تھے اور آٹھ بیماری کی وجہ سے پیچھے رہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصے دیے اور ان کو اجر بھی دیے گئے پیچھے رہنے والوں سے تین مہاجرین سے عثمان بن عفان اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی بیماری کی وجہ سے پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ

تعالے عنہا کے پاس ہی رہے حتیٰ کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا غزوہ بدر کے دنوں میں ہی مدینہ طیبہ میں وصال ہو گیا اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہما کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے اونٹوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا اور انصار سے پانچ کو اپنے مدینہ طیبہ میں پیچھے چھوڑا ابولبابہ رضی اللہ تعالے عنہ کو مدینہ طیبہ کے لئے پیچھے چھوڑا اور عاصم بن عدی کو گرد و نواح کے محلوں کے لئے چھوڑا اور حارث بن حاطب کو بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی کام کے لئے بھیجا جو ان کی طرف سے پیغام آیا تھا اور حارث بن صمہ کو علیحدہ کیا گیا روحاء سے اور خوات بن جبیر کو بھی تو یہ آٹھ ہیں ہمارے نزدیک ان میں اختلاف نہیں اور سب حقدار تھے۔

بدر کے شہدا مسلمان

طبقات ابن سعد ۲/۱۷ | وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا سِتَّةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَثَمَانِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْهِمْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَعُمَيْرُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَعَاقِلُ بْنُ اَبِي الْبُكَيْرِ مِهْجَعٌ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَفْوَانُ بْنُ بَيْضَاءَ وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَمُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَحَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَعَوْفٌ وَمُعَوِّذٌ اِبْنَا عَفْرَاءَ وَعُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ وَرَافِعُ بْنُ مُعَلّٰى وَيَزِيْدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فُسْحُمٍ بدر۔

جنگ بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چودہ شہید ہوئے چھ مہاجرین سے اور آٹھ انصار سے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص عاقل بن

ابی البکیر مجمع عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰے عنہ کا غلام صفوان بن بیضا سعد بن حلیمہ مبشر بن عبدالمنذر حارثہ بن سراقہ عوف معوذ ابنا عفراء عمیر بن حمام رافع بن معلٰی یزید بن حارث ۔

مشرکین کے مقتولین اور اسیروں کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲/۱۸ } وَقُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَ اُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَكَانَ فِيْ مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ شَيْبَةُ وَعُتْبَةُ ابْنَا رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ وَالْعَاصُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وابوجهل بن هشام وابو البختري وحنظلة بن ابی سفیان والحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف وطعیمة بن عدی وزمعة بن الاسود بن المطلب ونوفل بن خویلد وهو ابن عدویة والنضر بن الحارث قتله صبراً بالاثیل وعقبة بن ابی معیط قتله صبراً بالصفراء والعاص بن هشام بن المغیرة خال امیر المومنین عمر بن الخطاب وامیة بن خلف وعلی بن امیة بن خلف ومنبه بن الحجاج ومعبد بن وهب ۔

جنگ بدر میں مشرکین سے جو مسلمانوں نے قتل کئے ستر آدمی تھے اور ستر ہی قید کر کے لائے گئے ۔ ان میں سے چند کے خاص نام اوپر درج ہیں ۔

غزوہ بدر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ۲/۲۵ } قَالَ وَقَالَ عُمَرُ لَمَّا نَزَلَتْ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ قَالَ قُلْتُ وَاَيُّ جَمْعٍ يُهْزَمُ وَمَنْ يَغْلِبُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَثْبًا وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَهْزِمُهُمْ ۔

محمد بن سعد نے کہا اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ جب سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ نازل ہوئی میں نے کہا کونسی جماعت شکست کھائیگی اور مغلوب ہوگی تو بدر کے دن میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اچھلتے تھے خوب اچھلنا اور آپ پڑھتے تھے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ جلد جماعت شکست کھائیگی اور پیٹھ پھیر دینگے تو آپ کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالٰے کفار کو جلد شکست دیگا ۔

غزوہ بدر کے دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ۲/۲۶ } عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَنْظُرَ مَا فَعَلَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ

وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذَالِكَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا بدر کے [illegible] کچھ جنگ میں حصہ لیا پھر میں دوڑتا ہوا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تا کہ [illegible] کہ آپ کیا کر رہے ہیں تو اس وقت آپ سجدے میں یا حی یاقیوم یا حی یاقیوم [illegible] رہے تھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرماتے تھے پھر میں جنگ کی طرف مڑا [illegible] تو آپ سجدے میں یا حی یاقیوم ہی پڑھ رہے ہیں پھر میں جنگ کی طرف گیا [illegible] میں واپس آیا تو آپ سجدے میں یہی پڑھ رہے ہیں حتیٰ کہ اسی پر اللہ تعالےٰ نے فتح دے دی۔

غزوہ بدر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ۲/۲۶ } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیہ عن عبید اللہ بن عبد اللہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَيْفَهٗ ذُوالْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار کو بدر کے دن دندانے پڑ گئے تھے۔

تاریخ کامل ۲/۴۷ } وَنَزَلَ فِي الْعَرِيْشِ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ ۔

[illegible] مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامیانے میں ڈیرا [illegible] اس وقت آپ دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر مسلمانوں سے اس چھوٹی سی [illegible] نے ہلاک کر دیا تو تو زمین میں عبادت نہ کیا جائے گا۔

[illegible] میں مشرکین سے ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر قیدی ہوئے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

[illegible]لین کا نام	مسلمان قاتلین کا نام
[illegible]	علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
[illegible]	حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
[illegible]	عبیدہ بن الحارث نے زخمی کیا
	اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حمزہ نے قتل کر دیا

[illegible] بن سعید بن العاص

ابوجہل بن ہشام

ابو البختری

[illegible] بن ابی سفیان بن حرب

[illegible] بن عامر بن نوفل بن عبد مناف

[illegible] بن عدی

[illegible] بن الاسود بن المطلب

[illegible] بن خویلد

[illegible] بن الحارث۔

[illegible] بن ابی معیط

عاص بن ہشام بن المغیرہ خال امیر المومنین عمر بن الخطاب

امیۃ بن خلف

علی بن امیہ بن خلف

منبۃ بن الحجاج

معبد بن وہب

عقیل بن ابی طالب

ابو العاص بن ربیع

عدی ابن الخیار

ابو عزیر بن عمیر

ولید بن ولید بن مغیرہ

عبد اللہ بن ابی بن خلف

ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ الجمحی الشاعر

وہب بن عمیر بن وہب الجمحی

ابو وداعۃ بن ضبیرۃ السہمی

سہیل بن عمرو العامری۔

تفصیل غزوہ احد

غزوہ احد میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما

کو عمامۃ اور لباس پہنایا

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْتَہٗ وَمَعَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَعَمَّمَاہُ وَلَبَّسَاہُ وَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ یَنْتَظِرُوْنَ خُرُوْجَہٗ فَقَالَ لَھُمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَاُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ اِسْتَکْرَھْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْخُرُوْجِ وَالْاَمْرُ یَنْزِلُ عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ فَرُدُّوْا الْاَمْرَ اِلَیْہِ۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما تھے تو انہوں نے ان دونوں کو عمامہ بندھایا اور لباس پہنایا اور لوگ صف باندھ کر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے تھے تو سعد ابن عبادہ اور اسید بن حضیر رضی اللہ تعالے عنہما نے لوگوں کو کہا کہ کیا تم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو زبردستی بلانا چاہتے ہو حالانکہ آپ پر آسمان سے حکم نازل ہوتا ہے تم اس امر کو بھی آپ کے سپرد کر دو۔

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { فَبَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَبْعِمِائَۃٍ وَمَعَہٗ فَرَسُہٗ وَفَرَسُ لِاَبِیْ

بحرة بن يسار، وأقبل يصف أصحابه ويسوي الصفوف على
رجليه وجعل ميمنة وميسرة وعليه درعان ومغفر
وجعل أحدا خلف ظهره واستقبل المدينة وجعل عينين جبلا
بقناة عن يساره وجعل عليه خمسين من الرماة واستعمل عليهم
عبد الله بن جبير وأوعز إليهم فقال قوموا على مصافكم
هذه فاحموا ظهورنا فإن رأيتمونا قد غنمنا فلا تشركونا
وإن رأيتمونا نقتل فلا تنصرونا وأقبل المشركون قد صفوا
صفوفهم وكانوا ثلاثة آلاف ودفعوا اللواء إلى طلحة بن أبي طلحة
واسم أبي طلحة عبد الله بن عبد العزى بن عثمان بن عبد الدار
بن قصي وسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحمل لواء المشركين
قيل عبد الدار، قال نحن أحق بالوفاء منهم أين مصعب بن
عمير؟ قال ها أنذا! قال خذ اللواء فأخذه مصعب بن عمير
فتقدم بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

شہداء احد سے بعض کے اسماء

شہداء احد	قاتلین مشرکین سے
حمزہ بن عبدالمطلب	وحشی غلام جبیر بن مطعم
عبداللہ بن جحش	ابن قمئۃ اللیثی
عبداللہ بن جبیر	

ایاس بن عثمان
عمیر بن معاذ بن النعمان
مالک بن انس بن رافع
عمارہ بن زید
سلمۃ بن ثابت
عمرو بن ثابت
رفاعہ بن وقش
حسیل بن جابر ابو حذیفہ
صیفی بن قیظی
حباب بن قیظی
عباد بن سہل
حرث بن اوس بن معاذ
ایاس بن اوس
عبید بن التیہان
حبیب بن یزید بن تیم
یزید بن حاطب
ابو سفیان ابن الحرث
حنظلہ بن ابی عامر
قیس بن زید

انیس بن قتادة

عمر بن عوف

عبد اللہ بن جبیر

خیثمہ

غزوہ احد کے چند مقتولین کفار و قاتلین مسلمانوں کے اسماء

مقتولین جماعت کفار غزوہ احد میں	جماعت مسلمین قاتلین غزوہ احد میں
طلحہ بن ابی طلحہ	علی المرتضیٰ
عثمان بن ابی طلحہ ابو شیبہ	حمزۃ بن عبد المطلب
ابو سعد بن ابی طلحہ	سعد بن ابی وقاص
مسافع بن ابی طلحہ	عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح
حارث بن طلحہ بن ابی طلحہ	عاصم بن ثابت
کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ	زبیر بن العوام
جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ	طلحہ بن عبید اللہ
ارطاۃ بن شرحبیل	علی بن ابی طالب
شریح بن قارظ	قاتل کا علم نہیں
صؤاب	سعد بن ابی وقاص

تفصیل غزوہ خندق میں مقابلہ

طبقات ابن سعد ۲/۸ } فجعل عمرو بن عبد ود یدعو الی البراز

وهو ابن تسعين سنة فقال علي بن ابي طالب انا أبارزه يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيفه وعممه وقال اللهم اعنه عليه ثم برز له ودنا احدهما من صاحبه وثارت بينهما غبرة وضربه علي فقتله وكبّر وحمل الزبير بن العوام على نوفل بن عبد الله بالسيف فضربه فشقه باثنين -

مہاجرین و انصار کے لیے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا

طبقات ابن سعد ۲/۷ } اخبرنا عبد الوهاب بن عطا قال اخبرنا حميد الطويل عن انس بن مالك قال خرج المهاجرون والانصار يحفرون الخندق في غداة باردة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة فاجابوه نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا -

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار مدینہ طیبہ سے باہر نکلے اور وہ صبح کے وقت سردی میں خندق کھودتے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کر دیا اے اللہ بے شک نیکی آخرت کی نیکی ہے اے اللہ تو ان انصار و مہاجرین کو ان کے گناہ معاف فرما دے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہم نے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۷۰ } اخبرنا عبد الوہاب بن عطا اخبرنا شعبۃ عن ابی اسحٰق الھمدانی عن البراء بن عازب
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم یَوْمَ الْاَحْزَابِ یَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَقَدْ وَارَی التُّرَابُ بَیَاضَ بَطْنِہٖ وَیَقُوْلُ ۔ لَاھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ۔ فَاَنْزِلْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ۔
اِنَّ الْاُوْلٰی لَقَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ۔ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا ۔ اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ خندق میں محاصرے کے دن

طبقات ابن سعد ۲/۷۳ } اخبرنا عارم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید عن یحییٰ بن سعید قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ حَاصَرَ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم الْمُشْرِکُوْنَ فِی الْخَنْدَقِ اَرْبَعًا وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق میں مشرکوں نے چوبیس راتیں محاصرہ کیا ۔

غزوہ حدیبیۃ کے واقعات

طبقات ابن سعد ۲/۹۵ } وَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَصْحَابِہٖ

صَلٰوۃَ الْخَوْفِ ۔

غزوہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خوف پڑھائی ۔

طبقات ابن سعد ۲/۹۶ } فَاَرْسَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اِذْھَبْ اِلٰی قُرَیْشٍ فَاَخْبِرْھُمْ اِنَّا لَمْ نَاْتِ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَاِنَّمَا جِئْنَا زُوَّارًا لِھٰذَا الْبَیْتِ ۔

طبقات ابن سعد ۲/۹۷ } وَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اَنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَذٰلِکَ حَیْثُ دَعَا الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَبَایَعَھُمْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَبَایَعَ لِعُثْمَانَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فَضَرَبَ بِشِمَالِہٖ عَلٰی یَمِیْنِہٖ لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ اِنَّہٗ ذَھَبَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ ۔

غزوہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کفار قریش کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کو بتائیں کہ ہم کسی کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں آئے ہم صرف بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے اطلاع دی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے ہیں تو اس اطلاع سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بیعۃ الرضوان کی دعوت دی تو آپ نے ان سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں دست پاک پر دایاں دست پاک رکھ کر فرمایا کہ میں نے عثمان سے بیعت لے لی ہے ۔

تحریر صلح حدیبیہ

طبقات ابن سعد ۲/۹۷ } فاجتمعوا على الصلح والموادعة فبعث سهيل بن عمرو في عدة من رجالهم فصالحه على ذلك وكتبوا بينهم هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين يأمن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان يدخل في عهد قريش وعقدها فعل وانه من اتى محمدا منهم بغير اذن وليه رده اليه وانه من اتى قريشا من اصحاب محمد لم يردوه وان محمدا يرجع عنا عامه هذا باصحابه علينا قابلا في اصحابه فيقيم بها ثلاثا لا يدخل علينا بسلاح الا سلاح المسافر السيوف في القرب شهد ابو بكر بن ابي قحافة وعمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعثمان بن عفان وابو عبيدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة وحويطب بن عبد العزى ومكرز بن حفص بن الاخيف وكتب على صدر هذا الكتاب فكان هذا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت نسخة عند سهيل بن عمرو.

مسلمانوں اور کفار نے صلح اور ایک دوسرے کی امانت پر اجماع کیا کفار نے سہیل

بن عمرو کو مع چند آدمیوں کے صلح کے لئے بھیجا تو اس نے اس تحریر پر صلح کی اور باتفاق رائے یہ تحریر لکھی۔

مضمون تحریر

اس تحریر پر محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے مابین مصالحت ہوئی۔

۱۔ دس برس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کرینگے مصالحت سے رہیں گے اور فریقین کے لوگ امن سے زندگی بسر کریں گے۔

۲۔ ایک دوسرے پر فریقین سے کوئی چڑھائی نہیں کریگا اور نہ ہی کسی قسم کی اندرونی کج روی کرے گا۔

۳۔ جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کرے فریق ثانی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے گا اور اگر کوئی شخص کفار قریش کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کرے مسلمان اس میں مداخلت نہ کریں گے۔

۴۔ اور جو شخص کفار قریش سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آجائے تو وہ اس کو لوٹا دیگے اور جو شخص کفار قریش کے پاس اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ کر آجائے تو وہ اس کو نہیں لوٹا دینگے۔

۵۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس سال اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے جائیں گے۔ بیت اللہ کی طرف نہیں جائیں گے۔

۶۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ سال مع اپنے اصحاب کے بیت اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور تین دن قیام کر سکتے ہیں۔

۷۔ آئندہ سال مکے میں تشریف لاتے وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جنگ کا اسلحہ نہیں لا سکتے سوائے سامان سفر کے اور تلوار نیام میں ہو گی تلوار مکے کی حدود میں نہیں نکال سکتے۔

گواہان تحریر

شہادۃ ابوبکرؓ بن ابی قحافہ　　شہادۃ عمرؓ بن خطاب　　شہادۃ عبدالرحمٰنؓ بن عوف

شہادۃ سعدؓ بن ابی وقاص　　شہادۃ عثمانؓ بن عفان　　شہادۃ ابوعبیدہؓ بن جراح

شہادۃ محمدؓ بن مسلمہ　　شہادت حویطب بن عبدالعزیؓ　　شہادۃ مکرزؓ بن حفص اور شریح

تحریر میں یہ سرخی لکھی گئی کہ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیگی۔ اور اس کی نقل سہیل بن عمرو کے پاس ہو گی۔

(۱) سریہ حمزہ بن عبد المطلب

سرایا	مقام	تاریخ روانگی	مہاجرین و انصار کی تعداد	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	بالمقابل	فتح یا واپسی
۱۔ سریہ حمزہ بن عبد المطلب			ثلاثین رجلا من المہاجرین	ابیض	ابو مرثد کناز بن الحصین الغنوی حلیف حمزہ بن عبدالمطلب	ابوجہل بن ہشام ثلاثمائۃ رجل	واپسی
۲۔ سریہ عبیدہ بن الحارث	بطن رابغ	ثمانیۃ اشہر من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ستین رجلا من المہاجرین لیس معہم انصاری	سفید جھنڈا	مسطح بن اثاثہ	بقول دو سو آدمی ابو سفیان بن حرب	مائتین کفار دو سو کفار
۳۔ سریہ سعد بن [illegible]	خرار	تسعۃ اشہر من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	عشرین رجلا من المہاجرین	"	مقداد بن عمرو البہرانی	یتعرض عیر قریش	واپسی فقید العیر
۴۔ سریہ عبد اللہ بن جحش الاسدی	بطن نخلہ	سبعۃ عشر شہرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اثنی عشر رجلا من المہاجرین بارہ مہاجرین				وفی ہذہ سریہ سمی عبد اللہ بن جحش امیر المومنین فغنمہا [illegible] [illegible] نے [illegible] کو قتل کیا
۵۔ سریہ عمیر بن عدی	الی عصماء بنت مروان	۲ رمضان تسعۃ عشر شہرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم					
۶۔ سریہ [illegible]	الی ابی [illegible]	شوال عشرین [illegible]					

۷۔ سریۃ قتل کعب بن اشرف		١٠ ربیع الاول خمسۃ وعشرین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
۸۔ سریۃ زید بن	الی القردۃ جمادی الاخرۃ ثمانیۃ و عشرین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	زید بن حارثۃ	مائۃ راکب سو اسوار	وھی اول سریۃ خرج فیھا زید امیرا بعثۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۹۔ سریۃ عبد اللہ بن انیس	٥ محرم خمسۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			
١٠۔ سریۃ المنذر	صفر ستۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سبعین رجلا من القراء ستر قاریا		
١١۔ سریۃ مرثد بن ابی مرثد	ستۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			
١٢۔ سریۃ محمد بن مسلمہ	الی القرطاء	تسعۃ وخمسین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بعثہ فی ثلاثین راکب الی القرطاء	
١٣۔ سریۃ عکاشۃ بن محصن الاسدی	الی الغمر	ربیع الاول سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اربعین رجلا چالیس آدمی	

١٤۔ سریۃ محمد بن مسلمۃ	الی ذی القصۃ	شھر ربیع الاول سنۃ ست من المہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	[illegible] رجلا چالیس آدمی
١٥۔ سریۃ ابی عبیدۃ بن الجراح	الی ذی القصۃ		
١٦۔ سریۃ زید بن حارثۃ الی بنی سلیم	بالجموم الی بنی سلیم	مشہور ربیع الاول سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	زید بن حارثۃ
١٧۔ سریۃ زید بن حارثۃ	الی العیص	جمادی الاول سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سبعین ومائۃ راکب ایک سو ستر اسوار
١٨۔ سریۃ زید بن حارثۃ	الی الطرف	جمادی الاخر سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	خمسۃ عشر رجلا عشرون بعیرا پندرہ پیدل بیس اونٹ
١٩۔ سریۃ زید بن حارثۃ	الحسمی		زید امیرا
٢٠۔ سریۃ زید بن حارثۃ	الی وادی القری	رجب سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
٢١۔ سریۃ عبد الرحمن بن عوف	الی دومۃ الجندل	شعبان سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
٢٢۔ سریۃ علی بن ابی طالب	الی بنی سعد بن بکر بالفدک	شہر رمضان سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
٢٣۔ سریۃ زید بن حارثۃ	وادی القری		ام قرفہ اسمہ فاطمۃ بنت ربیعۃ بن بدر
٢٤۔ سریۃ عبد اللہ بن عتیک		ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الی ابی رافع

۲۵۔ سریۃ عبداللہ بن رواحۃ	بخیبر	شوال سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		الی اسیر بن زارم
۲۶۔ سریۃ کرز بن جابر الفہری		ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
۲۷۔ سریۃ عمرو بن امیۃ الضمری	بمکۃ			الی العرنیین
۲۸۔ سریۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ				الی ابی سفیان بن حرب
۲۹۔ سریۃ ابی بکر صدیق رض	بنجد		ثلاثین رجلا	الی ہترمۃ
۳۰۔ سریۃ بشیر بن سعد الانصاری	الی فدک	شعبان سنۃ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		الی کلاب
۳۱۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی	الی المیفعۃ	رمضان سنۃ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
۳۲۔ سریۃ بشیر بن سعد الانصاری	الی یمن وجبار	شوال سنۃ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	وبعث معہ ثلاثمائۃ رجل تین سو آدمی	
۳۳۔ سریۃ ابن ابی العوجاء السلمی الی بنی سلیم	فی خمسین رجلا			الی بنی سلیم
۳۴۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی	بنی الملوح	صفر سنۃ ۸ھ		الی اصحاب بشیر بن سعد
۳۵۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی			مائتی رجل دو سو آدمی	
۳۶۔ سریۃ شجاع بن وہب الاسدی				الی بنی عامر

۳۷۔ سریۃ کعب بن عمیر الغفاری	ربیع الاول سنۃ ثمان					
۳۸۔ سریۃ موتۃ	سنۃ ثمان جمادی الاول	لواء ابیض سفید جھنڈا	زید بن حارثہ	اکثر من مائۃ الف		

موتہ کے ضروری نوٹ

ابن سعد ۲/۲۹ } فاخذ اللواء زید بن حارثۃ فقاتل وقاتل المسلمون معہ علی صفوفہم حتی قتل طعنا بالرماح رحمۃ اللہ ثم اخذ اللواء جعفر بن ابی طالب فنزل عن فرس لہ شقراء فعرقبہا فکان اول فرس عرقبت فی الاسلام وقاتل حتی قتل رضی اللہ عنہ ضربہ رجل من الروم فقطعہ بنصفین فوجد فی احد نصفیہ بضعۃ وثلاثون جرحا ووجد فیما قبل من بدن جعفر اثنتان وسبعون ضربۃ بالسیف وطعنۃ برمح ثم اخذ اللواء عبداللہ بن رواحۃ فقاتل حتی قتل رحمۃ اللہ فاصطلح الناس علی خالد بن الولید فاخذ اللواء ورفعت الارض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظر الی معترک القوم فلما اخذ خالد بن الولید اللواء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن حمی الوطیس۔

موتہ کے ضروری نوٹ

جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑا پھر جنگ شروع کیا اور تمام مسلمانوں نے ان کے ساتھ اپنی اپنی صفوں پر شروع کیا حتی کہ زید بن حارثہ رحمۃ اللہ علیہ نیزے سے شہید کیا گیا پھر جعفر بن ابی طالب اپنے شقراء گھوڑے سے اترا اس کی کونچیں کاٹ دیں اسلام میں یہ پہلا گھوڑا ہے جس کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور جنگ کیا

حتیٰ کہ شہید کیے گئے ایک رومی نے آپ کو شہید کیا رومی نے آپ کے دو ٹکڑے کر دیے حضرت جعفر کے
ایک حصے میں سینتیس [۳۷] زخم تھے اور حضرت جعفر کے بدن پر تلوار کی بہتر [۷۲] ضربیں تھیں اور نیزے کے زخم
تھیں پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا تو جنگ کیا حتیٰ کہ عبد اللہ شہید کیے گئے تو لوگوں کی نظر
خالد بن ولید کی طرف ہوئی تو خالد نے جھنڈا لیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام زمین
پیش کی گئی حتیٰ کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف نگاہ فرمائی جب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے جھنڈا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میدان گرم ہوا یا اب دشمن کچلا گیا
سعد اور بخاری $\frac{۲}{۶۱۱}$ میں ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی موتہ کے جنگ میں نو تلواریں ٹوٹیں

۳۹ - سریۃ عمرو بن العاص ذات السلاسل جماری الاخریٰ سنہ ثمان ثلاثمائۃ تین سو آدمی نو اربعین سفینۃ [illegible]

۴۰ - سریۃ الخبط رجب ثمان سنہ ثلاثمائۃ تین سو آدمی [illegible]

۴۱ - سریۃ ابی قتادہ بن ربعی الی خضرۃ سنہ ثمان شعبان خمسۃ عشر رجلا پندرہ آدمی [illegible]

۴۲ - سریۃ ابی قتادۃ بن ربعی الی بطن اضم رمضان سنہ ثمان ثمانیۃ نفر آٹھ آدمی

۴۳ - سریۃ خالد بن الولید الی العزیٰ سنہ ثمان لخمس لیال بقین من شہر رمضان ثلاثین فارسا تیس اسوار

کیفیت: بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین فتح مکۃ خالد بن الولید الی العزیٰ لیہدمہا فہدمہا۔

۴۴ - سریۃ عمرو بن العاص الی سواع شہر رمضان سنہ ثمان

کیفیت: بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین فتح مکۃ عمرو بن العاص الی سواع صنم
ھذیل لیہدمہ قال فدنوت منہ فکسرتہ

۴۵ - سریۃ سعد بن زید الاشہلی الی مناۃ سنۃ ثمان ست بقین من شہر رمضان عشرین فارسا بیس سوار

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فتح مکۃ سعد بن زید الاشہلی
الی مناۃ وکانت بالمشلل للاوس والخزرج وغسان لیہدمہا فہدمہا۔

۴۶ - سریۃ خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ من کنانۃ سنہ ثمان شوال ثلثمائۃ وخمسین رجلا ساڑھے تین سو آدمی

۴۷ - سریۃ طفیل بن عمرو الدوسی الی ذی الکفین فی شوال سنہ ثمان اربعمائۃ سراعا چار سو آدمی فہدم ذی الکفین

۴۸ - سریۃ عیینۃ بن حصن الفزاری الی بنی تمیم سنہ تسع فی محرم

۴۹ - سریۃ قطبۃ بن عامر بن حدیدۃ الی خثعم سنہ تسع فی صفر فی عشرین رجلا بیس آدمی فتح وقتل قطبۃ بن عامر

۵۰ - سریۃ ضحاک بن سفیان الکلابی الی بنی کلاب سنہ تسع فی ربیع الاول

۵۱ - سریۃ علقمۃ بن المجزز المدلجی الی الحبشۃ سنہ تسع فی شہر ربیع الاول فی ثلاثمائۃ تین سو آدمی

۵۲ - سریۃ علی بن ابی طالب الی الفلس سنہ تسع خمسین ومائۃ صنم بنی طی

طالب	ربیع الآخر	رجلا علی مائۃ بعیر وخمسین فرسا	لیہدمہ
۵۳۔ سریۃ عکاشۃ بن محصن الاسدی	الی الجناب ارض عذرۃ وبلی	فی شہر ربیع الآخر سنۃ تسع	
۵۴ حجۃ ابی بکر	ذی الحجۃ سنۃ تسع	ثلثمائۃ رجل	

ضروری نوٹ حج ابوبکر

اِستعمَلَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکرٍ الصدیقَ رضی اللہ عنہ علی الحجِ فخرجَ فی ثلاثمائۃِ رجلٍ من المدینۃِ وبعثَ معہُ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بعشرینَ بدنۃً قلّدھا واشعرھا بیدہٖ علیھا ناجیۃُ بنُ جندبٍ الاسلمی وساقَ ابوبکرٍ خمسَ بدناتٍ فلما کانَ بالعرجِ لحقہٗ علیُّ بنُ ابی طالبٍ رضی اللہ تعالی عنہ علی ناقۃِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم القصواءِ فقالَ لہٗ ابوبکرٍ استعملکَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجِ قالَ لا ولکن بعثنی اقرءُ براءۃً علی الناسِ وانبذُ الی کلِ ذی عھدٍ عھدہٗ فمضی ابوبکرٍ فحجَ بالناسِ وقرءَ علیُّ بنُ ابی طالبٍ براءۃً علی الناسِ یومَ النحرِ عندَ الجمرۃِ ونبذَ الی کلِ ذی عھدٍ عھدہٗ وقالَ لا یحجُ بعدَ العامِ مشرکٌ ولا یطوفُ بالبیتِ عریانٌ ثم رجعا قافلینَ الی المدینۃِ طبقات ابن سعد ۲/۱۶۸

مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو قائم مقام امیر حج مقرر فرما کر ارسال فرمایا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو حج کے لیے مدینہ طیبہ کے تین سو آدمیوں کا امیر حج بنا کر بھیجا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی کے ساتھ اپنی طرف سے بیس اونٹ قلادہ باندھ کر ارسال فرمائے اور ناجیہ بن جندب نے ان کو شعار کیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ پانچ اونٹ لے کر چلے جب مقام عرج پر پہنچے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء پر اسوار ہو کر آملے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنا کر بھیجا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کے روبرو سورۃ براءۃ پڑھوں اور ہر افسر کے عہدے کا اظہار کروں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے پہنچ کر مسلمانوں کو حج پڑھایا اور قربانی کے دن حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالے عنہ نے منی میں جمرے کے قریب مسلمانوں کے سامنے سورۃ براءۃ پڑھی اور مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر افسر کا عہدہ بیان فرمایا اور فرمایا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا پھر دو قافلے بن کر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ طبقات ابن سعد ۲/۱۶۸

۵۵۔ سریۃ خالد بن الولید	الی بنی عبد المدان بنجران	شہر ربیع الاول سنۃ عشر
۵۶۔ سریۃ علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ	الی الیمن	ثلاثمائۃ فارس تین سو اسوار

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا الی الیمن وعقد لہٗ لواءً

وَعَمَّمَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ امض ولا تلتفت۔

٥٧۔ سریۃ اسامۃ بن زید بن حارثہ	الی اهل النبی	اربع لیال بقین من صفر سنۃ احدی عشر	

کیفیت سریۃ اسامۃ

فَتَكَلَّمَ قَوْمٌ وَقَالُوا يُسْتَعْمَلُ هٰذَا الْغُلَامُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَمَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِيْ عَنْ بَعْضِكُمْ فِيْ تَاْمِيْرِيْ اُسَامَةَ وَلَئِنْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَتِيْ اُسَامَةَ لَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَتِيْ اَبَاهُ اَبَاهُ مِنْ قَبْلِهِ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لِلْاِمَارَةِ لَخَلِيْقًا وَاِنَّ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ لَخَلِيْقٌ لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّهُمَا لَمُخِيْلَانِ لِكُلِّ خَيْرٍ وَاسْتَوْصُوْا بِهِ خَيْرًا فَاِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ۔ ابن سعد ٢/١٩٠

اسامہ کی لشکر کشی کی کیفیت

بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں کہ اولیں مہاجرین پر اس بچے کو امیر مقرر کیا گیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا پڑھی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے اے لوگو! کیا بات ہے۔ اسامہ کو میرے مقرر کرنے کے متعلق جو تمہارے بعض کی طرف سے مجھے پہنچی ہے اگر اسامہ کو میرے امیر مقرر کرنے پر تم نے اعتراض کیا ہے تو پہلے تم نے اسامہ

کے باپ زید کے امیر مقرر کرنے پر بھی اعتراض کیا خدا کی قسم اسامہ کا باپ زید بھی امارۃ کے لائق تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارۃ کے لائق ہے! اور اسامہ میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں کا ہر ارادہ نیکی کا ہوتا ہے اور وہ بہتری کی ہی تبلیغ کرتے ہیں ضرور بہ ضرور اسامہ تمہارے اچھے آدمیوں سے ہے بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے آترے اور اپنے دولتکدہ میں تشریف لے گئے ابن سعد ٢/١٩٠

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ستائیس غزوات کئے بعض میں خود بھی تشریف لے گئے اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہی اختیار کلی دیا اور سالاری لشکر کشی فرمائیں بعض میں غزوۃ تو نہیں ہوا بغیر جنگ ہی کامیابیاں حاصل ہوئیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کے مٹانے کے لئے ہر طرح کوشش فرمائی اور رب کریم نے بھی فرمایا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى حضور آپ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینک کر جو ان کو جماعت مومنین سے نابینا بنا دیا یہ آپ کے دست پاک سے کنکریاں نہ تھیں بلکہ خدائی ہاتھ تھا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر دست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ تو صحابہ کا ہاتھ خداوند کریم کے ہاتھ میں ثابت ہوا اگر خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی قسم کی تشنیع کی ضرورت ہوتی تو دست مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوندی ہاتھ دونوں ہی معاذ اللہ کمزور ثابت ہوں گے رب کریم وحدہ لاشریک معاذ اللہ لاشریک ثابت نہ ہو سکے گا اور معاذ اللہ حامی کفر و نفاق ثابت ہو گا جس سے ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ کا

انکار لازم ہے تو ذات خداوندی کے متعلق ایسا کہنے والا خود ایمان سے خارج
اور یہ عقیدہ ذات خداوندی کے متعلق کسی بھنگی کا بھی نہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کے کئی غزوات اور لاتعداد لشکر کشیاں معاذ اللہ محض حصول سلطنت کے لئے تھا بلکہ
کفر ونفاق کے مٹانے کے لئے نہ تھیں حالانکہ اپنے ابوجہل کی اولاد ومال کی کثرت
کے باوجود جہالت کو مٹا دیا ابولہب کے کفاری رعب کو ملیامیٹ کردیا عتبہ اور شیبہ
وغیرہ کے وقار کا نام نہ رہنے دیا زندہ درگور کرنے والی اجڈ قوم کا مقابلہ کرکے
دختر پرور اور وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا حامل بنا دیا کفرستان
کو پاکستان بنا دیا ایسا پاکستان کہ تا قیامت کفر مسلط ہوسکتا ہی نہیں بیت اللہ کو
تین سو ساٹھ بتوں سے ایسا پاک فرمایا کہ قیامت تک وہاں بت بھٹک نہیں سکتا ایسے
رسول ونبی عالمین کی فوج کے مالک دست خداوندی کے حامل نے کافر ملک کو اسلام کا
وسطاً بنا دیا بت خانے کو بیت اللہ بنا دیا لیکن دشمن ایسا ضدی وحاسد ہے دنیا
میں اعلان کرتا پھرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفر ونفاق کی بنیاد اسلام
میں ڈال دی اب جس کا ایمان گوارہ کرے وہ ایسے ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَقَابَ
قَوْسَيْنِ کے مرتبہ پر فائض کے متعلق ایسی بدظنی رکھے اور جس کا دل چاہے غزوات
اور سرایا سے آپ کو قاطع کفر ونفاق قامع بدعت حامی اسلام وایمان یقین کرے
اور آپ کے امتی کا تو اس بات پر ایمان ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بغیر غزوے اور لشکر کشی کے مسلمان ومومن بنا کر طاہر وطیب
بنا کر تمام مومنین کے لئے آپ نے ایسے جانشین مقرر فرما دیے کہ خلفاء اربعہ نے
یہودیت ونصرانیت بت پرستوں اور آتش پرستوں کے بلند قصور میں زلزلہ ڈال

کر کفر کی جڑیں اکھاڑ کر ایمان کی بنیادیں قائم فرما دیں جو ان سے ایمان رکھنے والے
آج بھی انہی کی قوت سے سرشار ہیں اور معاندین چودہ سو سال گزرنے کے بعد
آج بھی لرزتے ہیں تو اے اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے
والو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اور مایۂ ناز خلفاء اربعہ کے شان خلافت
تسلیم کرلو اور اسلام میں رخنہ اندازی اور دھڑے بندی نہ ڈالو آج چودھویں صدی ہے
خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہہ کر لکھ کر تم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان
کی طے کردہ دورِ خلافت کو تم دوبارہ لوٹا نہیں سکتے نہ وہ دور آئے اور نہ تم مخل
ہوسکو سوا اس کے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سعی بلیغ غزوات وسرایا
سے مخلوق خداوند کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا انکار کرتے ہو اور طاقت خداوندی
اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمینی حد میں ایک رخنہ اندازی کر رہے
ہو اور قرآن مجید کی آیات صریحہ دوبارہ خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے
منکر قرآن بن کر خداوند کریم سے مقابلہ کرتا ہے اور کچھ نہیں پھر وہ دنیا وعقبیٰ میں سزاوار
بنائے تو دنیا والے بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی اور برزخ میں بھی صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس ذلت کو ملاحظہ فرما دیں گے۔

توبوا الی اللہ ایہا المؤمنون ان کنتم طلقین وکونوا مع الصدقین

وما علینا الا البلاغ المبین۔

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا دیر کے لئے

انصاف

سے سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصدق الصدقین خلفاء اربعہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمام عمر یا بعد ازاں جو جو خدمات دین اسلام کیں یا اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیں یا تمام عمر جو جو نمازیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقتدا میں ادا کیں اور جو جو غزوات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار ومنافقین سے لڑے اور اپنے مال واولاد کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قربان کیا تارکین وطن ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں اپنی خاص برادری ترک فرمائی اور باقی جو جو اعمال صالحہ خداوند کریم کی رضا کے لئے کرتے رہے اور ان کو رب کریم نے اپنے پیارے محبوب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور رب کریم نے خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ کو قرآن مجید میں درج فرما کر ان کے شان کو خلق کے روبرو تشہیر فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تمام اعمال صالحہ کو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں انہوں نے تمام عمر کئے ان کے کراماً کاتبین ان کے اعمال نامے میں اس وقت درج کر چکے کیا آج ان کے خلاف آوازیں کس یا کتابیں لکھنا ان کے اعمال نامے میں ردوبدل کر سکتا ہے؟ یا اُس وقت کی ان کی معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی جدائی لکھا سکتا ہے؟ یا ان کا شان قرآن مجید

میں اور لوح محفوظ میں درج شدہ نکال سکتا ہے؟ نہیں! آج تک نہ کوئی نکال سکا اور نہ ہی انشاء اللہ نکال سکتا ہے تو خدائی ورسولی جماعت سے ٹکر لینا سوائے وما یُھلِکُونَ اِلَّا اَنفُسَھُمْ کے اور کچھ ہاتھ نہیں آسکتا۔ فافھم ولا تکن اور اے مسلمانو سابقین اولین مومنین کے خلاف کہہ کر لکھ کر اپنے اعمال نامے کیوں سیاہ کرتے ہو۔ یہی وقت ہے اپنی قیمتی عمر عبادت خداوندی میں اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں صرف کرو تاکہ تمہارے اعمال صالحہ کا کھاتہ صحیح ہو۔

وصال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وصال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ کامل ۲/۱۲۳ } وَكَانَ مَوْتُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيعِ الْاَوَّلِ وَدُفِنَ مِنَ الْغَدِ نِصْفَ النَّهَارِ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن بارھویں ربیع الاول کی ہوا اور دوسرے دن نصف نہار کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و نوحے اور ماتم کی ممانعت

سوال رضا" مولانا یہ تو بھلا بتایئے کہ سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ کا وصال ہوا تو فاطمہ علیہا السلام یا لوگوں نے نوحہ یا ماتم بہت کیا ہوگا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا کوئی معمولی بات نہیں۔

جواب: میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی اور قرآن کریم کی آیت پڑھ کر منع فرمایا کہ مجھ پر غم سے کوئی نوحہ نہ کرے اور بال نہ نوچے اور اپنا منہ نہ پیٹے اگر تم اپنی کتاب احادیث سے بھی دکھا دو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے نوحہ یا ماتم سینہ کوبی یا اپنے منہ کو پیٹا یا بال نوچے ہوں تو تمہیں فقیر انشاء اللہ العزیز

پانچ روپے

نقد انعام

دے گا اور تم سے پہلے فقیر ایسا ماتم کرنے کو تیار ہے۔

اب فقیر تمہاری تسلی کے لئے تمہارے مذہب کی کتب تفاسیر و احادیث سے ماتم سینہ کوبی اور اپنے منہ کو پیٹنے کی ممانعت دکھاتا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت نوحے کے متعلق

قرآن کریم سے نوحے کی ممانعت اور قرآن کریم کی تفسیر شیعہ احادیث سے

۱۔ فروع کافی ۲/۲۲۸ } حدثنا محمد بن یحیٰی عن سلمۃ بن الخطاب عن [illegible] بن سماعۃ الحنز اعی عن علی بن اسماعیل عن [illegible] بن ابی المقدام قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السلام یَقُوْلُ تَدْرُوْنَ [illegible] قَوْلَہٗ تَعَالٰی وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ [illegible] صلی اللہ علیہ والہٖ قَالَ لِفَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا [illegible] عَلَیَّ وَجْھًا وَلَا تُرْخِیْ عَلَیَّ شَعْرًا وَلَا تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَلَا تُقِیْمِیْ [illegible] نَائِحَۃً قَالَ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

عمر بن ابو المقدام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سُنا فرماتے [illegible] جانتے ہو اللہ تعالٰے کے فرمان کو کہ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کہ عورتیں نیکی میں [illegible] کی نافرمانی نہ کریں میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے نہیں سُنا حضرت باقر علیہ السلام [illegible] کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وصیت فرمائی کہ جب [illegible] ہو جائے تو تم مجھ پر اپنے منہ کو نوچنا اور مجھ پر اپنے بالوں کو نہ کھولنا اور مجھ پر [illegible] ہائے کرکے نہ پکارنا اور مجھ پر نوحہ کرنے والی نہ کھڑے ہو تا حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا کہ مطلب ہے معروف کا جو اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ

۲۔ تفسیر قمی ۳۳۵ } فَقَامَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ اِبْنَۃُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰہُ بِہٖ اَنْ لَّا نَعْصِیَکَ فِیْہِ فَقَالَ اَنْ لَّا تَخْمِشْنَ وَجْھًا وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَلَا تُمَزِّقْنَ جَیْبًا وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا وَلَا تَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَلَا تُقِمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ فَبَایَعَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہٖ عَلٰی ھٰذِہِ الشُّرُوْطِ۔

ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب کھڑی ہوئی تو اس نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالٰے نے ہمیں معروف کے متعلق یہ کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خداوندی فرمان معروف کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے مونہوں کو نہ نوچو اور اپنے رخساروں کو طمانچے نہ مارو اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوچو اور اپنے کرتوں کو نہ ٹکڑے ٹکڑے کرو اور اپنے کپڑے سیاہ نہ بناؤ اور ہائے ہائے اور ہلاکت ہلاکت نہ پکارو اور قبر کے پاس نہ کھڑی ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان شروط پر عورتوں سے بیعت فرمائی۔

۳۔ تفسیر مجمع البیان ۹/۲۷۶ } وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ) عُنِیَ بِالْمَعْرُوْفِ اَلنَّھْیُ عَنِ النَّوْحِ وَتَمْزِیْقِ الثِّیَابِ وَجَزِّ الشَّعْرِ وَشَقِّ الْجَیْبِ وَخَمْشِ الْوَجْہِ وَالدُّعَاءِ بِالْوَیْلِ عَنِ الْمُقَاتِلِیْنَ۔

فرمانِ خداوندی وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ میں معروف سے مراد لیا گیا ہے نوحے سے رکنا اور کپڑے پھاڑنے سے باز رہنا بال اکھاڑنے سے منع رہنا گریبان نہ پھاڑنا اور منہ نوچنے

سے باز رہنا مقتولین پر ہائے ہائے پکارنا۔

۴۔ فروع کافی ۲/۲۲۸ } وَقَالَتْ اُمُّ الْحَکِیْمِ بِنْتُ الْحَارِثِ ہِشَامٍ وَکَانَتْ عِنْدَ عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَہْمٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَالِکَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ لَّا نَعْصِیَکَ فِیْہِ قَالَ لَا تَلْطُمْنَ خَدًّا وَلَا تَخْمِشْنَ وَجْھًا وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَلَا تَشْقُقْنَ جَیْبًا وَلَا تَسْوَدْنَ ثَوْبًا وَلَا تَدْعِیْنَ بِوَیْلٍ فَبَایَعَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُبَایِعُکَ قَالَ اِنَّنِیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ ثُمَّ اَخْرَجَھَا فَقَالَ اُدْخُلْنَ اَیْدِیَکُنَّ فِیْ ھٰذَا الْمَاءِ فَھِیَ الْبَیْعَۃُ۔

ام حکیم بنت حارث بن ہشام ام حکیم عکرمہ بن ابی جہم کے پاس تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں التجا کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ معروف جو اللہ تعالٰے نے فرمایا وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اس آیۃ کریمہ میں معروف کے کیا معنی ہیں جو رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عورتوں کی بیعت کے وقت فرمایا کہ یہ بیعت کرنے والی عورتیں معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے رخساروں پر طمانچے نہ ماریں اور اپنے مونہہ اور بالوں کو نہ نوچیں اور اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور ہائے ہائے نہ پکاریں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے اس حکم خداوندی پر عورتوں سے بیعت فرمائی پھر ام حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کیسے بیعت کریں اپنے ارشاد فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگایا تو اس میں اپنا دست

مبارک ڈالا پھر نکال لیا تو فرمایا اپنے ہاتھوں کو اس پانی میں داخل کرو تو یہ بیعت ہو جائیگی۔ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے چھ امورات پر بیعت لی کہ بفرمان خداوندی تم نے چھ امورات میں نافرمانی نہ کرنا جو میں بوقت بیعت کہ دوں اس کے خلاف قطعًا نہیں کرنا۔

(۱) لَا تَلْطُمْنَ خَدًّا	اے مومنات خبردار تم اپنے رخساروں کو طمانچے نہ مارنا
(۲) وَلَا تَخْمِشْنَ وَجْھًا	اور اپنے مونہوں کو کبھی نہ نوچنا
(۳) وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا	اور اپنے بالوں کو کبھی نہ نوچنا
(۴) وَلَا تَشْقُقْنَ جَیْبًا	اور اپنے کرتوں کو نہ پھاڑنا
(۵) وَلَا تَسْوَدْنَ ثَوْبًا	اور اپنے کپڑے کبھی سیاہ نہ کرنا
(۶) وَلَا تَدْعِیْنَ بِوَیْلٍ	اور ہائے ہائے نہ پکارنا

ان چھ امورات میں میرے پیارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی کہ میرے ان امورات کو بھولنا نہیں اور نہ ہی میرے اس حکم کے خلاف ورزی کرنا جس نے اس حکم کی خلاف ورزی کیا اس نے میری بیعت کو توڑ دیا یعنی (۱) اپنے رخسارے پیٹے (۲) منہ نوچا (۳) بال نوچے (۴) کرتا پھاڑا (۵) اپنے کپڑے سوگ میں سیاہ کیے (۶) ہائے ہائے پکارا تو ایسا کرنے والی میری اطاعت سے باہر ہے میری اس سے کوئی بیعت نہیں دوست یہ حدیث قرآنی تفسیر تمہاری کتاب حدیث سے بیان کیا گیا ہے اب تمہاری مرضی اپنی ہی شریعت کو تسلیم کرو یا نہ۔

علی رضا" مولوی صاحب میری سمجھ میں بات آ تو گئی واقعی ان تمام امورات کا مرتکب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے لیکن ایک عرض ہے کہ یہ حدیث ہے تمہارے پاک مذہب کی لیکن ضعیف نہ ہو اگر ضعیف ہوئی تو پھر قابل عمل نہیں۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب تمہاری اس حدیث کی توثیق بھی تمہارے مذہب سے ہی کرا دیتا ہوں تاکہ تمہارا یہ شک بھی زائل ہو جائے اور مسئلہ یقینی ہو جائے آگے ایمان لانا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

المرآۃ العقول ۱/۵۱۴ "موثق" او حسن یہ حدیث مضبوط ہے۔ کیوں جی اب تو حدیث کی توثیق بھی ثابت ہو گئی اب اور ایسی حدیثیں ... کریم کے اس فرمان کی شرح ہو عرض کر دیتا ہوں۔

ماتم کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تفسیر قرآنی

۵ فروع کافی ۲/۲۲۸ { عدۃ من اصحابنا عن احمد بن محمد عن عثمان بن عیسی عن ابی ایوب الخزاز عن رجل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ولا یعصینک فی معروف قال لا یشققن جیبا ولا یلطمن خدا ولا یدعون ویلا ولا یتخلفن عند قبر ولا یسودن ثوبا ولا ینشرن شعرا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے فرمان یعصینک فی معروف کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے رخساروں پر طمانچے نہ ماریں اور ہائے نہ پکاریں اور قبر کے پاس نہ بیٹھیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور بال نہ کھولیں

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

قرآن کریم کی آیت ممانعت ماتم کا ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبانی

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا کو مجھ پر ماتم نہ کرنا

۶ کتاب العلل والشرائع ۲/۱۱۰ { حدثنا ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا احمد بن ادریس عن سلمۃ بن الخطاب عن الحسین بن راشد بن یحیی عن علی بن اسماعیل عن عمرو بن ابی المقدام قال سمعت ابا الحسن او ابا جعفر علیہ السلام یقول فی ہذہ الآیۃ ولا یعصینک فی معروف قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لفاطمۃ اذا انا مت فلا تخمشی علی وجہا ولا ترخی علی شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی علی نائحۃ ثم قال ہذا المعروف الذی قال اللہ عز وجل فی کتابہ ولا یعصینک فی معروف ۵

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام یا امام باقر علیہ السلام وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ
منقول فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کو
فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر تو اپنے منہ کو نہ نوچنا اور مجھ پر اپنے بالوں کو
ڈھیلا نہ چھوڑنا اور مجھ پر تو ہائے ہائے نہ پکارنا اور مجھ پر تو کھڑی ہو کر نوحہ بھی
نہ کرنا پھر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی معروف ہے جو اللہ تعالے نے اپنی
کتاب میں فرمایا وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ۔

۷۔ جلاء العیون ۵۸ { بدان اے فاطمہ کہ برائے پیغمبر گریبان نمے باید درید و روئے نمے باید خراشید و واویلا نمے باید گفت ولیکن
بگو آنچہ پدر تو در وفات ابراہیم فرزند خود گفت کہ چشمان میگریند و دل بدرد مے آید نمیگوئیم
چیزے کہ موجب غضب پروردگار باشد۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو وصیت فرمائی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے فاطمہ پیغمبر کے لئے گریبان نہیں پھاڑنا چاہیئے اور منہ نوچنا نہیں چاہیئے
اور واویلا نہیں کہنا چاہیئے اور لیکن جو کچھ تیرے باپ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر کہا
وہ کہو کہ آنکھیں روئیں اور دل میں درد آتا ہے میں وہ چیز نہیں کہتا جو پروردگار کے غضب کا
سبب بن جائے۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت
کے خلاف اگر واویلا یا منہ پیٹا تو اللہ تعالے کے غضب کا باعث ہے۔

جو شخص ماتم کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے

۸۔ جلاء العیون ۶۹ { پس شما فوج فوج باین خانہ در آئید و بر من صلوٰۃ فرستید و سلام کنید مرا آزار مکنید بگریہ و فریاد و نالہ۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فوج فوج اس گھر میں آنا اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجنا
اور سلام کرنا رو کر اور فریاد کر کے واویلا کر کے مجھے تکلیف نہ دینا۔

۹۔ حلیۃ المتقین ۱۸۸ { حضرت رسول نہی فرمود از گریہ بلند و نوحہ کردن در مصیبت و نہی فرمود از رفتن زنان پے جنازہ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت میں بلند رونے اور نوحہ کرنے سے
منع فرمایا اور جنازے کے پیچھے عورتوں کے جانے سے بھی منع فرمایا۔

۱۰۔ کتاب الامالی للصدوق ۲۵۴ { نَھٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ رص، عَنِ الرَّنَّۃِ عِنۡدَ الۡمُصِیۡبَۃِ وَنَھٰی عَنِ النِّیَاحَۃِ وَالۡاِسۡتِمَاعِ اِلَیۡھَا۔

شیخ الطائفہ امامیہ صدوق صاحب نے دو صد چون صفحہ میں مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی
حدیث نقل فرمائی ہے کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت بلند رونے سے
منع فرمایا اور نوحے سے بھی منع فرمایا اور درد سنانے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۔ اصول کافی ۴۲۰ { مَنۡ دَقَّ وَجۡھَہٗ دَقَّ عَمَلَہٗ
جس نے اپنے منہ کو نوچا اس کے نیک اعمال پھاڑے گئے

۱۲۔ قرب الاسناد ۱۶۳ { وَسَاَلۡتُہٗ عَنِ النَّوۡحِ فَکَرِھَہٗ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نوحے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اسکو

۱۳- حلیۃ المتقین ۱۸۹ } ورسول خدا نہی فرمود از طمانچہ بر رو زدن در مصیبۃ۔

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت مونہہ پر طمانچہ مارنے سے منع

۱۴- من لایحضرہ الفقیہ ۲/۳۵۷ } نَھٰی رسول اللہ عَنِ الرَّنَّۃِ عِندَ مُصِیبَۃٍ وَنَھٰی عن النِّیاحَۃِ وَالاِستِمَاعِ اِلَیھَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت چلانے سے منع فرمایا اور نوحے سے بھی منع فرمایا اور نوحہ سننے کی طرف جانے سے بھی منع فرمایا۔

کیوں بھئی یہ حدیث تمہارے سنن اربعہ کی ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے

۱۵- حلیۃ المتقین ۴۶ } وحضرت رسولؐ فرمود کہ ہر کہ اطاعت زن خود بکند خدا او را سرنگوں در جہنم اندازد گفتند یارسول اللہ این اطاعت کدام است فرمود کہ از و رخصت طلبد کہ برائے سیر حمامہائے وعروسیہا وعیدہا وعزاہا برود و او را رخصت بدہد و جامہائے نازک از و طلبد کہ در بیرون بپوشد و برائے او بگیرد۔

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرتا ہے اس کو سر کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈالتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس اطاعت کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ عورت خاوند سے حماموں اور عرسوں اور عیدوں اور تعزیوں میں جانے کے لیے رخصت طلب کرتی ہے رخاوند رخصت دے دیتا

ہے اور عورت خاوند سے باریک کپڑے پہننے کے لئے طلب کرتی ہے تو خاوند اس کو باریک کپڑے دیتا ہے۔

عورتوں کو ماتم میں بھیجنے کے متعلق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فتوٰی

۱۶- خصال لابن بابویہ ۹۲ } حدثنا ابو الحسین محمد بن علی الشاہ قال حدثنا ابو حامد احمد بن محمد بن الحسین قال حدثنا ابو یزید احمد بن خالد الخالدی قال حدثنا محمد بن احمد بن صالح قال حدثنا ابی قال حدثنا انس بن محمد ابو مالک عن ابیہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اَنَّہٗ قَالَ فِی وَصِیَّتِہٖ لَہٗ یَا عَلِیُّ مَن اَطَاعَ اِمْرَأَتَہٗ اَکَبَّہُ اللہُ عَلٰی وَجْہِہٖ فِی النَّارِ فَقَالَ عَلِیٌّ وَمَا تِلْکَ الطَّاعَۃُ قَالَ یَاْذَنُ لَھَا فِی الذَّھَابِ اِلَی الْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّیَاحَاتِ وَلُبْسِ الثِّیَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو وصیت فرمائی کہ اے علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالےٰ اُس کو دوزخ میں مونہہ کے بل اوندھا کرے گا تو علی علیہ السلام نے عرض کیا حضور عورت کی اطاعت کیا ہے۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو حماموں اور شادیوں اور نوحے کی طرف جانے کی اور باریک کپڑے پہننے کی اجازت دینا۔

۱۷- من لا یحضرہ الفقیہ ۲/۲۴۸ } قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ
یَا عَلِیُّ مَنْ اَطَاعَ اِمْرَءَتَہٗ اَکَبَّہُ اللہُ عَلٰی وَجْھِہٖ فِی النَّارِ فَقَالَ علی
علیہ السلام وَمَا تِلْکَ الطَّاعَۃُ قَالَ یَاْذَنُ لَھَا فِی الذَّھَابِ اِلَی الْحَمَّامَاتِ
وَالْعُرُسَاتِ وَالنَّیَاحَاتِ وَلُبْسِ الثِّیَابِ الرِّقَاقِ ۔

ابو جعفر قمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ اس کو مونہہ کے بل دوزخ میں اوندھا لٹکائے گا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کس بات میں عورت کی اطاعت میں یہ سزا ملے گی فرمایا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورت کو حماموں ور عرسوں اور نوحے کی طرف جانے کی اجازت دینا اور باریک کپڑے پہننے کی اجازت دینا ۔

عورتوں کو ماتم کی طرف بھیجنے کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

۱۸- خصال لابن بابویہ ۹۲ } حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن العباس
بن معروف عن ابی ھمام اسماعیل بن حمام عن محمد بن سعید بن غزوان
عن السکونی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ عن علی قال مَنْ
اَطَاعَ اِمْرَءَتَہٗ فِیْ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ کَبَّہُ اللہُ عَلٰی مَنْخَرَیْہِ فِی النَّارِ
قِیْلَ وَمَا ھِیَ قَالَ فِی الثِّیَابِ الرِّقَاقِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّیَاحَاتِ ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے چار چیزوں میں اپنی عورت

کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں اس کو اوندھا لٹکائے گا عرض کیا گیا حضور عورتوں کی اطاعت کیا ہے آپ نے فرمایا باریک لباس پہننے میں حماموں اور شادیوں اور نوحے کے جانے میں اطاعت کرنا ۔

۱۹- خصال لابن بابویہ ۱۲۶ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ رَنَّ اِبْلِیْسُ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ
اَوَّلُھُنَّ یَوْمَ لُعِنَ وَحِیْنَ اُھْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ وَحِیْنَ بُعِثَ مُحَمَّدٌ عَلٰی حِیْنِ
فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَحِیْنَ اُنْزِلَتْ اُمُّ الْکِتَابِ ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا سب سے پہلے شیطان نے چار وقتوں میں چیخیں ماریں جس دن لعنت کیا گیا اس دن اس کی چیخیں نکلیں دوسری دفعہ جب زمین پر اتارا گیا تو اس کی چیخیں نکلیں تیسرے جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کو ظاہر کیا گیا چوتھی جب الحمد شریف نازل کی گئی تو ابلیس کی چیخیں نکلیں ۔

نوحے کی ممانعت

۲۰- مجمع المعارف ۱۶۲ } ودر حدیث است کہ تغنا نوحہ ابلیس بود بر فراق بہشت
و فرمود نوحہ کنندہ بیاید روز قیامت نوحہ کناں مانند
سگ و فرمود نوحہ و تغنا فسون زنا نست ۔

اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نوحہ گانا بہشت کے فراق پر ابلیس کا تھا اور فرمایا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن نوحہ کرنے والا کتوں کی مانند نوحہ کرنے والا ہو گا اور فرمایا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گانا عورتوں کا طریقہ ہے ۔

۲۱- حیات القلوب $\frac{۱}{۷۳}$ مولفہ ملا باقر مجلسی

از حضرت رسول منقول است کہ شیطان اول کسے بود کہ سرود خواند و اول کسے بود کہ حدے خواند و اول کسے بود کہ نوحہ کرد۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے پہلا شخص راگ گانے والا شیطان تھا اور سب سے پہلے چوپائے کو مست کرنے والا راگ گایا تو شیطان نے اور سب سے پہلے نوحہ کیا تو شیطان نے۔

۲۲- نفس الرحمٰن مولفہ محمد تقی نوری طبرسی ۱۲۴

الیوم الخامس قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ھٰذا یَوْمٌ وُلِدَ فِیْہِ قَابِیْلُ الشَّقِیُّ وَفِیْہِ قَتَلَ اَخَاہُ وَدَعَا فِیْہِ بِالْوَیْلِ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ اَوَّلُ مَنْ بَکٰی فِی الْاَرْضِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ وَکَانَ مَلْعُوْنًا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جمعرات کا دن یہ وہ دن ہے جس میں قابیل پیدا کیا گیا اور اسی میں اس کا بھائی ہابیل قتل کیا گیا اور قابیل نے اپنے نفس کے لئے اسی دن میں ہائے ہائے میں مرگیا کہا اور وہی قابیل پہلا شخص ہے جس نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے پہلے واویلا کیا اور ملعون ہوا۔

حضرت جعفر علیہ السلام کا فتویٰ کہ ماتم نہ کرنے والے کے نزدیک شیطان نہیں بھٹکتا

۲۳- خصال لابن بابویہ ۱۳۷

حدثنا احمد بن ھارون الفامی قَالَ حدثنا محمد بن جعفر بن بَطّۃ قَالَ حدثنا احمد بن ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن صفوان بن یحیی یَرْفَعُہٗ

الیٰ ابی عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اِبْلِیْسُ خَمْسَۃٌ لَیْسَ فِیْھِنَّ حِیْلَۃٌ وَسَائِرُ النَّاسِ فِیْ قَبْضَتِیْ مَنْ اِعْتَصَمَ بِاللّٰہِ عَنْ نِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ وَاتَّکَلَ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ وَمَنْ کَثُرَ تَسْبِیْحُہٗ فِیْ لَیْلِہٖ وَنَھَارِہٖ وَمَنْ رَضِیَ لِاَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ بِمَا یَرْضَاہُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ لَمْ یَجْزَعْ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ حِیْنَ تُصِیْبُہٗ وَمَنْ رَضِیَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَہٗ۔

صفوان بن یحیٰی اس حدیث کو حضرت جعفر صادق علیہ السلام تک مرفوع کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس نے کہا ہے کہ پانچ ہیں جن میں میرا کوئی چارہ نہیں باقی اور باقی تمام میرے قبضے میں ہیں (۱) جس شخص نے سچی نیت سے خداوند کریم کو تسلیم کر لیا اور اپنے تمام امورات میں اس پر بھروسہ کر لیا۔ (۲) دن رات میں جس کی تسبیح خداوندی کی زیادہ ہے (۳) اپنے مومن بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے (۴) جب کوئی مصیبت اس کو پہنچے تو وہ مصیبت پر جزع فزع نہیں کرتا یعنی واویلا نہیں کرتا (۵) جو اللہ نے اس کے حصے میں دے دیا اس سے راضی ہو جائے۔

نوحہ کرنے والے کو سزا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث

۲۴- حیات القلوب $\frac{۲}{۸۳۸}$

ابن بابویہ بسند معتبر از امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسول فرمود کہ چہار خصلت ہمیشہ در امت من خواہد بود تا روز قیامت اول فخر کردن بحسب ہائے خود دوم طعن کردن

در نہجالے مردم سوم آمدن باراں را از اوضاع کواکب دانستن و اعتقاد
چہارم نوحہ کردن و بدرستیکہ اگر نوحہ کند توبہ نکند پیش از مردن چون روز قیامت
جامہ از مس گداختہ و جامہ از جرب بر او بپوشانند۔

ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں میری امت
تک ہمیشہ رہینگی۔ (۱) اپنے حسب پر فخر کرنا (۲) آدمیوں کے نسبوں پر طعن کرنا (۳)
بارش ستاروں کے چلنے سے ہوتی ہے اور علم نجوم پر عقیدہ رکھنا (۴) نوحہ کرنا اور
ہے کہ نوحہ کرنے والا اگر مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کرے تو جب قیامت کے دن
گا پگھلے ہوئے تانبے کا لباس اس کے بدن پر پہنائیں گے۔

حضرت امیر المومنینؓ کا فتوی کہ ماتم کرنے والے کی عبادت حبط ہو جاتی

۲۵۔ نہج البلاغۃ ۳/۱۸۵ } وَقَالَ علیہ السلام یَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰی قَدْرِ المُصِیبَۃِ وَمَنْ ضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ مُصِیبَتِہٖ حَبِطَ عَمَلُہٗ

اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا صبر مصیبت اندازہ
سے نازل ہوتا ہے اور جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارے
اس کے نیک اعمال ضائع ہو گئے۔

کافر کا فیصلہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کی زبانی

۳۵ من لا یحضرہ الفقیہ } وَقَالَ (الصَّادِقُ) عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ تَسْتَبِقَانِ اِلَی الْمُؤْمِنِ فَیَأتِیْہِ الْبَلَاءُ وَھُوَ صَبُوْرٌ وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ یَسْتَبِقَانِ اِلَی الْکَافِرِ فَیَأتِیْہِ الْبَلَاءُ وَھُوَ جَزُوْعٌ۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تکلیف اور صبر مومن کی طرف
سبقت کرتے ہیں اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور واویلا اور تکلیف
کافر کی طرف سبقت کرتے ہیں کافر کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس وقت واویلا کرتا ہے

یہ حدیث بھی آپ کے مشہور سنن اربعہ کی ہے اور فیصلہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام کا ہے تو خود گفتہ ای

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی

علی رضا، تم نے کہا ہے کہ حضور پر کسی نے واویلا نہیں کیا حالانکہ حضرت فاطمہ علیہ
السلام کا شعر مشہور ہے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

مجھ پر جو مصائب ڈالے گئے ہیں اگر ان کو دنوں پر ڈال دیا جائے تو دن
بھی رات بن جائیں۔

اس سے اور زیادہ وہ کیا ماتم ہوتا ہے۔

محمد عمر: اس سے واویلا کیسے ثابت ہوا اور کن الفاظ سے ثابت ہوا اور یہی کھاؤ

کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے منہ پر طمانچے مارے ہوں سینہ کوبی کی ہو ران پیٹے ہوں
تم یہ ثابت کر دو تو انشاء اللہ دس روپے

نقد انعام

پیش کروں گا آگے تم خود سوچ لو یہ افعال و اقوال ماتم کن الفاظ سے ثابت ہوا

دوسرا جواب یہ کہ شعر ایک دفعہ ہی پڑھ دیا یا پڑھتے رہے اور نوحہ کرتے رہے اور منہ اور سینہ کوٹتے رہے گھنٹہ دو گھنٹے چار گھنٹے ایک دفعہ شعر پڑھنے سے لوگوں کو گھنٹوں واویلا کرنا ثابت نہیں اور رو دل ہی برداشت کرنا تو یہ تمام عمر بھی ہے تو کوئی منافات

"علی رضا" مولانا یہ تو سمجھ میں آ گیا کہ حضور پر کسی نے ماتم نہیں کیا منہ نہیں پیٹا سینہ کوبی نہیں کی لیکن قرآن سے منہ پیٹنا ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے منہ پیٹا ہے قرآن میں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا اپنے منہ پر طمانچہ مارا تم کہتے ہو منہ پیٹنا جائز ہی نہیں حالانکہ قرآن سے ثابت ہے۔

"محمد عمر" پہلے تو جناب تمہیں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی اپنی شیعہ تفاسیر ہی سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ اس کے معنی کیا کرتے ہیں جو اس کے معنی انہوں نے کئے ہوں وہ معنی کرنے چاہیئں سنیئے۔

صَكَّتْ وَجْهَهَا کی شیعہ تفسیر

(۱) تفسیر قمی ۳۲۵ } (فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ) اَيْ فِيْ جَمَاعَةٍ (فَصَكَّتْ وَجْهَهَا) اَيْ غَطَّتْهُ بِمَا بَشَّرَهَا جِبْرَئِيْلُ بِاِسْحٰقَ

اور ابراہیم علیہ السلام کی عورت جماعۃ میں آئی تو اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا

سبب اس کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سارہ کو اسحٰق علیہ السلام کی خبر سنائی۔

(۲) تفسیر الصافی ۴۶۹ } (فَصَكَّتْ وَجْهَهَا) قِيْلَ فَلَطَمَتْ بِاَطْرَافِ الْاَصَابِعِ جَبْهَتَهَا فِعْلَ الْمُتَعَجِّبِ وَالْقُمِّيُّ اَيْ غَطَّتْهُ۔

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا بعضوں نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی انگلیوں کے سرے سارہ نے اپنے ماتھے پر مارے تعجب کرتی ہوئی اور قمی نے کہا ہے کہ اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا (شرم کے مارے)

(۳) تفسیر البرہان ۴/۲۳۵ } فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ (فِيْ جَمَاعَةٍ)

(۱) الطبرسي عن الصادق عليه السلام في جماعة

(۲) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا اَيْ غَطَّتْهُ لِمَا بَشَّرَهَا جِبْرَئِيْلُ بِاِسْحٰقَ۔

حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ابراہیم علیہ السلام کی عورت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جماعۃ میں آئی علی بن ابراہیم نے کہا ہے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا یعنی جبرئیل علیہ السلام نے حضرت اسحٰق علیہ السلام بیٹے کی خوش خبری دی تو حضرت سارہ نے اپنے منہ کو (شرم سے) ڈھانپ لیا۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۹/۱۵۷ } (فَصَكَّتْ وَجْهَهَا) اَيْ جَمَعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبِيْنَهَا تَعَجُّبًا فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

یعنی اپنی انگلیوں کو جمع کر کے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارا۔

(۱) اس مذکورہ آیت کا مطلب تمہاری شیعہ تفاسیر سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے گھران کی بیوی سارہ سے اولاد نہ ہوتی تھی یعنی وہ بانجھ تھیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام خداوند کریم کی طرف سے لڑکے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خوش خبری دے کر تشریف لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خوش خبری سنائی تو ان کی بیوی حضرت سارہ علیہ السلام عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں۔ تو بچے کی خوش خبری سن کر تعجب سے اپنا منہ چھپا لیا اور کہا کہ میں تو بوڑھی عورت اور بانجھ ہوں تو فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی شیعہ تفاسیر سے ثابت ہو گئے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرم کے مارے سے اپنا منہ چھپا لیا۔

(۲) دوسرا مطلب شیعہ مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں تو بچے کی خوش خبری سن کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انگلیوں کے پورے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارے جیسا کہ ہمارے بھی علاقے میں ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی تعجب کی بات ہو تو عورتیں اپنے انگلیوں کے پورے اپنے منہ پر تعجب سے رکھ لیتی ہیں تو تمہاری ہی اس مذکورہ تفسیر سے بھی تمہارا مطلب ماتم سے منہ پر طمانچے مارنا ثابت نہ ہوا۔

"علی رضا" مولوی صاحب ہمارے بعض مفسرین نے یہ ٹھیک لکھا ہے لیکن بعض نے لَطَمَتْ وَجْهَهَا بھی مراد لیا ہے یعنی اپنے منہ پر طمانچہ مارا تم نے وہ کیوں نہیں بیان کیا یہ مومنین کو دھوکہ دیتے ہو کہ ایک معنی بیان کر دیا اور ایک کو چھپا لیا اپنے منہ پر طمانچہ مارنا ثابت ہو گیا۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب یہ مطلب تمہیں مہنگا پڑے گا اس کا نام نہ لو اب تم نے چونکہ

اس مطلب کو چھیڑ دیا ہے اس لئے میں عرض کر دیتا ہوں ورنہ میرا خیال تو اس مطلب کو چھیڑنے کا نہ تھا سنیئے جس نے یہ مطلب بیان کیا ہے اس نے آگے کچھ ساتھ اور بات بھی بیان کی ہے فقیر عرض کر دیتا ہے ناراضگی نہ فرمانا۔

شیعہ تفسیر سے صَكَّتْ کے معنی لَطَمَتْ

(۱) تفسیر جوامع الجامع ۴۶۴ مصنفہ علامہ نوری الطبرسی } لِأَنَّهَا وَجَدَتْ حَرَارَةَ الدَّمِ فَلَطَمَتْ وَجْهَهَا مِنَ الْحَيَاءِ
اس لئے کہ اسی وقت خون حیض کی گرمی حضرت سارہ کو معلوم ہوئی تو حیا سے اس نے اپنے منہ پر طمانچہ مارا۔

(۲) تفسیر المنہج ۲۰۶ } (فَصَكَّتْ) پس طپانچہ زد بسر انگشتان وجہہا روئے خود مقاتل او کلبی گفتہ اند کہ انگشتان جمع کرد و بر روئے جبین خود زد و ایں از عادۂ زناں است در وقت تعجب و گویند ایں مژدہ کہ شنید حرارۃ دم حیض را بہ دریافت و بجہۃ حیا طپانچہ بر روئے خود زد۔

پھر انگلیوں کے پوروں سے اپنے منہ پر سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طمانچہ مارا مقاتل اور کلبی نے کہا ہے کہ انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ماتھے پہ مارا اور یہ تعجب کے وقت عورتوں کی عادۃ ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خوش خبری جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنی تو فوراً خون حیض کی گرمی حضرت سارہ کو اپنی ذات پر محسوس ہوئی اور حیا کی وجہ سے اس نے اپنے منہ پر طمانچہ مارا۔

کیوں بھئی اب تمہارے ہی بعض شیعہ مفسرین نے جو طمانچے مارنے کے معنی لئے

تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو جبرئیل کی مبارک کے فوراً خون حیض جاری ہو گیا اور اس کی حرارۃ جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے منہ پر انگلیاں اکٹھی کرکے ماریں تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ بے اولاد بے امید عورت بوڑھی کو خون حیض آئے تو بقول تمہارے وہ ایک طمانچہ اپنے منہ پر مارے اب تم خود سوچو کہ تم کس لئے منہ پر طمانچے مارتے ہو اور حضرت سارہ نے کس لئے مارا۔ فقیر نتیجہ نہیں نکالتا تم خود نتیجہ نکال لو۔

ماتم کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ

۲۷۔ المعارج ۲۹/۱ } اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔

بے شک انسان بخیل بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرتا ہے اور جب بہتری پہنچے تو رکنے والا ہے سوائے نمازیوں کے جو اپنی نمازوں میں ہمیشگی کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض انسان خداوند کریم کے ناشکرے ہیں جن کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرنے لگ جاتے ہیں ہاں جو ہمیشہ کے پکے نمازی ہوں وہ ایسا نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ بموجب قرآن کریم بے نماز تکلیف کے وقت جزع فزع کرتا ہے

ان احادیث وتفاسیر وآیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ میت کے لئے منہ پیٹنا واویلا کرنا۔ بال نوچنے کپڑے پھاڑنا اور ہائے ہائے کرنا یہ سُنی وشیعہ کا متفقہ مسئلہ ہے کہ ناجائز ہے اور محض رونے کی ممانعت شرعی نہیں ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات کا ذکر کرکے بعد ازاں

اب آپ کے سامنے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازے اور دفن وغیرہ کا حال عرض کرتا ہوں کہ کس نے آپ کا جنازہ پڑھا اور کیا پڑھا گیا اور کیسے پڑھا گیا اور کہاں دفن ہوئے۔

صلوٰۃ جنازہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم از کتب شیعہ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبانی

اصول کافی نولکشوری ۲۸۶ مطبع ایرانی ۱۲۰ } عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما قُبِضَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا قَالَ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ یَقُوْلُ فِیْ صِحَّتِہٖ وَسَلَامَتِہٖ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ عَلَیَّ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ بَعْدَ قَبْضِ اللہِ لِیْ اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا وصال ہوا آپ پر تمام فرشتوں نے صلوۃ پڑھی اور تمام مہاجرین نے اور تمام انصار نے فوج بن کر فرمایا حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ امیر المومنینؑ نے ... میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ اپنی صحت اور سلامتی میں فرماتے تھے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میرے بعد از وصال مجھ پر صلوۃ پڑھنے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

اس حدیث کافی سے تمام صحابہ کرام انصار و مہاجرین اور ملائکہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھنا ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تمام نے تھوڑے تھوڑے ہو کر صلوۃ ادا فرمائی۔

۲۔ اصول کافی
مطبع نولکشوری ۲۸۵
مطبع ایرانی ۱۲۰

محمد بن الحسین عن سھل بن زیاد عن ابن فضال عن علی بن النعمان عن ابی مریم الانصاری عن ابی جعفر علیہ السلام قَالَ قُلْتُ لَہٗ کَیْفَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ قَالَ لَمَّا غَسَّلَہٗ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَفَّنَہٗ سَجَّاہُ ثُمَّ اَدْخَلَ عَلَیْہِ عَشَرَۃً فَدَارُوْا حَوْلَہٗ ثُمَّ وَقَفَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام فِیْ وَسْطِھِمْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فَیَقُوْلُ الْقَوْمُ کَمَا یَقُوْلُ حَتّٰی صَلّٰی عَلَیْہِ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ وَاَھْلُ الْعَوَالِیْ۔

امام محمد باقر ابو جعفرؑ علیہ السلام سے روایت ہے راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی تو امام باقرؑ نے فرمایا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کو غسل دیا اور آپ کو کفن میں لپیٹا تو آپ پر دس آدمی داخل ہوئے

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوفیرے پھرے پھر ان کے درمیان حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھی اور تمام ایسے ہی کہتی تھی جیسا کہ علی المرتضیٰ فرماتے تھے حتیٰ کہ آپ پر مقام مدینے والوں نے اور مدینہ طیبہ کے قریب والوں نے آپ پر صلوۃ ادا کی۔

۳۔ اصول کافی
مطبع نولکشوری ۲۸۵

علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن حماد عن الحلبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ اَتَی الْعَبَّاسُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ یَا عَلِیُّ اِنَّ النَّاسَ اِجْتَمَعُوْا اَنْ یَدْفِنُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ بَقِیْعِ الْمُعَلّٰی وَاَنْ یَؤُمَّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَخَرَجَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِمَامٌ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَقَالَ اِنِّیْ اُدْفَنُ فِی الْبُقْعَۃِ الَّتِیْ اُقْبَضُ فِیْھَا ثُمَّ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ عَشَرَۃً عَشَرَۃً یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عباسؓ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے علی بے شک لوگ (یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) جمع ہوئے ہیں تاکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع معلی میں دفن کریں اور اس لئے جمع ہیں کہ وہ اپنے سے ایک آدمی کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازے کا امام بنائیں تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لوگوں کی طرف نکلے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حالت حیات وممات میں امام ہیں اور آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو

اسی جگہ دفن کروں گا جہاں آپ کا وصال ہوا ہے پھر علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ روانے ہو گئے تو آپ پر صلوٰۃ پڑھی پھر اپنے لوگوں کو ارشاد فرمایا تمام لوگ دس دس آدمی صلوٰۃ پڑھتے تھے اور نکلتے تھے۔

کلینی کی اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب ثلٰثہ سے کسی کو مقرر کرنا چاہتے تھے اور کلینی کی عبارت اَنْ یَّوْمُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ سے کلینی اس صحابی کا نام تعصباً چھوڑ گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے انکار فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں ہمارے امام ہیں پہلے حالت حیات میں بھی ہمارے امام تھے اور اب بعد از وصال بھی ہمارے امام ہیں اس لئے آپ کے سامنے کوئی امامت صلوٰۃ کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا تو تمام لوگوں نے دس دس آدمی ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی جس سے اصحاب ثلٰثہ کا اجتماع اور اوائے نماز اور اپنی طرف سے امام جنازہ مقرر کرنا ان کے صلوٰۃ پڑھنے کی واضح دلیل ہے چنانچہ کلینی کی اس عبارت کو شارح اصول کافی ملا خلیل قزوینی الصافی میں اس کی شرح متعصبانہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

۴۔ الصافی شرح اصول کافی **جزو سوم حصہ دوم ۱۷۲**	یعنی روایت است از امام جعفر صادقؑ گفت آمد عباس بن عبد المطلب از جانب ائمہ ضلالت و اتباع ایشاں نزد امیر المؤمنین پس گفت اے علی بدرستیکہ مردم

بتحقیق اتفاق کردند بر آنکہ دفن کنند رسول اللہ را در بقیع معلیٰ و بنا بر آنکہ پیش نمازی کند در نماز بر او در بقیع معلیٰ مردے از ایشاں اشارہ باآنست کہ ایشاں بہ عباس گفتہ اند برائے اضلال او و بزعم رسولی پیش نمازی کن یا اشارہ باآنست کہ امامے تعیین کردہ اند بخبر تو پس بیروں آمد

امیر المؤمنین علیہ السلام بسوئے مردم پس گفت اے مردم بدرستیکہ رسول پیش نماز ما است در حالیکہ باشد خواہ زندہ و خواہ مردہ یعنی احتیاج پیش نمازی ایں جماعت نیست مردم ببر او نماز کنند و رسول گفتہ بدرستیکہ من مدفون میشوم در موضعے کہ گرفتہ شوم از دنیا و آں بعد ازاں ایستادہ بر در حجرہ مبارکہ نماز کرد بر او و بعد از امر کرد مردم را دہ دہ کہ نماز میکردند بر او و در بیروں در حجرہ مبارکہ کہ بعد ازاں بیروں میرفتند از حلقہ خلائق تا جا تنگ نشود۔

یعنی حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا عباس بن عبد المطلب ائمہ ضلالت اور ان کے اتباع کی طرف سے آئے تو فرمایا اے علیؓ تحقیق ہے کہ آدمیوں نے یقیناً اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع کے قبرستان میں دفن کریں اور انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنت البقیع میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز جنازہ کے لئے اپنے سے ایک آدمی کو پیش نمازی (امام) مقرر کریں اشارہ اس طرف ہے کہ انہوں نے حضرت عباس کو کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے تو امام بن جائے یا اشارہ اس طرف ہے کہ انہوں نے تیری بے خبری میں امام جنازہ مقرر کر لیا ہے حضرت علی المرتضیٰ باہر آدمیوں کی طرف تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے لوگو! صحیح بات ہے کہ رسول اللہ ہمارے پیش نمازی ہیں جو حاضر ہیں زندہ یا مردہ یعنی اس نماز جنازہ کے لئے پیش نمازی کی ضرورت نہیں۔ بہت آدمی اپنی نماز ادا کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح بات ہے کہ میں اس جگہ مدفون ہوں گا جہاں میرا وصال ہو گا دنیا میں بعد ازاں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دروازے پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی اس کے بعد لوگوں کو اجازت دی کہ دس دس آدمی آپ پر

نماز ادا کر لیں۔ باہر ہی حجرہ کے دروازے پر بعد ازاں باہر نکل جائیں۔ مخلوق کے حلقہ ...
تاکہ جگہ تنگ نہ ہو جائے۔

ملا خلیل قزوینی کو بھی تسلیم کرنا پڑا اگر ائمہ ضلالت سے گالی نکال کر ہی تسلیم ... صورت اصحاب ثلثہ کا جنازہ پڑھنا اور نماز جنازہ کے لئے اتفاقی طور پر مشورہ کر ... بھی اقرار کر لیا گو اپنے تعصب سے کچھ بدلا لیکن گالی نکال کر ہی اصحاب ثلثہ کا جنازہ ... کے لئے اپنا امام مقرر کرنا تسلیم کر لیا حتیٰ کہ صاحب اخبار ماتم شیعہ ۔ نے کھلے الفاظ میں اس کا اقرار کیا ملاحظہ ہو۔

۵۔ اخبار ماتم ۶۶ { حتیٰ صلی علیہ صغیرھم وکبیرھم و ذکرھم
وانثاھم وضواحی المدینۃ بغیر امام۔

حتیٰ کہ ان کے سب چھوٹے اور بڑوں نے اور ان کے مردوں اور عورتوں نے اور مدینہ طیبہ کے گردو نواح نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی۔

افسوس تعصب کا ستیاناس ہو اصحاب ثلثہ کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ... پڑھنا ثابت ہے لیکن تعصب سے الفاظ میں ہیرا پھیری سے اقرار کرتے ہیں حتیٰ کہ ملا مجلسی نے بھی ماتم کے ڈبے اور مُردے لفظوں کے استعمال کو چاک کر کے صاف صاف اقرار کر لیا فرمایا

ملا باقر مجلسی کا صاف اقرار

۶۔ جلاء العیون مطبع ایرانی قدیم ۲۷ { وایضاً بسند حسن از حضرت صادقؑ روایت کردہ اند کہ عباس
بخدمت حضرت امیر المومنینؑ آمد و گفت مردم اتفاق کردہ اند کہ
حضرت رسولؐ را در بقیع دفن کنند و ابوبکر پیش بالستد و برا ...

کنند چوں حضرت امیر المومنینؑ دانست کہ آنہا نفاق ارادہ فساد دارند۔

۷۔ حیات القلوب ۲/۲۶۶ { از خانہ بیروں آمد و فرمود ایھا الناس بدرستیکہ رسول
خدا امام پیش وائے ما است در حال حیات و بعد از

وفات خود فرمود کہ من دفن میشوم در بقعہ کہ در آنجا قبض روح من میشود و چوں ایشاں در غصب خلافت مطلب خود را عمل آوردہ بودند دریں باب باں حضرت مضائقہ نکردند گفتند آنچہ میدانی بکن پس حضرت در پیش ایستادہ و خود بر او نماز کرد و بعد ازاں تخص فرمود صحابہ را کہ دہ دہ نفر داخل میشدند و ایشاں بر دور جنازہ آنحضرت مے ایستادند و امیر المومنینؑ در میان ایشاں مے ایستاد۔ تا آنکہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب صلوٰت فرستادند و شیخ طبرسی از حضرت امام باقرؑ روایت کردہ است کہ دہ دہ نفر داخل میشدند و چنیں بر آنحضرت نماز میکردند بے امامے در روز دوشنبہ و شب سہ شنبہ تا صبح و روز سہ شنبہ تا شام تا آنکہ خرد و بزرگ و مرد و زن از اہل مدینہ و اہل اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب چنیں نماز کردند۔

اور سند حسن کے ساتھ ہی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آدمیوں نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ابوبکر امامت کے لئے کھڑا ہو تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کریں۔

جب حضرت امیر المومنین نے معلوم کر لیا کہ اصحاب ثلثہ نے حضور کے جنازہ پڑھنے کا ارادہ کر لیا ہے گھر سے باہر آئے اور فرمایا اے لوگو صحیح بات یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حیات و ممات میں ہمارے امام اور پیشوا ہیں اور خود آپ نے فرمایا

کہ میرا جہاں وصال ہوگا اسی جگہ میں مدفون ہوں گا اور چونکہ خلافت کے غصب میں اپنے مطلب کے لیے کارروائی کرنے والے لگے جانے کے متعلق انہوں نے جھگڑا کیا اور انہوں نے کہا کہ اے علی جو تجھے معلوم ہے کر لے تو امیر المومنین آگے کھڑے ہوئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھائی اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رخصت فرمائی کہ دس دس آدمی داخل ہوں اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازے پر کھڑے ہوئے اور امیر المومنین ان کے درمیان کھڑے ہوئے یہاں تک کہ مدینے والے اور اس کے تمام گردونواح والوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوات پڑھی اور شیخ طبرسی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی داخل ہوتے اور ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کی بغیر کسی امام کے دوشنبہ کے دن اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کے دن رات تک یہاں تک کہ چھوٹے بڑے مرد و زن مدینے والے اور تمام گردونواح والوں نے آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ہی نماز ادا کی۔

۸۔ احتجاج طبرسی ۴۴ { فَاَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی نَاقَةٍ تو ابوبکر اونٹنی پر سوار ہو کر صلوٰۃ جنازے کے لیے تشریف لائے۔

۹۔ احتجاج طبرسی ۴۶ { وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ مَنْ بَایَعَ اَبَا بَکْرٍ وَمَنْ لَّمْ یُبَایِعْ فِی الْمَسْجِدِ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس نے نماز پڑھی اور جس شخص نے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی تمام نے صلوات پڑھی اور جس نے بیعت نہ کی اس نے بھی صلوٰۃ پڑھی۔

۱۰۔ احتجاج طبرسی ۵۲ { ثُمَّ اُدْخِلَ عَشَرَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَعَشَرَةٌ مِّنَ

الْاَنْصَارِ فَیُصَلُّوْنَ وَیَخْرُجُوْنَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ۔

پھر مہاجرین سے دس اور انصار سے دس داخل ہوئے پھر صلوٰۃ پڑھتے رہے اور نکلتے رہے حتیٰ کہ مہاجرین اور انصار سے کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

صلوٰۃ الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علی المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۹۰ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنی موسیٰ بن محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی قال وَجَدْتُ هٰذَا فِیْ صَحِیْفَةٍ بِخَطِّ اَبِیْ فِیْهَا - لَمَّا كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم وَوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ دَخَلَ عَلٰی اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَعَهُمَا نَفَرٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ قَدْرَ مَا یَسَعُ الْبَیْتُ فَسَلَّمُوْا كَمَا سَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَصَفُّوْا صُفُوْفًا لَا یَؤُمُّهُمْ عَلَیْهِ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ حِیَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهٖ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَعَزَّ اللّٰهُ دِیْنَهٗ وَتَمَّتْ كَلِمَاتُهٗ فَاٰمَنَ بِهٖ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ فَاجْعَلْنَا یَا اِلٰهَنَا مِمَّنْ یَّتَّبِعُ الْقَوْلَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ وَاجْمَعْ

بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ حَتّٰى يُعَرِّفَنَا وَ تُعَرِّفُهُ فَاِنَّهُ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفًا رَّحِيْمًا لَا نَبْتَغِيْ بِالْاِيْمَانِ بَدَلًا وَّ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا اَبَدًا فَيَقُوْلُ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ وَيَدْخُلُ اٰخَرُوْنَ حَتّٰى صَلَّوْا عَلَيْهِ الرِّجَالُ ثُمَّ النِّسَاءُ ثُمَّ الصِّبْيَانُ ۔

موسٰی بن محمد نے کہا کہ میں نے اپنے والد کی بیاض میں لکھا ہوا پایا کہ جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کفن دے گئے اور چارپائی پر آپ کو رکھا گیا اور ابوبکر اور عمر دونوں داخل ہوئے پھر دونوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا اور ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی جماعت تھی جتنی کہ بیت حضرت عائشہؓ میں سما سکتے تھے تو تمام نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جیسا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما نے پڑھا اور سب نے صفیں باندھ کر بغیر امام سلام پڑھا پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما نے پڑھا اس وقت وہ دونوں صف اول میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے تھے اے اللہ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا آپ نے پہنچا دیا اور اپنی اُمت کو نصیحت دی اور فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتّٰی کہ اللہ تعالٰے نے آپ کے دین کو عزت دی اور آپ کے کلمات پورے ہوئے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ایک اللہ پر ایمان لائے جس کا کوئی شریک نہیں اے ہمارے معبود ہمیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے والا بنا دے جو کچھ بھی آپ پر نازل ہوا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے میدان میں اکٹھا حشر ہو ہم آپ کو پہچان لیں اور آپ ہمیں پہچان لیں اس لئے کہ بے شک مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مومنین پر روف ورحیم ہیں ہمارے

ایمان کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا اور اس کے ساتھ ہم کبھی قیمت لینے کے لئے تیار نہیں لوگ کہتے تھے آمین آمین پھر وہ نکل جاتے اور آجاتے یہاں تک کہ مردوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے پھر بچوں نے ۔

۲ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۸ } اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء العجلی قال اخبرنا عوف عن الحسن قال غَسَّلُوْهُ وَ كَفَّنُوْهُ وَحَنَّطُوْهُ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَادْخَلَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اَفْوَاجًا يَقُوْمُوْنَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ وَيَدْخُلُ اٰخَرُوْنَ حَتّٰى صَلَّوْا عَلَيْهِ كُلُّهُمْ ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور آپ کو کفن دیا اور خوشبو دار دھونی دی پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور آپ پر مسلمان فوجوں کی فوجیں داخل ہو گئے آپ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے تھے اور داخل ہوتے حتّٰی کہ آپ پر تمام نے صلوٰۃ ادا کی ۔

۳ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۸ } اخبرنا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی اویس وخالد بن مخلد البجلی عن سلیمان بن بلال عن عبد الرحمٰن بن حرملة انه سمع سعید بن المسیب يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ زُمَرًا يُصَلُّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ وَلَمْ يَؤُمَّهُمْ اَحَدٌ ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جب رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور لوگ آپ پر داخل ہوتے تھے گروہ گروہ صلوٰۃ پڑھتے تھے اور نکلتے تھے اور کوئی ان کا امام نہ تھا۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ { اخبرنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری عن ابیه عن صالح ابن کیسان عن ابن شهاب قَالَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَیُسَلِّمُوْنَ لَا یَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ۔

ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے تو مسلمان گروہ کے گروہ داخل ہوتے تھے پھر آپ پر صلوٰۃ پڑھتے تھے اور سلام پڑھتے تھے اور ان کی کوئی امامت نہ کراتا تھا۔

۵۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ { اخبرنا الحکم بن موسیٰ اخبرنا عبدالرزاق بن عمر الثقفی عن الزُّهری قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ یَؤُمَّهُمْ فِی الصَّلٰوةِ عَلَیْهِ اِمَامٌ۔ زہری سے روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر فوج فوج داخل ہوتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے اور صلوٰۃ میں ان کا کوئی امام نہ تھا۔

۶۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ { اخبرنا عفان بن مسلم والاسود بن عامر قالا اخبرنا حماد بن سلمة قال اخبرنا ابو عمران الجونی اخبرنا ابو عسیم شَهِدَ ذَالِكَ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ قَالُوْا کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْهِ ؟ قَالُوْا اُدْخُلُوْا مِنَ الْبَابِ اَرْسَالًا فَصَلُّوْا عَلَیْهِ وَاَخْرُجُوْا مِنَ الْبَابِ الْاٰخَرِ۔

ابو عسیم سے روایت ہے اس نے یہ گواہی دی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا انہوں نے کہا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسے نماز پڑھی گی جواب دیا گیا داخل ہوئے دروازے والے تھوڑے تھوڑے پھر آپ پر صلوٰۃ پڑھتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔

۷۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ابی عباس بن سهل بن سعد الساعدی عن ابیه عن جده قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وُضِعَ فِیْ اَکْفَانِهٖ وَوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَکَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ رُفَقًا وَلَا یَؤُمُّهُمْ عَلَیْهِ اَحَدٌ دَخَلَ الرِّجَالُ فَصَلُّوْا عَلَیْهِ ثُمَّ النِّسَاءُ۔

حضرت سعدؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو کفنوں میں رکھا گیا پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور لوگ آپ پر تھوڑے تھوڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھتے رہے اور ان کا کوئی امام نہ تھا آدمی پہلے داخل ہوئے صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے صلوٰۃ پڑھی۔

۸۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۹۱ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی عن ابیه عن جده عن علی قَالَ لَمَّا وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی السَّرِیْرِ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا یَقُوْمُ عَلَیْهِ اَحَدٌ لَعَلَّهٗ یُؤَمُّ ؟ هُوَ اِمَامُکُمْ حَیًّا وَّمَیِّتًا

فَكَانَ يَدْخُلُ النَّاسُ رَسَلًا فَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ صَفًّا صَفًّا لَيْسَ لَهُمْ اِمَامٌ وَيُكَبِّرُوْنَ وَعَلِيٌّ قَائِمٌ بِحِيَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم يَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَّبِعُ مَا اُنْزِلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَثَبِّتْنَا بَعْدَهُ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ الرِّجَالُ ثُمَّ النِّسَاءُ ثُمَّ الصِّبْيَانُ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص امامت کے لئے کھڑا نہیں ہوسکتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ مردہ کے تمہارے امام ہیں تو لوگ گروہ گروہ داخل ہوتے رہے اور صف بصف ہو کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے رہے ان کا کوئی امام نہیں تھا اور وہ سب تکبیریں پڑھتے تھے اُس وقت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل پڑھ رہے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ کا سلام ہو اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی طرف جو نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا اور آپ نے اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دین کو غالب کیا اور اللہ کے کلمات پورے ہو گئے اے اللہ ہمیں قرآن

کے متبعین سے بنا دے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ اور آپ کا اور ہمارا حشر اکٹھا ہو تو لوگ آمین آمین کہتے تھے حتیٰ کہ آپ پر آدمیوں نے صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے پھر لڑکوں نے ۔

۹۔ سنن الدار قطنی ۱۹۱ } حدثنا محمد بن مخلد ثنا محمد بن الولید الفلانسی ابو جعفر المخرمی ثنا الهیثم بن جمیل ثنا مبارك بن فضالہ عن الحسن عن انس كذا قال كَبَّرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضى الله تعالى عنه اَرْبَعًا وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا محمد بن الوليد هذا ضعيف ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر حضرت صہیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں ۔

۱۰۔ البدایہ والنہایہ ۵/۲۶۵ } قال الواقدی حدثنی موسیٰ بن

محمد بن ابراهيم قال وجدت كتابا بخط ابي فيه انه لما كفن رسول
الله صلى الله عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر
رضى الله تعالى عنهما ومعهما نفر من المهاجرين والانصار بقدر
ما يسع البيت فقالا السلام عليك ايها النبي ورحمة الله و
بركاته وسلم المهاجرون والانصار كما سلم ابو بكر وعمر
رضى الله عنهما ثم صفوا صفوفا لا يؤمهم احد فقال ابو بكر
وعمر وهما في الصف الاول حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم انا نشهد انه قد بلغ ما انزل اليه ونصح لامته
وجاهد في سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته

واقدی نے کہا کہ مجھے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کی کتاب میں باپ کا دستی لکھا ہوا دیکھا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا اور چارپائی پر رکھے گئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ان دونوں کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جو بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا میں سما سکتی تھی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالے کا سلام ہو اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مہاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ مہاجرین و انصار نے پڑھا پھر انہوں نے بغیر امام کے صفیں باندھیں تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اور وہ دونو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے اے اللہ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی

تبلیغ فرمائی اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ تعالے نے آپ کے دین کو عزت دی اور اس کے کلمات پورے ہو گئے۔

۱۱- السيرة الحلبية ۴۷۸ } وذكر انه دخل عليه صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر ومعهما
نفر من المهاجرين والانصار بقدر ما يسع البيت فقالا السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته وسلم المهاجرون والانصار كما سلم
ابو بكر وعمر رضى الله عنهما ثم صفوا صفوفا لا يؤمهم احد وكان ابو بكر
وعمر في الصف الاول الذي حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور بیان کیا گیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور ان کے ساتھ مہاجرین و انصار کی جماعت بھی تھی جتنے کہ بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا میں سما سکتے تھے۔ تو دونوں نے کہا اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مہاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے سلام پڑھا پھر ان تمام نے بغیر امام کے صف بندی کی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے۔

۱۲- السيرة الحلبيه ۴۷۹ } فقد جاء ان ابا بكر رضى الله عنه دخل عليه صلى الله عليه وسلم
فكبر اربع تكبيرات ثم دخل عمر فكبر اربعا ثم دخل عثمان فكبر
اربعا ثم طلحة بن عبيد الله والزبير بن عوام ثم تتابع الناس

اَرْسَالًا یُکَبِّرُوْنَ عَلَیْہِ ۔

جزو روایات میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ داخل ہوئے چار تکبیریں پڑھیں پھر طلحہ او[ر] رضی اللہ تعالے عنہما تشریف لائے پھر گروہ گروہ بعد ازاں آتے رہے اور آپ پر تکبیریں ...

۱۳۔ ابن عساکر ۲/۳۶۱ } وَاَسْنَدَ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا کَبَّرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی آدَمَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ عُمَرُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ صُهَیْبٌ عَلٰی عُمَرَ اَرْبَعًا وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظُہٗ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبْنِہٖ اِبْرَاهِیْمَ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَصَلّٰی عَلَی السَّوْدَاءِ فَکَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا وَصَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا عَلَیْهَا وَصَلّٰی عُمَرُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَکَبَّرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی آدَمَ اَرْبَعًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر جنازے کی چار تکبیریں پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ پر چار تکبیریں پڑھی اور حضرت صہیب رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ پر چار تکبیریں پڑھی اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالے عنہ پر نماز جنازہ کی چار تکبیریں پڑھیں اور سوداء رضی اللہ تعالے عنہا پر اپنے نماز جنازہ پڑھی تو اس پر چار تکبیریں ہی پڑھیں ۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار ہی تکبیریں پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں پڑھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز جنازہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ پر چار تکبیریں پڑھی اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں ۔

۱۴۔ کبیری مصنفہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم تلمیذ الحلبی ابن ہمام ۵۴۱ } وَکَانَ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ۔

اور بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں ۔

مذکورہ بالا چودہ دلائل سے ثابت ہوا کہ سنی شیعہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلفاء ثلثہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد از وصال صلوٰۃ جنازہ ادا کی اور اختلاف مخالفین اسلام کا ڈالا ہوا ہے ۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی شمولیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ میں بعد از وصال اظہر من الشمس ہے ۔

شانِ اصحابِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے آخری رسول آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا ہونا محال ہے کیونکہ خداوند کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوۃ و رسالت کو ختم فرما دیا ہے ہر نبی کا منشا خداوندی لوگوں کو راہ راست پر لانا اور خداوند کریم کے ساتھ بندوں کا تعلق لگانا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو تبلیغی کام میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے عرصے میں کیا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے کسی نے نہیں کیا اور جن کو آپ نے تبلیغ فرما کر مسلمان بنایا اور ان کو کلمہ توحید پڑھایا اور وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ان کو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحاب جو ہر وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باڈی گارڈ رہے ان کے ایمان و اعمال کا نقشہ رب کریم نے قرآن کریم میں کھینچا اور ان کی تعریف قرآن مجید میں درج فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مسلمین متقین مومنین مصلحین محسنین اولیاء اللہ وغیرہم کے خطابات سے نوازا اور یہ بھی فیصلہ فرما دیا کہ یہ متقین اور مومنین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ فجور و فسوق وغیرہ سے بطفیل محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبرّا تھے۔

نوٹ: دشمنان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء اربعہ کے کفار مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و ماحولہا میں بہت تھے اگر ان میں ایسے ہی عیوبات ہوتے جیسا کہ آج کل ان کے معاندین اتہام لگاتے ہیں تو وہ کفار مکہ و ماحولہا عیب جوئی نہ کرتے جب

کفار مکہ و مدینہ خلفاء اربعہ کی عیب جوئی نہ کر سکے جو ان کے روبرو رہنے والے تھے آ
آج ان کی عیب جوئی کرنا اظہار حسد کے سوا اور کچھ نہ سمجھا جاوے گا ہاں کفار
حجاز خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے
کی وجہ سے ان کے دشمن تھے یہ کسی مذہب کی حدیث میں موجود نہیں کہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی آپس میں ایک دوسرے کو برا سمجھتے تھے تو ارشاد خداوندی
ہوا کہ مومنین و مسلمین و متقین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مماثل مجرمین نہیں
ہوسکتے۔

مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور فاسقین خداوند کریم کے نزدیک یکساں نہیں ہوسکتے

القلم ۲۹/۲ { اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ
مسلمین مجرموں کی مثل نہیں تمہیں کیا ہوا کس طرح تم فیصلہ کرتے ہو۔

ص ۲۳/۲ { اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ
کیا متقین کو ہم بدکاروں کی طرح بنائیں گے (تمہارا یہ فیصلہ غلط ہے)

السجدہ ۲۱/۲ { اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ۔
کیا ایمان لانے والا بدکار کی طرح ہوسکتا ہے دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔

الجاثیہ ۲۵/۲ { اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ

مَا یَحْكُمُوْنَ۔

کیا برے اعمال کرنے والوں نے یہ یقین کر لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان دار اور اعمال
صالحہ کرنے والوں کی طرح بنادیں گے ایسے ایمان دار جن کی حیات و ممات یکساں
ہے۔ (برے آدمیوں کا نیک و بد کو یکساں یقین رکھنا) یہ بہت برا ہے جو وہ فیصلہ
کرتے ہیں۔ ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر حضرت
عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوجہل و ابولہب جیسے نہیں ہوسکتے یہ تمہارا
فیصلہ خداوند کریم کے نزدیک برا ہے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا اسلام خداوند کریم
کے نزدیک مسلم ہو هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ کی سند قرآنی موجود ہو۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے ایمان کا آوازہ رب کریم قُوْلُوْا اٰمَنَّا
کے ربی لاؤڈ سپیکر سے نکال کر دنیا کے ہر کونے میں پھیلائے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی فلاح یعنی قرآن پاک میں قَدْ اَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُوْنَ سے ہو۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی تطہیر یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُطَهِّرَكُمْ سے
تطہیر ربی ہو اور تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا سے تطہیر مصطفوی بھی
ثابت ہو۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تزکیہ بھی مدینہ طیبہ کی کان مزکیہ میں
وَیُزَكِّیْهِمْ سے ہوچکا ہو۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نورانیت نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

سے منور ہو اور لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ان کا منور ہونا شاہد
قرآنی موجود ہو۔

۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی تعلیم مدرسۂ محمدیہ مدینہ سے ہو اور رب کریم نے ان کو وَعَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کی سند علم قرآنی و مصطفوی عطا فرما دی ہو۔

۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی اسلامی تبلیغ حقہ کی شہادت تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ گھروں کی تعداد میں ہر گھر ہر مسجد ہر دوکان ہر ملک میں بحیثیت قائل موجود ہو۔

۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا رشد صحیح اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ سے اعلان خداوندی ہو چکا ہو۔

۱۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی ادائیگی فریضہ نماز کی پابندی کا شاہد رب کریم هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ سے ہو۔

۱۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نماز کی حقیقت هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ سے رب کریم نے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا دی ہو۔

۱۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے قیام اللیل کا ذکر اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَىِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ سے بمعیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رب کریم فخریہ بیان فرمائے۔

۱۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی زبان سے جو بات نکلے یا جو ان سے اعمال صادر ہوں تو برائی کی طرف رغبت نہ ہونے کا شان رب کریم هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

مُعْرِضُوْنَ سے صفائی پیش فرمائے۔

۱۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی زکوٰۃ کی منظوری هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ سے منظور و قبول ہو۔

۱۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے امین ہونے کی اور وعدہ وفا کرنے کی تعریف رب کریم وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ سے قرآن میں ثبت فرمائے۔

۱۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی ہجرت و نصرت ۲۱ خدائی سندوں میں مرصع ہو السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اور انصار اللہ کے تمغے ان کی وردیوں پر چسپاں ہوں۔

۱۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا اسلحہ خُذُوْا حِذْرَكُمْ سے سرکاری عطیہ ہو۔

۱۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا راشن رَزَقْنٰكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ سے سرکاری ٹسٹ شدہ طیب ہو۔

۱۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی پیاس بجھانے کے لئے آب زمزم ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک کے معجزے کے چشمے کا پانی سلسبیل ہر وقت میسر ہو۔

۲۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا پلنگ ثَانِىَ اثْنَيْنِ ہو۔

۲۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تکیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ران مبارک ہو۔

۲۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی گود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھولا ہو۔

۲۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے کندھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کرسی ہو۔

۲۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تاج نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ہو۔

۲۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے وطیرے میں اللہ تعالےٰ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۲۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن پر رب کریم ہمیشہ صلوٰۃ پڑھے اور هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ کی تحریر عطا فرمائے۔

۲۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی امداد کو امداد ربی با الملائکہ یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ موجود ہو۔

۲۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اگر جنگل میں ہوں تو ان کے شان میں وہیں آیات الٰہیہ نازل ہوں اگر شہر میں ہوں تو وہیں اگر گھروں میں ہوں تو وہیں رب کریم ان کا قرآن میں مدح فرمائے۔ لونڈیوں کے پاس ہوں تو ان کے شان کی حفاظت باآیات الٰہیہ رب کریم قرآن پاک میں فرمائے۔

۲۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی آرام گاہ ریاض الجنۃ ہے

۳۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو جنت الفردوس تحریر خداوندی سے لکھا ہو۔

۳۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو ظاہری باطنی انعام اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً حاصل ہو۔

۳۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا رب کریم نے حکم یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ سے تھاما ہوا ہے۔

۳۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے غلام کے جوتوں کو جنت بوسے۔

۳۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نمازیں عالمین کے پیشوا کی اقتدا میں ہوں۔

۳۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی اقتدا میں عالمین کے امام نمازیں ادا فرمائیں۔

۳۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا مقام نماز بیت اللہ اور مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہو۔

۳۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو فاتح بیت اللہ ہوں۔

۳۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا جائے نماز میدان جنگ رہتا ہو۔

۳۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا دیدار جنت کی حوریں جنت کے دروازے کھول کر کریں۔

۴۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے گوشہ جگر صاحبزادیاں دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں رضائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہوں۔

۴۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی صاحبزادیاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سجدہ گاہ کی زینت ہوں۔

۴۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دامادگی سے علمدار ہوں۔

۴۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنے اقربا کو پس پشت ڈال کر اپنی تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزاری ہو۔

۴۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے تمام اعمال صالحہ وعبادات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر نظر مقبولیت کی مہر سے مرصع ہوں۔

ان کو برا وہی کہہ سکتا ہے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہو اور ان سے عناد اس کو ہو سکتا ہے جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش ہونے کا یقین نہ ہو۔

انبیاء علیہم السلام کا کام چونکہ تبلیغ دین حقہ ہوتا ہے سو میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تکالیفیں برداشت کر کے مخلوق خداوند کریم کو دین حقہ اسلام کی ہدایت فرمائی ہدایت وہ نعمت ہے جو رب کریم نے جن کو ہدایت بخشی وہ خداوند کریم کے قریبی ہو گئے معلوم ہوا کہ ہدایت قرب خداوندی کو مستلزم ہے اب ہدایت کا ذکر قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں۔ کیونکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کا فرض منصبی ہدایت ہے جس نبی اللہ نے کسی کو ہدایت نہیں دی اس نے اپنی نبوت کا فرض ادا نہیں فرمایا۔

ہدایت

النمل ۲۰ } مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۔

جس شخص نے ہدایت پائی تو اور کوئی بات نہیں اپنے نفس کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوا تو حضور فرما دیجئے اور کوئی بات نہیں میں ڈرانے والوں سے ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہدایت خداوندی کو قبول کر کے قرآن کریم پر ایمان لا کر قرآنی اصولوں پر کاربند ہو گیا اور اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی زندگی بسر کی تو اس کا بدلا اسی کو ملے گا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیا اور ہدایت اللہ کو قبول فرما لیا تو وہ ہدایت انہی کے کام آئی جو جنت سے نکلے ہوئے کو یہ ہدایت ہی دوبارہ جنت میں لے گئی ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام نے ہدایت خداوندی کو قبول فرمایا تو وہ بھی اور

ان کی اس ہدایت کو قبول کرنے والے بھی اللہ والے بن گئے تو اللہ تعالٰے نے ان کو نبی اللہ کی معیت نصیب فرمائی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدائی ہدایت کو ہی قبول فرمایا اور رب کریم نے آپ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہی ہدایت ہی عطا فرمائی تو اللہ تعالٰے کا وعدہ ہوا کہ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ جس جس نے اس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو قبول کیا وہ ہدایت اس کے کام آئے گی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت جس جس کو با ایمان ایک آن بھر بھی نصیب ہوئی اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی مومن یا غوث و قطب و ابدال جس کا تمام عمر ایک سانس عبادت خداوندی سے ضائع نہ ہو پھر بھی وہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس آنی صحبت کی صحابیت کا مقابلہ نہیں کر سکتا چہ جائیکہ کوئی فرقہ کوئی قوم کوئی شخص ان اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرے جنہوں نے از ابتدائے نبوت تا وصال مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ عمر گزاری اسلام لانے میں اول آئے ایمان میں مضبوط ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر وطن گھر اولاد بیوی برادری مال و دولت سب کچھ قربان کر دیا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن کی نماز اکٹھی روزہ اکٹھا حج اکٹھی مال اکٹھا سفر اکٹھا جنگ اکٹھا کلام میں ہمکلامی اکٹھی مشورہ دینی و دنیوی ان سے ہو تو ان کی ہدایت پر کسی مومن مسلمان کو شبہ کیسے ہو سکتا ہے۔

پہلے سب سے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے ہدایت دی

البقرہ ۴ : قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى

فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔

ہم نے کہا تم جنت سے تمام اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جس شخص نے میری ہدایت کی تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی ہیں دوزخ والے وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو فرمایا کہ تم جنت سے نکل جاؤ اگر میری طرف سے ہدایت آئی تو جس شخص نے میری ہدایت کی اتباع کی تو ان پر کوئی غم نہیں تو ثابت ہوا کہ ہدایت قبولیت خداوندی کا معیار ہے خداوندی ہدایت کی اتباع جنت سے نکلے ہوئے کو بھی پھر جنت میں لے جاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام برسوں روتے رہے کچھ نہ بنا رب کریم نے توجہ نہ فرمائی جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لے کر التجا کی تو رب العزت نے فوراً دعا منظور فرمائی اور ایسی منظور فرمائی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد جو جنت سے باہر نکلنے ہو کی پیدا ہوئی انہوں نے بھی اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو فوراً ان کو بھی جنت مل گیا تو معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی مجسمہ ہدایت ہیں جس نے آپ کا دامن ایمان سے تھام لیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی تو ہدایت خداوندی کی جس شخص نے اتباع کی اس نے فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ پر عمل کر لیا اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ کی صورت یہ ہے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ تو جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ کا قانون خداوندی سن کر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی منظور کر لی اور آپ کی اتباع میں ہی اپنی عمر صرف کر دی کوئی نماز ایسی نہیں جس میں ان کا نام آپ کی اقتداء میں دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کوئی روزہ ایسا نہیں جو دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج نہ ہو۔ کوئی حج ایسا نہیں جس کی ادائیگی دفتر محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج نہ ہو کوئی زکوٰۃ کوئی صدقہ کوئی جنگ ایسا نہیں کہ ان کی جنگی کارکردگی دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کیوں نہ ہو جن کی بنیاد میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہو ان کی تعمیر کیسے غلط ہو سکتی ہے جن کو کلمہ طیبہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کر اسلام میں داخل کیا ہو اور هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ کی سند رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عطا کر دی ہو دنیا کی کوئی طاقت کوئی مذہب کوئی فرقہ کوئی جماعت ایسی نہیں جو ان کو اسلام و ایمان سے خارج کر سکے کیونکہ تمام نے اپنا وطیرہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ پر عمل کر کے وہ فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ کے مصداق بن گئے اور جو شخص فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ کا عامل بنا وہ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ کا ضرور مستحق ہو گیا کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ جنتی نہ سمجھے تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو بھی جنتی نہیں سمجھا اور اگر حضرت آدم علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف اسم پاک لے کر فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ کے عامل ہو کر جنت میں جا سکتے ہیں تو تیئیس ۲۳ تیئس ۲۳ برس براہ راست بالمشافہ حضور کی اتباع کرنے والے جنتی کیوں نہیں ہو سکتے اپنے اعمال کو دیکھو اور اپنی زبانوں کے کرتب دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو اور کس لائق ہو انہوں نے کیا کیا اور انہیں کیا ملا فافهم۔

تمام انبیاء علیہم السلام کو ربّ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

الانعام ۷/۱۰ } وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے سامنے دی ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑا دانا جاننے والا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام دیے تمام کے تمام کو ہم نے ہدایت دی اور پہلے نوح علیہ السلام کو ہدایت دی اور اس کی اولاد سے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام تمام کے تمام نیکوں سے تھے اور اسماعیل علیہ السلام اور یسوع اور یونس علیہ السلام اور لوط علیہ السلام اور تمام کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی اور ان کے باپ دادوں اور ان کی اولادوں سے اور ان کے بھائیوں سے اور ہم نے ان کو چنا اور ان کو ہم نے ہدایت دی سیدھے راستے کی یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کو چاہتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے اپنے بندوں سے اور اگر انہوں نے شرک کیا جو وہ اعمال کرتے ہیں تو ان کے اعمال مٹ جائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو ربّ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائی اور نبوۃ عطا فرمائی اگر انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے ہدایت عطا فرمائی پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی دی تو وہ کیسے بدل سکتے ہیں پہلے انبیاء علیہم السلام سے بدلا ہوا تم دکھا دو تو ہم تسلیم کرینگے۔ کہ واقعی خدا کی ہدایت کامل نہیں ہے اور اگر نہیں بدل سکتا بلکہ اگر ذرا سی کوتاہی بھی ہو جاتے تو اس کو فوراً معاف کیا گیا ایسے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اگر کسی موقعہ پر غلطی ہو گئی تو رب کریم نے فوراً معاف فرما دیا۔

خداوند کریم صراط مستقیم پر ہے

ہود ۱۲/۵ } إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

ایمانداروں کو اللہ تعالےٰ خود صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

الحج ۱۷/۷ } وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ ضرور ہدایت دیتا ہے ایمان والوں کو صراط مستقیم کی طرف

۲۔ الانعام ۷/۴ { مَن يَشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم
پر کرتا ہے۔

۳۔ الحج ۱۷/۲ { وَاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝
اور بے شک اللہ تعالیٰ جس کو ارادہ فرماتا ہے ہدایت دے دیتا ہے

۴۔ النور ۱۸/۶ { وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۵۔ بنی اسرائیل ۵/۱۱ { وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝
اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے

۶۔ الکہف ۱۵/۲ { مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے اور جس شخص کو گمراہ کرتا ہے تو ہرگز نہ پائیں گے آپ اس کے لیئے کوئی ولی مرشد۔

۷۔ النساء ۶/۲۴ { فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

تو لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ کے ساتھ تو عنقریب ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جلدی داخل فرمائے گا اپنے اختیار اور

فضل سے اور ہدایت دے گا ان کو اپنی طرف جو صراط مستقیم ہے۔

۸۔ یونس ۱۱/۱ { اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کو ہدایت دے گا نعمتوں والے جنتوں کی طرف جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

النحل ۱۴/۱۶ { اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

بے شک ابراہیم علیہ السلام امام تھے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں سے نہ تھے اللہ کی نعمتوں کا شکریہ کرنے والا جو چنا اُسنے ان کو اور اس کو ہدایت دی صراط مستقیم کی طرف۔

نوٹ :- جب میرے رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت دی تو ان کو کوئی طاقت گمراہ نہ کر سکی تو اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب رب کریم نے ہدایت دی تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ھارون علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

صفت ۲۳/۴ } وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
اللہ تعالےٰ نے دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وھارون علیہ السلام کو ھدایت دی تو ان کو بھی طاقت فرعونی وقارونی گمراہ نہ کرسکی ایسے ہی خلفاء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی رب کریم نے ہدایت بخشی ان کو طاقت ابوجہل و ابولہبی گمراہ نہ کرسکی تو آج چودہ سو سال بعد ان کو کون گمراہ کہہ سکتا ہے۔

ربّ کریم کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صراط مستقیم کا وعدہ

الفتح ۲۶/۱ } وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر کام ہر بات میں صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔ آگے پھر سوال ہوتا تھا کہ کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم غلطی پہ چلے یا صراط مستقیم پہ تو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ صراط مستقیم پہ ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پہ تھے اور ہیں اور رہیں گے

یٰسین ۲۲/۱ } يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔
قرآن حکیم کی قسم بے شک آپ ضرور رسولوں سے ہیں صراط مستقیم پہ ہیں۔

زخرف ۲۵/۴ } اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ صراط مستقیم پہ ہیں۔

الحج ۱۷/۹ } اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ۔
بے شک آپ حضور سیدھی ہدایت پہ ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ مجھے ربّ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

الانعام ۸/۲۰ } قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
فرما دیجئے حضور بے شک مجھے میرے رب نے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کا قول وفعل بلکہ ہر عمل صراط مستقیم ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ نے صراط مستقیم کی ہی ہدایت دی خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ہر قول وفعل صراط مستقیم پہ ہے کا ارشاد خداوندی

موجود ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی صراط مستقیم کا ثابت ہوا پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی جن کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں ملاحظہ ہو۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو ربّ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

النساء ۵/۵ { يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تمہارے لئے بیان فرمائے اور تم کو ان لوگوں کے طریقے کی ہدایت دے جو تم سے پہلے تھے اور ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری طرف توجہ خاص فرمائے اور اللہ تعالےٰ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

الفتح ۲۶/۳ { وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔
اور اے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو اللہ تعالےٰ تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

النساء ۵/۹ { وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝
اور ضرور ہم نے ان کو ہدایت دی صراط مستقیم کی طرف۔

اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند نے ہدایت دی

البقرہ ۲/۲۶ { فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔

البقرہ ۳/۷ { لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۔

مومنین کو قرآن بھی ہدایت دیتا ہے

النمل ۱۹/۱ { تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

حم السجدہ ۲۴/۵ { قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ ایمانداروں کے لئے ہدایت ہے اور شفا ہے اور بے ایمانوں کے کانوں میں بوجھ ہے۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی

المومنون ۱۸/۴ { وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

اور بے شک آپ ان کو صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔

الشوریٰ ۲۵/۵ } وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ

اور ضرور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ہدایت دیتے ہیں صراط مستقیم کی طرف۔

تو اصحاب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ہدایت عنایت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی ہدایت پیش فرمائی وہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبول فرمائی تو ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

طٰہٰ ۱۶/۲ } وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی تابعداری کی۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب پر رب کریم سلام بھیجتا ہے۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا راستہ صراط مستقیم ہے

الانعام ۸/۹ } وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ

اور بے شک یہی میرا راستہ سیدھا راستہ ہے تو تم اس کے پیچھے چلو اور نہ پیچھے چلو تم غیر راستوں کے وہ غیر راستے تمہیں صراط مستقیم سے علیحدہ کر دے گا۔

الانعام ۸/۱۵ } هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا یہی آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے سوا کا راستہ شیطانی راستہ ہے

الاعراف ۸/۲ } قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ

ابلیس نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ضرور میں ان کی صراط مستقیم کے راستے پر بیٹھوں گا۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نمازوں میں اپنے ساتھیوں کے لیے صراط مستقیم کی دعا کرنا

فاتحہ ۱/۱ } اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

یا اللہ ہدایت دے تو ہمیں صراط مستقیم کی راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

پانچوں وقت دربار خداوندی میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماویں۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یا اللہ ہم سب کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور آپ کے ساتھی آمین فرماویں کہ یا اللہ ہماری دعا بھی منظور و قبول فرما اور اللہ تعالیٰ بھی ہدایت پر لانے کی کوشش فرماوے اور جواب نفی سے نہ دے بلکہ اثباتی جواب ملے وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور بزبان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمایا وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھیوں نے اور تم نے میرے دربار میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمَ کی دعائیں کی ہیں تو میں نے قبول فرمالی وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت کی تابعداری کی

البقرہ ۲/۱۷ { وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔

جس قبلے پر آپ تھے ہم نے اس کو ایسے نہیں بنایا مگر تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کون اتباع کرتا ہے اور کون اپنی دونوں ایڑیوں پر بدلتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت دی اور اللہ تعالےٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالےٰ لوگوں پر بڑا بار بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

تو اس آیتِ کریمہ سے بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبلہ بیت المقدس کو بدل کر بیت الحرام کو اسی لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کون آپ کی اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے تو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی اتباع میں قبلہ بدل کر امتحان خداوندی میں پاس ہونا اور خداوند کریم کا ان کو اس میں ایمانی سند عطا فرمانا یہ خلق کے لئے خلفاء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

اب تم کہو کہ وہ صراط مستقیم پر نہ تھے تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے بھی کوشش فرمائی تو کام رہا تو یہ کہنا بھی کفر اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتحان میں پاس ہونا اور رب کریم کا ان کو سند عطا فرمانا الوصیت حقیقی پر اتہام ہے اور یہ کہو کہ خداوند کریم نے ہدایت دی لیکن وہ بعد میں بدل گئے تو یہ بھی جھوٹ کیونکہ خدائی وعدہ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ اللہ تعالےٰ جس کو ہدایت دیتا ہے پھر اس کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا مقتدیوں کا بیعت کرنے والے اصحاب کا بعد میں بدلنا محال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنہوں نے آبائی دین کو بدل دیا اور جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین برادری کا مقابلہ کیا مال و دولت ملک جہالت کو بدل ڈالا وہ بعد میں کیسے بدل سکتے تھے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم رب کریم سے طلب کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے بھی ان کو صراط مستقیم عطا فرما دیا وہ صراط مستقیم پر خداوند کریم بھی صراط مستقیم پر ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صراط مستقیم پر تمام انبیاء علیہم السلام بھی اسی صراط مستقیم پر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی صراط مستقیم پر ان کے متعلق تو جو آیت شان آگئی فیصلہ ہو چکا ان کو تو کسی طرح بھی صراط مستقیم سے گئے ہوئے کہنے والا خدائی مجرم ہے إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ان کے لئے صراط مستقیم کی تھی۔

اور رب کریم نے فرما دیا کہ هَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا یہی آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے جس کا نام صراط مستقیم ہے تو قرآنی فیصلہ بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کے حق میں ہو چکا کہ واقعی وہ صراط مستقیم پر ہدایت پا چکے۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور رب کریم دونوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صراط مستقیم کی ہدایت دی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم دکھا دیا اور صراط مستقیم پر چلا دیا اور خداوند کریم نے ان کو صراط مستقیم پر پہنچا دیا جہاں رب کریم بھی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں

تو جو شخص صراط مستقیم پر پہنچ گیا اتنی طاقتیں اس کو صراط مستقیم سے کیسے بھٹکنے دیں گی۔ اسی وجہ سے رب کریم نے فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے دے یعنی صراط مستقیم پر پہنچا دے پھر اللہ تعالےٰ پر لازمی ہے کہ ان کو پھر گمراہ ہونے نہیں دیتا اب بعض مخالفین کہیں جی نہیں معاذ اللہ وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے تھے تو ان کی اس بات کو سن کر یہ یقین ہو گا کہ قرآنی فیصلہ سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود صراط مستقیم پر نہیں اور نہ ہی انہوں نے صراط مستقیم دیکھا ہے اس لئے یہ دوسرے کو بھی بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں یہ بیچارے معذور ہیں کیونکہ صراط مستقیم سے ناواقف ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا کہ صراط مستقیم پر چلنے والوں کے دشمنوں کو ابلیس صراط مستقیم کی طرف آنے دیتا ہی نہیں جیسا کہ اس نے کہا لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ اور یہ صراط مستقیم پر چلنے والوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں جن کے متعلق نص قرآنی نازل ہو چکی کہ وہ صراط مستقیم پر ہیں ان کو گمراہ کہنے والوں کی بھی صراط مستقیم تک رسائی نہیں یہ صراط مستقیم سے محروم ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اگر بدل جاتے تو رب العزت ان کو بدل دیتا

محمد ۲۶/۴ } وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ ه
اور اگر تم بدل جاؤ اللہ تعالےٰ تمہارے سوا اور قوم کو بدل لائے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

اس آیت کریمہ کے فیصلہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو رب کریم نے بعد از وصال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی عزت و علم و عرفان اور شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رکھا اور بدلا نہیں تو یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق پر ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اگر وہ بعد میں ہی بدل جاتے تو اللہ تعالےٰ ان کو بدل دیتا رب کریم کا ان کو نہ بدلنا یہ ان کے صراط مستقیم پر ہونے کا قرآن پر اعتماد رکھنے والوں کے لئے بین ثبوت ہے۔

بے ایمانوں کو رب کریم کی طرف سے ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی

النحل ۱۴/۴ } اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

الرعد ۱۳/۲ } اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

مِنْ وَّالٍ۔

بے شک اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدلیں اور جب اللہ تعالےٰ کسی کی سزا کا ارادہ فرماتا ہو تو اس کو کوئی ہٹانے والا نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی مددگار ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جب کوئی قوم اپنے اعمال کو بدل دیتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کی حالت کو بدل دیتا ہے اور دوسری بات اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئی کہ اگر کسی قوم کو اللہ تعالےٰ مواخذے کا ارادہ فرمائے تو اس کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی تو ان دونوں احکام الٰہی سے یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً اصحاب اربعہ کی حالت کو تغیر و تبدل نہیں فرمایا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے اپنے اعمال کو نہیں بدلا اس لئے خداوند کریم نے ان کی حالت کو نہیں بدلا اور اللہ تعالےٰ کا ان کی حالت کو نہ بدلنے کا ثبوت یہ ہے کہ ان کو مواخذہ نہیں فرمایا کیونکہ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ سے ان پر طاقت خداوندی کا مظاہرہ نہیں ہوا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں

توبہ ۱۱/۱۴ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور اللہ تعالےٰ کا یہ قانون نہیں کہ اس قوم کو اللہ گمراہ کرے بعد اس کے کہ اس نے ان کو ہدایت دی ہو حتیٰ کہ ظاہر کرے ان کے لئے جو ڈرتے ہیں وہ بے شک اللہ تعالےٰ ہر شئی کو جاننے والا ہے۔

اس کا نتیجہ واضح ہے کہ خداوند کریم کا وعدہ سچا ہے کہ جس کو ہدایت عطا فرماوے پھر اس کو گمراہ نہیں ہونے دیتا اور ان کو متقی بنا دیتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بُرا کہنے والا ان کو ہدایت سے دُور نہیں کر سکتا

المائدہ ۷/۱۴ } يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔

اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو بچانا تم پر لازمی ہے کیونکہ جب تم نے ہدایت حاصل کر لی تو گمراہ آدمی تمہارا نقصان نہیں کر سکتا۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے جب ہدایت عطا فرما کر صراط مستقیم پر مضبوط کر دیا اور قرآنی سند بھی عطا فرما دی تو اب ان کو بُرا کہنے والے خود گمراہ ہیں جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بالمشافہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اجر ضائع نہیں ہو سکتا

البقرہ ۲/۱۷ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

اور اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا رؤف و رحیم ہے۔

اللہ کریم نے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے ساتھیوں کو صراطِ مستقیم پر ہونے کی شہادت پیش فرما دی"

یوسف ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بینائی پر ہوں میں بھی اور جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بصیرت ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب خدا کی طرف دعوت دینے والے بصیرہ پر ہیں یعنی جن کا امام بصیرۃ اور راہ ہدایت پر ہے ان کے متبعین مقتدی بھی راہ راست اور بصیرۃ پر ہیں امام کو بھول ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور امام کو سجدہ سہو لازم ہوا تو مقتدی کو بطریق اولیٰ سجدہ سہو کرنا ہو گا ورنہ نہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمدی ستارے ہیں

الواقعہ ۲۷/۳ } لَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی اور بیشک وہ ضرور قسم ہے اگر تم جانو تو بہت بڑی ہے۔

ستارے ڈوبتے تب ہیں جب سورج چڑھتا ہے تو اسلامی سما پر رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِيْرًا فرمایا کہ آپ سورج نور دینے والے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ کہ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تشریح رب کریم نے فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ اور مواقع النجوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی کہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی قسم کھاتا ہوں تو نجوم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوئے دوسرے مقام پر رب کریم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محمدی ستارے اندھیروں کے رہبر ہیں

الانعام ۷/۱۲ } وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

اور وہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ہدایت پاؤ جنگل اور سمندر کے اندھیروں میں ہم نے جاننے والی قوم کے لئے آیات کو بیان کیا ہے۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں اور اللہ تعالے نے بھی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی فرماتے ہوئے لَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نجوم ہی ثابت فرمایا اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ کو مواقع النجوم فرمایا تو اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت نجوم تمام امت محمد علیہ وسلم کی ہدایت کے رہبر ثابت ہوئے جو خداوندی فرمان مذکورہ بالا بحر و بر کے اندھیروں میں ایمانداروں کے مشعل راہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انبیاء کرام اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و اغیاث و اقطاب اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق خدائی ہدایت کی نص قرآنی وارد ہو کل میں خداوند کریم کی دی ہوئی ہدایت کا شکریہ ادا کرینگے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ۔

ہدایت یافتہ کے علامات قرآن کریم سے

الزمر ۲۴/۲ } وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

اور وہ لوگ جو شیطانی عبادت سے بچتے ہیں اور ان لوگوں کو مبارک ہو جنہوں نے اللہ تعالے کی طرف رجوع کیا اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو بھی مبارک دیجئے جو بات کو کانوں سے سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ تعالے نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

خلفاء اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ کو جب میرے رب کریم نے ہدایت فرمائی اور میرے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامن میں چھپا لیا تو بعد ازاں کوئی قوم نہیں ثابت کر سکتی کہ انہوں نے بت پرستی کی ہو اور جب ان سے بعد ازاں بت پرستی ثابت نہیں تو آیت مذکورہ بالا سے وہ ہدایت خداوندی پر ثابت ہوئے۔

الزمر ۲۳/۳ } اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔

اللہ تعالے جس نے بہت اچھا کلام لکھ کر نازل فرمایا جو ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے بار بار آتا ہے۔ کانپتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے بدن نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے دل ذکر اللہ میں مشغول ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

ہدایت کو چھپانے والا خداوند کریم کے نزدیک ملعون ہے

البقرہ ۲/۱۹ } إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۔

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے واضح دلائل (معجزات) اور ہدایت نازل فرمائی بعد اس کے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کیا ہے یہی ہیں اللہ ان کو لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان کو لعنت کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اپنے احباب ساتھیوں کے لئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کو قطعاً چھپایا نہیں۔

قیامت کے دن کفار ہدایت کو ترسیں گے

القصص ۲۰/۷ } وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۔
اور وہ کفار عذاب کو دیکھیں گے۔ (تو افسوس کریں گے کاش کہ وہ ہدایت پر ہوتے۔

تو آج عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہوتے۔

حسنات دوزخ سے نجات دیتے ہیں

الانبیاء ۱۷/۷ } إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا

مُبْعَدُونَ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۔

بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکیاں سبقت لے گئیں یہی لوگ دوزخ سے دور کئے جائیں گے دوزخ کی آہٹ کو بھی نہ سنیں گے اور وہ جو ان کے جی چاہیں گے ہمیشہ ان کو ملے گا قیامت کبریٰ کا ان کو غم نہ ہوگا اور ملائکہ ان کا استقبال کرینگے یہی ہے تمہارا وہ دن جو تم وعدہ کئے گئے تھے۔

الاعراف ۹/۲۱ } وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور ہم نے زمین میں تمام گروہوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا بعض ان سے صالحین کا گروہ اور بعض ان کے علاوہ ہیں اور ہم نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ان کی آزمائش کرتے ہیں تاکہ وہ باز رہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جماعت صالحین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و محبوب جماعت ہے اور صالحیت کا مرتبہ کثرت حسنات سے ملتا ہے اور اس آیت قرآنیہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کثرت حسنات سیئات کو مٹا دیتی ہیں حسنات کی موجودگی میں سیئات نہیں رہتی یہ خدائی وعدہ ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

ہود ۱۲/۱۰ } إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۔
بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔

اور حسنات کے لئے اسلامی ہونا شرط ہے اور حسنات کی قبولیت تب ہوتی ہے۔ جب نیکی کنندہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہیں تو اس کی نیکی نہ ہی بُرائیوں کو مٹاتی ہے اور نہ ہی نجات کا باعث ہوتی ہے۔ لہٰذا حسنہ کے لئے اسلام شرط ہے جو مسلمان نہیں ہے اس کی کوئی نیکی منظور نہیں کیونکہ رب کریم کو اسلامی سودا پسند ہے باقی نہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

اسلام

رب کریم کو مسلمان کے اسلام کا سودا منظور ہے

البقرہ ۱/۱۳ } بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

ہاں جو شخص خالص اللہ کے لئے اسلام لایا اور نیکی کرنے والا ہے تو اس کے لئے نیکی کا ثواب اس کے رب کی طرف سے ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہونگے

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ پہلے اسلام میں داخل ہو جب مسلمان بن جائے پھر نیکی کرے گا اس کا ثواب اس کو رب کریم کی طرف سے ملے گا اس کی نیکی ضائع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کو قیامت و قبر و حساب کا ڈر و غم ہے ۔

غیر مسلم کا سودا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں

ال عمران ۳/۹ } وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور جو شخص اسلام کے سوا دین تلاش کرتا ہے تو اس کی طرف سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کے نزدیک سوائے دین اسلام کے کوئی طریقہ قبول نہیں اور اگر کسی اور طریقے پر نیکی کرنا چاہے تو وہ بھی مردود کیونکہ خداوند کریم کے

نزدیک مقبول طریقے سے انہی نیکی نہیں کی ۔

خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے

ال عمران ۳/۲ } اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

بے شک اللہ تعالےٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے ۔

نوٹ: جو اسلام سے دور ہے وہ دین خداوندی سے دور ہے ۔

سائل: مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ جو مسلمان ہو اللہ تعالےٰ اس کے اعمال قبول کرتا ہے حالانکہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں اور نیکی کے دعوی دار بھی ہیں ۔

محمد عمر: درست بات یہ ہے کہ قرآن حکیم میں انسان کے صحیح ہونے کے لئے رب کریم نے یہی ایک طریقہ فرمایا ہے اسلام اول ہے ایمان بعد میں سب انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے اور انہوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرمائی ۔

سنیئے چند حوالہ جات قرآن کریم کے آپ کے سامنے مختصراً عرض کرتا ہوں ۔

زمین و آسمان کی ہر شے اللہ کے لیے مسلمان ہے

ال عمران ۳/۹ } اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔

کیا وہ اللہ کے دین کے سوا دین کی تلاش کرتے ہیں حالانکہ اسی کے لئے جو شخص آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسلام لایا ہے فرمانبردار ہو کر یا مجبوراً اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔

ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے

البقرہ ۱/۱۶ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔

اور کون شخص روگردانی کرتا ہے دین ابراہیم علیہ السلام سے مگر جس کا نفس احمق ہوا اور ضرور چنا ہم نے اس کو دنیا میں اور بے شک وہ آخرت میں ضرور نیکوں سے ہے جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے فرمایا اسلام لا تو کہا اس نے میں رب العالمین کے لئے اسلام لایا اور اسی کا حکم کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالےٰ نے پسند فرمایا ہے۔ تمہارے لئے دین کو اور تم بغیر اسلام کے نہ مرنا کیا تم حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کا وقت وصال آیا جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا میرے بعد کس کی تم عبادت کروگے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے اور تیرے باپ دادے ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا اَسْلِمْ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں فرمایا کہ یا اللہ کیا میں پہلے مسلمان نہیں ہوں چونکہ وہ پہلے بھی مسلمان تھے اللہ تعالےٰ کے مطیع تھے اس لئے انہوں نے فوراً اقرار فرمایا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ معلوم ہوا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو رب کریم نے مسلمان ہونے کا زبانی اقرار کرائے بغیر چھوڑا نہیں تو تم اگر اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا اقرار نہ کروگے تو تمہیں رب کریم کیسے چھوڑے گا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد اپنی اولاد کو حکم دیا کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سب نے اقرار کیا کہ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ہم سب اللہ کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے

المائدہ ۶/۷ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا

ہم نے توراۃ کو نازل فرمایا اس میں ہدایت ہے اور نور ہے فیصلہ کرتے تھے اس کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام جو سب مسلمان تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسلمان تھے

الانعام ۷/۲ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک میں حکم کیا گیا ہوں کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

المومن ۲۴/۷ } وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور میں حکم کیا گیا ہوں کہ میں رب العالمین کے لئے اسلام لاؤں

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمان تھے

آل عمران ۳/۲ } فَاِنْ حَاجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

تو اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیں میں خالص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس شخص نے میری تابعداری کی وہ بھی مسلمان ہے اور آپ ان لوگوں کو فرما دیجئے

الانعام ۷/۹ } قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالٰے کی ہدایت وہی ہدایت ہے اور ہم حکم کئے گئے ہیں کہ رب العالمین کے لئے اسلام لائیں یعنی سر رکھ دیں۔

فرما دیجئے جن کو کتاب دی گئی ہے اور ان پڑھوں کو بھی کیا تم اسلام لائے تو اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر انہوں نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں آپ کو پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالٰے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ اسلام

الانبیاء ۱۷/۷ } قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کوئی بات نہیں میری طرف وحی کی گئی ہے اور کوئی نہیں تمہارا معبود ایک ہی ہے تو کیا تم اسلام لانے والے ہو۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم نے مومن بنایا

البقرہ ۱/۱۶ } قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

کہو تم ہم اللہ تعالٰے کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لانے والے ہیں اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر جو نازل ہوا اور جو موسٰی علیہ السلام اور عیسٰی علیہ السلام دیئے گئے اور جو تمام انبیاء علیہ السلام دیئے گئے اپنے رب کی طرف سے ہم ان کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم خدا کے لئے سر جھکانے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمانی اقرار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبانی کرایا دل میں چھپنے نہیں دیا تاکہ ایمان بالتقیہ شریعت محمدیہ میں باطل ہو جائے اور دوسرا اس لئے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ان کے ایمان پر حملہ آور ہوں گے اسلئے رب کریم

نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان مبارک سے کہلوا کر قرآن میں تحریر کروا دی تاکہ ان کی ایمانی سند تحریر قیامت تک باقی رہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا دین اسلام تھا

النساء ۵/۸ } وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

اور کون شخص زیادہ بہتر ہے دین کے لحاظ سے جو اسلام لایا خاص اللہ کے لئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے اور اس نے تابعداری کی ملت ابراہیم حنیف کی اور بنایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر دین دین اسلام ہے اور مسلمان سب سے بہتر وہ ہے جو مسلمان ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع ہے اور جو مسلمان نہیں وہ ملت ابراہیم سے خارج ہے داخل نہیں۔

ہر انسان کو رب کریم نے مسلمانی کے اقرار کا حکم کیا

الاحقاف ۲۶/۲ } وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے احسان کرنے کا اس کی ماں نے انسان تکلیف سے اٹھایا اور تکلیف سے ماں نے جنا اور اس کا حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تیس مہینے ہوتے حتیٰ کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس سال کو پہنچ گیا اس نے کہا اے میرے رب مجھے ہمت دے کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں۔ جو تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور میرے ماں باپ پر بھی اور مجھے ہمت دے کہ میں اچھا عمل کروں جس کو تو پسند فرمائے اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر انسان جو بلوغت کو پہنچے وہ سابقہ گناہوں سے توبہ کرے اور اپنی زبانی اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کرے اور دربار خداوندی میں اقرار کرے اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جب تک زبانی مسلمان ہونے کا اقرار نہ کرے اس کی نیکی اس کو خداوند کریم کی طرف نہیں لے جا سکتی کیونکہ ہر بالغ پر اسلامی مذہب قبول کرنا حسنات کے لئے شرط ہے تمام مذاہب سے ایک مذہب اسلام ایسا مذہب ہے جو خداوند کریم تک پہنچاتا ہے ورنہ تمام عمر عبادت اور نیکی میں مشغول رہے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا یعنی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا اور جو شخص اسلام کی طرف راغب ہو اس کو رب کریم فرماتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ہے تو پوری طرح داخل ہو گئے تو تمہاری نجات ہے ورنہ نہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

دین اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا خدائی اعلان

البقرہ ۲/۲۵ } یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○

اے ایمان والو اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی (پیروی) نہ کرو بے شک وہ تمہارے لئے ظاہرا دشمن ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جائیں تو ہماری بھلائی ہے اور پوری طرح تب ہم داخل ہو سکتے کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی چناؤ پر اعتراض نہ کیا جائے جس کو صدیق بنا دیں اس کو صدیق تسلیم کیا جائے جس کو فاروق بنا دیں اس کو فاروق تسلیم کیا جائے جس کو غنی بنا دیں اس کو غنی تسلیم کیا جائے جس کو مرتضٰی بنا دیں اس کو مرتضٰی تسلیم کیا جائے اور اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے کسی ایک پر زبان درازی کی یا دل میں ہی خلاف کھٹکا تو دل میں ایمان نہیں رہتا کیونکہ ایمان کی بیوی کے متعلق برا خیال کر کے ایمان کی جڑیں کٹ گئیں آپ کے ساتھیوں پر حملہ کر ایمان کی تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا حال ہوا اگر آپ کی ہر تعلق والی شئی کو سر کا تاج نہ بنایا دل میں جگہ نہ دی اور پچھلے گناہوں کی معافی نہ مانگی اور جدید اسلام میں داخل ہو کر مسلمان نہیں بنا وہ شیطان کی اتباع میں ہے۔

کفار قیامت کے دن اسلام سے ترسیں گے

الحجر ۱۴/۱ } رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

کفار قیامت کو بہت آرزو کریں گے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے انہیں چھوڑیے کہ کھائیں وہ دنیاوی نفع لیں اور مہلت دیتی ہے ان کو آرزو تو عنقریب معلوم کرلیں گے وہ۔

"علی رضا" مولوی صاحب اسلام میں کیسے داخل ہونا چاہیے اور پہلے لوگ اسلام میں پوری طرح کیسے داخل ہوتے تھے۔

"محمد عمر" انبیاء علیہم السلام بھی تمام مسلمان تھے اور ان کو رب کریم اپنی زبانی اَسْلِمْ سے اقرار کروانا تھا تاکہ باقی مخلوق کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ نبیوں نے دل سے مذہب اسلام کا اقرار کیا لہٰذا ہم نے بھی دل میں اقرار کر لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے زبانی اقرار کرایا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تاکہ ان کی امتیں بھی زبانی مذہب اسلام کا اقرار کریں اور ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے روبرو جو اسلام میں داخل ہوتے تو آپ ان سے اسلامی بیعت لیتے اور ہاتھ میں ہاتھ لے کر اقرار کراتے کہ اے اسلام میں داخل ہونے والے تو کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اسلام میں داخل ہو کر اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں بناؤں گا اور نہ چوری کروں گا اور نہ زنا کروں گا اور نہ اپنی اولاد کو زندہ درگور کروں گا اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہر نیکی کروں گا آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا جب اسلام لانے والا یہ اقرار کر لیتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا مغفرت فرماتے اور اس کو اپنی اطاعت میں منظور فرما لیتے۔

"علی رضا" مولوی صاحب کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن کو آپ نے مسلمان بنایا وہ تمام اسلام پر مضبوط رہے یا کچھ ان میں منافق بھی تھے جو اوپر سے اسلام میں داخل ہو گئے اور اندر سے ان کے دشمن رہے۔

"محمد عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو مسلمان بناتے تھے وہ کھرے ہی ہوتے یعنی جن کا ظاہر و باطن درست ہوتا ان کو ہی آپ اپنی مصاحبت میں رکھتے

اور مسلمان ان کے ساتھ رشتہ داری بھی کرتے اور جو ظاہر سے اسلام میں داخل ہوتا اور اندر نفاق رکھتا تھا آپ اس کو اپنی مشاورت کمیٹی میں یا دربار رسالت میں کوئی عہدہ نہ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ آپ نے رشتہ داری بنائی دو بھاری باتیں نفاق کے خلاف تھیں تیسری بات یہ ہے کہ منافقین سے اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو متنبہ کردیتا ہے کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اس سے مسلمانوں کا بچ کر رہنا اور ان کے رد میں رب کریم اپنی آیتیں نازل فرماتا جو کھرے مسلمان ہوتے ان کے شان میں علیحدہ آیتیں نازل ہوتیں اور منافقین کی توہین کرنے والی آیتیں علیحدہ ہوتیں اور مسلمانوں کو جنگ احد میں دھوکہ دیا اور واپس لوٹ آئے تو اللہ تعالےٰ نے منافقین کی علیحدگی کے لئے آیتیں نازل فرمانی شروع کردیں کہ ان کو اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ دو مسجدوں میں داخل بھی نہ ہونے دو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین جو ان کے دھوکے میں آگئے ان کو معاف فرمادیا اور کوئی شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے میدان چھوڑ کر گھر نہیں آیا جب آپ نے یاد فرمایا وہ فوراً حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔

علی رضا "مولوی صاحب حضور کے اصحاب کئی منافقین تھے کئی خود غرض بعض اچھے بھی تھے۔

محمد عمر "بھائی صاحب اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب منافق فرمائے اصحابی نہ خود بنے اور نہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائے اللہ تعالےٰ نے صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان کو عطا فرمایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور و قبول فرما کر درست فرمایا جو مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہ نہ کافر تھے نہ منافق اور نہ ہی خود غرض دنیادار بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی ایسا ہو سکتا ہی نہیں بعض منافقین نے آپ کے اصحاب میں شامل ہونے کی کوشش کی لیکن جب انہوں نے داخل ہونے کی کوشش کی رب کریم نے ان کو منافقین کے خطاب سے مخاطب فرما کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ان کو علیحدہ کردیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پاک رکھنے کے لئے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں منافقین کا داخلہ ممنوع قرار دیا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

آیت التطیب لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ال عمران ۴/۱۸ } مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔

اللہ تعالےٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر رہنے دے جس پر تم ہو حتیٰ کہ خبیث کو علیحدہ کرے گا پاک سے۔

آیت تطیب کی تفسیر شیعہ تفسیر سے

تفسیر قمی ۶۵ } مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ) يَعْنِي الْمُنَافِقَ

الْكَاذِبَ مِنَ الصَّادِقِ الْمُؤْمِنِ بِالنُّعَاسِ الَّذِيْ مَيَّنَ بَيْنَهُمْ۔

اللہ تعالےٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر چھوڑے جس پر تم ہو حتیٰ کہ خبیث کو

طیب سے علیحدہ کرے، یعنی جھوٹے منافق کو سچے مومن سے علیحدہ کرے نعاس ک...
جس نے ان کے درمیان تمیز کی۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے عنوان ارشاد فرمائے۔

مومنین ومنافقین کا خدائی فیصلہ

۱۔ کفار و منافقین خبثاء ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف مومنین ہی نہیں بلکہ طیبین بھی ہیں۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن خبثاء ہیں۔

۵۔ اللہ تعالےٰ نے خبیثوں کو طیبین سے علیحدہ کر دیا۔

نتیجہ

جماعت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین طیبین ہیں ان میں خبثاء یعنی کافر و منافق کا داخلہ ممنوع ہے کوئی کافر یا منافق ان میں مجالست و موافقت نہیں کر سکتا۔ اور خبثاء قرآن کریم میں لوطیوں کو بھی رب کریم نے فرمایا ہے۔

خبثاء لوطی ہیں

وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت
تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (الانبیاء ۱۷/۵)

کیوں جناب! اللہ تعالےٰ اپنے اسی قانون سے تمہیں اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے دھڑے میں شامل نہیں ہونے دیتا تو اس وقت منافق و کافر کو کیسے داخل کرتا ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی کافر و منافق نہیں ہو سکتا اور جو کافر و منافق ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی نہیں بن سکتا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوۃ ختم آپ کے بعد کوئی نبی اللہ نہیں بنا سکتا اور نہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد رب کریم کسی کو نبوۃ کا خطاب کر سکتا ہے اسی طرح مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوۃ کے بعد آپ کے وصال تک جو ایمان لایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ اپنی آنکھوں سے کر لی وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی ہے آپ کے وصال کے بعد اگر لاکھ مرتبہ بھی کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو نہیں نہیں بلکہ ایک آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی اپنی نظروں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ہٹائے پھر بھی وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں ایمان لا کر ایک دفعہ ہی زیارت کر لی ہو۔

"علی رضا" مولوی صاحب اصحابی خود ہی بنے تھے ان کو اللہ اور اللہ کے رسول علیہ السلام نے اصحاب نہیں بنایا۔

"محمد عمر" "معلوم ہوتا ہے کہ از روئے قرآن کریم یہ تو تم تسلیم کر چکے کہ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنتشیوں کے خبث سے پاک کہا کیونکہ تم اس پر اعتراض نہیں کر سکے خاموشی نیم رضا اب اصحاب کی صحابیت کے متعلق عرض کر دیتا ہوں۔

صحابیت

صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ رب کریم نے ان کو عطا فرمایا

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ 11/12)

اور بعض دیہاتیوں سے وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے ساتھ بھی اور جو خرچ کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے قریب ہونے کے لئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے لیے خرچ کرتا ہے خبردار ضرور یہ خرچ کرنا ان کی قربت کے لئے صحیح ہے اللہ تعالےٰ ان کو جلدی اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا بے شک اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت کے لئے اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنی تمام عمر میں خرچ کرتے رہے اللہ تعالےٰ نے اس کے صلہ میں ان کو صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عہدہ نصیب فرمایا جو آپ سے پہلے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوا اور نہ بعد میں کسی اور کو نصیب ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

جب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کلمہ طیبہ پڑھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ اپنی مہر سے لکھ دی تو اس پر شہادت بھی ضروری تھی تو اللہ تعالےٰ نے لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

شَهِيدًا عَلَيْكُمْ خداوند کریم نے خالی تحریر ہی نہیں لکھ دی بلکہ تحریر پوری کی ہے اپنی تحریر پر شہادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثبت فرمائی کہ حضور آپ بھی لکھ دیں کہ میں نے ان کو مسلمان کیا ہے اور اصحاب کے مسلمان ہونے پر میری شہادت ہے تو اس آیت کریمہ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اول ہونے کی تحریر خداوند موجود شہادت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم موجود اور ملت ابراہیم علیہ السلام پر ان کا عمل پیرا ہونا بھی تحریر خداوندی قرآن کی اس آیت میں موجود اور سابقہ ہی خداوند کریم نے اس آیت کریمہ کتب سماویہ کا حوالہ بھی دے دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سابقین کا شان صرف قرآن میں ہی میں نے درج نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ تمام کتب سابقہ سماویہ میں بھی درج کر چکا ہوں تو ثابت ہوا کہ جو شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کا بھی دشمن ہے وہ خداوند کریم کا بھی دشمن و مخالف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی منکر قرآن کریم کا بھی منکر اور سابقہ کتب سماویہ کا بھی منکر حشر میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر دعویٰ خداوندی ہوگا ان کے خلاف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شہادت دینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو میں نے مسلمان کیا ان کو یہ غیر مسلم کہنے والے ہیں جن کو میں نے مومن بنایا ان کو معاذ اللہ یہ منافق کہنے والے خود ایمان کے مدعی ہیں اور باطن میں تقیہ کر کے اسلام کے دشمن ہیں بانیان اسلام کے دشمن قرآن پر شہادت دے گا کہ یا اللہ جن کو تو نے سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ سے نوازا ان کو یہ ذم ہے جو معاذ اللہ برائی سے مِنْهُمْ کہتے تھے اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ سَائِرِ اَعْدَاءِ الرَّحْمٰنِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْاَصْحَابِهٖ وَالْاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو ربّ کریم نے مسلمان ہونے کی سند عطا فرمائی

الحج ۱۷/۱۰

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؁

اور جہاد کرو تم اللہ کے راہ میں حق جہاد کرنے کا اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رب نے تمہیں چن لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے رب کریم نے تمہارا نام پہلے ہی مسلمان رکھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا مددگار ہے تو وہ بہت اچھا دوست اور بہت اچھا مددگار ہے ۔

اس آیت کریمہ مذکورہ بالا سے سات امور ثابت ہوئے ۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے تمام امت سے برگزیدہ فرمایا۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دین میں کوئی تنگی نہیں دی۔

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور علی المرتضیٰ

رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

۴۔ اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام رب کریم نے مسلمان رکھا ہے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ فرما کر اسلام کی سند تحریری عطا فرمادی جس کو مولوی مسلمان کر کے سند لکھ دے اس کو کوئی کافر نہیں کہہ سکتا اگر کوئی کہہ دے تو اس پر دعوےٰ کیا جائے تو وہ سزا یافتہ ہو جاتا ہے تو جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہو اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم اپنی تحریر سے لکھ دے تو دنیا کا کوئی مسلمان مومن ان کے اسلام میں شبہ نہیں کر سکتا اگر کرے تو اس کا دعویٰ کسی اصحاب کے ذمہ نہیں بلکہ اس کا مدعی رب کریم ہے کیونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے عطا فرمائی ہے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں شک لانے والے پر دعویٰ خداوندی ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اچھا نہ سمجھنے والا رب کریم کی طرف سے ہی سزا یاب ہوگا تو جس مقدمے کی مدعی خود گورنمنٹ ہو اور مجرم بھی گورنمنٹ کا مقابل ہو تو بھلا سزا یاب کیسے نہ ہو سکے گا۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان توریت و انجیل کتب سابقہ سماویہ میں ہے۔

۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم از روئے قرآن بھی مسلمان ہیں۔

خدائی وعدہ کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی

الواقعہ ۲۷/۳ ﴿ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۔

پھر سلامتی ہے آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں جنہوں نے اپنا بیعت کا دایاں ہاتھ دیا وہ ہاتھ خداوند کے قبضے میں ہوا تو ان کو اللہ تعالےٰ نے اصحاب یمین کا لقب دیا تو اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب یمین جنہوں نے آپ کے دست پاک پر بیعت کی ان کی طرف سے یقین دلایا وہ آپ کو یا آپ کی آل کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتے۔

النساء ۶/۲۴ ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

پھر لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دے لیا تو اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور اپنی طرف ان کو صراط مستقیم کی ہدایت بھی دے گا۔

تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر بیسیوں دفعہ ہاتھ رکھ رکھ کر بیعت کی اور رب کریم نے ان کے ہاتھوں کو تھام لیا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو مسلمان ہونے کی سند عطا فرمادی تاکہ ان کے متعلق مسلمان ہونے کا کسی کو شبہ نہ رہ جائے اور رب کریم کی طرف سے ان کو اصحاب یمین کا خدائی خطاب ملا اور قیامت کے دن بھی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ کے مصداق ہونگے اور رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیعت کرنے والوں کی طرف سے تکلیف نہ پہنچنے کا یقین بھی دلایا اب کوئی ان کا دشمن یہ کہے کہ اصحاب ثلثہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو تکلیف دے کر حضور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی یہ ان کا کہنا محض بہتان ثابت ہوا کیونکہ اگر اصحاب ثلٰثہ کے متعلق یہ شبہ کیا جائے تو معاذ اللہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی وعدہ غلط ثابت ہوگا تعالی اللہ عما یصفون تو جس کا دل چاہے اصحب ثلٰثہ پر حضور کی تکلیف دینے کا بہتان لگا کر اپنے حسد کی آگ کو سلگائے اور جس کا دل چاہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے پر امن رہنے کا عقیدہ رکھ کر ان سے اپنا عقیدہ فرمان خداوندی کے مطابق بنالے۔

اور اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جنہوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ کی زبانی اسلام قبول کیا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسلام پر بیعت لی اور دست پاک ان کے دست پاک پر رکھا اور اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم نے جو میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ وسلم کے دست پاک پر اسلام کی بیعت کی یہ نہ سمجھا کہ یہ حضور کا ہاتھ ہے یہ سمجھا کہ ہمارے خدا کریم کا ہاتھ ہے۔

آیت ید اللہ

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ خدائی ہاتھ تھا

الفتح ۲۶/۱ } إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے تو جس شخص نے عہد توڑا تو عہد توڑنے کا بوجھ اس کے نفس پر ہے اور جس شخص نے وعدہ پورا کیا اللہ تعالٰے سے جس پر اس نے وعدہ کیا تو اس کو اللہ تعالٰے جلدی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جس شخص سے بیعت فرماتے بیعت کا ہاتھ دایاں ہی ہوتا تھا تو ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کا دایاں ہاتھ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوتا تھا اور جن کا دایاں ہاتھ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہو جاتا رب کریم فرماتا ہے کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا اسی لئے اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا دایاں دست پاک رب کریم نے تھاما ہوا ہے۔

الانفال ۹/۲ } فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

سو تم نے ان کو نہیں قتل کیا اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے نہیں پھینکا لیکن اللہ تعالٰے نے پھینکا تاکہ مومنین کی اپنی طرف سے آزمائش کرے اچھی آزمائش بے شک اللہ تعالٰے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اے میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب تم اپنے دشمنوں کو قتل کرتے ہو تو وہ ہاتھوں کی طاقت نہیں بلکہ وہ دست خداوندی کی طاقت ہے جس نے تمہارے ہاتھوں کو تھاما ہوا ہے چونکہ یہاں دنیا میں ان کا دایاں ہاتھ رب کریم کے ہاتھ میں ہے اس

لئے دائیں ہاتھ والوں کا شان رب کریم نے بیان فرمایا۔

اصحاب یمین کا شان

الواقعہ ۲۷/۱ } وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ وَّفَاکِھَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَۃٍ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ۔

اور دائیں ہاتھ والے کیا بات ہے دائیں ہاتھ والوں کی بغیر کانٹے کے جھکی ہوئی بیریوں میں اور تہ بہ تہ کیلوں میں اور وسیع سایوں میں اور بہتے ہوئے پانی میں اور بہت میوہ جات میں خوشیاں منائیں گے نہ ختم ہونے ہوں گے اور نہ روکے جائیں اور بلند بستروں میں ہوں گے۔

پھر آگے فرمایا فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ۔

تو آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے سلامتی ہے۔

اطاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خدائی مراتب حاصل ہوتے ہیں

الاحزاب ۲۲/۹ { وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

محمد ۲۶/۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

التغابن ۲۸/۲ { وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ ہے۔

النور ۱۸/۷ { قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۔

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخولِ جنت ہے

الفتح ۲۶/۳ { وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۔

النور ۱۸/۷ { وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔

اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کہ تم رحم کیے جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دینا یہ رحمت خداوندی کے مستحق ہونے کی علامت ہے خصوصاً جن اصحاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ کے دست پاک سے زکوٰۃ خرچ کی اور پانچوں وقت کی نمازیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کیں تو وہ أَطِيعُوا الرَّسُولَ سے کیسے دور ہو سکتے ہیں جب ان کے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی کمی نہیں تو لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ سے وہ کیسے محروم ہو سکتے ہیں۔ اب اس کی تائید قرآن کریم سے سنیئے۔

خدائی وعدہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اعمال ضائع نہیں ہوتے

الحجرات ۲۶/۲ { وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۔

اور اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی
تمہارے اعمال سے کچھ کم نہ ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت کرنے والوں کے اعمال میں ایک ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ
کوئی ان کے تمام اعمال کا ہی انکار کر دے۔ فتفکر۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان ربّ کریم ضائع نہیں کرے گا

البقرہ ۲/۱۷ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

اور خداوند کریم کو یہ لائق نہیں کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے
ایمان کو ضائع کرے بے شک اللہ تعالےٰ لوگوں پر بڑا مہربانی کرنے والا بڑا رحم
کرنے والا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ ربّ کریم کا اطاعت میں رعایت کرنا

التغابن ۲۸/۲ } فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا
وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

ڈرو تم اللہ تعالےٰ سے جو تم طاقت رکھتے ہو اور سنو اور فرمانبرداری کرو اور
خرچ کرو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچایا
گیا وہی ہیں وہ خلاصی پانے والے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی خاص
رعایت فرمائی کہ اللہ سے ڈرو اپنی طاقت کے مطابق میں تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ تم
پر نہیں ڈالنا چاہتا اور احکام خداوندی اور احکام مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سننے کا
ارشاد فرمایا اور اطاعت کا حکم بھی جاری فرمایا اور ساتھ ہی حکم جاری فرما دیا کہ اگر تم نے
احکامات سن کر اطاعت کی اور خرچ بھی کیا تو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور جس نے
اپنے نفس کو لالچ دنیاوی سے بچا لیا تو یہی خلاصی پانے والے ہیں ورنہ نہیں
اس آیت کریمہ میں ربّ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو رعایت فرمائی
کہ تم اپنی طاقت کے مطابق اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور طاقت کے مطابق ہی سنو اور طاقت
کے مطابق ہی اطاعت کرو گے اور طاقت کے مطابق ہی خرچ کرو گے تو تمہارے نفسوں کی خیر ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے کلمات خداوند کریم کی زبانی

البقرہ ۳/۴ } وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۝

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے

کلام کو سن لیا اور تیری بخشش کی فرمانبرداری کی اور تیری طرف ہی لوٹنے کی جگہ ہے۔

اللہ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا متفقہ فیصلہ فرما دیا جس میں شک ممکن ہی نہیں۔

المائدہ ۶/۲ } وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

اور یاد کرو تم اللہ تعالےٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر کی اور یاد کرو تم اپنے پکے وعدے کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے کلام کو سن لیا اور تیرے حکم کے فرمانبردار ہو گئے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالےٰ سینے کے رازوں کو خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی میثاق ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حلفیہ بیان دے چکے ہیں جس کو وہ بھولے نہیں اور یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس وعدے کے موافق ہی ثابت ہوئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اولیں مطیع ہیں اور دل و زبان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں سرشار ہیں تقیہ نہیں کرتے ان کے دل کی صفائی بھی رب کریم نے فرما دی وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ تم دلوں سے صاف صاف اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہو۔

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ہدایت دیں تو وہ صراط مستقیم پہ آجاتا ہے صحابہ کرام کو جب رب کریم نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی اور انہوں نے ہدایت خداوندی و ہدایت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کر

لیا تو صحابہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی و رسولی ہدایت یافتہ ہو کر صراط مستقیم پر پہنچ گئے جیسا کہ آیت قرآنیہ سے ثابت ہو چکا خداوند کریم کی طرف سے ان کو ہدایت کی قرآنی سند بھی مل گئی پھر صراط مستقیم پہ گامزن ہونے کی سند بھی اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائی جب صراط مستقیم کی سند حاصل کر لی تو اسلام قبول کیا اور سرنگوں ہو گئے تو رب کریم نے ان کے مسلمان ہونے کی تیسری سند قرآنی عطا فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ان تینوں سندوں کا اصل لوح محفوظ سے اپنی ازلی ابدی کتاب قرآن کریم میں ایمان وارث کی نسل کے لئے نقل فرما دیا تاکہ قیامت تک آنے والے اپنے اول المسلمین کی سندات کو دیکھ کر ان کے مطابق مسلمان بن جائیں پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول فرمائی کیونکہ بجز اطاعت مسلمان کسی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا تو اب قرآن کریم سے اطاعت کا ذکر خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بالمشافہ اطاعت کرنے کا ذکر قرآن کریم سے سنیئے اور تسلی کیجئے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی کی یا نہیں اور جیسا کہ ان کو ہدایت اور صراط مستقیم اور اسلام کی سندیں رب کریم نے عطا فرمائیں ایسے ان کو اطاعت کی سند بھی عطا فرمائی کیا ان کی بالمشافہ اطاعت رائیگاں جا سکتی ہے؟ پھر ان کو اطاعت سے مبرا سمجھنے والا وہ ہے جو ان کے مقابلے میں ہدایت صراط مستقیم اسلام اطاعت سے بے بہرہ ہے وہ براہ راست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہونے والے اور سینکڑوں برس بعد پیدا ہونے والے ان کو بے بہرہ کہیں یہ بات کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا ارشاد فرمایا

الشعراء ۱۹/۶ } إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝

جب ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں پھر تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

الشعراء ۱۹/۶ } وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ
اور میں مومنوں کو چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

قوم عاد کو ھود علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعراء ۱۹/۷ } إِذْ قَالَ لَهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔

جب ان کو ھود علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا

الشعراء ۱۹/۸ } إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔

جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک

میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور مجھ سے ڈرو

لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم

الشعراء ۱۹/۹ } إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔

جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان کو کہا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

شعیب علیہم السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعراء ۱۹/۱۰ } إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔

جب ان کو شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں پھر ڈرو تم اور میری اطاعت کرو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو اللہ تعالےٰ نے ڈرانے کا ارشاد نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی اتباع میں وُہی داخل ہوتا جس کو خدا کا ڈر ہوتا دوسرا اتباع میں آتا ہی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

الشعراء ۱۹/۱۱ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ۔

اور آپ تابعداری کرنے والے مومنین کے لئے اپنے پہلو کو نرم فرمائیے پھر اگر آپ کی نافرمانی

کریں تو آپ فرما دیجئے میں بری ہوں اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

ال عمران ۳/۷ { اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک ابراہیم سے بہت قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کی اور یہ نبی محمد رسول اللہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے والے ہیں وہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور اللہ تعالےٰ مومنین کا مددگار ہے۔

اس آئینہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ سے اقرب ہوتے ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متبعین ابراہیم علیہ السلام سے اقرب تھے اور دوسری بات اس آئینہ کریمہ سے یہ ثابت ہوئی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقرب ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ابراہیمی ہونا فقیر نے نص قرآنی سے ثابت کر دیا اور تم اپنا ابراہیمی ہونا قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کے لئے غلبے کا خدائی وعدہ

القصص ۲۰/۴ { اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ

اے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تم دونوں اور جس شخص نے تمہاری اتباع کی غالب ہونگے۔

اس آئینہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے متبعین غالب ہو سکتے ہیں تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین غالب نہیں آ سکتے

ال عمران ۳/۷ { اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں پورا لینے والا ہوں تمہیں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اور تیرے متبعین کو اوپر کرنے والا ہوں کفار پر قیامت تک پھر میری طرف تمہارے لوٹنے کی جگہ ہے آپ اپنے درمیان فیصلہ فرمائیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والو خدارا کچھ سوچو کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے رب کریم کفار پر غلبہ دے سکتا ہے اور آپ کا وسیلہ لینے سے یہود و نصاریٰ کو غلبہ دے سکتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کچھ درجہ نہیں مل سکتا بلکہ تم نے تو ایسی صفائی کر دی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے معاذ اللہ ایمان بھی نصیب نہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اطاعت اللہ ورسول سے کافر قیامت کو ترسے گا

الاحزاب ۲۲/۸ { يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا

جس دن ان کے منہ آگ میں الٹے کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کاش ہم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کر لیتے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر لیتے۔ تو آج لوگ

ہیں اوندھے نہ کئے جاتے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین نہیں وہ دوزخ میں اوندھے لٹکائے جائینگے اور پھر اللہ تعالٰے اور اس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نافرمان پچھتائیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالٰے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں اطاعت کرتے تو آج نار دوزخ میں اوندھے نہ لٹکائے جاتے مطیعین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جہنم میں جا نہیں سکتا اور اگر بالمشافہ اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرنے والے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے کہنے سے جہنمی ہو جائیں تو پھر بقول تمہارے ابوجہل وابولہب وغیرہما جنتی ٹھہرے اور یہ کبھی ممکن ہی نہیں محالات سے ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا خداوند کریم کا فرمانبردار ہے

النساء ۵/۱۱ } مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بس ضرور وہ اللہ کا مطیع ہوا۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے کیونکہ جس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی وہ کبھی خداوند کریم کا نافرمان ہو سکتا ہی نہیں۔ تو کیا جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا کلی اطاعت کرنے والا ہوا اور اطاعت بھی ایسی کہ جب سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوئی نبوۃ فرمایا تب وہ ایمان لائے اور ہر عمل اسلامی انہوں نے فرائض و سنن نوافل و مستحبات مصطفٰے صلے اللہ علیہ

حضور کی اطاعت میں بالمشافہ ادا کئے تا وصال بلکہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی موت تک. شعار اسلامی ادا کرتا رہے موت تک اور ان کی اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ شخص ٹھکراتا ہے جو سینکڑوں برس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوتا ہے تو ان کے اس فعل کو کوئی ذی شعور تسلیم کرنے کو ہرگز تیار نہیں۔

تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی جنہوں نے خدائی حکم تسلیم کرتے ہوئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی مسلمان ہو گئے اسلام قبول کر لیا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھا کر اپنی غلامی میں قبول فرمایا وہ ایمان کے ساتھی ہوئے اسلام کے ساتھی دین کے ساتھی نماز کے ساتھی سنن کے ساتھی نوافل کے ساتھی ذکر و فکر کے ساتھی حج کے ساتھی زکوٰۃ کے منظوری روزے کے ساتھی دعا کے ساتھی جنگ کے ساتھی سفر و حضر کے ساتھی قوم کے ساتھی رشتے کے ساتھی خوراک کے ساتھی مشورے کے ساتھی تو رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی تطہیر کا حکم صادر فرمایا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت میں انہیں پاک فرما دیا ان کا تزکیہ نفس بھی کر دیا اب کوئی ان کا مقابلہ کرے تو کبھی ممکن ہی نہیں۔

جو لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بلاواسطہ مطیعین ہیں اور خداوند کریم کی اطاعت بواسطہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے رہے بھلا ان کا مقابلہ ایسا شخص کرے جو نفس کا مطیع ہو اپنے مذہبی تعصب میں گرفتار ہو مولوی کے جال میں پھنسا ہوا ہو تو ممکن ہی نہیں۔

نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ کے اُمتی اور ساتھی ہوتے ہیں

ابراہیم ۱۳/۶ } فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

پھر جس شخص نے میری اتباع کی ضرور وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو ضرور۔ تو اس کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر الصافی ۲۶۱ } قَالَ یا قوم مَن اَطَعْنَا فَهُوَ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ قِیْلَ مِنْكُمْ قَالَ مِنَّا۔

خدائی فیصلہ کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ابراہیمی بھی ہیں

ال عمران ۳/۳ } اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں کے زیادہ قریبی وہ ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور وہ لوگ جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ تعالٰے ایمان والوں کا مددگار ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین بینائی پر تھے

یوسف پ ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف میں بلاتا ہوں میں بھی اور میرے متبعین بینائی پر ہیں۔

خلفاء اربعہ کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں انعام خداوندی

النساء ۵/۹ } وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝

اور جو شخص اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یہی ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالٰے نے انعام فرمایا نبیوں سے اور صدیقیوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور انہی کا ساتھ بہت اچھا ہے یہ اللہ تعالٰے کا فضل ہے اور اللہ تعالٰے کافی جاننے والا ہے۔

ہر نبی اللہ کی امت تب ہوتی ہے جب نبی اللہ کسی کی طرف مبعوث ہوتا ہے یعنی جب دُنیا میں نبی اللہ تشریف لاتا ہے تو ہی نبی اللہ کی امت کی ابتدا ہوتی ہے لیکن میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبل از ظہور ہی نام لیوا امت مطیعین موجود تو رب کریم نے اس آیۂ کریمہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین کا ذکر فرمایا کہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین سے ہیں تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی اصحاب

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام فرمایا
اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں منعم من اللہ کے چار اقسام فرمائے (۱) نبیین۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین اور فرمایا کہ ان چاروں کا ساتھ بہت اچھا ہے۔ تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ان چاروں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوئے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اطاعت اللہ و اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تو ان کو یہ مراتب عطا ہوئے۔

الحدید ۲۷/۲ { وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ۔

اور وہ لوگ جو اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے تو یہی وہ اللہ کی طرف سے صدیق ہیں اور شہید ہیں ان کا ثواب اور ان کا نور انہی کو ملے گا۔

اس آیۃ کریمہ میں اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان فرمایا۔

۱۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں اسی لئے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب ہوا۔

۲۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ سے واضح ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رُسُلِهٖ ثابت کر رہا ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم صدیقین ہیں فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اس کی دلیل قرآنی موجود ہے۔

۵۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہیں وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ سے عیاں ہے۔

۶۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے اور صدیقیت اور شہادت کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔

۷۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم یہ مراتب حاصل کر کے نوری بن چکے ہیں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصًا خلفاء علیہم السلام کو رب کریم نے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایماندار ہونے کا فتوٰی دیا اور صدیق اور شہید کا رتبہ اپنی طرف سے عطا فرمایا اور یہ بھی تحریر فرما دیا کہ اللہ کی طرف سے ان کو صدیقیت اور شہادت کا ثواب بھی مل چکا ہے اور نورانیت کا وعدہ بھی ہو چکا ہے اب اگر کوئی ان کے صدیق یا شہید ہونے میں شک کرے تو کچھ فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ رب کریم کی طرف سے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اطاعت میں یہ مراتب مل چکے ہیں اور ثواب بھی مل چکا وہ نوری بن گئے اب کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے اٰمَنُوْا وَ نُوْرُهُمْ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اتباع کرنیوالا محبوب خدا ہیں

ال عمران ۳/۴ { قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم چاہتے ہو کہ تم محبوب خدا بن جاؤ تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے کا درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے جس کو کوئی گرا نہیں سکتا ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ نے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع محبوب خدا ہے ۔

تو جس کو میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر تمام اعمال میں اپنی اتباع میں پسند فرمایا ہو اس کو آپ کی اتباع سے کفار مکہ جو قریبی تھے وہ نہ نکال سکے تو بعد والوں کی کیا طاقت ہے کہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نکال دیں ۔

نتیجہ : اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بالعموم اور خلفاء اربعہ بالخصوص اپنے تمام اعمال میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ازروئے قرآن کریم محبوب خدا ثابت ہوئے ۔

اور محبوبانِ خدا پر زبان درازی کرنے والا ہمیشہ ذکر خداوندی سے محروم رہتا ہے اور ایسے شخص کو جو ایمان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں سرشار رہے ہیں ۔ ان کے متعلق برا خیال رکھنے والے کو کبھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہو سکتی اور ان سے محبت رکھنے والے زیادہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی بدنصیب نہیں رہ سکتے ۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنیوالے خداوندی مسلمان ہیں

فَاِنْ حَاجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ

آل عمران ۳/۲ } تو اگر وہ لوگ آپ سے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جھگڑا کریں تو آپ ان کو فرما دیں کہ میں خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس نے میری تابعداری کی وہ بھی خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہے ۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کبھی رہ سکتا ہی نہیں اور جو آپ کی اتباع میں آ گیا وہ غیر مسلم کبھی کہلا سکتا ہی نہیں اور اس آیۂ کریمہ سے صاف واضح ہے رب کریم نے فرمایا کہ جو آپ کے متبعین کے متعلق جھگڑا کرے تو آپ اس کو یہ جواب دیں کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میرے متبعین بھی مسلمان ہیں جن کو میرے متبعین کے اسلام میں شک ہو ان کو میرے مسلمان ہونے پر کب یقین ہو سکتا ہے اور جن کو میرے اسلام میں شک ہے وہ خود اسلام سے دور ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کے مالک ہیں تو آپ کے متبعین بھی جنتی ۔

رب کریم جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھرے گا

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ
ص ۲۳/۵ } مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

فرمایا تو سچ یہ ہے اور سچی بات ہی میں کہتا ہوں (تقیہ نہیں کرتا) جہنم کو میں تجھ سے اور تمام تیری اتباع کرنے والوں سے بھروں گا (اے شیطان)

خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھروں گا تم کہتے ہو کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے بھرے گا تو تم خود فیصلہ کر لو کہ کون سچا ہے اور کیسے ممکن ہے اور تم اپنی طاقت کا اندازہ بھی لگا لو اور اپنے کلام کا بھی اندازہ لگا لو اور خداوندی طاقت کو بھی دیکھ لو اور اس کے کلام کو مرجع بھی سوچ لو۔

"علی رضا" مولوی صاحب سنا ہے کہ خلفاء ثلثہ کفار کی اطاعت کرتے رہے ہیں۔

"محمد عمر" معاذ اللہ کفار کی اتباع و اطاعت کرنے والے کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کبھی نصیب نہیں ہو سکتی اگر وہ کفار کی اتباع کرتے تو اللہ تعالےٰ ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہرگز رہنے ہی نہ دیتا اور ان کو ذلیل ہی کرتا سنیئے فرمان خداوندی۔

کفار کے پیچھے لگنے والا دنیا میں ذلیل ہو کر پھرتا ہے

آل عمران ۴/۱۵ { یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ۔

اے ایمان والو اگر تم نے کفار کا کہا مانا تو وہ تمہیں اپنی ایڑیوں پر لوٹا دینگے پھر ذلیل ہو کر پھرو گے بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ بہتر مددگاروں سے ہے۔

اللہ کریم نے اس آیتہ کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اٰمنوا کا خطاب فرماتے ہوئے حکم صادر فرمایا کہ اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اور دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا ایسا ہونا ہرگز ممکن ہی نہیں کیونکہ تمہارا

وہ کار رب کریم ہے اور رب کریم بہتر مددگار ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کی اتباع و اطاعت نہیں کی اگر کرتے تو اللہ تعالےٰ ان کو ذلیل کر کے دربار رسالت سے فوراً نکال دیتا اور جب نہیں نکالا بلکہ عزت و خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ نصرت خداوندی کا نتیجہ واضح ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ اٰمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے متبعین کو کفار نے رذیل کہا

الشعراء ۱۹/۶ { قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ۔
انہوں نے کہا کیا ہم تیرے لئے ایمان لائیں حالانکہ تیرے متبعین رذیل ہیں۔

کفار مکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے

البقرہ ۱/۲ { وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ (صحابہ کرام) ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ احمق ایمان لائے خبردار بے شک وہی احمق ہیں اور لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا۔

۱- کفار مکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے۔

۲- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار تھے۔

۳- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا اگر ہمارا ایمان ہے تو صحیح ورنہ غلط

۴- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے وقوف کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک بالکل بے شعور ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ فرمایا کَمَآ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یا کَمَآ اٰمَنَ اصحاب النبی نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے حقیقۃً انسان وہی ہیں بعد ازاں جو ان کی طرح ایمان نہیں لایا وہ انسان ہی نہیں اور کَمَآ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس لئے نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مماثلت محال ہے ممکن ہی نہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب مشرف باسلام ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی اور خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدایت یافتہ اصحاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ہر وقت پسند فرمایا تو کفار ومنافقین نے معاذ اللہ انہیں احمق کہنا شروع کر دیا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حمایت میں کفار کے حق میں احمق اور بے شعور ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اطاعت اللہ اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسے پابند ہو گئے کہ ان کا ایک سانس اور ایک قدم بھی بغیر اطاعت نہ نکلتا تھا اور نہ ہی اٹھتا تھا تو رب العزت نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفر وشرک اور گناہ سے طاہر ہونے کی سند عطا فرمائی۔ سنئیے۔

آیۃ التطہیر

لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو پاک کیا

المائدہ ۶/۲ { مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اللہ تعالیٰ نہیں ارادہ رکھتا تاکہ تم پر تنگی کرے اور لیکن چاہتا ہے تاکہ تمہیں پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین فضائل کا ذکر فرمایا۔

۱۔ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ہر طرح تمہیں آرام پہنچانے کا تہیہ کر چکا ہے کیونکہ پلید آدمیوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ کا خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ لِيُطَهِّرَكُمْ کے وعدہ سے ہر عیب کفر و گناہ سے پاک کر دیا ہے اور پاک لوگوں کو اللہ تعالیٰ تنگ نہیں رکھتا بلکہ ان کے لئے ہر طرح کی آسانی مہیا فرماتا ہے اور صرف ہر تنگی سے بچاؤ اور پاک صاف بنانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔

۳۔ بلکہ اپنی خاص نعمت وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ کا اتمام تم پر کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم اپنی اتمام نعمت کا احسان جتا رہا ہے کہ میں نے تمہیں ایسا نبی عطا فرمایا ہے۔ کہ ان کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہی بند

کر دیا ہے تو یہ نعمت اور کسی نبی کی اُمت کو عطا نہیں جو اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا کی ہے۔ یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے۔ پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ شکریہ کا سبق دیتا ہے تاکہ تم خداوند کریم کا شکریہ ادا کرو شکریہ اسی چیز کا ہوتا ہے جو چیز بطور انعام دی جائے جو ہر ضرورت کو کافی ووافی ہو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے اتنا انعام عطا فرمایا کہ ان کی کوئی حاجت باقی نہ رہی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اسلام واطاعت میں ایسا مضبوط بنا دیا ہے۔ کہ قابل انعام بن گئے اور انعام اپنے خواص کو دیا جاتا ہے دشمنوں کو کبھی انعام نہیں دیا جاتا اور اپنوں کو تنگی سے بھی بچایا جاتا ہے اور بیگانوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور اپنوں کو پاک و ستھرا رکھا جاتا ہے بیگانوں کو کبھی کسی نے پاک وصاف نہیں کیا ایسے بیگانوں کے تو منہ کو کوئی دھوتا نہیں چہ جائیکہ ان کو پاک کیا جائے تو مومنین رب کریم کے اپنے ہیں اور کفار بیگانے ہیں ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ مومنین تھے اسی لئے رب کریم نے ان کو تنگ نہیں کیا ہر طرح کے یُسر عطا فرمائے اور مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ کی سند لکھ دی کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تم میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر اسلام لائے اور تم نے میری اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قبول کی ہے اور ہر وقت صبح وشام میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں عمر گزارتے ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں جب میں تم خوش نہ ہو میں خالق و مالک ہوں تو کیسے ہی کروں گا مجھے تمہاری تکلیف گوارا نہیں تمہاری تکلیف نہ مجھے گوارا ہے اور نہ میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کر گراں ہے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر اطاعت میں وہ کامیاب تھے تو ہی ان کو یہ مرتبہ ملا کہ اللہ تعالےٰ ان کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے ورنہ نافرمان کو نجیبانی رب کریم کب کرتا ہے اور جن کو رب کریم خود تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا دوسرا اگر تنگ کرے تو رب کریم کو کب گوارا ہے بلکہ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ کے متعلق زبان درازی کرے گا رب کریم اس کے نفس کو اس سے زیادہ تنگ کرتا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو فاعتبروا یا اولی الابصار تو اس آیۃ کریمہ کے رو سے رب کریم نے تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی روحانی بدنی تنگی سے مبرا فرمایا اور اس آیۃ کریمہ کے دوسرے جملے وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ سے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کا حکم صادر فرمایا رب کریم عالم الغیب ہے اس کو معلوم تھا کہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر لوگ طعن کریں گے اور خود پاک بنیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے آیۃ تطہیر نازل فرما کر ان کی ہر طرح کی پاکیزگی دنیا و عقبیٰ میں ثابت کر دی اور ان کے دشمنوں کو دنیا و عقبیٰ میں ایمانی اور بدنی سزا میں مبتلا فرما دیا۔

اور پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ سے اپنی اتمام نعمت کے اہتمام کی تحریر لکھ دی یہ اللہ تعالےٰ کی آخری تحریر ہے جس میں رد و بدل ہو سکتا ہی نہیں۔

"علی رضا" یہودیوں کے متعلق بھی تو اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت کا انعام فرمایا تھا تو ایسے اگر اصحاب کو نعمت کا انعام دیا تو کونسی بڑی بات ہے۔

"محمد عمر" دوست تم قرآن کریم کو سمجھتے نہیں بنی اسرائیل کے حق میں مطلق اتمام نعمت کا

وعدہ کہیں نہیں آیا وہاں صرف نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ فرمایا اور یہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ بلا شرط اتمام نعمت کا وعدہ فرمایا معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خصوصاً خلفاء اربعہ کی اطاعت مکمل تھی اسی لئے رب کریم نے اپنی نعمت کے اتمام کی بلا شرط تحریر لکھ دی انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم اطاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اللہ تعالےٰ نے ان پر دنیا و عقبیٰ میں اپنی نعمت کا بلا شرط اتمام نعمت فرما دیا اور دوسرے مقام پر اس کی شہادت کے لئے وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ سے تاکید فرما دی اگر ان سے بدلنے کی توقع ہوتی تو رب کریم بھی اتمام نعمت کا وعدہ نہ فرماتا بلکہ بنی اسرائیل کی طرح نعمت کا باشرائط وعدہ فرماتا جیسا کہ ان کو فرمایا اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ تم میرے وعدے کو پورا کرو میں تمہارے وعدے کو پورا کروں گا تم میرے وعدے کو یعنی اللہ کی اطاعت کے وعدے کو پورا کرو میں تمہیں نعمت کا وعدہ پورا کروں گا بنی اسرائیل نے اپنے وعدے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ علیہ السلام کو پورا نہ کیا اللہ تعالےٰ نے ان کو آخر بندر اور خنزیر بنا دیا قرآن کریم میں دیکھ لو وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو پوری طرح نبھایا اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں آیۃ تطہیر نازل فرما کر وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا اور جب رب کریم کی طرف سے اتمام نعمت ہو چکا تو اللہ تعالےٰ بفرمان اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بدل نہیں سکتا گو اس کو تمام دنیا سفارش کرے اور ان کی آخری زندگی میں تمام نعمت خداوندی کا نتیجہ صاف ہے کہ هُوَ الَّذِیْ

جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ سے زمین کی خلافت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائی یہ خلافت ان پر اتمام نعمت کے بعد لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کا نتیجہ ہے کہ رب کریم نے ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا صحابہ کرام اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطاعت میں ثابت قدم رہے اللہ تعالےٰ نے ان کو اس شکریے کا عوض خلافت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا وعدہ دے دیا اور پورا بھی کر دیا جو کسی سے پوشیدہ نہیں اب کوئی دشمن بنے تو تحریر خداوندی کو بگاڑ نہیں سکتا فافہم ولا تکلم

ایۃ تطہیر و تزکیۃ الاصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) التوبۃ ۱۱/۱۳ } خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مال سے صدقہ منظور فرما لیجیے اس کے سبب ان کو آپ پاک کر دیجیے اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیے بے شک آپ کا دعا خیر کرنا ان کے لئے تسلی ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ سے کئی امورات ثابت ہوئے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ و زکوٰۃ بحکم خداوندی مذکورہ بالا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً مقبول و منظور او ر رب کریم اپنے بندوں کے زکوٰۃ و صدقات منظور فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ اللہ اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی طرف

سے صدقات منظور فرماتا ہے۔

اس آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صدقات دیتے رہے ہیں اور رب کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے ہیں اور صرف کرتے رہے ہیں۔ تو یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے مقبول جن کا صدقہ زکوٰۃ منظور اور ان کا ساتھ بھی مقبول۔

خُداوندی قانون

جب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے ثابت ہو گئے تو بقانون خداوندی جنتی ضروری ثابت ہوئے فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۲۔ اللہ جل شانہٗ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقات کو منظور فرمانے کے بعد ان کی تطہیر کا حکم بھی نافذ فرما دیا یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش رب کریم نے فرمائی۔

کیوں جی رب کریم نے بھی معاذ اللہ کھوٹ کیا کہ ایسے لوگوں سے صدقہ منظور فرمایا اور ان کو پاک کرنے کا حکم صادر فرما دیا جن کا صحیح ہونا مشکل تھا یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ ذوالقوۃ المتین ہے جن کے متعلق رب کریم نے قبولیت کا حکم فرمایا ان کے صدقات منظور اور جن اصحاب کے پاک کرنے کے متعلق رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پاک کر کے اپنے مسلمین اور مومنین صحابہ میں شامل فرما لیا اب ان کو کوئی دشمن قرآن زبانی زبانی نکال دے تو کیسے ممکن ہے ان کی شمولیت عملاً ان کا خارج کرنا زبانی ہے

ان کو مسلمین مومنین میں داخل کرنے والے اللہ اور اس کے رسول رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو خارج کرنے والے چودھویں صدی کے بے عمل اُن کا ظاہر و باطن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوند پاک فرمایا ان کا ظاہر باطن عمل وایمان سے خالی۔

آیۃ التطہیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ الانفال ۹/۲ { اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ

جب اللہ تعالے نے ڈھانکا تم کو اونگھ کے ساتھ اپنی طرف سے امن میں رکھنے کے لئے اور [illegible] نے تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی پلیدی کو دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس کے ساتھ تمہارے قدموں کو ثابت قدم رکھے۔

جنگ بدر میں سلطانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف تین سو تیرہ تھے اور کفار ہزار سے زیادہ تھے غزوہ بدر میں حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور باقی تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تھے وضو اور غسل تو بجائے خود پینے کو پانی بھی نہ تھا رب کریم نے بارش نازل فرمائی اور اس کے کرم نے یہ آیت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی

اس آیۃ کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ اَمَنَۃً مِّنْہُ سے ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی بدریوں کے مامون ہونے کی توثیق ہوگئی۔

اس کی دلیل اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ ہے کہ امن ملے تو اونگھ آتی ہے ورنہ نہیں

۲۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بدریوں کے لئے خصوصاً بارش ہوئی جس سے بدنی تطہیر لِیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ نے ثابت فرما دی۔

۳۔ اصحاب بدر کے لئے وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ سے رب کریم نے ثابت فرما دیا کہ شیطانی پلیدی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم کو گوارہ نہیں معاذ اللہ اگر ان پر شیطانی تسلط ہوتا تو رب کریم ان کو پاک نہ فرماتا اور اگر اصحاب بدر معاذ اللہ دل سے کھوٹے ہوتے تو اللہ تعالے ان کے شان میں۔

۴۔ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ نہ ارشاد فرماتا وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ نے ثابت کر دیا کہ اصحاب بدر دل سے کھرے تھے اللہ تعالے نے اسی لئے ان کے دل کو تقویت بخشی چیز کھری ہو تو طاقت قبول کرتی ہے اگر کھری نہ ہو تو قوت فائدہ نہیں دیتی زندہ کو طاقتور دوائی فائدہ دیتی ہے مردہ کو اگر کوئی طاقتور دوائی استعمال کرائے تو حکیم کو لوگ بیوقوف کہتے ہیں۔

۵۔ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ سے بھی رب کریم نے شان اصحاب بدر ظاہر فرمائی کہ جنگ میں رب کریم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ثابت قدم رکھنا تھا اگر خدانخواستہ ان کو لغزش کی تہمت سے متہم کریں تو معاذ اللہ رب کریم کی کمزوری ثابت ہوگی اور رب کریم کو کمزور سمجھنے والا کافر ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے شان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واضح ہے۔ کہ غزوہ بدر کے شامل ہونے والوں کو رب کریم اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں میرا تم پر احسان ہے کہ

ا۔ میں نے تمہیں چلتی تلوار میں تھپکی دے کر امن کی نیند سلایا۔

۲۔ بدر میں آسمانوں سے پانی اتار کر تمہاری تطہیر بدنی فرمائی۔

۳۔ شیطانی پلیدی سے تمہیں بچایا۔

۴۔ تمہارے دلوں کو شیطانی وساوس سے مبرا فرما کر تمہاری نیتوں کو درست رکھا۔

۵۔ غزوہ بدر میں تمہیں ثابت قدم رکھا۔

جن اصحاب کو رب کریم امن کی تھپکی سے سلاتے طہارت کی ضرورت ہو تو پانی مہیا فرمائے اور جن کے لئے ظاہری نجاست بھی گوارہ نہ فرمائے اور جن کے دلوں پر بھی قبضہ خداوندی ہو اور ظاہری طاقت پر قابض رب کریم ہو پھر کوئی شخص ان کے باطنی عقیدے کے متعلق یا ثابت قدمی پر اعتراض کرے تو اس کا اعتراض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نہیں بلکہ رب کریم پر ہے کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی ذمہ داری جب رب کریم نے اپنے ذمے لی تو اب ان پر اعتراض کیسا یہ رب کریم پر اعتراض ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تطہیر ظاہری و باطنی اس آیۃ کریمہ کے رو سے رب کریم نے فرمائی ہے۔

آیۃ التطہیر لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

۴۔ التوبۃ ۱۱/۱۳ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد نبوی کا متعلق مقتدی آپ کی اقتدا میں طاہر ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے اور تعلیم دینے کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

۵۔ البقرہ ۱/۱۵ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی سے ان پر تیری آیتیں پڑھے اور ان کو کتاب (قرآن مجید) اور دانائی سکھائے اور ان کو ان کے گناہوں سے پاک کرے بے شک تو ہی بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس مذکورہ دعا میں کئی مقاصد ہیں۔

ا۔ اے اللہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں اس کو اس اسمٰعیل علیہ السلام کے نسب سے پیدا فرمائے۔

۲۔ یا اللہ تیری آیتیں یعنی فرقان ان پر خود پڑھے اور ایسا پڑھے کہ ان کو پاک بنا دے

۳۔ ان کو قرآن کی تعلیم پوری دے۔

۴۔ اور ان کو سمجھدار عقلمند اور دانا بنا دے۔

۵۔ اور ان کو ہر عیب و گناہ وغیرہ سے پاک بنا دے۔

۶- کیونکہ یا اللہ تو سب پر غالب ہے تجھ پر کوئی غالب نہیں اور تو خود ہر کام و ہر بات کے سمجھنے والا ہے تجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تب صحیح مقبول ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جملہ وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ کے موافق آپ مبعوث ہوں وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں تو اصحاب اربعہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر سختی و نرمی کے ساتھی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ تو سب سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت جن اصحاب میں ہوئی وہ اسماعیلی نسب کے چاروں اصحابی ہیں تو اگر ان سے صرف ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ کو ہی سمجھا جائے اور باقی کو نکال دیا جائے تو اس آیت کریمہ مِنْهُمْ کا مفہوم غلط ثابت ہوگا تو معاذ اللہ خداوند حکیم ہے اس نے ہی اگر ابراہیمی مفہوم کو غلط سمجھا تو کفر لازم آئے گا یا یہ کہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رب کریم نے منظور نہیں فرمائی یہ بھی غلط کیونکہ آپ بموجب دعا ابراہیمی تشریف لے آئے۔ تو ثابت ہوا کہ چاروں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بموجب دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی نسب سے آپ کی اولاد سے صحیح تشریف لائے پھر آگے یہ بات سمجھنے کی بات ہے۔ رب کریم کی شہادۃ قرآنی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و مقبول فرمایا ہو۔

آیۃ التزکیۃ لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت خداوندی

۶- الجمعۃ ۲۸/۱ ۲ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○

وہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے امیوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے خاندان سے پیدا فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر خداوند کریم کے قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں اور ان کو ہر عیب و کفر و گناہ وغیرہ سے پاک کرتے ہیں اور ان کو قرآنی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی سکھاتے ہیں گو پہلے وہ صاف گمراہ کیوں نہ ہوں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و قبول فرمایا جس بنا پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ کو جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہیں اور انہی کے خاندان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان مذکورہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا اور آپ کا ساتھی بننا یہ دعا ابراہیم علیہ السلام رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے جو رب کریم نے هُوَ الَّذِي

لَبَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا اب عنایت فرمایا۔

سوال: اسماعیل کے خاندان سے تو ابولہب ابوجہل وغیرہ بھی تھے پھر وہ بھی منھم میں شامل ہوتے ہیں۔

"محمد عمر" مِنْھُمْ میں ابولہب و ابوجہل وغیرھا شامل نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ مِنْھُمْ میں بھی مجازاً شامل ہوئے اور یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ میں بھی مجازاً شامل ہیں لیکن وَیُزَکِّیْھِمْ تزکیہ مصطفوی سے نکل گئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو پاک نہیں فرمایا اور وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ سے خارج ہوگئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولہب وغیرہ کو نااہل سمجھ کر نہ ان کو قرآنی تعلیم سے محمدی سند عطا فرمائی اور نہ ہی ان کو دانائی اور عقل سلیمہ عطا فرمائی بلکہ ان کو بفرمان خداوندی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سے خطاب فرمایا۔

"سائل" محمد تو سب کے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے پھر آپ نے چھانٹی کیوں فرمائی۔

"محمد عمر" اس کے دو جوابات ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ جس نے آپ کو پاک کرنے کی تعلیم محمدی کی سند دینے کی اور سمجھدار بنانے کی طاقت عنایت فرمائی ہے اس خداوند کریم نے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار بھی دیا ہے اللہ تعالےٰ نے دربار رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کی سب کو یکساں دعوت عام دی کہ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ خلفاء اربعہ و من معھم نے دعوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا فَلْیُؤْمِنْ میں شامل ہوگئے اور ابوجہل وغیرہ نے انکار کیا تکبر میں رہے فَلْیَکْفُرْ میں داخل ہوگئے صحابہ نے کوشش ایمانی کی منکرین نے کوشش محرومی کی۔

دربار رسالت میں ظالموں کافروں کو دعوتِ خداوندی

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ } النساء ۵/۹

اور اگر یہ لوگ جب بھی اپنے نفسوں پر ظلم کریں تو یہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار رسالت آب میں حاضر ہوجائیں پھر وہ بھی اللہ سے بخشش طلب کریں اور ان کے لئے حضور بھی معافی کی سفارش فرمائیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا پائیں گے۔

اس فرمان الٰہی سے سب کو خدائی دعوت عام ہے کہ اگر تم اے ظالمو اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہو تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوجاؤ یہاں پہنچ کر اپنے ظلم و گناہوں کی معافی مانگو تو اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تمہاری سفارش فرمادی تو بس رب کریم جلدی تمہاری توبہ قبول فرمائے گا اور رحم فرمادے گا ورنہ نہیں اس طرف ظالموں گنہگاروں کو دربار رسالت میں پہنچنے کی دعوت دی اور ادھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کل عنایت فرمایا کہ میں نے گنہگاروں ظالموں کفار کو آپ کے دربار میں بھیج دیا اب آگے وَمَا عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلَاغُ ان کو احکام سنادیں باقی ان کی سفارش و بخشش کے متعلق جس کے متعلق آپ کا ارادہ ہو سفارش فرمادیں میں معافی دے دوں گا اگر آپ کا ارادہ نہ ہو تو میں معافی نہیں دوں گا۔

رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تزکیے کا اختیار بھی دیا

مائدہ ۶/۶ } فَاِنْ جَآءُوْکَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ٥

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوں تو آپ ان کے درمیان حکم فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں (آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے روگردانی فرمادیں تو آپ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

تو اس آیۂ کریمہ سے میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار کلی ثابت ہوا کہ میں نے ان کو آپ کے درِ دولت پر بھیجا ہے لیکن آپ کو اختیار کلی ہے کچھ ارشاد فرمادیں اور سفارش فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں تو میری طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا اور لوگ نہ آپ کا کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے تو جب رب کریم نے دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر معافی مانگنے کی اور سفارش مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش رکھنے کی دعوت دی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ نے جو آپ کے خاندان سے تھے خدائی دعوت جَآءُوْكَ پر عمل کرتے ہوئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر خداوند کریم سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کر لی اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے اختیار کلی کو استعمال کرتے ہوئے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ کو ترک فرما کر فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ سے ان کے متعلق رب کریم سے استغفار کی سفارش فرمادی تو یہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهُمْ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا کے قانون کے ماتحت بخشش خداوندی سے بخشے گئے اور ان کی توبہ رب کریم نے رحمت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم منظور و مقبول فرمالی اور ان کو ایمان نصیب فرمایا کیونکہ ایمان بھی خداوندی عطیہ سے ہی نصیب ہوتا ہے جبکہ ارشاد الٰہی مذکورہ ہوا ابولہب و ابوجہل وغیرہ

نے فرمان خداوندی جَآءُوْكَ پر عمل کرتے ہوئے دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر نہ رب کریم سے اپنے کفر کی معافی طلب کی اور نہ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سفارش فرمائی تو ان کے لئے خداوندی بخشش اور ایمان کب نصیب ہو سکتا تھا آپ کے جن رشتہ داروں نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى پر عمل کر لیا وہ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى میں اپنا ٹھکانہ بنا بیٹھے اور جو شخص وَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سے سرکش ہو گیا اور دنیا کی زندگی کو پسند کیا تو وہ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى سے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا کر ابدی ناری ہو گیا جن کو رب کریم نے دعوت دے کر دربار رسالت میں بلایا ہو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو وَيُزَكِّيْهِمْ کے قانون سے پاک فرما دیا ہو تم کہو کہ نہیں جی وہ پھر بھی ویسے کے ویسے ہی رہے تو اب ہم یا خداوندی فرمان و قرآن کو تسلیم کریں یا تمہارے مذہبی تعصب کو تسلیم کریں۔ تو تمہارا مذہبی تعصب اور اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جن کی پاکیزگی کے متعلق رب کریم کی قرآنی سند موجود ہو۔

خداوند کریم نے تزکیہ اور تطہیر مومنین کے لئے ہی خاصہ مقرر فرمایا ہے

۲/۳۰ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

یہ قرآن کریم ہے اس کے ساتھ اس شخص کو نصیحت دی جاتی ہے جو شخص تم سے اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ تو یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہے

اور بہت پاک ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت محمدؐی کو قبول فرما کر دربار خداوندی میں اقرار کیا :

ال عمران ۴/۲۰ } رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ٥

اے ہمارے رب بے شک ہم نے منادی کو سن کر قبول کیا جو ایمان کے لیے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کے ساتھ ایمان لاؤ تو اے میرے رب ہم ایمان لے آئے ہیں ہمارے گناہوں کو تو معاف فرما دے اور ہماری برائیاں ہمارے اعمالنامے سے مٹا دے اور اے ہمارے رب جب ہمیں موت آئے نیکوں کی معیت میں مارنا ۔

اس آیۂ کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے

۱ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کی شہادت دربار خداوندی میں صحیح پیش کی کہ یا اللہ جو تو نے اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۚ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپکے رب کی طرف سے جو اتارا گیا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دیجیے اور اگر تو نے نہ کیا تو آپ نے اپنی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اگر کوئی آپ کی تبلیغ میں مزاحم ہوا) اللہ تعالےٰ لوگوں سے آپ کی

حفاظت فرمائے گا ۔

وہ تیرے احکام اور ایمانی دعوت کی منادی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے صحیح پہنچا دی اور ہم نے اس کو اپنے کانوں سے سماع قبول سنا ہے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جملے سے تین مقصد حل ہو گئے ۔

الف : مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ کا اقرار کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بات میں تقیئے سے کام نہیں لیا اور نہ کسی سے ڈرے ہیں اور نہ کہیں بھاگ نکلے ہیں بلکہ اپنی تبلیغ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح پہنچایا ہے ۔

(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی منادی کا عنوان بھی ایمان کی طرف دعوت دینے والا تھا کہ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اپنے رب کریم کے ساتھ تم ایمان لاؤ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنی نفسانی خواہش سے پیش نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک کو اپنے مربی کیطرف رجوع کرنیکا اعلان فرمایا ہے

(ج) اور اے ہمارے رب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اسی لئے ہم نے تجھے رَبَّنَا سے خطاب کیا یہ تعلیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ کی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس منادی کو سن کر تیری ربوبیت کے ساتھ ہمارا یقین واثق ہو گیا اسی لیے ہم نے تیری ذات جس کو ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں تیرے محبوب صلے اللہ کی زبان صادقہ سے سن کر یقین کر لیا اب یقیناً تو ہمارا رب ہے اب ہم تجھے ہی رَبَّنَا کہہ کر پکاریں گے ۔

(د) خداوند کریم کے اس فرمان سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے سماع انکار یا تعصب کی بنا پر نہیں سنا بلکہ سماع قبول سنا جس کا نتیجہ فوراً رب کریم نے اپنے کلام سے نقل فرمایا ہے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پیارے

محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب کی ایمانی دعوت قبولیت کا سننا سنا ہے جس
کے جواب میں انہوں نے کہا رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّکُمْ چاروں کے چار صفات رب کریم نے بیان فرمائے ہیں ان چار باتوں کو
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور رب کریم کے تعلقات کا اظہار فرمایا آگے ان چار باتوں
کا نتیجہ سنایا جس کی نقل رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر فرمادی یہ اصحاب مصطفےٰ صلے
علیہ وسلم کا ایمانی اقرار ہے فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ فرمانِ خداوندی جَآءُوْکَ پر عمل کرتے ہوئے دعوت خداوندی
کو تسلیم کرکے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ایمان تو لائے لیکن آگے فرمان
خداوندی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ تھا اس حکم خداوندی سے سرخم کرتے ہوئے اپنے ایمانوں
پر فخر نہیں کرتے بلکہ بحکم خداوندی اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں حالانکہ
دربار رسالت میں اسلام قبول کرنے سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیونکہ الاسلام
یَہْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ اسلام کفر کی تمام برائیوں کو مٹا دیتا ہے باوجود اس کے پھر
بھی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ پر عمل کرتے ہوئے دربار رسالت میں خداوند کریم سے صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین معافی مانگتے ہیں اور اللہ کریم ان کے ایمان لانے کے بعد
خداوند کریم سے معافی مانگنے کو قرآن میں نقل فرما کر ان کا شان بیان فرماتا ہے وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ
لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں
نے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت رعایتاً نہیں عطا کی بلکہ وہ ایمان
لانے کے بعد مجھ سے اپنے سابقہ گناہوں کو یاد کرتے ہوئے ہر وقت مجھ سے معافی مانگتے ہیں
اور میرے دربار میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اور ہدایت قبول کی تو میں

اس کے لئے غفار ہوں کیونکہ میرے دربار میں التجا کرتے ہیں رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ
عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اے ہمارے رب ہم تیری رضا کے موافق ایمان تو لائے رب ہمارے سابقہ گناہوں
کو معاف فرمادے اور ہماری تمام برائیاں ہمارے اعمالنامے سے مٹا دے اور آئندہ کے لئے بھی ہم
اپنے ایمانوں پر ناز نہیں کرتے اور توبہ کی منظوری تب ہوتی ہے جس کو خداوند کریم اپنا بندہ بنا
لیتا ہے فرمایا هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اور بندے دربار خداوندی میں التجا کرتے
ہیں وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اے ہمارے پروردگار ہمارے ایمانوں کو قبول فرمانے والے اپنے پیارے
محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والے ہمارے
اعمالنامے سے ہماری برائیوں کو مٹانے والے آئندہ ہماری موت ہو تو نیکوں کی معیت
میں ہو تو خداوندی دربار سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب ملتا ہے فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ
آل عمران پ۴ تو رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیق عتیق عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کی ایسی دعا قبول فرمائی کہ تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ قبول فرما کر بعد از وصال بھی گنبد خضرا میں جگہ عنایت فرمائی۔
سبحان اللہ یہ ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ جن کی دعا رب کریم نے
ایسی قبول فرمائی جن کے ایمان قبول گناہ معاف برائیوں کے اعمالنامے صاف اور بعد از وصال
بھی ایسا ساتھ عطا فرمایا اور ایسی پاک جگہ عطا فرمائی جس ساتھ کی زیارت کو ہی لوگ ترستے ہیں
جس مکان کی زیارت کو ترستے ہیں اور وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا سے اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا اپنی بہادری سے نہ تھا بلکہ خداوندی ارادے سے تھا

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ایماء سے تھا

یونس ۱۱/۱۰ } وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ
اور کسی نفس کی یہ طاقت نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالےٰ کے اذن سے۔

اس آیۂ کریمہ سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی اجازت سے تھا اگر وہ خود بخود اپنی طاقت و ارادے سے ایمان لاتے تو ان کے پھسلنے کا احتمال ممکن تھا لیکن جب خداوندی ارادے سے وہ ایمان لائے ہیں تو کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کر سکتی۔

آیۃ التزکیۃ لاصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۷۔ بقرہ ۱۸/۲ } كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

جیسا کہ ہم نے تم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم سے بھیجا ہماری آیتیں تم پر تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک فرماتا ہے اور تمہیں قرآنی تعلیم دیتا ہے اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

اللہ کریم نے رَسُوْلًا مِّنْكُمْ سے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان ذوالنورین حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے تعلق سے خطاب فرمایا کہ تمہاری برادری سے میں نے ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرما کر تمہاری طرف بھیجا اس برادری قریش خصوصاً ان چار مذکورہ بالا اصحاب نے اپنی تمام برادری کو پس پشت ڈالتے ہوئے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر صحبت و محبت و ایمان و معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پسند فرمایا اور اپنے جان و مال اور اولاد و پیدائشی وطن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح ہر وقت قربان کیا جو کسی سے مخفی نہیں۔ قرآن واحادیث ان سے پر ہیں۔

(۲) يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا سے ان کے رسالت پر ایمان لانے کی دلیل پیش فرمائی کہ اے

ابوبکر صدیق اور اے عمر فاروق اے عثمان ذوالنورین اور اے علی المرتضیٰ وغیرہم تم میرے
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف رشتہ داری کے لحاظ سے ایماندار نہیں ہوئے بلکہ تم کو
پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر اسا
کے مطیع بنایا ہے اور میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر صرف مطیع ہی نہیں کیا بلکہ

(۳) وَیُزَکِّیْکُمْ تمہیں ہر عیب ہر گناہ کفر وغیرہ سے پاک کر دیا ہے اور صرف پاک ہی نہیں کیا بلکہ قرآنی تعلیم بھی دی ہے فرمایا۔

(۴) وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ اور تمہیں قرآنی تعلیم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی اور صرف قرآن ہی پڑھایا نہیں بلکہ

(۵) وَالْحِکْمَۃَ قرآن سمجھنے کی دانائی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی یعنی میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قرآن خوانی و قرآن دانی کا ماہر بنا دیا اور صرف قرآن دانی ہی کا ملکہ نہیں عطا فرمایا بلکہ

(۶) وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تم نہیں جانتے تھے سکھلا دیا یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اصحاب کو تمام علوم کا ماہر بنا دیا اور ان کی قابلیت اور تعلیمی کمال کا امتحان لے کر وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ سے سند عطا فرما دی۔

اب جو شخص قرآن و علوم خداوندی و نبوی سے بے بہرہ ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر معترض ہو تو یہ اصحاب پر اعتراض نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بے خبری ہے نہ کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں معاذ اللہ کمی ہے۔

اب کوئی دشمن اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور

حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس مذکورہ آیت سے فِیْکُمْ یَا مِنْکُمْ یَا عَلَیْکُمْ اور وَیُزَکِّیْکُمْ اور یُعَلِّمُکُمْ کے خطاب خداوندی سے خارج کرے تو وہ محرف قرآن ہے منکر خداوندکریم و منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خارج اسلام و ایمان ہے۔

خداوندی قانون

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا

اس قانون خداوندی نے ثابت کر دیا کہ جس شخص نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اس نے عذاب الٰہی سے فلاح پائی جو اپنے نفس کو خود پاک کرے وہ خداوندی عذاب سے بچ سکتا ہے تو بزبان خداوندی جس شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک بنا دیا وہ عذاب الٰہی میں کیسے گرفتار ہو سکتا ہے۔

آیۃ التزکیہ لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوندکریم کا احسان جتانا

۸۔ ال عمران ۴ ع ۱۷ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

حضور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ان میں رسول بھیجا وہ رسول ایمان والوں پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور قرآنی تعلیم دیتا ہے اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے ظاہرہ گمراہی میں تھے۔

(۱) اس آیت مذکورہ میں رب العزت نے مومنین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان جتایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور احسان کسی پر تب ہوتا ہے جب کسی کو کوئی چیز عطا کی جائے اگر ایمان عطا نہیں فرمایا تو احسان کیسا معاذ اللہ بدل جائیں تو خدا کا دیا ہوا ہو گا کیونکہ خداوند کریم جس کو کوئی نعمت عطا کرے اس کا بدلنا محال اگر بدل گئے تو ایمان خدا کا دیا ہوا نہیں اگر خداوند کریم کا دیا ہوا ہے تو بدل نہیں سکتا اگر بدل جائیں تو کلام خداوندی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے اور خدا کا کلام غلط ہونا محال معلوم ہوا صحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدلنا محال ثابت ہوا کہ رب کریم نے جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان جتایا تو

(۲) اللہ تعالیٰ نے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا عَلَى الْمُؤْمِنِ نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ مومنین کی جماعت ہے آپ کی امت صرف ایک ہی مومن نہیں جیسا کہ بعض نے خیال کیا ہے۔

(۳) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى اَهْلِ بَيْت نہیں کیونکہ غیر کو جب کوئی چیز عطا کی جائے تو احسان طبیعین پر ہوتا ہے گھر والے کا گھر والوں پر احسان نہیں ہوتا تو علی المومنین فرمایا تا کہ ثابت ہو جائے کہ اہل بیت کے علاوہ مراد ہیں بالتبع اگر مراد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ہیں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے جماعت مراد ہے۔

(۴) رب کریم نے لَقَدْ فرمایا لام تاکید اور قد حرف تحقیق تاکہ تاکید علی التاکید سے ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور احسان فرمایا۔

(۵) مِنْ اَنْفُسِهِمْ نے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری برادری قریش سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان با مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لانے کا احسان جتایا ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ایمان لانے والوں کا ذاتی شان بیان فرمایا کہ ایمان لانے والی قوم قریش خصوصاً خلفاء اربعہ کو یہ بھی احسان جتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے ہیں تو جو شخص خلفاء اربعہ کو زبانی قلبی تکلیف دے وہ بفرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے فرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو ٹھکراتا ہے۔

(۶) يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ سے رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں کا شان بیان فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر قرآن کریم کو تلاوت کر کے ان کی تطہیر اور تزکیہ فرما کر معلمی ثابت کرتا ہے اس آیت کریمہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائی مدرسے کے قرآنی لیکچرار پرنسپل ثابت ہوئے اور خلفاء اربعہ اور باقی صحابہ کرام کا شان یہ ثابت ہوا کہ وہ خدائی مدرسے کے متعلم ہیں اور کالجوں کے سٹوڈنٹ اپنا علم تعلیمی اپنے کوٹوں کے چھاتیوں پر رکھتے ہیں لیکن کوٹ اتار دیں تو عوام اور سٹوڈنٹ میں کوئی ظاہری امتیاز نہیں ہوتا لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کے سٹوڈنٹوں کا علم رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر بھی فرما دیا کہ قیامت تک قائم رہے اور ان کا علم ایسا ظاہر فرما دیا جو کسی حالت میں بھی ان کے امتیازی اطوار کو بدل نہیں سکتا وہ کیا ہے؟ رب کریم نے فرمایا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ اور جب وہ خداوندی کالج سے تعلیم مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل کر لیتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کو خطاب فرماتا ہے کہ اب تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کر لی تو اب تم کو خدائی سند تحریری پیش کرتا ہوں جو تمہارے عالم ہونے کی سند ہوگی سٹوڈنٹوں کی سند گم ہو جائے تو ان کو کالج کے امتحانوں میں پڑھنا پڑتا ہے لیکن رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سند عطا فرمائی تو وہ اپنی حفاظت میں رکھی تا کہ گم ہونے کا خطرہ ہی نہ رہے اگر کوئی منکر تمہاری تعلیم کے متعلق تم سے یا کسی مسلمان سے تعلیم صحابہ دریافت کرے تو اس کو میں صحابہ کرام کے علم حاصل کرنے کی سند دکھاؤں گا۔

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں تعلیم دی جو تم نہیں جانتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سند عطا فرما کر پھر فرمایا کہ اب تم نے گھروں کے لئے یا صرف اپنی ذات کے لئے ہی تعلیم حاصل نہیں کی اور بلکہ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں آگے اس تعلیم کی اشاعت کی ضرورت ہے فرمایا۔

آل عمران ۱۰۴ } وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو لوگوں کی بہتری کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور ہر برائی سے منع کریں اور یہی لوگ وہ فلاح پانے والے ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ کا جملہ فرما کر رب کریم نے اس قوم کا رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ حضور تمام عمر میں صرف تین ہی مسلمان کر سکے کیوں جی خداوند کریم نے ایسے لوگ

کا رد فرمایا اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ گروہوں کے گروہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بن چکے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ کہ تم اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گروہوں کے گروہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قرآنی و نبوی سے تعلیم حاصل کر کے فیض یاب ہو چکے ہو لیکن تم سے ایک گروہ مبلغین کا ہونا بھی ضروری ہے جن کے ذمے تین امورات لازمی ہوں گے۔

ا۔ لوگوں کو ان کی بہتری کی دعوت دینا۔

ب۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا۔

ج۔ لوگوں کو برائی سے منع کرنا۔

مبلغین صحابہ کرام کا پہلا فرض رب کریم نے فرمایا يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ جس سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی جماعت مبلغین اگر خود خیر کے پتلے نہ ہوں تو خیر کی دعوت لوگوں کو کیسے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ بالذات خیر نہ ہوتے تو رب کریم ان کو جماعت مبلغین ہی نہ بناتا کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو تم لوگوں کو اس چیز کا حکم کیوں کرتے ہو جس پر تم خود عامل نہیں اگر صحابہ کرام کے متعلق بے عملی کا خیال رکھا جائے تو معاذ اللہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ سب خود بے عمل تھے تو ان کو جماعت مبلغین بنانے کا کیوں حکم دیا اور جب رب کریم نے ان کو مبلغین کا گروہ مقرر فرمایا تو ثابت ہوا کہ وہ تمام گروہ عامل باخبر بھی تھا اسی لئے ان کو يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ کا حکم خداوندی ہوا اس آیۂ کریمہ میں رب کریم اپنے حکم (ب) يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو نیکی کا حکم جاری کرنے

کا رب کریم اختیار دیتا ہے کہ لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرو تو اب سوال یہ ہوتا تھا کہ
یا اللہ گو ہم تیرا اور تیرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حکم جاری کریں گے
لیکن لوگ کہیں گے کہ ہم پر حکمرانی کرنے والے تم کون ہو تو یا اللہ گو ہمارے پاس علم
ہوگا لیکن سنانے والے ہم ہیں تیرا حکم تو ہمیں یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا ہو گیا لیکن
ہمارے اس حکم کو تسلیم کرنے والوں کو بھی تیرا ارشاد لازمی ہے کہ تمہارے پاس اگرچہ
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا گروہ میرے حکم کی تبلیغ کے لئے یَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ کا حکم جاری کریں تو تم ان کے حکم کو تسلیم کرنا تو رب کریم نے ارشاد فرمایا۔

النساء ۵/۸ } يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۔

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
کرو اور جو تم سے اولی الامر ہیں ان کی بھی اطاعت کرو۔

تو بعض ایمان لانے والے ایسے تھے جو براہ راست خدائی تعلیم پر بلا واسطہ خدائی
اطاعت کرنے والے ہیں جیسا کہ جماعت انبیاء علیہم السلام اور بعض ایسی جماعت ایماندار
ہے جو انبیاء و رسل علیہم السلام کی اطاعت براہ راست کرنے والے ہیں جنہوں نے انبیاء
و رسل سے اسلام حاصل کیا اور ان کی تطہیر اور تزکیے اور تعلیم سے ایماندار معلم بنے
اور اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی ان کو حکم خداوندی یَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ کا اختیار ملا اب چونکہ جماعت مبلغین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے
یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا حکم دیا ہے اس لئے تم ان یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
کے امر کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کا جاری کر دیا

ہے جیسا ان کو یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا جاری کیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
جماعت مبلغین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امر بھی ایمانداروں پر فرض ہو گیا
کیونکہ جو امر یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے فعل میں موجود ہے وہی امر وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنْكُمْ میں موجود ہے جس جماعت کا ایک نمونہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
ہیں۔ جو خداوندی حکم کو قبول کرتے ہوئے یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کرتے
ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے کئی حضرات کو مسلمان و مومنین بنایا جو مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہو گئے مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و طلحہ و زبیر
و سعد و عبدالرحمٰن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو۔

الاصابۃ ۴/۱۰۲ } وَأَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ عُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ۔

باقی تفصیل فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاحظہ ہوں۔

اسلام میں سب سے اولین فریضہ تبلیغ اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے ادا
فرمایا اس وقت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر ۹ یا دس برس تھی تو یَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ کے اول عامل اور جماعت مبلغین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سابق حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت ہوئے تو جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت
مبلغین نے اپنا صحیح کام سرانجام دیا تو رب العزت نے ان کی تبلیغ کی یوں داد دی فرمایا۔

آل عمران ۴/۱۲ } كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

لوگوں کے لئے تم بہتر امت نکالے گئے ہو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں
سے روکتے ہو اور اللہ کے ساتھ تم ایمان لائے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ علمی

المجادلہ ۲۸/۲ } یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تم سے ایمان لائے ہیں اور علم دیئے گئے
ان کے اللہ تعالےٰ نے درجات بلند کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ جو تم عمل کرتے ہو خبردار ہے
اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے اعلےٰ درجات بلند فرمائے اور علمی درجات بھی عنایت فرمائے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی

البقرہ ۳/۳۹ } وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ اور تمہیں اللہ تعالےٰ سکھاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہر شئی کا جاننے والا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پروفیسر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے

البقرہ ۲/۱۸ } وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں سکھلاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

کیوں جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی اور حضرت
علی المرتضیٰ رضوان ومن معہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پروفیسر مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور سند تحریری رب کریم عنایت فرمائے تو ان کا دشمن یہ کہے کہ
نہیں وہ تو علم سے ناواقف تھے تو یہ سوائے تعصب کے اور کوئی بات نہیں ہے علیگڑھ
کالج کا سند یافتہ بڑا لائق یورپ جرمنی امریکہ روس جاپان کا سند یافتہ بڑا تعلیم یافتہ
لیکن محمڈن کالج کا سند یافتہ معاذ اللہ نالائق تو سوائے ایمانی تعصب کے اور کچھ
عرض نہیں کرسکتا۔

یہود و نصاریٰ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو ان پڑھ کہتے تھے

ال عمران ۳/۸ } قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ۔ انہوں نے کہا نہیں ہے ہم پر ان پڑھوں میں کوئی راستہ اللہ تعالےٰ نے جن کو محمڈن کالج
کی تعلیمی سند عطا فرمائے اور ان کے تعلیم یافتہ ہونے کا اقرار فرمائے اور یہود و نصاریٰ
ان کو ان پڑھ کہیں اب فیصلہ تم پہ ہے کہ حکم خداوندی مقدم ہے اور صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو علم دین کے اوّل سند یافتہ سمجھنا کس کی سنت ہے اور
ان کو ان پڑھ سمجھنا کس کی سنت۔

آیت التنویر

لاصحب النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ الاحزاب ۲۲/۶ } هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝

وہ خدا وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لائیں اور ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالےٰ بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اس آیتہ کریمہ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اللہ تعالےٰ نے کئی احکامات نازل فرمائے۔

۱۔ اللہ تعالےٰ خود بھی ہر وقت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بلا امتیاز درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالےٰ کے تمام فرشتے بھی ہر وقت بلا امتیاز اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم بذات خود اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

۴۔ چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مومنین ہیں اس لئے ان پر ہر وقت رب کریم رحم فرماتا ہے۔

جس جماعت پر رب کریم درود شریف پڑھے ان پر جو شخص لعنت بھیجے اس کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کریم لعنت بھیجنے والے کی لعنت واپس اس کے منہ پر مارتے ہیں اور باقی رہ گئے ملائکہ تو ملائکہ بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اور جن کی جماعت پر رب کریم خود درود پڑھتا ہو نہ ان میں ظلمت کفر رہی اور نہ ہی ظلمت نفاق رہی اور نہ ہی رب نے ان میں گناہوں کی ظلمت بننے دی اور نور ایمان نور صراط مستقیم نور اطاعت فرما کر نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیوند فرما دیا اب نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ظلمت سے بدلے اور نہ ہی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نور زائل ہوا جس جماعت کو رب کریم نے منور فرمایا او رکس شخص یا کس جماعت کی طاقت ہے کہ ان کو اس نوری قلعہ سے نکال کر معاذ اللہ ظلمت کی طرف لے جاسکے اور معاذ اللہ ان کی طرف کفر و نفاق کو منسوب فرمائے تو جو شخص ایسا کرنے والا ہے وہ نور خداوندی سے بے خبر ہے قرآن سے کوسوں دور ہے۔

آیتہ التنویر لاصحب النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲۔ البقرہ ۳/۳۴ } اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔

اس آیتہ خداوندی سے خداوندی امداد کا وعدہ ظاہر ہے کہ جو لوگ خداوند تعالےٰ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے اللہ تعالےٰ

ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرماتا ہے۔ جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر دربار خداوندی میں پیش فرما دیا تو رب کریم نے ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرما دیا خداوند کریم جن کو منور فرمائے ان کے نور کو دیکھنے کے لیے بھی تو خاص آنکھ کی ضرورت ہے جن کی آنکھوں میں نور دیکھنے کی پتلی نہ ہو وہ بیچارے معذور ہیں ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور ان کے نہ دیکھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نور میں کسی قسم کا فرق نہیں آ سکتا۔

آیۃ التنویر لاصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۔ ابراہیم ۱۳/۱ } الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝

اس کا معنی اللہ اور اس کا محبوب صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ بقرآنی تحریر ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں ان کے رب کی طرف سے آپ کو اجازت ہے غالب خوبیوں والے کے راہ کی طرف آیۃ منورہ سابقہ سے ثابت ہوا تھا کہ رب کریم نے بلا امتیاز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو منور فرمایا اب اس مذکورہ آیت میں رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ بھی ان لوگوں کو منور فرمائیں اور آپ کی طرف قرآن اسی لیے نازل فرمایا ہے کہ آپ ان لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائیں یہ میری طرف سے عام اجازت ہے۔

جن کو خدائی قدرت نے بھی اپنے تجلی نوری سے منور فرمایا ہو اور طاقت مصطفائی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کو نور کی طرف ہی لانے والی ہو بھلا ان کو ظلمت کی طرف منسوب کرنے والے کا

خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر کیسے ایمان صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کو دور فرمایا اور نور خداوندی محیط ہوا تو بھلا وہاں دشمن کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کلمہ پڑھ کر آپ کی اقتدا میں اعمال صالحہ سے سرشار رہے اور بھلا جن کو ایمان پر ثابت رکھنے کا ذمہ رب کریم نے لیا ہو اور ان کے اسلام کی شہادت رب کی موجود ہو اور ان کی تطہیر اور تزکیہ اور تنویر کا ٹھیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو اور نور ربی کا تجلی بھی ان پر پڑا ہو اور رب کریم نے اپنے ذمے کو پورا کر کے سند لکھ دی ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ٹھیکے کو پوری طرح درست فرمایا ہو اور ان کی فلاح اور نجات خداوند کریم قرآن کریم میں لکھ کر ہمارے ہاتھوں میں دے دی ہو ان کو بھنگی بازاری زبان درازی کریں تو ان کی کون سنتا ہے۔ منافقین پر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب آ سکتا ہی نہیں اور نہ رب کریم نے منافقین کو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب دیا ہے ہاں منافقین کو دیکھنے والا منافقین کا باشی اگر ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلقین جن کا شان قرآن کریم نے بیان فرما دیا ہو ان کو نگاہ نفاق سے برا سمجھیں تو اس کی مثال ایسے سمجھیے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شیشہ ہیں جن کی صفائی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور رب کریم ان کو پاس فرما کر اپنے کلام میں درج فرما چکا ہے۔ اب اگر کوئی اس میں بھی نظر کرے گا تو اس کو اپنے رنگ کی سیاہی نظر آئے گی اگر بری دیکھے گا تو وہ شیشے کو برا ہی دیکھیگا اگر کوڑھی دیکھے گا تو اس کو شیشہ زخمی نظر آئے گا اور خوبرو دیکھے گا تو اس کو شیشہ شفاف بیداغ نظر آئیگا یہ شیشے کا عیب ثابت نہیں یہ شیشہ ساختہ محمدؐ ہے ولایتی نہیں اس میں عیب نہیں دیکھنے والے میں عیب ہے رائی کا عیب کسی کو عیب ناک نہیں کر سکتا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے نوری بنا دیا

۴- الزمر ۲۳/۳ } أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

کیا پھر جس شخص کا سینہ رب کریم نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے تو ویل دوزخ ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو چکے ہیں (یکساں نہیں)، یہی ہیں ظاہر اگمراہی میں۔

آیات قرآنیہ منورہ لاصحب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ ابہام تھا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کون کون ہیں جن کو منور فرمایا تو اللہ تعالٰے نے یہ ارشاد فرمایا کہ جن کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا ہے ان کو اللہ نے منور فرمایا ہے تو ثابت ہوا کہ جو مسلمان نہیں ہوا منافق رہا یا کافر اللہ تعالٰے اس کا مخالف ہے اس کو نور عطا فرماتا ہی نہیں اور جس کو اس نے نور عطا فرما دیا اس کو غیر مسلم رہنے دیا ہی نہیں اور جس کو مسلمان بنا دیا اس کا سینہ ایسا کھول دیا کہ وہ پکا مسلمان ہو گیا اور جو اسلام سے گیا وہ نور اسلام سے بے بہرہ رہا۔ اور آیت کریمہ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ نے ثابت کر دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود بخود مسلمان نہیں ہوئے بلکہ ان پر یہ انعام خداوندی ہوا کہ جس کو چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو رب کریم اسلام سے مشرف فرماتا ہے اس کے سینے کو اپنے نور سے منور فرماتا ہے یہ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ کا مصداق ہوتا ہے اور جس کو نور ربی حاصل ہو وہ کبھی

گمراہ ہو نہیں سکتا اور نہ ہی اس سے نفاق کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جو شئی برتن کے اندر ہو باہر اسی کی تراوش ہو گی یہ فطرت کے خلاف ہے کہ اندر کچھ اور ہو اور ظہور اس کے خلاف ہو اندر مذکر ہو تو خروج بھی مذکر ہوگا اس کے خلاف ممکن ہی نہیں ایسے ہی سینے کے اندر اسلام ہو تو اس کو نور ربی حاصل ہوتا ہے تو ظہور بھی نور کا ہی ہوگا نفاق کا ظہور کبھی ممکن ہی نہیں اور جس کے سینے میں نفاق ہو اللہ تعالٰے نے اس کو کبھی نور اسلام عطا فرمایا اور نہ ہی منافق کی تعریف فرما کر مومن ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ منافق کے حق میں صاف صاف آیت نازل فرما کر اس کو علیحدہ کر دیا کیونکہ قرآن آئینہ تھا اور ہے جس کے سینے اور دل میں اسلام و ایمان تھا عکس ویسے ہی قرآن میں فوراً شائع ہو گیا اور جس کے سینے میں انکار اور دل میں انکار تھا اس کے عکس کا افشا بھی فوراً کتاب اللہ میں ہو جاتا ہے جس کو ساری مخلوق دیکھتی

آیۃ التنویر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور قیامت کے دن

۵- الحدید ۲۷/۲ } يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ قیامت کے دن مومن آدمیوں اور عورتوں کو دیکھیں

گے ان کے آگے اور دائیں نور دوڑتے گا اور ملائکہ کہیں گے تمہیں مبارک ہو آج تمہارے لیے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشگی ہو گی یہی وہ مرتبہ بہت بڑا ہے۔

سابقہ آیت لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ سورۃ حدید نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نوری ہونے کا فرما دیا اور اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ان کے دائیں نور ہو گا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو ہمیشگی جنت کی خوشخبری عطا فرمائی اور خداوند کریم کی طرف سے یہ بہت بڑا مرتبہ ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دنیا میں بھی نوری بنا دیا اور قیامت کے نوری ہونے کا وعدہ خداوندی بھی تحریر ہو چکا بلکہ دائیں اور سامنے ان کا نور موجزن ہو گا اب تحریر خداوندی کبھی بدل نہیں سکتی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے کی اصطلاحات میرے رب کریم نے پانچ فرمائیں۔ ہدایت و اطاعت و تطہیر و تزکیہ و تنویر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچوں صفات از روئے قرآن کریم بیان ہو چکی ہیں۔ ہادی مطاع مطہر و مزکی و منور پانچوں صفات کا مظاہرہ آپ نے اپنے ساتھیوں پر فرمایا خصوصاً خلفاء اربعہ پر تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب و خلفاء اربعہ و اہل بیت علیہم السلام کے لیے مذکورہ پانچوں صفات کے مظہر ہیں اور ان کے خلفاء اربعہ و اہل بیت و اصحاب علیہم السلام آپ کے مظہر ہیں مظہر کو اگر غلط تسلیم کیا جائے تو مظہر کا نقص لازم آئے گا اور مظہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں نقص تسلیم کرنا عین کفر ہے تو ثابت ہوا کہ نہ مظہر میں نقص نہ مظہر میں بلکہ مظہر نے اپنی پانچوں صفات ہادی مطاع مطہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ اور اہل بیت اور اصحاب

علیہم السلام کو مطہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور صراط مستقیم پر مضبوط بنایا۔ مظہر نے پانچوں صفات ہادی و مطاع و مطہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل بیت و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور خدائی صراط مستقیم پر چلا کر اپنی معیت میں ساتھی بنا لیا جو نہ دنیا میں ان کو کوئی علیحدہ علیحدہ کر سکا اور نہ ہی قبر میں الگ کر سکا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ہی سے ان کو معیت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے اخروی وعدہ کر لیا لہٰذا اب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے معیت کا ذکر قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں خداوند کریم اس فقیر کو بھی ہر مقام پر معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔ پہلے چند انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں کا قرآن کریم سے ذکر کر کے پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر انشاء اللہ العزیز کروں گا۔

معیت آدم علیہم السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ پتھر آیا سارے جن وانس ہزاروں روپے خرچ کر کے اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی معیت کے سبب اس کو یہ شرف حاصل ہے کہ جو گنہگار اس کو ایمان سے بوسہ دیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیس برس گزارنے والا اتنا بھی نہیں کر سکتا۔ پتھر کو معیت نبی اللہ حاصل ہوئی تو وہ مومنین کے گناہوں کو پاک کر دیتا ہے تو کیا نبی اللہ کی کوئی طاقت نہیں۔

حضرت اصحٰب کہف جو اولیاء اللہ تھے ان کی معیت میں کتا چلا گیا تو اللہ تعالےٰ کتے کے پہلو بھی الٹتا ہے کہ کہیں تھک نہ گیا ہو اور قیامت میں وہ کتا جنت میں بھی جائیگا تو انبیاء علیہم السلام کی معیت کیسے ناجیہ نہیں ہو سکتی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی معیت

المومنون ۱۸/۲ } فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ فِی الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥

اے نوح علیہ السلام جب تم اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہو سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔

نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا

الشعراء ۱۹/۶ } فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ۔

تو اے اللہ میرے درمیان اور میرے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرما دے حق فیصلے کا اور مجھے اور جو میرے ساتھی ایماندار ہیں بچا لے تو ہم نے نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا پھر بعد میں باقیوں کو غرق کر دیا۔

ھود ۱۲/۴ } قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ٥

کہا گیا اے نوح علیک السلام ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر جا اور تجھ پر ہماری طرف سے برکتیں ہوں اور ان امتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔

مذکورہ بالا آیات فرقانیہ سے ثابت ہوا کہ نوح علیہ السلام نے ساتھیوں کو اپنی کشتی میں بٹھا کر اخیر تک ساتھ دیا اور عذاب الٰہی سے بچا لیا اگر نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کا ساتھ کسی وقت نہیں چھوڑتے اور ان کا ساتھ رکھنا اور ان کو عذاب الٰہی سے بچانا ان کے ایمان کی علامت ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اخیر تک اپنے ساتھیوں کو چھوڑا نہیں آپ اپنے ساتھی (صحابیوں) کو عذاب الٰہی سے کیسے نہیں بچا سکتے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھی ایک دفعہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جائیں تو عذاب الٰہی سے بچ جائیں اور جنہوں نے تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں گزاری وہ کیسے ناجی نہیں ہو سکتے۔

صالح علیہ السلام کی معیت

هود ۱۲/۱۶ } فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

تو جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے صالح علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ بچا لیا اور قیامت کی ذلت سے بچا لیا بے شک آپ کا رب بڑی قوت والا بڑا غالب ہے۔

الاعراف ۹/۱۳ } قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لایا ہوں تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت

البقرہ ۱/۶ } وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑا تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا اس وقت تم دیکھ رہے تھے۔

هود ۱۲/۱۰ } فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا

تو تم سیدھے رہو جیسا کہ آپ کو حکم کیا گیا اور جس شخص نے آپ کے ساتھ توبہ کی اور سرکشی نہ کرو۔

الشعراء ۱۹/۴ } وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۔

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت اختیار فرمائی۔

داؤد علیہ السلام کی معیت

الانبیاء ۱۷/۶ } وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

اور پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے "تابع کیا اس کے ساتھ تسبیح بیان کرتے تھے۔

ص ۲۳/۲ } اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۔

بے شک ہم نے پہاڑوں کو داود علیہ السلام کے تابع کیا اس کی معیت میں عشا کے وقت اور اشراق کے وقت وہ تسبیح بیان کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت داود علیہ السلام کے ساتھیوں کے ذکر کی تعریف فرمائی وہ اپنے نبی حضرت داود علیہ السلام کی معیت میں ذکر کرتے تھے۔

شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام کے ایماندار ساتھیوں کے مخالف تھے

الاعراف ۹/۱۱ } قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا

شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝

شعیب علیہ السلام کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ضرور ہم تجھے بھی اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا ہم ہرگز نہیں لوٹ سکتے، گو ہم زبردستی کیے گئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے کفار کا ذکر فرمایا کہ ان کے کفار ان لوگوں سے مخالفت کرتے تھے جو حضرت شعیب کے ساتھی تھے اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے مخالفت

الاعراف ۹/۶ { فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور جب ان کو نیکی و فتح آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ ہماری خاطر ہے اور جب ان کو برائی و شکست پہنچتی ہے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو منحوس بناتے ہیں خبردار اور کوئی بات نہیں ان کی نحوست اللہ کی طرف سے ہے لیکن ان کی اکثریت بے علم ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا ذکر فرمایا کہ ان کے مخالفین کا بھی ذکر فرمایا کہ جب دنیا میں کوئی نعمت خداوندی نازل ہوتی تو کہتے یہ ہماری نیک اعمالی کا سبب ہے اور جب دنیا میں کسی تکلیف کا نزول ہوتا تو کہہ دیتے

کہ یہ موسیٰ اور ان پر ایمان لانے والوں کی نحوست کا سبب ہے اب تم فیصلہ کرلو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ایسا کہنے والے کون تھے اور تم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہہ گئے تو تم کون ثابت ہو گے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو قوم کفار نے برا کہا

النمل ۱۹/۱۴ { قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ۝

منکرین صالح علیہ السلام نے کہا اے صالح ہم تیرے اور تیرے ساتھیوں کے سبب نحوست میں پڑے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا سبب نہیں، بلکہ تم مفتون ہو۔

ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے

البقرہ ۲/۲۶ { حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۔

حتیٰ کہ رسول اللہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے فرماتے تھے اللہ تعالےٰ کی امداد کب ہوگی (تو نبی اللہ کا جواب تھا) کہ خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والے اور نبی اللہ کی معیت والے جب اللہ تعالےٰ سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں تو ان کو انکار خداوندی سے جواب نہیں ملتا بلکہ ان کو اثبات سے جواب دیا جاتا ہے کہ فکر نہ کرو اللہ تعالےٰ کی مدد قریب ہے

تو پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں نے مدد خداوندی کی خواہش کی تو رب کریم نے ان کو امداد کا وعدہ فرمایا لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر امداد خداوندی کی خواہش فرمائی تو فوراً ان کو امداد پہنچ گئی تو جن انبیاء اللہ علیہم السلام کی معیت والے صرف مدد خداوندی سے ان کے ایمان پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا تو جن کو فوری امداد پہنچے ان کی ایمانی استعداد کا اندازہ تو ملائکہ نہیں لگا سکتے چہ جائیکہ کوئی مسلمان کے ایمان کا شرف پہچان سکے ۔ فافہم۔

ھود علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی رہا

ھود ۱۲/۵ } وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۔

اور جب ہمارے عذاب کا حکم آیا ہم نے ھود علیہ السلام کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے اپنی رحمت کے ساتھ ان کو نجات دی اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے بچا لیا۔

دنیا میں لوط علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی تھا

الشعراء ۱۹/۹ } فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۔
تو ہم نے لوط علیہ السلام اور اس کے تمام ماننے والوں کو بچا لیا۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کو ایمان کی دلیل اور نجات کا باعث سمجھا جائے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو نہ ہی معیار ایمان سمجھا جائے اور نہ ہی نجات کی سند قرار دی جائے ۔ تو ایسے شخص کا ایمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح نہیں ۔

دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر عذاب نہیں

ھود ۱۲/۸ } وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

اور جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور چیخ نے ظالموں کو پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل اوندھے ہو گئے ۔

جب بعض انبیاء علیہم کے ساتھ ان کے اصحاب کی معیت کا ذکر ہو چکا اور یہ واضح ہو گیا کہ نبی اللہ کے ساتھیوں کو رب کریم نے ساتھ ہی رکھا اور انبیاء علیہم السلام کی معیت علامت ایمان ہے تو اب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر کرتا ہوں۔

خداوند کریم کی معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ

محمد ۲۶/۴ } وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝
اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم ہی غالب ہو اور اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا

کیوں جناب اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو خطاب فرمائے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ تم ہی غالب ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تو وہ غالب ہو گئے ثابت ہوا کہ جس کو خداوند کریم اَنْتَ الْاَعْلٰى فرمائے

وہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا اور ان کا مخالف ذلیل ہی ہوتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام
فرمایا تو فرعون کو ذلیل کر دیا ایسے ہی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
فرمایا تو مخالفین اصحاب کو قیامت تک ذلیل فرما دیا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ذلیل
نہیں ہوئے تو اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ذلیل ہو سکتے ہیں خداوند کریم بھی وہی اصل
فرماتے ہوئے الا رب کریم جن کو غلبہ دے اور دشمن اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے کہ نہیں وہ
مغلوب ہو کے پھر کر نہیں سکتے یہ کیسا کذب ہے اور پھر اللہ تعالے نے اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے غلبے کی دلیل پیش فرمائی وَاللّٰهُ مَعَكُمْ کیوں غالب ہو گئے کیونکہ اللہ تعالے تمہارے
ساتھ ہے اور اللہ کیسے ساتھ ہے اس کی دلیل دوسری جگہ بزبان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمائی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونو غار ثور
سے باہر نکلے اور سراقہ نے دونو کا تعاقب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ
کو بہت غم لاحق ہوا کہ ہائے میں حضور کو بڑی حفاظت اور تندہی سے بچا کر لایا اب دشمن نے
پھر ہمارا تعاقب کیا اور آن ملا تو میرے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اے ابوبکر غم نہ کر ضرور اللہ تعالے ہم دونو کے ساتھ ہے دونو
کی نگہبانی فرمائے گا۔ تو چونکہ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
تو جن کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ان کے ساتھ اللہ تعالے کا ساتھ تو جن
کا ساتھ ایسا مضبوط ہو وہ کیسے بدل سکتے ہیں اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس کو
لَا تَحْزَنْ فرما دیں اس کو خوفناک کرنے والا کون ہے اور جس کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرما دیں اس سے معیت خداوندی ہٹانے والا کون ہے۔ لوہا جس لکڑی
پر لگ جائے وہ لکڑی مضبوط ہو جائے ویلڈنگ جس لوہے کو ہو جائے وہ لوہا مضبوط

ہو جائے پیتل کو لوہے یا تانبے کا ویلڈنگ نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی جن کے ساتھ
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور رب کریم کا ساتھ ہو وہ لوگ کبھی مشرک کافر منافق ہو
نہیں ہو سکتے بلکہ دنیا کے ایماندار ان کا مقابلہ کریں تو ان کے ایک کلمے پڑھنے کے مقابلے میں
تمام دنیا کی اپنی اپنی تمام عمر کی عبادات ان کے ایک پلڑے میں رکھ دیں تو کبھی مقابلہ نہیں کر
سکتے چہ جائیکہ معاذ اللہ ان کو برا کہا جائے تو جن کا ساتھی رب کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم دونو ہوں تو ان کا دشمن خائب و خاسر ہو گا اور خدائی معیت جن کے ساتھ ہوتی ہے خدا
انہی کی سنتا ہے اور انہی کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو خدا نے فرمایا۔

طٰہٰ 16/2 } قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ۔

اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم دونو نہ ڈرو بے شک میں تم دونو کے ساتھ ہوں
میں سنوں گا تمہاری ہی بات کو اور تمہاری طرف ہی دیکھوں گا۔

تو آیت سابقہ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ سے جب رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
سے یہ خطاب فرمایا کہ اللہ تعالے تمہارے ساتھ ہے تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے مخالفین کی نہ کبھی دعا ہی قبول ہو سکتی ہے اور نہ ہی خداوند کریم کی نگاہ کرم ہی ان
پر ممکن ہے اسی لئے صحابہ کرام یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان
غنی ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین و من معہم کے مخالفین
سے نہ کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اسی لئے ان کی نہ دعا منظور اور
نہ ہی رب کریم کی نظر کرم ان لوگوں پر بلکہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو
سزا ملتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ ان کے ساتھ معیت خداوندی نہیں اور جن
کے ساتھ معیت خداوندی تھی اور ہے ان کے ساتھ مصطفوی علیہ السلام بھی ہے ان کی

دعا ان کی بات کبھی مردود ہو سکتی ہی نہیں فافہم

۲۔ الحدید ۱۷/۱ } وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ
اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو اور جو تم عمل کرو اللہ تعالےٰ دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیتوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کو مومن و مسلمان اور وہ آپ کے ساتھی بن گئے اُن کا رب کریم بھی ساتھی ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے ساتھ دینے کے دلائل پیش کئے کہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیوں ساتھی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محسنین ہیں اور متقین ہیں لہٰذا اللہ تعالےٰ ان کا معاون وساتھی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محسنین ومتقین تھے اس لئے اللہ تعالےٰ کی معیت سے مشرف ہوئے،

الانفال ۹/۵ } وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَوْلٰکُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔
اور اگر کفار منہ پھیر لیں تو تمہیں جاننا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالےٰ تمہارا ساتھی ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

الانفال ۹/۲ } وَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔
اور بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

التوبہ ۱۱/۱۴ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
اور یقین رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

الانفال ۹/۳ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور بے شک اللہ تعالےٰ مومنین کے ساتھ ہے۔

التوبہ ۱۰/۱ } اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝
بے شک اللہ تعالےٰ متقین کو دوست رکھتا ہے۔

جب قانون خداوندی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۝
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محبوب خداوند کریم بن گئے۔ تو رب کریم نے ان کو اچھے اعمال کی بنا پر ان کو متقین ومحسنین کے خطاب سے نوازا اور نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سے تسلی بخشی جن کا ساتھی خداوند کریم ہو اور تحریر قرآنی بھی ان کے حق میں ثبت ہو تو ان کو حاسد کا حسد مرتبے سے نہیں ہٹا سکتا اور نہ ہی ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔

رب کریم کی تاکید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کے متعلق

الانعام ۷/۶ } وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ۔
اور ہانک کر نہ نکالیے ان لوگوں کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ ان لوگوں کو جو صبح وشام اپنے خداوند کریم کا ذکر کرتے ہیں ان کو نہ چھوڑیے اور سورۃ مزمل میں وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین --- آپ کی معیت میں ذکر کرنے والا فرمایا اور سوائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور آپ کی معیت میں ذکر خداوندی کرنے والا کون تھا تو جس کے متعلق آپ کے اصحاب خصوصاً خلفائے اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی اسلام وایمان میں اپنا ساتھی بنایا ہجرت میں ان کو نہ چھوڑا غار میں ساتھ نہ چھوڑا جنگوں میں خلفاء اربعہ کو اپنی ذات سے علیحدہ نہ فرمایا مال میں ان کو ترکہ فرمایا رشتہ داری میں ان کو نہ چھوڑا قبر میں لَا تَعْدُ کے ہی عامل ہے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑا نہیں اس امر کی دلیل ہے کہ وہ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ خالص اللہ کی رضامندی کے لئے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے صبح وشام رب کریم کا ذکر کرتے تھے اسی لئے ان کو میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں اور جن کو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوڑا نہیں اور ان کے اخلاص کی شہادت بھی رب کریم نے فرما دی ہو تو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑے تو وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نہیں امتی تب ہی ہو سکتا ہے کہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا آپ کی سنت پر عمل کرے جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں چھوڑا ان کو امتی پس پشت ڈالے اور چھوڑ دے تو وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اور فرمان خداوندی لَا تَعْدُ کا منکر ہے چہ جائیکہ ان کو برا کہا جائے وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے خلفاء اربعہ اور دیگر اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کا ارشاد

اور آگے دوسری آیت کریمہ میں ہر وقت ان کے ساتھ رہنے کا حکم صادر فرمایا سنیئے۔

خدائی تاکید کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ایمانداروں کے ساتھ

الکہف 15/4 { وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

اور ثابت رکھیئے ان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اسی کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان سے اپنی دو آنکھیں آپ نہ ہٹائیں جو آپ دنیا کی زندگی کا ارادہ فرما دیں اور اس شخص کے پیچھے نہ لگیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم خالص خداوند کریم کی رضا کے لئے بلا طمع دنیاوی ذکر خداوندی کرنے والوں کے ساتھ رہنے کا حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جاری فرما رہا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ خصوصاً اور باقی اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ عموماً تشریف فرما ہے کیا یہ ان کے خالص مومنین ہونے کی دلیل نہیں بلکہ وہ اول المومنین ہیں جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی معیت میں رکھ کر ایماندار بنایا اگر ان کے متعلق کوئی شک کرے تو پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کے نزدیک کوئی مومن ہے ہی نہیں اور ایسا کہنے والا کذاب الا کاذب ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی جن کو اپنے

ساتھ رکھنا خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو ان کے ولی ایماندار ہونے کے لئے شہادت خداوندی یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مومن کے لئے کافی ہے۔

۲- وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خالص محب ہونے کو ثابت فرما دیا کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جن کے متعلق نگہبانی کا ارشاد فرما رہا ہے وہ بیش بہا قیمتی ایماندار ہیں جن کی طرف خاص توجہ رکھنے کا خداوندی حکم جاری ہو رہا ہے اور یہ بھی اسی آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر انگشت نمائی کرتا ہے وہ حفاظت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ زنی کرنا چاہتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہرے میں ان پر ڈاکہ زنی کرنا محال سوا اس کے کہ دن دہاڑے ڈاکہ مارنے والا ڈاکو خود کو گرفتار کرائے کیونکہ بموجب فرمان خداوندی وہ دنیا و عقبیٰ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں ہیں اور آگے فرمایا کہ جس کا دل ہمارے ذکر سے غافل ہے اور وہ اپنی نفسانیت کا طامع ہے اور حد سے تجاوز کرنے والا ہے اس کی طرف توجہ نہ فرمایئے اگر معاذ اللہ خلفاء اربعہ میں کسی قسم کی کمی ہوتی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو بفرمان خداوندی ضرور چھوڑ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ رہنے کا اور حفاظت کرنے کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متقین کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کا ارشاد کہ ان کے ساتھ رہیئے اور ہر دشمن سے اور ہر تکلیف سے ان کی نگہبانی فرمایئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے ساتھ رکھنا اور

ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھنا یہ ان کے خالص مومنین متقین سابقین ہونے کی بین دلیل ہے پھر آگے اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تقرب کا ذکر فرمایا۔

آیت تقرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

الاحزاب ۲۱/۱ } اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایمان لانے والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے جن کو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا اور سب سے اولین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خصوصاً خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو اس آیت کریمہ میں یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانوں سے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں تو جس شخص نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی قسم کی تکلیف دی تو خلفاء اربعہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کو تکلیف بعد میں ہوتی ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہلے پہنچتی ہے تو خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اس کے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے۔

الاحزاب ۲۲/۴ } وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

اور بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف دینے والوں کو دینوی و اخروی سزا کا مستوجب فرمایا اور یہ بھی فرما دیا کہ جو شخص میرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے وہ رب کریم کو تکلیف دیتا ہے تو جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں خداوند کریم کی لعنت کے حقدار ہیں دنیا میں بھی خداوند کریم کی ہر نعمت خداوندی سے محروم اور اخروی ہر نعمت سے بھی خالی ہوں گے اور اس کو ذلیل کرنے والا عذاب بھی پہنچیگا۔

کیوں بھئی خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دے کر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور لعنت خداوندی کا مرجع بننا یہ کسی کشادہ سینے والے کا کام ہے چونکہ بموجب فرمان خداوندی اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ خلفاء اربعہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی المرتضیٰ

رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ قریب ہیں تو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تکلیف دینے والے نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اور لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کا مستحق ہوا اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تکلیف دینے والے کے متعلق براہ راست سزا سنائی۔

توبہ ۱۰/۸ } وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔

الاحزاب ۲۲/۸ } وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو لوگ مومن آدمیوں اور مومنات کو بغیر جرم کرنے سے تکلیف دیتے ہیں تو ضرور انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اکو اٹھایا۔

اب فیصلہ تم خود کر لو میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

قرآنی شہادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی ہیں

الانبیاء ۱۷/۲ } قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ۔

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاؤ تم اپنی دلیل کہ یہ قرآن کریم اس شخص

کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہے اور جو مجھ سے پہلے ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیان فرما کر ان کے مومن ہونے کی دلیل پیش فرما دی اور رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمانوں کی دلیل قرآن میں پیش کر دی ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حالت میں ساتھی ہیں قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ حضور آپ صحابہ کے دشمنوں سے دشمنوں کے مومن ہونے کی دلیل طلب فرمایئے ان کے پاس اپنے مومن ہونے کی کوئی قرآنی تحریری دلیل نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس ان کے ایمان کی حضور خود مجسمہ دلیل ہیں کیونکہ جن کے پاس ایمان بالذات موجود ہے ان کو مخالف کی کیا پرواہ ہے اللہ تعالیٰ نے هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ سے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی تعریف یہ ہے تو قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ شان و ایمان کے لئے قرآنی تحریر کافی ہے اور معترضین کے پاس ایمان کی دلیل ہے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ٥ } النساء ع ۲۴

اے لوگو ضرور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی ہے اور تمہاری طرف اللہ نے نور نازل فرمایا جو ظاہر کرنے والا ہے۔

سابقہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شان و ایمان کی دلیل پیش فرمائی اور اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی مقرر فرمایا کہ جس کے پاس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں وہ ایماندار ہے ورنہ نہیں اور تحریر کے لئے وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا فرما دیا کہ اگر کسی کو تحریر کی ضرورت ہو تو قرآن کریم دیکھ لے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کے ساتھی

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ یارسول اللہ صلے اللہ علیک بے شک آپ کے رب کریم پر ظاہر ہو رہی ہے کہ حضور آپ دو تہائی حصے رات سے کچھ کم اور کبھی اس کا نصف اور کبھی اس کا تیسرا حصہ قیام فرماتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی قیام کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت قیام اللیل کی شہادت ثبت ہے تو جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عبادت خداوندی کے لئے رات کو قیام فرماتے ہیں اور رب کریم نے ان کے اس عمل کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قبول فرمایا ہو جن کی نفلی عبادت کی منظوری کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قرآنی تحریر موجود ان پر ایسے لوگ معترض ہوں جو فریضہ خداوندی سے بھی محروم ہوں تو ان کی بات کو خداوند کریم کے مقابل میں کون تسلیم کرتا ہے۔

"علی رضا" مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ صحابہ نماز کے ساتھی وہ خطبہ میں حضور کو

اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

"محمد عمر" میرا دوست بڑا سادہ ہے قرآن کی نصف آیت پڑھ لیتا ہے اور باقی سے اعراض کرتا ہے اگر بعض صحابہ کرام خطبے میں چھوڑ کر تجارت کی طرف تشریف لے گئے تو اس کی سزا اور ناراضگی رب کریم یا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو لائق تھی یا ان کی ناراضگی کے لئے نہیں مقرر کیا ہے جب وہ تجارت کے لئے خطبہ چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے تو رب کریم ان سے ناراضگی نہیں فرماتا بلکہ اپنی طرف سے منافع کی دعوت دیتا ہے قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ حضور ان اپنے ساتھیوں کو جو خطبہ چھوڑ کر تجارت کی طرف چلے گئے ہیں ان کو اعلان فرما دیجئے کہ جو شئی اللہ کے پاس ہے وہ لھو اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ بہت اچھا رزق دینے والوں کا ہے تو اللہ کریم ان اصحاب کو جو مسجد کے باہر تشریف لے گئے ان کو تجارت سے بہتر سودا پیش فرما رہا ہے اور اس تجارت کے رزق سے بہتر رزق کا وعدہ فرما رہا ہے کہ تم اپنی تجارت کو چھوڑ کر مجھ سے بہتر رزق حاصل کر لو اور بعد ازاں حکم جاری فرما دیا کہ جمعہ کے دن تجارت کرنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں جو اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ واضح ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مشورے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

النور ۱۸/۹ } اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

صحابہ کے متعلق خدائی شہادت کہ جہاد اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

النساء ۵/۱۵ } وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۝

اور جب آپ ان میں رہیں تو ان کے لئے نماز قائم فرمایئے پھر ایک گروہ کو ان سے آپ کے ساتھ کھڑا رہنا چاہیئے اور اپنے ہتھیاروں کو بھی پکڑے رکھنا چاہیئے پھر جب وہ سجدہ کر لیں تو ان کو تمہارے پیچھے سے ہٹ جانا چاہیئے اور دوسرا گروہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ان کو آنا چاہیئے تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار لے رکھنے چاہئیں اور کفار پسند کرتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یک لخت حملہ کر دیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جماعت کا

جنگ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا اور جن کے متعلق جنگ میں بھی رب کریم نے نماز کی اقتداء معیت کی جدائی کو پسند نہیں فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاد و نماز میں ان کو آپ کی معیت و اقتدار میں رکھا یہ ان کی اصحابیت کا شان انہی کو زیبا تھا جو اور کسی کو نصیب نہ ہو سکا اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اور یہ شان صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ کسی اور نہ ماشیں ممکن ہو سکا اور نہ ہی سونے چاندی سے مشرف ہو سکتا ہے گو زمین آسمانوں کی پرائی کوئی شخص سونا چاندی خرچ کرے یا تمام عمر میں جس کا ایک سانس بھی عبادت خداوندی کے بغیر نہ نکلتا ہو وہ بھی درجہ صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ چودہ سو برس کے بعد کا گنہگار جو صورت و سیرۃ میں پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرے جن کی تمام عمر کے اعمال صالحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ادا ہوئے ہوں اور رب کریم نے ان کا اصل قرآن کریم میں درج فرما دیا ہو تو یہ رائی کی نظر کا قصور ہے مرئی میں عیب نہیں اور نہ ہی ان میں عیب کا رہنا ممکن ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ان کو معیت خداوندی و معیت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم داغ دار رکھنا گوارہ فرما سکتے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

توبہ ۱۰/۱۱ } لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥

اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور یہی ہیں کہ ان کے لئے نیکیاں ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے باغات تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مرتبہ بہت بڑا ہے۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا جان و مال سے جہاد کرنا ثابت فرما دیا۔

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایماندار ہی ہوتے ہیں۔

۳۔ انہی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ان کے ساتھ ہیں ان کے تمام اعمال کو رب کریم نے نیکیوں میں شامل کر لیا۔

۴۔ تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجات کا وعدہ ہوا۔

۵۔ رب کریم نے اس آیۂ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔

قانون خداوندی کہ جنگ میں انبیاء علیہم السلام کی معیت میں رب والے ہوتے ہیں"

آل عمران ۴/۱۵ } وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا

وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور بہت نبیوں سے جن کی معیت میں بہت رب والوں نے جنگ کی تو نہ وہ سست ہوئے جو ان کو اللہ کے راستے تکلیف پہنچی اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ وہ دبے اور اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ

۱۔ نبی اللہ کی معیت میں جہاد کرنے والوں کی اکثریت رب والوں کی ہوتی ہے
۲۔ نبی اللہ کے ساتھی مصیبت فی سبیل اللہ میں کمزور نہیں ہوتے اور جو ان کو مصیبت آتی ہے اس پر وہ صبر کرتے ہیں۔

گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ہی نہیں بھٹک سکتی

الشعراء ۱۹/۴ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا بے شک ہم قابو آ گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرا ساتھی میرا رب ہے مجھے جلدی بچت کا راہ دکھا دے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ تو کیا اصحاب موسیٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن مراد ہی ہیں ہرگز نہیں؟ اگر دشمن ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو کلا سے تھپکی کیوں دیتے کہ ہرگز نہیں تم فکر نہ کرو! تو ثابت ہوا کہ اصحاب موسیٰ سے مومنین موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اگر یہ معنی نہ لئے جائیں تو حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے برخلاف فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ معاذ اللہ اس آیۃ کریمہ سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

۱۔ اصحاب موسیٰ سے مومنین موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے اصحاب کبھی کافر یا منافق ہو سکتے ہی نہیں۔
۲۔ نبی اللہ کے اصحاب اگر گھبرا جائیں یا تنگدل ہو جائیں تو نبی اللہ ان کو تھپکی دے کر صحیح کر دیتا ہے اور خداوند کریم اور رب کریم اپنی سکینہ یعنی تسلی نازل فرما کر ثابت قدم کر دیتا ہے۔
۳۔ جن کے ساتھ نبی اللہ کی معیت ہو ان کے ساتھ رب کریم کی معیت بھی ہوتی ہے ثابت ہوا کہ جس کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ہو وہ کبھی بھٹک نہیں سکتے کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے تو اس آیۃ کریمہ نے ثابت فرما دیا کہ نبی اللہ کے اصحاب کا گمراہ ہونا محال ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیسے معاذ اللہ گمراہ ہو سکتے ہیں ہاں غیر نبی کے ساتھی گمراہ و منافق ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ مَا بَقِيَ مَعِيَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خدا کی قسم میرے ساتھ ایک آدمی بھی نہ رہا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت والوں کو عذاب الٰہی آ سکتا ہی نہیں

الملک ۲۹/۲ } قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دے یا رحم کرے تو کفار کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات میں آپ کے اصحاب کو اپنی معیت کا حامل بنایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمادیا کہ کفار دنیا میں پھر رہا ہے تو میرے اور میرے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وجہ سے پھر رہا ہے اگر یہ اصحاب نہ ہوتے بلکہ سب مخالف نبوت ہی ہو جاتے تو دنیا میں کافر ایک بھی باقی نہ رہ جاتا چونکہ میرے ماننے والے میرے متبعین اصحاب دنیا میں موجود ہیں اس لیے رب کریم آسمان سے عذاب نازل نہیں فرماتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خدائی سند

قیامت کے دن آپ کے اصحاب آپؐ کی معیت میں ہوں گے

التحریم ۲۸/۲ } یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نہ ذلیل کرے گا اس دن اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

قیامت کے دن اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے ذلیل نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور دائیں دوڑتے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا کر دے اور ہمیں معاف فرمادے

بے شک تو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کی معیت میں ایماندار رہے ہیں ان کی عزت افزائی کا وعدہ فرمالیا کہ میں آپ کی معیت میں رہنے والے ایمانداروں کو قیامت کے دن ذلیل نہیں کروں گا تو اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ جب خدا ان کو ذلیل نہیں کرے گا تو جو دنیا میں ان کو ذلیل سمجھنے والا ہے تو رب کریم ان کو ضرور ذلیل کرے گا کیونکہ جن کی عزت خالق تکریری فرمادے ان کی عزت مخلوق پر فرض ہے کیونکہ خدائی تکریر خلق کے لیے حجت ہے۔

قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو کفار ترسیں گے

الفرقان ۱۹/۳ } وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونو ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا کہے گا ہائے افسوس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت پر صراط مستقیم اختیار کر لیتا۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محروم رہنے والوں اور آپ کی معیت کو برا سمجھنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ قیامت کے میدان میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی شان وعظمت کو دیکھ کر ترسے گا اور کہے گا کہ ہائے افسوس میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عمر گزارتا تو میں بھی آج شان پاتا اور عذاب الٰہی سے نجات پاتا اور اپنے کئے ہوئے پر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محرومی پر اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے خود ہی کاٹے گا۔

۲۔ تو اس آیۂ کریمہ نے معیت شان اصحاب مصطفےٰ ثابت کر دی۔

۳۔ رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے مخالفین کو ظالم قرار دیا۔

۴۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے مخالفین یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے شانوں کو دیکھ کر اپنے ہاتھ خود کاٹے گا تو رب کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے حسد کرنے والے کو سزا اس کے خود ہاتھوں سے دلائے گا تو معلوم ہوا کہ خود اپنے ہاتھوں کو خود کاٹنے والا کافر منافق ہے کیونکہ متبعین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہے۔

اتباع تام کے بغیر معیت حاصل نہیں ہو سکتی

الکہف $\frac{15}{9}$ } قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۔

خضر علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تم میرے ساتھ ہرگز صبر کی طاقت نہیں رکھو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساتھی بننے کا مطالبہ فرمایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام آپ میرے ساتھی نہیں بن سکتے اس لئے کہ اگر آپ میرے ساتھ رہینگے تو میرے تابع ہو کر رہنگے اور تم کسی کے تابع ہو نہیں سکتے تو معیت نبوی کے لئے اتباع تام لازمی ثابت ہو گئی۔

تو جب آیات مذکورہ سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ تمام انبیاء علیہم نے اپنی ساتھیوں کو عذاب الہی سے بچایا اور ان کی معیت والوں کو رب کریم نے بھی نجات دی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کی وجہ سے عذاب الہی میں کبھی گرفتار نہیں ہو سکتے اور یہ خدائی وعدہ ہو چکا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کی معیت خدائی و رسولی بکلام خداوندی ثابت ہو چکی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا نشان دینی و دنیوی و اخروی بیان ہو چکا اور آیات مذکورہ بالا سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ جہاد میں نمازوں میں نفلی عبادات میں حضر میں سفر میں نہیں چھوڑا جس کی شہادت رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دی اور یہ بھی ثابت فرما دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعداء کسی حقانیت کی بنا پر ان سے بغض نہیں رکھتے بلکہ معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کو حسد ہے اور رب کریم نے یہ بھی ثابت فرما دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اتباع تام سے صدیقیت اور شہادت و غنیٰ و فاروقیت و صالحیت کے مراتب پر فائز ہوئے ہیں اور ان کو رب کریم کی طرف سے معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف کبھی ممکن ہی نہ تھا اور حاسدین میدان حشر میں بھی معیت مصطفےٰ صلے اللہ کو ترسیں گے کہ ہائے ہم بھی اگر معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوتے تو آج ہم ذلیل نہ ہوتے اور جہنم کا ایندھن نہ بنتے بلکہ معیت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی مرتبے پر فائق ہوتے پھر معیت نبی اللہ کے لئے چونکہ ایمان مستلزم تھا اس لئے تمام صحابہ کرام کے ایمانی مرتبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

وما باللہ التوفیق وعلیہ التکلان

ایمان

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بننے کیلئے خداوند تعالےٰ نے ایمانی دعوت دے کر ایماندار ہونے کی سند عطا فرمائی"

الصف ۲۸/۲ } یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

اے ایمان والو کیا بتاؤں میں تمہیں ایسی تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اور فی سبیل اللہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جنگ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اس سے تمہارے گناہ رب کریم معاف فرمادے اور تمہیں باغات میں داخل کرے گا جن میں ہر وقت پانی جاری رہیگا اور جنت عدن میں رہائش کی جگہ پاک ملے گی یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم ایمان کی دعوت دیتا ہے اور یاایھا الذین آمنوا کا خطاب پہلے ہی فرماتا ہے تو بظاہر تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رب کریم

دعوت ایمانی دیتا ہے اور قبل ازیں یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب بھی فرماتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مومنین ایمان لا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہی بنے ہیں۔ جو علم خداوندی میں پہلے ایمان لانے والے تھے چونکہ ان کا ایمان لانا علم خداوندی میں برحق تھا اس لئے اس نے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا اب ایمان لانے کے بعد ان کے متعلق بدظنی کرنا صرف یہی نہیں کہ ان پر ہی اعتراض ہے بلکہ معترض علم خداوندی کی تکذیب کر رہا ہے اگر وہ ایمان لانے والے نہ ہوتے تو رب کریم انہیں یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب ہی نہ فرماتا۔

اس آیۂ کریمہ سے ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

فرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے رہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لا کر خداوند کریم سے سودا کر لو ایماندار کو رب کریم نے یہ عجیب تجارت فرمائی ہے بفرمان خداوندی ایمان لانے والا رب کریم سے عذاب الیم سے نجات کا سودا کر چکا ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لا کر سودا رب کریم سے کر لیا۔

اس آیۂ کریمہ میں خداوند کریم نے ایمانداروں کو عذاب الیم سے بچانے والا سودا بتایا۔

۱۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۳۔ اپنا ذاتی مال خرچ کر کے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنی جانوں کو جنگ کے لئے پیش کرنا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ خصوصی خیر تھی۔

۶۔ ان چاروں اعمال سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے گناہ کی معافی ہوئی جو یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ سے واضح ہے۔

۷۔ ان اعمال سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اخروی انعام کا وعدہ بھی تحریر ہو چکا۔ نہری باغات میں قیام کا وعدہ خداوندی بھی ہو چکا۔

۸۔ جنت عدن میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رہائش کے لئے پاکیزہ صاف ستھری کوٹھیاں خداوندی انعام ملے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال مذکورۂ بالا کی بنا پر یہ بہت بڑا امر تنبیہ ہے۔

۱۰۔ چونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان اعمال مذکورہ کے عاملین ہیں اس لئے ان کو نصرت خداوندی کا وعدہ ہوا۔

۱۱۔ جلدی فتح دینے کا خدائی وعدہ۔

۱۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان مذکورہ اعمال میں کامیاب ہیں اس لئے ان کو خداوند کریم کی طرف سے ایمان دار ہونے کی خدائی سند بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سے عطا ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ کریمہ میں ایماندار ہونے کے چند اعمال فرمائے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کیا اور خداوند کریم کے نزدیک کامیاب ہوئے اور اعمال مذکورۂ بالا میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کو راضی کر لیا تو اللہ تعالےٰ کا بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سے ان کے اعمال کی قبولیت کا ایمانی خطاب ہوا اب ان کے ایمان میں خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو شک نہیں ہو سکتا کیونکہ تحریر خداوندی ان کی پوزیشن صاف کر چکی ہے۔

رب کریم سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سودا پکا ہو گیا وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لا چکے اپنے اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کر کے اپنی جانوں کو فی سبیل اللہ قربان کر کے خدائی رجسٹر میں اپنے تمام اعمال لوح محفوظ میں بحساب خداوندی اپنی بیع کو تمام کر چکے اور رب کریم نے ان کے سابقہ گناہوں کو معاف فرما کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی منڈی میں ان کے جان و مال و ازواج و اولاد و اوطان کو پاس کر دیا۔ ان کی ہر شے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَاَنْفُسَھُمْ سے خریدے جا چکے اب ان کی بیع کو اپنے مصنوعہ اسواق میں بیع فاسد کہنے کا اعلان کرتے پھریں تو بھلا قلندروں کو منڈی کے بھاؤ سے کیا خبر اور دیکھو میوہ جات کا کیا قدر منڈی کے تھوک مال کو منڈی والا ہی شناخت کر سکتا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسکن رب کریم نے ان کے ایمان لانے اور جان و مال قربان کرنے کے عوض مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ مقرر فرما دیا اور داخل فرما کر محفوظ فرما لیا اب ان کو کوئی طاقت وہاں سے نکال نہیں سکتی نکالنے کا مسئلہ تو کجا وہاں غیروں کو جانے کی نعمت سے ہی محروم کیا جا رہا ہے کیونکہ جن کو دنیا کے جنت مصطفوی میں سرفراز فرمایا گیا ہے وہ عقبیٰ کے جنت سے کب محروم رہ سکتے ہیں اور جن کا داخلہ جنت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں ممنوع ہے ان کو آخروی جنت کب نصیب ہو سکتا ہے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ خداوند کریم کے ہاں یہ بہت بڑا مرتبہ ہے جس سے حاسد کو حسد ہے محسود اگر مرتبے پر فائز نہ ہو تو حسد کا مقام ہی کیا حسد محسود کے فوز عظیم پر دال ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت

التغابن ۲۸/۱ } فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا

پھر تم اللہ تعالے کے ساتھ ایمان لاؤ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس نور کے ساتھ جو ہم نے نازل فرمایا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مومن بنایا

الملک ۲۹/۱ } قُلْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی رحمٰن ہے جس کے ساتھ ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہے۔

العنکبوت ۲۱/۵ } وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم کہو کہ جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے ہیں ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانی تبلیغ فرما کر مومن و مسلمان بنایا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمان لانے کی خدائی دعوت

البقرہ ۱/۵ { وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ -

اور جو میں نے نازل کیا ہے اس کے ساتھ ایمان لاؤ جو تمہارے پاس (خدائی کتاب) ہے ''اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور قرآن کے ساتھ تم اول منکر نہ بنو۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب کریم نے قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت ایمانی اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمائی منکرین از روئے قرآن کریم جب اول کافر ثابت ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضٰی رضوان اللہ علیہم اجمعین اول مومنین ثابت ہو گئے۔ اب ان کے بعد جو ایمان لائے گا تو ان کے بالتبع تو مقبول ہو گا ورنہ نہیں کیونکہ اس آیۃ قرآنیہ میں اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب بالمشافہ ہے اور باقی امت کو غائبانہ ہے اور بالواسطہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے

النساء ۵/۲۰ { يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ
نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ -

اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر اس نے نازل فرمائی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل فرمائی۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو آمنوا کا خطاب فرمایا جن کو خداوند کریم آمنوا سے خطاب فرماوے اس کی خلق ان کے ایمان میں کیسے

شک کر سکتی ہے۔

۲۔ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور سابقہ کتب سماوی پر ایمان لانے کا ارشاد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہوا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اے ابراہیم مسلمان ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں رب العالمین کے لیے اسلام لایا ہوں وہاں ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زبان سے جواب دیا اَسْلَمْتُ ایسے ہی رب کریم نے صحابہ کرام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اٰمِنُوْا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے ان کے مومنین ہونے کے اصل کو اپنی طرف سے جواب دیا جیسا کہ خداوند کریم کا اَسْلِمْ کہنا منکر نہیں بنا سکتا ایسے ہی آمنوا کہنے سے ایمان میں فرق نہیں پڑنے دیتا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانی کلمات رب کریم کی زبانی

النور ۱۸/۷ { اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ -

مومنین کو جب اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرماویں ان کی بات اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور اطاعت کر لی اور یہی نجات پانے والے ہیں اور جو

شخص اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے گا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرے گا اور اس کی مخالفت سے بچے گا تو یہی وہ خدائی عہد سے پر فائز ہوں گے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمانی ترجمانی فرمائی کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً لبیک کہہ کر وہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنی ہم نے سن لیا اور ہم فرمانبردار ہو گئے جواب دیتے ہیں۔

۲۔ بقائُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے نزدیک ناجی ہیں اور دوسری آیت میں ان کے فائز ہونے کی دلیل بھی فرما دی کہ ان کا اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اور خشیت الٰہی اور اتقاء ان کو فوقیت بخش رہے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ کا خطاب اول بواسطہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد میں باقی امت کو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآنی مومنین ہونے کی سند خداوندی

البقرہ ۱/۱۴ } اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں یہی ہیں جو اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو یہی وہ ذلیل ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے تین امورات ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہم نے قرآن نازل فرمایا وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کے ساتھ ایمان صحیح ہے۔

۳۔ جو قرآن کریم کا انکار کرے گا وہ دنیا و عقبیٰ میں ذلیل ہوگا۔

نتیجہ

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے دنیا میں ذلیل نہیں فرمایا بلکہ خلافت وزارت و امامت بخشی تو اس آیۃ کے مطابق یہ ان کے صحیح ہونے کی قرآنی دلیل ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی ارادے سے ایمان لائے

الانعام ۸/۱۴ } مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۔

ایمان نہیں لاتے تھے وہ مگر یہ کہ اللہ کریم چاہتا ہے تو ایمان لاتے ہیں لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

اس آیۃ کریمہ نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ارادے سے تھا خود بخود وہ مومن نہ ہو سکتے تھے ان کے ایمان میں طعن کرنا ذات خداوندی پر حملہ ہے۔

یونس ۱۰/۱۱ } وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔

اور کسی نفس کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ پلیدی کو بے سمجھوں پر ڈال دیتا ہے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خدائی اجازت

ایماندار ہوتے ورنہ رب کریم ان کو جس سے نوازتا چنانچہ بے سمجھوں کو جس سے نوازتا ہے

خدائی فیصلہ کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سچے ایماندار تھے

الحجرات ۲۶/۲ } إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ
لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

اور کوئی بات نہیں ایماندار وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہیں کیا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مشیر آپ کے ساتھی مومنین اصحابی ہیں

النور ۱۸/۹ } إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ
عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ
يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ
لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور کوئی بات نہیں مومنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالے اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور جب وہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جمع ہونے والے کام پر اکٹھے ہوتے وہ گئے نہیں جب تک کہ انہوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہیں کی بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت حاصل کرتے

ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالے اور محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں پھر وہ اپنے بعض کام کے لئے اجازت طلب کریں تو آپ جس کو چاہیں ان کو اجازت فرما دیں اور جس کے لئے چاہیں خداوند کریم سے ان کے لئے بخشش مانگیں بے شک اللہ تعالے بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اختیار کلی کا اظہار فرمایا۔

۱۔ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے اپنی مرضی سے جانے کی اجازت فرماتے یہ آپ کو اختیار کلی تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اصحابیت سے فیضیاب ہونا اور قیام فرمانا یہ رضائے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر مبنی تھا وہ خود کسی لالچ کی بنا پر قیام پذیر نہ تھے۔

۲۔ بشہادت خداوندی اس آیۂ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر اپنے ذاتی کام کے لئے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ورنہ ہوتے تھے اور یہ سب مومنین ہیں اس لئے ان کو رب کریم نے ایمانی سند عطا فرما دی۔

۳۔ صحابہ کرام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دلی تسلیم کرنے کی خدائی شہادت اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوئی۔

۴۔ اس فرمان خداوندی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خصوصًا آپ کے خلفاء اربعہ جو ہر وقت آپ کی معیت میں مستلزم تھے وہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مشیر کار تھے ان کے مشورے سے ہر کام حضور کرتے۔

۵ ۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی غلطی ہو جائے تو رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کلی دیا ہے کہ آپ ان کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگیں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ضرور ان کو معافی دے دیگا چنانچہ اس نے معافی دی۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں رب کریم نے ایمان اپنی محبت سے رکھا

الحجرات ۲۶/۱ { وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اگر بہت کاموں میں تمہاری اطاعت کریں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ تعالیٰ نے پیارا کیا ہے تمہاری طرف ایمان کو اور تمہارے دلوں میں ایمان کو مزین فرمایا ہے اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کر دیا ہے یہی ہیں وہ ہدایت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا دانا ہے۔

۱ ۔ رب کریم نے وَاعْلَمُوْا سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی سے مستفیض فرمایا۔

اور اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وَاعْلَمُوْا سے خطاب فرمایا ہے۔

۲ ۔ کہ تم میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو تمہارے نفع نقصان کی بات کو خود سمجھتے ہیں تمہاری

بات کے پیچھے نہیں لگتے کیونکہ بعض وقت تمہیں اپنے نفع نقصان کا علم نہیں ہوتا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا ہے تو پھر وہ اپنی مرضی کرتے ہیں اور تمہارے فائدے کو مدنظر رکھتے ہیں اگر اس امر میں وہ تمہاری اتباع کریں تو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود وہی سے کام لیتے ہیں اور تمہارا نقصان نہیں ہونے دیتے اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو یہی تاکید فرمائی کہ

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی اتباع کی بعد اس کے کہ آپ کو علم ہو چکا ہے بے شک اس وقت آپ ظالموں سے ہوں گے۔

۳ ۔ آیۂ مذکورۂ بالا میں اللہ کریم نے تمہارے دلوں کو ایمان کے لیے پسند فرمایا ہے اور تمہارے دل ایمان کی بات کو ایمان کے کاموں کے لیے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

۴ ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ تمہارے دلوں میں رب کریم نے ایمان کو مزین فرما دیا ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں کھوٹ نام کی نہیں بلکہ ایمان سے آراستہ پیراستہ ہیں جن کے دلوں میں خداوند کریم ایمانی زینت بخشنے والا ہو ان کے دلوں کو کھوٹے کہنے والے کی بینائی میں فرق ہے بڑھے کو کہا جائے کہ بابا جی کچھ نظر آتا ہے؟ تو کمزور نظر والا بوڑھا یہ جواب دے گا کہ آدمی مجھے بت سا نظر آتا ہے پوری انسانی شکل نظر نہیں آتی تو عقلمند ضرور یہی سمجھے گا کہ بوڑھے کی نظر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہے اس لئے اس کو شکل انسانی بت نظر آتی ہے انسان صحیح نظر نہیں آتا ذی شعور یہ بھی نہ کہے گا کہ مرا انسان بت ہو گیا ہے ایسے ہی جن کے حق میں رب کریم فرماوے وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ تو اس جملے میں رب کریم نے فِيْ قُلُوْبِكُمْ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے۔

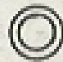
کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم نے ایمان رکھا ہے یہ نکلنا مشکل ہے تو اس آئینہ کو پڑھ کر خلفاء ثلثہؓ کے متعلق کوئی شخص زبان درازی کرے تو اس کو ایمانی معذور سمجھا جائیگا نہ کہ زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ کے موصوفوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور پھر رب کریم نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ دشمن اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا رد فرمایا کہ

٥۔ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ اللہ تعالےٰ نے ان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں ایسا ایمان مزین فرما دیا ہے کہ ان کے دلوں کو کفر وفسق وفجور سے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے اب جن کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم ایمان مزین فرمائے اور فسق وفجور کفر ونافرمانی کو قریب بھٹکنے دے اور اس کی صفائی خود وتحریر فرماوے اب بھی ہیں کوئی ان کے متعلق اگر شک کرے تو وہ قرآن کریم کلام خداوندی کا منکر ہے پھر رب کریم نے پانچویں ایمانی توثیق اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور فرما دی کہ

٦۔ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب رشد ہیں کفر ونفاق وفسق وفجور سے مبرا ہیں۔

٧۔ آگے رب کریم نے اپنے انعام کا اظہار فرمایا کہ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو میں نے ایمانی زینت بخشی ہے اور ہر عیب سے ان کے دلوں کو خود محفوظ رکھا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے حق میں ان کے فائدے کے درپے ہیں اور فتویٰ خداوندی ان کے حق میں أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ مرقوم ہے تو فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے

اور اللہ کا انعام ہے اور جس پر اللہ کا فضل وانعام خاص ہو حاسد بھی اسی سے حسد کرتا ہے جس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں حاسد وہاں حسد کر کے کیا کرے گا قابیل نے ہابیل پر حسد کیا نوح علیہ السلام پر اس کے بیٹے اور قوم کفار نے حسد کیا ابراہیم علیہ السلام پر نمرود نے حسد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قارون فرعون نے حسد کیا حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے حسد کیا ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور جن کو آپ نے مومن ومسلمان بنایا اور وہی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اول المسلمین تھے کفار مکہ اور ان کے متبعین حاسد پیدا ہو گئے۔ ان کو بنظر حسد دیکھتے رہے اور اب خود جو ایمان سے کوسوں دور ہیں ایمان کے دعویدار بنتے ہیں لیکن امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم جانتی ہے کہ جن کے اسلام وایمان کا معطی محافظ مؤید مزین رب کریم ہے ان کے ایمانوں میں کون دخیل ہو سکتا ہے اور ابوجہل ابولہب وغیرہ جن کو رب کریم نے کفر کا فتویٰ ثبت کر دیا ان کے ایمان کا کوئی حاسد نہیں کیونکہ ان کا ایمان کفر باللہ وکفر بالرسول اور کفر بالقرآن اور کفر باولی الامر ہے ان کا حاسد کوئی بھی نہیں ہوا اور نہ ہے۔



جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان سے ظاہر و باطن مزین فرما کر تحریر یکھ دی تو ان کو خدائی مددگار بننے کی دعوت دی اور بیگانوں کو امداد کی دعوت نہیں دی جاتی اور اپنوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اسی لئے اپنوں کو دعوت دینا ان کے اہل ہونے کی دلیل ہوتی ہے ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انصار اللہ بننے کی رب کریم نے دعوت دی

الصف ۲۸/۲ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا
ظٰهِرِيْنَ ٥

اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسٰی بن مریم نے کہا حواریوں کو میرا مددگار اللہ کی طرف کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں تو ایک طائفہ بنی اسرائیل سے ایماندار ہو گیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا تو ایمانداروں کو ان کے دشمنوں پر ہم نے طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے ۔

اس آئیہ کریمہ سے پانچ امدادت ثابت ہوئے ۔

۱- يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان دار ہونے کی توثیق فرما دی ۔

۲- كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے

نصرت

انصار اللہ ہونے کی دعوت دی۔

۳۔ کما قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ سے ثابت کیا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو انصار اللہ بننے کی دعوت دی تو اس آیۃ کریمہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ان کے زیادہ قریبی تھے ایسے تم بھی ہر وقت ساتھ رہو اور خدمت سرانجام دو۔

۴۔ جو طائفہ ایماندار تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بن گئے اور انصار اللہ بن گئے۔

۵۔ ایسے ہی اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ السلام کو ان کی غلامی کی بنا پر انصار اللہ ہونے کا نعمۃ خداوندی عنایت فرمایا۔

۶۔ انصار مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار اللہ کا خطاب دے کر ایماندار ہونے کا ثبوت دیا۔

جب اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم غلامی سے انصار اللہ بن گئے تو اللہ تعالےٰ نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار کی طرف سے یقین دہانی فرمائی کہ آپ کو میرے انصار اللہ کافی ہیں۔

"علی رضا" مولوی صاحب تم نے کہا ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا سے تمام وہ لوگ ہیں جن کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھایا اور دل سے ایمان لائے حالانکہ یہ غلط ہے آمنوا کا لفظ منصوص ہے اور نص اسی کے لئے منصوص ہوتی ہے جس کا ایمان حتمی ہو تو اہل بیت یعنی علی اور حسن و حسین اور حضور اور فاطمہ مراد ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

"محمد عمر" سبحان اللہ یار ہر بات تمہاری الٹ ہوتی ہے آمنوا کے معنی اگر تم صرف پانچ ایمانداروں کے لئے ہی کر دو گے تو ثابت ہو گا کہ قرآن صرف پانچوں

کے لئے ہی نازل ہوا باقی کے لئے نہیں دوسرا جواب اگر آمنوا سے خطاب صرف پانچوں کو ہی لیا جائے گا تو یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف گھر والوں کے لئے ہی تشریف لائے ہیں باقی مخلوق کے لئے نہیں۔

تیسرا جواب یہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیح نہ ہو گی کیونکہ آپ نے صرف گھر والوں کو ہی نبوت کا فیض دیا باقی سب کو محروم رکھا حالانکہ نبوت کے لئے صرف اعمال صحیحہ والے مقدم ہوتے ہیں جو غلامی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مقدم ہو گا وہی اہل میں داخل ہو گا گھر والے ہوں یا باقی۔

النساء ۵/۳ } یا ایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ۔

اے ایمان والو مستی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

تو مطلب یہ ہو گا کہ یہ پانچوں معاذ اللہ شراب پیتے تھے رب کریم نے ان کو ہی منع فرما دیا اور باقی پر اعتراض نہیں آ سکتا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کفایت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے

الانفال ۱۰/۸ } یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ۝

اے ہر وقت خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو ایمانداروں سے آپ کے تابعداری کرنے والے ہیں وہ بھی کافی ہیں۔

اس آئیہ کریمہ میں رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

پکے اور صحیح ایماندار ہونے کی وجہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جاں نثار اور کافی فوج ہیں۔

اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کا ایمان کفایت کرتا ہے کفر و نفاق نبی اللہ کو کبھی کفایت نہیں کرسکتا۔

جب مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کفار کے مقابلے کے لئے صدق دل سے کافی ثابت ہوئے تو رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محمدی فوج کے لئے اپنی خاص نصرۃ کا اعلان فرمایا۔

نصرۃ خداوندی دوستی کا بین ثبوت ہے دشمنوں کی نصرۃ اولی الابصار کا شیوہ نہیں چہ جائیکہ خداوند کریم جن کی نصرۃ کا اعلان فرمادے یہ نصرۃ خداوندی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی اور کفار مکہ ابوجہل ابولہب وغیرھما سے دشمنی ثابت کرتی ہے۔

نصرت خداوندی کی پہلی آیت

امداد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی بین دلیل ہے

الروم ۲۱/۲۵ } وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۔
اور ہم پر مومنین کی مدد کرنا لازم ہے۔

الحج ۱۷/۶ } وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ
اور بے شک اللہ تعالےٰ ان کی مدد پر ضرور قدرت والا ہے

محمد ۲۶/۱ } ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ

یہ اس لئے کہ اللہ کارساز ہے ایمان والوں کا اور بے شک کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

پہلی آیت نصرت خداوندی

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر مقامات پر امداد خداوندی

توبہ ۱۰/۴ } لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

ضرور اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد فرمائی بہت جگہوں میں خصوصاً حنین کے دن جب تعجب میں ڈالا تم کو تمہاری کثرت نے اور وہ کثرت تم سے کسی کو ہٹا نہ سکی اور فراخ زمین تم پر تنگ ہوگئی پھر ہٹے تم پیٹھ پھیرنے والے بعدہٗ اللہ تعالےٰ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور مومنین پر اور اتارا اللہ تعالےٰ نے ایسا لشکر (ملائکہ کا) جو انہوں نے نہیں دیکھا ان کو اور عذاب کیا اس نے جنہوں نے انکار کیا یہ بدلہ کفار کا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے رجوع فرمایا بعد اس کے جس پر چاہا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے کئی امورات ثابت ہوئے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد فرمائی مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات کو شامل ہو گیا۔

۲۔ خصوصاً جنگ حنین میں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین میں کفار سے زیادہ تھے۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی کثرت پر ناز ہوا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو روک لیا تاکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں ذرا سی کثرت کا ناز آگیا ہے یہ اپنی طاقت کے مظاہرے کو آزمالیں پھر میں اپنی امداد بھیجوں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل کی ذرا سی نفسانیت کو بھی برداشت نہیں فرمایا بلکہ اس کو فوراً درست فرما دیا جیسا کہ حنین میں ان کو ذرا سا کثرت کا خیال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا حالانکہ کفر کے مقابلے میں فخر کرنا جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس بات کو بھی گوارا نہیں فرمایا یہ ان کے خدائی قرب کی دلیل ہے جب رب العزت نے ان کے دل کی ذرا سی بات کو بھی گوارا نہ فرمایا امداد میں توقف فرمایا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنگ میں پیچھے ہٹنا پڑا اب صحابہ کرام مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہٹنے سے خداوندی کے قانونوں میں فرق آنا تھا مثلاً لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ تو اللہ تعالیٰ نے پیچھے ہٹتے دیکھ کر دشمنوں میں شامل نہیں کر دیا حالانکہ ان میں علی المرتضیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۵۔ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اللہ تعالیٰ نے نازل پر یعنی اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تسلی نازل فرمائی جب ان کی تسلی

ہو گئی تو ان کی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی بھی ہو گئی کیونکہ ان کی شکست حضور کی شکست تھی اور ان کی کامیابی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی تھی۔

۶۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے کئی ملائکہ رب کریم نے نازل فرمائے

۷۔ اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مدمقابل تھے ان کو شکست دی۔

۸۔ شکست کا نام عذاب الٰہی رکھا۔

۹۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلین کو کفر کا فتویٰ دیا۔

۱۰۔ حنین میں پیچھے ہٹنے کی کوتاہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سرزد ہوئی فوراً ان کی توبہ رب کریم نے ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سے منظور فرمالی۔

پھر سوال ہوتا تھا کہ پیچھے ہٹے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ منظور فرمائی ان کو نکال کیوں نہ دیا اس کا جواب دیا کہ توبہ منظور کرنا یہ میرا کام ہے فرمایا۔

۱۱۔ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ جس پر رب کریم چاہے رجوع کر سکتا ہے اس کو کوئی طاقت روکنے والی نہیں۔

وہ مومنین میں مومنین کی توبہ خدا منظور فرما لیتا ہے اگر کافر یا منافق ہوتے تو رب کریم اسی وجہ سے ان کو جماعت اصحاب سے خارج کر دیتا لیکن اس کا قانون ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ جس قوم کو رب کریم ہدایت دیتا ہے یعنی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرماتا ہے اس کو پھر گمراہ نہیں ہونے دیتا اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ حنین میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے غلطی ہوئی لیکن رب کریم نے ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ فرما کر اسی وقت معاف فرما دیا اور ان کی امداد فرمائی اور جو ان کے دشمن کفار تھے ان کو اسی وقت

شکست دی اور فرمادیا ذٰلِكَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ سے نوازا اور فوراً امداد پہنچائی اور ان کے مخالفین کفار کو عَذَّبَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے کفر کا خطاب فرما کر شکست دی اور ان کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی مخالفت کا نشان قیامت تک ثبت فرمادیا۔ اب اگر کوئی شخص اس
قرآنی آیت کو پس پشت ڈال کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر غزوہ حنین کے
متعلق اعتراض کرے تو وہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے اور قرآن کریم کا بھی منکر ہے اور
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن کیونکہ ان کے دھڑے کا دشمن ہے اور وہ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دشمنی میں اسی دھڑے میں شامل ہوں گے جس دھڑے
میں حنین میں صحابہ کے دشمنوں کو شمار کیا گیا۔ خداوند کریم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین سے راضی ہونے والا اور رضی اللہ عنہم کا خطاب دینے والا سچا قرآن
سچا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ ملانے والے سچے ان کے دشمن قُلْ مُوْتُوْا
بِغَیْظِکُمْ فرمان خداوندی سن کر روتے رہے اور قیامت تک روتے رہیں گے لیکن
انہوں نے قرب خداوندی اور دربار حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی عمر صرف کردی ان
کو اس مرتبے سے کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی اور نہ ہی ہٹا سکی تقریباً چودہ سال گزر چکے ہیں
اب تک ان کے دشمن ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے تو اب ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں سوائے
وَعَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ کے۔

شیعہ کتب سے کثرت کی تعداد

حاشیہ ترجمہ قرآن شریف مترجمہ مقبول احمد شیعی ۳۷۸ لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ

کَثِیْرَۃٍ اور وہ مواقع جن پر خدائے تعالےٰ نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ کی مدد
فرمائی تھی اتنی تھے۔
تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن میں اولیں خلفاء ثلثہ ہیں جن کی تعداد ۸۰ مقامات
تھے رب کریم نے اپنی امداد خاص عطا فرما کر ان کو فتح یابی نصیب فرمائی ان پر حملہ آوری
خداوند کریم کا مقابلہ کرنا مقصود ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نصرت خداوندی کی دوسری آیت

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ
ال عمران ۴ ۱۳ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ
اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا یُمْدِدْکُمْ
رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا
بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِہٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْ یَکْبِتَھُمْ
فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ ○

اور ضرور اللہ تعالےٰ نے غزوہ بدر میں تمہاری مدد فرمائی اس وقت تم کمزور تھے تو تم
اللہ تعالےٰ سے ڈر جاؤ تاکہ تم شکریہ ادا کرو جب آپ حضور مومنین کو فرماتے تھے کیا تمہیں
کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں کو اتار کر تمہاری امداد کرے ہاں اگر تم نے صبر کیا
اور متقی بن گئے اور کفار اسی وقت تم پر فوراً آ چڑھے تو تمہارا رب پانچ ہزار نامی فرشتوں سے

تمہاری امداد کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا مگر تاکہ تمہیں خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں اور نہیں ہے (بدر کی مدد) مدد مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو غالب حکمت والا ہے تاکہ توڑ دے کافروں کی جماعت کے ایک حصے کو یا ذلیل کرے ان کو تاکہ وہ ذلیل ہو کر واپس لوٹیں۔

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ سے نو راز ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے غزوہ بدر میں فرمائی جو "وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ" سے ثابت ہو گیا۔

۲۔ پہلے کمزور تھے رب کریم نے ملائکہ کی امداد سے ان کو مضبوط فرمایا۔

۳۔ تمام بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مومنین تھے۔

۴۔ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ رب کریم نے امداد نوری فرشتوں سے فرمائی اور تین ہزار ملائکہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لیے آنا یہ ان کی غلامی کا بین ثبوت ہے اور امداد خداوندی میں صبر شرط تھی تو امداد خداوندی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صابر ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ اگر کفار نے یکدم حملہ بول دیا تو اللہ تعالےٰ بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرشتہ بھیج دے گا۔ تاکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلو زوردار ہو جائے اور ان کی عزت میں فرق نہ آئے۔

۶۔ مسلمانان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح کی مبارک دے دی۔

۷۔ مومنین کے دلوں کو رب کریم نے منصور ثابت کیا۔

۸۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے ملائکہ کو بھیجنا یہ خداوندی امداد ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھوں کفار کی جماعت کا ایک حصہ قتل کرایا جائے تاکہ مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی ثابت ہو۔

۹۔ کفار کو اس جنگ بدر میں شکست دے کر ذلیل کیا جائے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ اصحاب خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بدری تھے یا نہ اور اگر اجماعی فیصلہ ہے کہ وہ بدری تھے تو ان کو امداد خداوندی پہنچی جب "متفقہ" فیصلے سے ثابت ہے کہ ان کو نصرۃ خداوندی حاصل ہوئی جیسا کہ اس مذکورہ آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا تو پھر ان کا اوّلین مومنین ہونا یقینی ہے۔

شیعہ تفسیر سے

تفسیر قرات ۱۶۰۔ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی اہل بدر تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل بدر جو تم چاہو عمل کرو تمہیں خداوند کریم نے معاف فرما دیا ہے۔ معتبر شیعہ تفسیر سے بھی بدریوں کا شان ثابت ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بخشش کا سفید چک تحریر فرما دیا کہ تمہارے پہلے اور اگلے گناہ معاف اور خصوصاً اصحاب و خلفاء ثلثہ کا بدری ہونا قرآن کریم سے ثابت ہوا اور ان کے شان میں خداوندی حکم نازل ہونا آیت قرآنیہ سے ثابت ہو گیا اور ان کے لئے خداوندی پشتیبانی بھی ثابت ہو گئی اب ان کے حق میں زبان درازی کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند کریم کو چیلنج کرنا ہے کہ خلفاء ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں زبان درازی کرکے خداوند کریم

سے لڑائی مول لے تو جن کا جی چاہے لے ہم تو بھائی خداوند کریم سے ڈرنے والے ہیں ہم سے تو یہ اٹھایا نہیں جا سکتا اگر تمہاری پشت خداوندی عذاب کی حامل ہے تو بخوشی و رضا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی تیسری آیت

ال عمران ۳/۲ { قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

ضرور تمہارے لئے ایک نشانی ہے وہ گروہوں میں جو ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئے ایک گروہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھے دیکھتے تھے وہ کفار ان مسلمانوں کو اپنی دو مثلیں آنکھوں کا دیکھنا اور اللہ تعالے اپنی نصرت کے ساتھ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے بے شک اس میں عقل والوں کے نزدیک ضرور نصیحت ہے۔

اللہ تعالے جل شانہٗ نے اس آیت میں کرامت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ اصحاب مصطفےٰ تھوڑے تھے اور کفار زیادہ تھے لیکن کفار کی آنکھیں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے دگنا دیکھتے تھے رب کریم کی طرف سے تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کرامت عطا ہوئی جو لفظ آیۃ سے واضح ہے اور کرامت اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر ولایت کا حصول ممکن نہیں۔

۲۔ اللہ تعالے نے اپنی نصرت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد فرما کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش فرمایا۔

۳۔ جس کے لئے خاص نصرت خداوندی عملاً و تحریراً ثابت ہو اس کے ایمان میں شک لانا ایمان سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہری و باطنی نصرۃ خداوندی سوائے اولی الابصار کے کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی پھر جب تک مومن نہ ہو اولوالابصار نہیں تو ثابت ہوا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرۃ کا انکاری ایمان سے کورا ہے اور قرآن کریم کا منکر ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چوتھی آیت

الانفال ۹/۳ { وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے تھے کمزور شمار کیے جاتے تھے زمین میں تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لے جائیں تو اللہ تعالے نے تمہیں جگہ دی اپنی امداد کے ساتھ اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

جس جماعت کو سرکاری اعلیٰ اور حلال پاک راشن ملے اور ہر طرح کی فورس بھی سرکاری ہو اور بڑی بڑی فوجیں طاقتور متحد ہو کر ٹکر لیں اور وہ چھوٹی جماعت کامیاب رہتی ہو لیکن مخالف پھر بھی ان کو کہے کہ یہ جماعت کمزور ہے تو یہ ان کی ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں

ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کمان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو رب کریم حکم دے کہ

۱۔ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ تمہیں حلال پاک خدا کی طرف سے راشن ملے گا۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ سے خدائی امداد ضرور پہنچی۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھوڑے تھے ان کو خدائی طاقت ملی۔

۴۔ تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلے میں اس قدر تھوڑے اور کمزور تھے کہ لوگ ان کو اچک کر لے جا سکتے تھے لیکن رب کریم نے ان کو فَاٰوٰىكُمْ سے حکومت عطا فرما کر پناہ دی۔

۵۔ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر کام ہر ایک وقت میں رب کریم اپنی نصرت سے قوت بخشتا رہا اور ان کو قوی بناتا رہا۔

جن کو رب کریم کی طرف سے رزق حلال طیب خدائی راشن ملتا ہو اور جن کی پشتبانی رب کریم فرمائے اور جن کو اپنی پناہ میں جگہ دے اور جن کو اپنی نصرت سے مضبوط بنا دے کے صحیح ایماندار ہونے میں خدا پرست تو کبھی شک نہیں کر سکتا اور اگر ان کے متعلق کسی قسم کا کوئی شک کرے تو اس کو خداوندی صفات میں شک لازم آئے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی پانچویں آیت

المومن ۲۴/۶ } إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور ایمانداروں کی مدد کریں گے دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کریم اپنے سچے رسولوں کی اور سچے ایمانداروں کی امداد فرماتا ہے دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی امداد فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے ہر جنگ میں اور ہر مصیبت و ہر کفر و نفاق کے مقابلے میں اور ہجرت میں بھی فرمائی صحابہ کرام کے ہر کام میں نصرت ربانی رہی جیسا کہ سابقہ آیات سے ثابت ہو چکا رب کریم نے ان کی امداد عملی بھی فرمائی اور آنے والے مومنین کی تسلی کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نصرت کو تحریراً قرآن مجید میں بھی درج فرما دیا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اس کو علم تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن و حاسد قیامت تک رہیں گے اور ان کے متعلق بعد میں آنے والے مسلمانوں کو یہ دھوکہ دیں کہ معاذ اللہ وہ خداوند کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تحریراً رب کریم نے قرآن کریم میں بھی ثبت فرما دیا کہ صحابہ کرام کی امداد رب کریم نے ان کے ہر کام میں فرمائی اور اس مذکورہ آیت سے اپنا قانون مقرر فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسولوں اور سچے ایمانداروں کی امداد ایسے ہی فرماتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امداد فرمانا یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سچے اور یقینی ایماندار ہونے کی دلیل ہے اگر کسی قسم کا ان کے اعمال و ایمان میں فرق ہوتا تو رب کریم ان کی امداد نہ فرماتا جیسا کہ جن کے سینوں میں بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے ان کی ہلاکت دن دیہاڑے ملاحظہ فرماتا ہے لیکن ان کی ہلاکت کے ہاتھوں کو تھامتا نہیں اور جن کی ہلاکت سے یہاں دنیا میں ان کی امداد نہیں فرماتا ان کو قیامت کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کو اور جھڑکوں کو کیسے

روکے گا اور جن کی امداد رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے روبرو اور ... بھی دنیا میں ہر آڑے وقت میں فرمائی تو دشمنوں کے کہنے ان کی مدد سے قیامت میں ... سکتا ہے اور خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دنیا میں بھی جل عمد الف اعداء ... امداد فرمائی اور قیامت کے دن کی امداد کا وعدہ بھی ان کے متعلق تحریر کر دیا تو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے قانون کو ترک کر کے رب کریم وعدے کے خلاف کیسے کر سکتا ... بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوندی امداد کا اصل قرآن کریم میں بھی کئی آیات موجود اور اس امداد اور غلبے کو ساری دنیا جانتی ہے اگر چند دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انکار کر دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ کی ... کریم نے یہاں دنیا میں امداد نہیں فرمائی تو وہ سوچتے ہیں کہ شاید اپنے تحریری مومن کی امداد نہ فرمائے گا یہ نہیں سوچتے کہ جن کی دشمنی کی بنا پر ہم سزا یافتہ ہوتے ہیں ان کی دشمنی کو کیوں نہ ترک کر دیں تاکہ دنیا میں بھی عذاب شدید اور عذاب نکرا وعذابا الیما سے بھی نجات مل جائے اور قیامت میں بھی رحمت کے امیدوار دل سے ہو جائیں جو لوگ دنیا میں رحمت سے بعید ہیں وہ قیامت رحمت کے کب قریب ہو سکتے ہیں یہاں بھی فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا میں گرفتار اور وہاں بھی یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ کے حامل ہوں گے مَعَاذَ اللّٰہ مَعَاذَ اللّٰہ من ھذا العذاب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے فتح ان کی موافقت میں متعین فرما دی اور نصرت خداوندی ان کی رضا کے موافق کر دی تاکہ ان کا حاسد خوب جل کر راکھ ہو جائے اور ... نصرۃ بھی تحریر فرما دی۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چھٹی آیت

محمد ۲۶ / ۱ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَرِهُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۔

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا اور جنہوں نے انکار کیا تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کے اعمال ضائع یہ اس سبب سے کہ انہوں نے قرآن کریم کو برا مانا یا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اور اس کے سچے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد کی تو اللہ نے ان کی امداد فرمائی اگر وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے اسلام کی مدد نہ کرتے تو خداوند کریم ان کی امداد کبھی نہ فرماتا اور ان کو ثابت قدم اسلام پہ نہ رکھتا بلکہ تباہ کر دیتا تو خلفاء وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہلاک نہ ہوئے بلکہ عبادت خداوندی اور نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن کتاب خداوندی کے اخیر تک عامل رہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی امداد فرمائی پھر رب کریم نے نصرت کے بعد فتح بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضا کے ماتحت کر دی۔ اور جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے تحریری وعملی نصرت عطا فرما دی اور ان کو تاحین ثابت قدم رکھنے کی سند لکھ دی ایسے ہی ان کے منکرین کو ہلاکت کی سند لکھ دی کہ وہ قیامت تک

ہلاکت میں مرکوز رہیں گے اور ان کے اعمال بھی ضائع ہوں گے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جن کے شان میں آیات نصرۃ نازل فرمائی وہ ان کو برا سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کے اعمال دنیا میں ہی حبط کر لئے منصور ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والے اعمال صالح کریں یا نہ ان کے لئے یکساں ہے۔ فَافْهَمْ وَلَا تَجَاوَز

نصرت و فتح خداوندی کی ساتویں آیت

الانفال ٩/٢ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اگر تم فتح مانگو اے کافرو تو تم پر فتح آگئی اور اگر رک جاؤ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے پھر عود کیا شرارت کا تو ہم بھی مومنین کو فتح دینگے اور ہرگز نہ بچا سکے گی تم سے تمہاری جماعت کچھ گو زیادہ ہی ہو اور بے شک اللہ تعالےٰ ضرور مومنین کے ساتھ ہے۔

بدر میں کفار مکہ نے کعبہ میں بیٹھ کر خداوند کریم سے فتح کی دعا مانگی تو اللہ تعالےٰ نے مومنین کو فتح عطا فرمائی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے کفار تمہیں معلوم نہیں کہ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اللہ تعالےٰ مومنین کے ساتھ ہے پھر تم مومنین پر فتح طلب کرتے ہو فرمایا إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ اگر تم مسلمانوں پر خدا سے فتح مانگو تو اللہ تعالےٰ نے تم پر مسلمانوں کو فتح دی اگر تم رک جاتے مسلمانوں پر فتح نہ مانگتے تو اچھا تھا وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم اگر خداوند کریم سے فتح مانگتے ہیں تو

وہ اپنے مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی فتح دیتا ہے اب پھر بھی اگر تم نے فتح مانگی تو وہ انہی کو فتح دے گا آزما کر دیکھ لو تمہاری کثرت مومنین کو شکست نہیں دے سکتی۔ کیوں بھئی! اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ فتح خداوندی صحابہ کرام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق تھی کہ فتح طلب کریں کفار اور حاصل ہو حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کیونکہ حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کے ساتھی رب کریم بھی ان کا ساتھی جس طرف ہے اللہ اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرف صحابہ کرام جس طرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی طرف فتح خداوندی اب فیصلہ قرآنی یہ ہوا کہ فتح خداوندی جن کی قدمبوسی کرے ایمان بھی انہی کا ہے اور انہی سے ہے تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ فَافْهَمْ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو نصرۃ خداوندی کی آٹھویں آیت

البقرہ ٢/٢٦ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ۝

اور جنبش دیے گئے وہ حتّٰی کہ رسول علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہتے تھے اللہ کی مدد کب ہے خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کا جو ان کے ساتھ ایمان لائے ان کے لئے قانون خداوندی ذکر فرمایا کہ جب خداوند کریم کی طرف سے ان کو آزمائش کے لئے جنبش دی جاتی ہے کہ یہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں تو ان کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ایمان دار فوراً دربار خداوندی میں کہنا شروع کر دیتے کہ مَتٰى

نَصْرُ اللّٰہِ خدا کی مدد کب ہے تو ان کو خداوند کریم کی طرف سے جواب ملتا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ
اللّٰہِ قَرِیْبٌ خبردار کوئی فکر نہ کرو اللہ تعالےٰ کی مدد تمہارے قریب ہے جب
کا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کے لئے پُرانا قانون چلا آ
رہا ہے کہ ان کو رب کریم کی طرف سے آزمائشی طور پر متزلزل کیا جاتا تھا تاکہ وہ
خداوند کریم سے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز کو بلند کریں اور نصرۃ خداوندی اَلَآ اِنَّ نَصْرَ
اللّٰہِ قَرِیْبٌ سے فوراً ان کے ہمرکاب تو ایسے ہی ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی اپنے اس سابقہ قانون سے متزلزل
فرماتا تاکہ یہ میری طرف رجوع کریں چنانچہ انہوں نے رجوع کیا تو اللہ تعالےٰ کی امداد
ایک دو دفعہ نہیں ہر بار پہنچی اور اللہ تعالےٰ نے ان سے تا جین ثابت قدم رکھنے کا
وعدہ فرما لیا اور نصرۃ عقبیٰ کی بھی تحریر لکھ دی جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کسی مومن
کو رب کریم نے کبھی لکھ کر نہیں دی یہ خاصہ صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کے ساتھ ہی ہے اور رہے گا۔

نصرت خداوندی کی نویں آیت

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا } الانفال ٩/١
بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ قُلُوْبُکُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ٥

جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اللہ تعالےٰ نے تمہاری فریاد کو قبول

کیا یہ کہ میں ایک ہزار پے در پے فرشتوں سے تمہاری امداد کروں گا اور اللہ تعالےٰ نے
کسی (اور کمزوری کے لئے) فرشتوں سے امداد نہیں کی مگر صرف تمہاری خوش خبری
کے لئے اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور یہ مدد معمولی نہیں اللہ
تعالےٰ کی طرف سے ہے بیشک اللہ تعالےٰ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

١۔ یہ آیت مذکورہ بالا بھی لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ سے ایک
مقام تھا جس مقام پہ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غازیوں
کی امداد فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق رب کریم صفائی پیش فرماتا
ہے کہ بدر کے مقام پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خداوند کریم سے امداد
مانگی جو اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ سے واضح ہے اور اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی حق پرستی ثابت ہوئی۔

٢۔ تو رب کریم نے فَاسْتَجَابَ لَکُمْ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا
کی منظوری کا جواب مرحمت فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم مستجاب الدعوات تھے۔

٣۔ دعا کی قبولیت کا نتیجہ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ سے
ثابت ہے کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا جن کا آسمان سے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تانتا بندھا ہوگا۔

٤۔ کام تو ایک ہی فرشتہ کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے تسلی دی کہ اے اصحاب مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم یہ ایک ہزار فرشتہ بھیجنا تمہاری قدر دانی کے لئے تھا کہ تمہاری
عزت افزائی ایک ہزار ملائکہ سے ہو۔

۵ - اور تاکہ تمہاری ظاہری تسلی بھی ہو جائے کہ ہمارے ساتھ اتنے بڑے بڑے فرشتے ہیں ہمیں کیا پرواہ ہے۔

٦ - اور یہ ملائکہ کا بھیجنا خاص خداوند کریم کی طرف سے یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خدائی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

۷ - اللہ تعالےٰ خود بھی غالب ہے اور تمہاری مدد فرمائی تو تمہیں بھی بڑی حکمت سے غالب کیا جن کو رب کریم غلبہ دینے والا ہو ان کی حقانیت میں کسی مومن کو کیسے شک ہو سکتا ہے

نصرت خداوندی کی دسویں آیت

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مددی اور اللہ تعالےٰ ان کا امدادی تھا

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (انفال ۸/۱۰)

اور اگر کفار آپ کے ساتھ فریب دینے کا ارادہ رکھیں تو بے شک آپ کو اللہ کافی ہے وہ خدا وہی ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کی مدد کی اپنی مدد کے ساتھ اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے تمام خرچ کر دیں تو الفت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں

میں الفت ڈال دی بے شک وہ غالب حکمت والا ہے اے ہر وقت غیبی خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو شخص مومنین سے آپ کے فرمانبردار ہیں وہ بھی کافی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

١ - اگر کفار و منافقین دھوکہ دیں تو نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی رکاوٹ کے لئے آپ کو اللہ کافی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کافی ہو اس کا اور کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ اللہ تعالےٰ کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام ہے۔

٢ - دوسرا انعام آپ پر رب کریم نے یہ جتایا کہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے اپنی ذاتی مدد سے آپ کو ذاتی قوت عطا فرمائی۔

٣ - مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدد سے قوت دی۔

۴ - صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو آپس میں رب کریم نے ایک دوسرے کی الفت سے جوڑ دیا۔

۵ - یہ آپس میں الفت ڈالنا ربی طاقت سے ہے تمام دنیا و ما فیہا اگر خرچ کیا جاوے تو ان کا آپس میں ملنا محال تھا۔

٦ - یہ اللہ کا ہی فضل ہے اس میں کسی آدمی کی سازش نہیں۔

۷ - الفت ڈالنے والا سب پر غالب ہے کوئی اس کے مقابلے کا نہیں بڑی حکمت والا ہے اس کا جو کام ہے وہ حکمت سے خالی نہیں۔

٨ - مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ربی ہوتا ہے کہ اے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کافی ہے فکر نہ کیجئے تائید ایزدی ہے۔

۹۔ اور جو آپ کے مومنین متعین نماز روزہ جنگ حج وزکوٰۃ تمام امور اسلامی کے ساتھی ہیں وہ بھی آپ کو کافی ہیں اگر آپ کے دشمنوں ابوجہل وغیرہ کو اپنی طاقت ومال وملک پر ناز ہے تو آپ کو اللہ اور اس کے مومنین پر ناز ہونا چاہیئے۔

کیوں بھئی۔ اب تم بتاؤ اگر جماعت مومنین پر ہی تم فتویٰ خلاف لگاؤ تو مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کیا گھر والوں کی جماعت ہوگی اور گھر والوں سے بھی تم ازواج مطہرات کو خارج سمجھتے ہوئے خدا کا خوف کرو۔

اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو رب کریم نے آپس میں جوڑ کر تحریر فرما دیا اب وقت گزرنے پر ان کا آپس میں اختلاف کون ڈال سکتا ہے۔

نصرت خداوندی کی گیارھویں آیت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے مدافعت خداوندی

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ۔ الحج ۱۷/۵

بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کریگا ان لوگوں کی طرف سے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہر خیانت کرنے والے کفر کرنے والے کو۔

جب مدافعت خداوندی ایمانداروں کے لئے مخصوص ہے تو رب کریم نے اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مدافعت فرمائی تو وہ ایماندار ثابت ہوئے۔

وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ الفتح ۲۶/۳

اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تاکہ مومنین کے لئے ایک نشانی ہو جائے اور تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے کفار کی طاقت کو روکا اور حملہ آور دست درازوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر گوارہ نہیں فرمایا۔

۲۔ اور رب کریم نے آگے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کفار کے تعلق کو میں نے ہٹا رکھا اس سے ان کو ان کے ایماندار ہونے کی سند لکھدی ہے اور صراط مستقیم کی ہدایت پر ہونے کی بین دلیل ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بمائدہ ۶/۲

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب ایک قوم کفار نے ارادہ کیا یہ کہ تمہاری طرف دست درازی کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اپنا احسان جتلایا کہ اے ایماندار اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پہ احسان کیا کہ کفار کے بدنیت ہاتھوں کو تمہاری طرف بڑھنے نہیں دیا۔ اس آیۂ کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حفاظت کا شان بیان فرمایا تو جن کے اجسام کی طرف تکلیف دینے کے ہاتھوں کو اللہ تعالےٰ نے بڑھنے نہیں دیتا بلکہ روکتا ہے تو یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کی طرف زبان دراز کرنے والوں کو بھی ضرور سزا دے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکلیف گوارہ نہیں جو اس آیت سے ظاہر ہے۔

اور تمہاری تفسیر قمی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام کو کفار مکہ کے ہاتھوں سے بچا لیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حملہ آور کون تھے تو دشمنان صحابہ کرام کفار مکہ سے باقیوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

خلفاء و اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب پشتیبان رب کریم ہے تو دشمنوں کا ان کو کیا فکر۔

اب فیصلہ تم خود کر لو کہ جن کی طرف سے خداوند کریم مدافعت فرما رہا ہے جو ان کی طرف آنکھ کرے گا اس کی آنکھ نکال دے گا جو ان کی طرف زبان دراز کرے گا اس کی زبان کو اپنی حمد و ثنا سے اپنے کلام سے محروم رکھے گا جس سینے میں ان کا بغض ہوگا ان کو دنیا و عقبیٰ میں سزا دے گا جو ان سے دور رہے گا وہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے راندہ جائے گا۔ فافھم ولا تطرد۔

احد عشر کوکبا

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو رب کریم نے کفار سے بے خوف بنا دیا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ } البقرہ ۲/۸

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار و منافقین سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں تم پہ اپنی نعمت پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اپنی خاصیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نوازا غیروں کی خاصیت ان کے دلوں سے نکال دی۔

۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خداوندی انعامات پورے دینے کا فیصلہ۔

۳۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہدایت کی سند خداوندی حاصل ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو بہادری کا خدائی تمغہ

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مقابلے میں کوئی کافر و منافق نہیں ٹھہر سکتا

إِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ } ال عمران ۴/۱۲

اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو وہ پیٹھیں پھیر جائینگے پھر وہ امداد بھی نہ کئے جائینگے۔

کیوں جی ا جن کی بہادری کا شان رب کریم ایسے بیان فرمائے کہ اگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کفار آتے ہیں تو پیٹھ دے کر بھاگتے ہیں اب دشمن

یہ بدظنی پھیلاوے کہ نہیں اصحاب مصطفےٰ جنگ میں بھاگ جاتے تھے تو رب کریم کو سچا سمجھیں یا دشمنوں کو تو اب جس کا دل چاہے ان کی سن لے اور جس کا دل چاہے خداوند کریم کی شہادۃ ان کے حق میں صحیح سمجھے۔

خدائی شہادۃ کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے اجتماع سے ڈرتے نہ تھے

ال عمران ۱۷۳/۴ } اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝

وہ لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ مخالفوں نے تمہارے لئے اجتماع کیا ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو ان کے ایمان نے ان کو اور ترقی دی اور وہ کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالےٰ کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہادری کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ اگر ان کو ڈرائیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تمہارے لئے کفار کا اجتماع ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو رب کریم ان کی دلی صفائی پیش فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی ان گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آتے اور نہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان ترقی کرتا ہے رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی صفائی پیش فرمائی اور پھر ان کا زبانی اقرار تحریر فرما کر ان کی زبانی صفائی بھی پیش فرمادی کہ وہ زبان سے بھی نقیب سے جان نہیں چھوڑاتے بلکہ مخالفین کو بہادری سے جواب دیتے ہیں کہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ ہمارا اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور خدا وکیل ہو تو کفار ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

خلفا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم اپنی نصرۃ سے ہمیشہ نوازتا رہا اور بفحوائے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اللہ تعالےٰ ایمانداروں کی امداد فرماتا رہا۔ تو تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدائی امداد کی وجہ سے یقینی ایماندار ہونا قرآن خداوندی سے ثابت ہوا اب ان کے ایماندار ہونے کی خدائی شہادت اور پیش کرتا ہوں۔

رب کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفا اور باقی تمام اصحاب و اہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں

البقرہ ۲۸۵/۳ } اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اور تمام مومنین سب کے سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ اسکے رسولوں سے ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے اور مومنین جنہوں نے اقرار کرلیا ہے کہ ہم نے سن

لیا خدا اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اور ہم نے اے اللہ تیری بخشش کی تابعداری کی اور تیری طرف ہی جانے پناہ ہے۔

۱- اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

۲- اور یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء وتمام اصحاب واہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں۔

جن پر ایمان لانے سے ان کو ایماندار کیا گیا

۳- سب مذکورہ بالا کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اس کے ملائکہ کے ساتھ اور اس کی تمام کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان تمام مذکورہ بالا کے منکرین نہیں اور ان کی طرف اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے۔ کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهٗ پر رب کریم کو وثوق ہے جس بنا پہ یہ جملہ ارشاد فرمایا پھر ان کی اطاعت کا اظہار فرمایا۔

۴- سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهٗ نے فرمایا اور ان کی ترجمانی تحریراً رب کریم فرما رہا ہے کہ دشمن کو شک نہ رہ جائے اگر ان کے متعلق شک کرے تو رب کریم کا منکر کہلاتے۔ رب کریم کو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ایمان کے متعلق کسی قسم کا شک نہیں غیروں کو ہو تو ان کی پرواہ نہیں۔

خداوند کریم کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا ایمان قبول اور ثواب کا وعدہ خداوندی

۱- المائدہ ۷ / ۱۱ } وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور کیا ہوا ہمیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان نہ لائیں اور جو شے حق ہمارے پاس آئی اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمارا رب صالحین کی قوم کے ساتھ ہمیں شامل فرمالے تو اللہ تعالےٰ نے ان کے کہنے پر ان کو باغات ثواب میں دیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ نیکی کرنے والوں کا ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حق پر ایمان لانے والے اور صالحین کی جماعت میں شمولیت کا طمع رکھتے تھے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو ان کی اس نیت خیر و اقرار خیر کا بہتر بدلہ جنت مقرر فرما دیا ہے اور وہ محسنین کو ایسے ہی اچھا بدلہ دے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی طرف سے دگنا ثواب

الحدید ۲۷ / ۴ } يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ ۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اللہ تعالے تمہیں اپنی رحمت سے دو حصے ثواب دے گا۔

۲۔ البقرہ ۳/۱ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اور خوشخبری فرما دیجیے حضور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے ہیں بے شک ان کے لیے باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔

الحدید ۲۷/۱ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ
پھر جو لوگ تم سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصی خطاب فرمایا ہے کہ تمہارے ایمان اور صدقے کا بدلہ تمہیں بہت بڑا ملے گا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ علیہم اجمعین کے

ایمان لانے کا خداوندی خیر مقدم

یونس ۱۱/۱ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمانداروں کو خوشخبری دیجئے کہ ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے اسلام میں آنا سچا ہے۔

مریم ۱۶/۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالے ان کو جلدی دوست بنائے گا۔

پھر اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کو آپ کی زبانی آسان کیا ہے تاکہ ڈرنے والوں کو آپ خوشخبری دیں اور قرآن کے ساتھ جھگڑالو قوم کو ڈرائیں۔

خداوند کریم نے جن کو ود الرحمٰن فرمایا کیا وہ اور قوم لدا یکساں ہو سکتے ہیں؟

ایمان میں مشکوک عورتوں کو رب کریم اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

کی زوجیت میں پسند نہیں فرماتا"

الممتحنہ ۲۸/۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ

اے ایمان والو جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو اللہ تعالے ان کے ایمانوں کو اچھی طرح جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایماندار معلوم ہو جائیں تو ان کو کفار کی طرف نہ لوٹاؤ۔

جب اللہ تعالے نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھروں میں غیر مومنہ کی

زوجیت کو پسند نہیں فرماتا تو اس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا ثبوت لازمی ہوا
کیونکہ فیصلہ خداوندی ہے اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اگر اصحاب
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مومنین تھے تو ان کے گھروں میں رکھی ہوئی مومنات عورتوں
کو پسند فرماتا ہے۔ اگر ان کے ایمان میں رب کریم کو شک ہوتا تو ان کی زوجیت کی تطہیر
کی کیا ضرورت تھی تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پاک ازواج رکھنے کی تاکید مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمانا یہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل مومنین ہونے کی واضح دلیل ہے۔

قرآن کریم کی آیت نازل ہوتی ہے تو صحابہؓ کا ایمان ترقی پر ہوتا ہے

التوبۃ ۱۱/۱۶ { وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ زَادَتْهُ
هٰذِهٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا
وَّهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ۔

اور جب کوئی قرآن کی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو بعض ان سے وہ شخص ہے جو
کہتا ہے اس سورۃ سے تمہارے کون سے کا ایمان زیادہ ہوا تو جو لوگ ایماندار ہیں تو زیادہ کیا
اس آیت نے اس مومن کو ایمان سے تو لیکن وہ لوگ جو ایماندار ہیں تو ترقی دی سورۃ نے ان
کو از روئے ایمان کے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مومنین سے خداوند کریم کا راضی ہونا اور ثابت قدم کرنا

الفتح ۲۶/۳ { لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ

فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝
اللہ تعالےٰ ضرور مومنین مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے
نیچے آپ سے بیعت کرتے تھے تو جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اللہ تعالےٰ کو ظاہر ہوگیا تو اللہ
تعالےٰ نے ان پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح دینے کا ثواب بھی دے دیا۔

آیت کا نتیجہ

۱۔ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوگیا۔
۲۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت الرضوان درخت کے نیچے دنیاوی
طمع کے بغیر تھی۔
۳۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بیعت کرنے والے دل سے کھرے تھے۔
۴۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے تسلی نازل فرمائی۔
۵۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نیک نیتی پر اللہ تعالےٰ نے ان کو جلدی
فتح کا ثواب عطا فرمایا۔
۶۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مال غنیمت عطا فرمایا۔
۷۔ ان کو یہ غلبہ غلبہ خداوندی تھا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت قدمی رب کریم کے ذمے تھی

ابراہیم ۱۳/۱۴ { یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ
مَا یَشَآءُ ۝

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کلمہ طیبہ کے ساتھ ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور آخرۃ میں بھی ان کو ثابت رکھتا ہے اور رکھے گا اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

جس کو خداوند کریم ایمان پر ایمانی قول کے ساتھ دنیا و عقبیٰ میں ثابت قدم رکھے اس کو اپنے منہوں سے کون بدل سکتا ہے۔

الانفال ۹/۲ } وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۔
اور تاکہ تمہارے دلوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط کرے اور اس کے ساتھ قدموں کو ثابت رکھے۔

(مومن سے غلبے کا خدائی وعدہ)

الصف ۲۸/۲ } فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝
تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

آیت سکینہ لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الفتح ۲۶/۱ } هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

وہی خدا ہے جس نے مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں تسلی نازل

فرمائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں وہ اور ترقی پر ہو جائیں اور اللہ کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے اور تاکہ ایماندار آدمیوں اور عورتوں کو جنت میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں ہمیشہ قیام کریں گے اور تاکہ ان سے ان کی برائیاں مٹا دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ملائکہ کا ثابت قدم رکھنا

الانفال ۹/۲ } إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا
جب آپ کے رب نے ملائکہ کی طرف وحی کی یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

النحل ۱۴/۴ } قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کو آپ کے رب کی طرف سے جبریل علیہ السلام نے حق کے ساتھ نازل فرمایا کہ ایمان والوں کو ثابت رکھے اور ہدایت اور خوشخبری مسلمانوں کے لئے۔

خلفاء و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ اہل بیت علیہم السلام کا ایمان باقی امت کے لئے کسوٹی ہے

نساء ۵/۱۷ } وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

اور جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو ہدایت ظاہر ہو چکی اور مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ سے خلاف چلے متوجہ کرینگے ہم اسے جس راہ کو متوجہ ہوا اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے جو جانے کی جگہ بہت بری ہے

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو آدمیوں کے لیے دوزخ کی سزا مقرر فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو دوزخ کی سزا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع نہ کرنے والا جہنمی ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے اور اللہ تعالےٰ بھی ایسے شخص کو اسی طرف بھٹکاتا ہے جدھر اس کا منہ ہوتا ہے یعنی رب کریم بھی اس کو مخالفین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل فرما دیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور جس کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ہے اس کا خداوند کریم بھی دشمن ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے رب کریم نے سزا یہاں ہی دنیا میں مقرر فرما دی ہے اور بغیر نقص کے حکم صادر فرما دیا وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اور جہنم اچھی جگہ نہیں ہے بلکہ جانے کی بہت بری جگہ ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قول کفار

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ○ {البقرہ ۱/۲}

اور جب کہا جاتا ہے ان کو تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لائے بے وقوف خبردار بے شک وہ وہی ہیں بے وقوف ولیکن وہ جانتے نہیں۔

اس آیت نے ثابت کر دیا کہ جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے سمجھ کہے وہ خود بے وقوف ہے اور ایمان سے بے خبر ہے۔

اور اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کفار کو کہا جاتا ہے کہ تم ایسے ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو ناس سے رب کریم کی مراد یہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں جن کو رب کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایماندار بنایا تو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کی دعوت دی تو مخالفین اسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کو عار سمجھا اور جواب دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بے وقوف ہیں ہم ان کی طرح ایماندار بن کر بے وقوف بن جائیں گے تو اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے ایمان کا پورا نقشہ کھینچا تو اب جتنے ایمان کے دعویدار ہیں اگر ان کا ایمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایمان جیسا ہے تو قبول ورنہ مردود۔

خلفاء کا ایمان

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ البقرہ ۱/۱۶

تو اگر وہ ایمان لائیں جیسا کہ تم اس کے ساتھ ایمان لائے تو ضرور تم نے ہدایت پائی اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اور کوئی بات نہیں وہ اختلاف میں ہیں پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے کفایت کرے گا اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے ۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو باقی امت کے لئے کسوٹی تیار فرمایا کہ جس شخص نے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایمان کو صحیح یا غلط پرکھنا ہو تو وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان پر منطبق کر کے دیکھے اگر اس کا ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی مثل ہے تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے ۔

تو اسی آیت کے مطابق قبر و حشر میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی مثال سے ایمانوں کو پرکھا جائیگا سوائے انبیاء علیہم السلام کے ۔

بفرمان خداوندی اب تم سوچو کہ اگر تمہارا ایمان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان جیسا ہے تو صحیح ورنہ غلط۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو محمدی انعام حاصل ہوا وہ انعام اور کسی کو ممکن ہی نہیں

ال عمران ۳/۸ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ

اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

اور تم کسی کی بات کو تسلیم کرو مگر جو تمہارے دین کی اتباع کرے فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے ایسا کوئی بھی نہیں دیا گیا جیسا کہ تم دیئے گئے ہو یا جھگڑا کریں گے تمہارے رب کے پاس فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک فضل اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے جس شخص کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فراخ جاننے والا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔

اس مذکورہ آیت میں رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان سب امتوں سے بہتر ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ رب کریم کا بڑا فضل ہے اور رب کریم نے ان کو اپنے ارادے سے عطا فرمایا۔

عذاب الٰہی دنیا میں بھی نبی اللہ کیساتھ ایمان لانے والوں کے قریب ہی نہیں بھٹک سکتا

الذاریت ۲۷/۲ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تو نکال لیا ہم نے اس بستی سے جو شخص ایمانداروں سے تھا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والوں کے قریب عذاب الٰہی کا آنا محال ہے۔

قانون خداوندی کے تمام رسل علیہم السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے ناجی ہیں

یونس ۱۱/۱۰ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

پھر نجات دیتے ہیں ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے اسی طرح لازمی ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا ۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسل کے ساتھی ایماندار رہتے ہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ رسل علیہم السلام کے ساتھیوں کو عذاب میں گرفتار نہیں فرماتا ۔

۳۔ اسی طرح جیسا کہ تمہارے ساتھ کامیابی کو لازمی رکھا ہے اسی طرح ایمانداروں کی مدد کرنا ہم پر لازمی ہے ۔

حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھی ایمان لانیوالوں کے قریب عذاب الٰہی نہ بھٹکا

النمل ۱۹/۴ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے اور وہ متقی ہو گئے ۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے بیان فرمایا کہ جو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھی ایمان لانے والے تھے وہ ناجی ہوئے اور وہ متقی تھے کیونکہ جو نبی اللہ کا ساتھی ہوتا ہے وہ ایماندار

ہوتا ہے اور متقی ہوتا ہے ۔

اعلان خداوندی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والوں کے قریب بھی عذاب نہیں بھٹک سکتا

النساء ۵/۲۱ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

اگر تم نے شکر کیا اور ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بڑا جاننے والا ہے ۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرما لیا کہ اگر تم ایمان لائے اور تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے کا شکریہ خداوندی ادا کیا تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کبھی نہیں آ سکتا اور خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے عذاب نازل نہیں فرمایا ثابت ہوا کہ وہ خداوند کریم کے شکر گزار ایماندار تھے ۔

خدائی وعدہ کہ جو ایمان لاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے دل کو درست کر دیتا ہے

التغابن ۲۸/۲ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سیدھا

کردیتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہر شیئ کو بڑا جاننے والا ہے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب ایمان لائے اور اسلام کو تسلیم کرلیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مومن بنا دیا تو ان کے دلوں کو رب کریم نے درست فرمادیا صحابہ کرام کے دلوں کو جب رب کریم نے سیدھا کردیا ہے یہ فیصلہ خداوندی ہوچکا تو اب چودہ سو سال کے بعد ان کے دلوں پر کون حملہ آور ہوسکتا ہے۔

بے ایمانوں کے لئے نبی اللہ کے دربار میں کوئی جگہ نہ تھی

هود ۱۲/۱ } وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عَامِلُوْنَ ۞

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے ایمانوں کو فرما دیجیے کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرو ہم اپنی جگہ پر عمل کرنے والے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ بے ایمان لوگوں کو اے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیجیے کہ تم ہماری معیت میں کوئی عمل خیر نہ کرو اگر تم نے کوئی عمل کرنا ہو تو تم اپنی جگہ پر رہو اور عمل کرو ہماری شمولیت میں تم بے ایمان لوگ عمل نہیں کرسکتے اور نہ ہی دوبار نبوت میں تمہارے لئے یعنی بے ایمانوں کے لیے کوئی مرتبہ ہے اور ہم تمام ایماندار اپنی جگہ پر عمل کریں گے۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔

الجاثیہ ۲۵/۲ } مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۔
جو شخص عمل نیک کرے گا تو اپنے نفس کے لئے اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کے نفس پر اس کی سزا ہوگی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی برتاؤ

الحجر ۱۴/۶ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞
اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے اپنے تمام پہلوؤں کو نیچا رکھیے۔

الشعراء ۱۹/۱۱ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔

اور اپنے بازو کو اپنے مومنین تابعداروں کے لئے پھیلایئے تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو فرما دیجیے۔ کہ بے شک میں اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو بیزار ہوں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی و حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ کا رویہ نرم تھا کلام نرم پہلو نرم برتاؤ نرم یہ ان کے عین مومن ہونے کی دلیل ہے ورنہ ایمانی دشمنوں کے ساتھ کفار ہوں یا منافقین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر مومنین کے تعلق کو رب کریم نے منقطع فرما دیا تھا سنیے۔

ایمانی دشمنوں کیساتھ قطع تعلقی کا حکم خداوندی

التوبۃ ۱۰/۳ } يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

مِنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

اے ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو شخص تم سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو یہی وہ ظالم ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے ایماندار تسلیم کیا

آل عمران ۳/۸ } وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ۔

اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے تم ایمان لاؤ صبح کے وقت اس چیز کے ساتھ جو ایمان والوں پر اتاری گئی ہے اور پچھلے پہر انکار کرو تاکہ وہ بھی ایمان سے پھر جائیں۔ بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ یہ مقولہ یہود و نصاریٰ کا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام کے متعلق ان کا بھی یقین تھا کہ یہ ایماندار ہیں۔

ایمان کی علامت صالحین میں شمولیت

العنکبوت ۲۰/۱ } وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال اچھے کیے ہم ضرور ان کو صالحین میں شامل کریں گے۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے کے بعد دعا فرماتے ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

آل عمران ۳/۱ } رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک۔ تو ہی عطا کرنے والا ہے۔

ربّ کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رضی اللہ عنہم کے خطاب سے قرآن میں نوازا ہے ان کی دعا کو ربّ کریم نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے تو بعد ازیں ہمارے دلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غلامی سے ہمیں ٹیڑھا نہ کر دینا۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

اسلامی اعمال کا نقشہ خداوند کریم کی زبانی

انسان کی نجات کے اعمال از روئے قرآن مجید

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا
المعارج ۲۹/۱ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ
لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ وَالَّذِينَ هُمْ
مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ
أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝

بے شک انسان کم حوصلہ پیدا کیا گیا ۔ کیونکہ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے ۔ جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو بہتری پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے سوائے نمازیوں کے وہ اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کے مال میں سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کا حق مقرر ہوتا ہے اور وہی لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر کرنے والا نہیں اور وہی لوگ اپنی فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے پھر یقیناً وہ لائق ملامت نہیں تو جس شخص نے اس کے علاوہ

خواہش کی تو ایسے لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہوں گے اور وہی لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی شہادتوں پر قائم ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ باغات میں عزت دیے جائینگے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ سے متقی ہونے کا خدائی فیصلہ

البقرہ ۱ } ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ڈرنے والوں کے لئے (قرآن) ہدایت ہے جو لوگ غیب کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے نازل کیا گیا اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور آخرت کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔ اپنے رب کی طرف سے یہی ہدایت پر ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ سے ابوجہل اور اس کے حواری مراد ہیں تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ سے مراد ضروری اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوسکتے ہیں اور باقی مومنین اسکے بالتبع شامل ہونگے کیونکہ آیت کا شان نزول خاص ہوتا ہے اور اس کا حکم عام ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفت متقین سے نوازا۔۔ اور ان کی چھ صفات بیان فرمائیں۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم متقین ہیں۔
۲۔ خداوند کریم اور قرآن کریم پر بن دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔
۳۔ نماز قائم رکھتے ہیں۔
۴۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرنے میں بخیل نہیں۔
۵۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ پر ایمان رکھتے ہیں قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔
۶۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ کتب سابقہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
۷۔ قیامت پر بھی ان کو یقین ہے۔

نتیجہ خداوندی

یہی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت پر ہیں اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ اور یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی طرف سے نجات پا چکے ہیں وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

جب قرآن کریم سے ثابت ہو چکا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اطاعت اللہ اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں صحیح تھے اور اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں آیت تطہیر نازل فرما کر ان کے ظاہر کو پاک فرمایا اور آیۃ [illegible] ن کے شان میں نازل

فرما کر باطن صاف کر دیا اور آیت تخریر نازل فرما کر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر
و باطن کو منور فرما دیا اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے ان کے
شان کو بلند فرما کر صراط مستقیم کی ہدایت والی سند قرآن کریم میں درج فرمادی اور امت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم میں اول المسلمین و اول المومنین ہونے کا ان کو شرف بخشا پھر مسلمین
و مومنین کے لئے اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری تھا اس لئے پہلے انسانی اعمال کا نقشہ
بنایا پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ کا نقشہ بھی قرآن مجید میں کھینچ
کر ان کے شان کو دوبالا فرمایا۔

چونکہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کو جب اسلام و ایمان سے سرفراز فرمایا اور ان کو ثابت قدم رکھنا اپنے ذمے لیا تو ابد الآباد
رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان و اعمال صالحہ کا نقشہ کھینچ کر
ان کی فلاح تحریری قرآن کریم میں درج فرمادی تا کہ ان کے متعلق کسی قسم کا شک نہ رہ جائے
اور منکرین و کفار کے کمآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ کا پورا جواب ہو جائے کہ جن کو تم سفہاء
کہتے ہو وہ میرے نزدیک ایماندار اور فلاح پانے والے ہیں ارشاد الٰہی ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نقشہ

المومنون ۱۸/۱ } قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ضرور نجات پائی ان ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور
وہ لوگ جو بے فائدہ باتوں اور کاموں سے روگردان ہیں۔ اور وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا
کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنے ازواج
پر یا لونڈیوں پر تو بے شک وہ لائق ملامت نہیں پھر جس شخص نے اس کے سوائے
خواہش کی تو یہی حد سے گزرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی
رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وہ
جنت الفردوس کے وارث ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے ان لوگوں کا بالذات نقشہ کھینچا ہے جو مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایمان لائے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ
پڑھایا ہے وہ ایماندار ہیں۔

۱۔ وہ اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔
۲۔ وہی اصحاب بری باتوں اور برے کاموں سے متبرا ہیں نہ کسی کو تبرا کرتے ہیں
اور نہ ہی سب کرتے ہیں۔
۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مال زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔
۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زنا سے بچنے والے ہیں۔

۵- امانت میں خیانت بھی نہیں کرتے۔

۶- اپنے وعدے کو سچا کرتے ہیں۔

۷- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام نمازیں اپنے اپنے اوقات میں ادا کرتے ہیں۔

۸- ان اصحاب کے لیے رب العزت نے جنت الفردوس مقرر فرما دیا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ایمان و اقرار اور نمازوں میں خشوع کرنے والے اور نمازوں کو پابندی سے پڑھنے والے لغو باتوں اور کاموں سے روگردانی کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور زنا سے بچنے والے امانت دار وعدہ کو ایفا کرنے والے خداوندی فلاح کے سند یافتہ جنت الفردوس کے باشندے فرمائے اور منکرین ان کو برا کہیں برا لکھیں ان کے متعلق برا عقیدہ رکھیں تو ایسے لوگ قرآن کریم کے صراحۃً منکرین ہیں جن کا شان نص قرآنی سے ثابت ہو چکا اور کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی شخص خداوندی کتاب میں رخنہ اندازی کی کوشش کرے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفات حمیدہ قرآن کریم میں تحریر فرما دیے اور ان کو تحریری نجات بھی لکھ دی اور ساتھ ہی ان کے لیے جنت الفردوس کی خوشخبری بھی سنا دی اور بعد میں قانون مقرر فرما کر قرآن کریم میں درج کر دیا کہ اگر تم تمام اے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ایمان لائے اور ایسے ہی ان کے قدم بقدم چلے تو تم بھی ہدایت پر ہو ورنہ اسلام و ایمان سے دور ہو جاؤ گے۔ کیونکہ صحابہ کے حق میں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا شہادۃ خداوندی کافی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رات کا قیام

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل)

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ تقریباً دو تہائی حصے رات کے قیام فرماتے ہیں اور آدھی رات اور تیسرا حصہ رات کا اور ایک جماعت آپ کے ساتھیوں کی بھی اور اللہ تعالیٰ ہی دن رات کا اندازہ جانتا ہے۔ خداوند کریم کو یہ بات عیاں ہو گئی کہ تم ہر گز رات کو نہ گھیر سکو گے تو اس نے تم پر رجوع کیا پھر جو قرآن کریم سے آسان ہو تم پڑھو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حفاظت سے نماز ادا کرنے کی خداوندی شہادت

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ (الانعام)

اور یہ کتاب ہے ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے بابرکت ہے تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے آگے ہے تاکہ ڈرائیں آپ مکے والوں کو اور جو اس کے ارد گرد ہیں اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اس کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہی ایمان والے اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں قضا نہیں کرتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلین بے ایمان اور حرام خور اور بے دین ہوتے تھے

التوبۃ ۱۰/۴ } قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۔

ان لوگوں سے تم جنگ کرو جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اس چیز کو حرام جانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اور یہ اہل کتاب دین حق کو نہ ہی دین سمجھتے ہیں۔ یہاں تک (ان سے جنگ کرو) کہ وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچ صفات طیبہ بیان فرمائے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائی و رسولی ایماندار ہیں اور ان کے اعداء خداوند کریم اور قیامت کے باغی ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعداء اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعداء دین حق سے دور ہیں۔

۴۔ اعداء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بعض اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہیں۔

۵۔ اعداء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جزیے کا حکم خداوندی ہوا کیونکہ وہ ذلیل ہیں۔

اس مذکورہ آیت خداوندی کا صریح حکم خداوندی ہر مسلمان خود سمجھ سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو جنگ کی تیاری کا حکم

الانفال ۱۰/۸ } وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمْ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝

اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار کے لئے تیاری کرو جو تم میں طاقت ہو گھوڑے باندھ باندھ کر اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم اس کے ساتھ رعب ڈالو اور باقی جو ان کے ماسوا ہیں تم ان کو نہیں جانتے اللہ تعالےٰ ان کو جانتا ہے اور جو تم اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائیگا اور تم کم نہ دیئے جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانی طاقت سے تیاری کرنے کا حکم خداوندی ان ہی کو تیار کیا جاتا ہے بیگانوں سے یہ تعلق نہیں ہوتا۔

۲۔ ہر اصحابی کو اس کی طاقت کے موافق تیار رہنے کا حکم خداوندی۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے بھی خداوندی جہاد کے لئے ہی تھے دنیاوی طمع کے لئے نہ تھے۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و منافقین پر ایمانی رعب ثابت ہوا جو شہادت خداوندی ثابت فرما رہی ہے۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفار و مشرکین و منافقین کے دشمن تھے۔

۶ - جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہی رب کریم کے بھی دشمن تھے۔

۷ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اللہ تعالےٰ نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے جو لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ سے واضح ہے۔

۸ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنی تمام زندگی میں خرچ فرمایا اللہ تعالےٰ ان کو دنیا و عقبیٰ میں بہتر بدلہ عنایت فرمائے گا۔

۹ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام زندگی کے خرچ کرنے میں اللہ تعالےٰ ایک ذرہ بھر بھی ان کو کم نہ دے گا۔

اپنے کو جب کوئی اپنا کسی دشمن کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے تو اپنا اس کو تھپکی دیتا ہے اور ابھارتا ہے اور دشمن کو ڈراتا ہے اور پھسلاتا ہے رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفار سے جنگ کے لیے تھپکی دی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اپنے صحابہ کرام کو جنگ کے لیے ابھاریئے معلوم ہوا اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رب کریم بھی اپنا اور خیر خواہ تھا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے اپنے اور مددگار تھے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کا خدائی حکم

الانفال ۵/۹ { وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور ان کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد نہ رہ جائے اور ہو جائے دین سب کا سب اللہ کے لئے پھر اگر رک جائیں وہ تو بے شک اللہ تعالےٰ جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔

۱ - اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کرنے کا حکم یہاں تک جاری فرمایا کہ جب تک کہ فساد کا خاتمہ نہ ہو جائے تم جنگ کو بند نہ کرو۔

۲ - تمہارے اس جنگ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمام روئے زمین میں صرف خداوند کریم کا دین باقی رہ جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب معاذ اللہ اگر منکرین کی جماعت ہوتے تو اللہ تعالےٰ ان کو مشرکین و کفار و منافقین کی جماعت کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم نہ فرماتا اور نہ وہ مشرکین و کفار سے مقابلہ کرتے بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب ہوتا کہ تم پہلے اپنی جماعت متبعین سے فساد کو نکالو پھر جن کی وساطت سے رب کریم فساد کو مٹانا چاہتا ہے ان کو ہی اگر فسادی ہونے کا فتویٰ دے دیا جائے گا تو معاذ اللہ آیۂ مذکورہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہو گی کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ذریعے فساد کفر و نفاق کو مٹانا چاہتا ہے۔ جو خود فسادی ہیں تو لازم آئے گا کہ رب کریم معاذ اللہ فساد کو مٹانا نہیں چاہتا بلکہ فساد برپا کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے اور شان خداوندی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ منافقین یا مشرکین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کبھی کفار و مشرکین سے جہاد نہیں کیا جو خود منافق یا مشرک ہے وہ ایمانداروں کی ہمدردی میں کیسے کفار و منافقین سے مقابلہ کرے گا اور ایسا ہونا محال و ناممکن اور اگر کوئی متعصب کہے کہ منافقین یا کفار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کفار و منافقین سے جنگ کرتے رہے تو ایسے شخص کو ذی شعور انسان عقل کا کورا کہے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے جنگ کرنے کا خدائی حکم

التوبۃ ۱۰/۵ } وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○

اور تم اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین سے پوری طرح جنگ کرو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ پوری طرح جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ نے ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

موافقین ومخالفین کی کتب تاریخ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار سے کئی جنگ لڑے خصوصًا خلفا اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو جنگوں میں آپ کے شمولیت کر کے اپنی مالوں اور جانوں کو خداوند کریم کے راہ میں قربان کر کے یہ بھی خداوندی ارشاد کے موافق اعمال صالحہ سے بہت بڑا عمل کیا اور یہ حقیقۃً جہاد فی سبیل ہے جس کو مسلمان بلند نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ جہاد فی سبیل اللہ خواص کو نصیب ہوتا ہے جیسا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جان ومال واولاد سے فی سبیل اللہ کا موقعہ رب کریم نے حضور کی معیت میں عطا فرمایا جماعت منکرین سے کوئی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نہ جاتا تھا اگر ان کو غازی فی سبیل اللہ کا مقام حاصل ہوتا تو وہ منکرین نہ جاتے۔

پھر اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانی خطاب فرمایا کہ تم مشرکین سے جنگ کرو اور معاذ اللہ اگر انہی پر فتویٰ شرک لگا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مشرکین سے جہاد کرنے والا کوئی نہیں تھا اور مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کی زندگی کے جہاد کا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اور سب جھوٹ ثابت ہوتا ہے اور اگر کہا جائے کہ اس سے مراد حضرت علی المرتضیٰ ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چاہیئے تھا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہ لے جاتے یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ لے جاتے بلکہ خود ہی اور معیت علی المرتضیٰ میں ہی جنگ لڑتے حالانکہ آپ اپنے اصحاب کی معیت میں کفار سے مقابلہ فرماتے رہے اور پھر کفار مکہ کے ساتھ پہلے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جنگ ہوا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مہاجرین مجاہدین فی سبیل اللہ کا عند اللہ درجہ

التوبۃ ۱۰/۳ } الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ
مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جنگ کیا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور یہی وہ ترقی کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے باغات تیار ہیں جن میں دائمی نعمت ہے۔

الانفال ۱۰/۱۰ } إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا
أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا

لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہی ہیں کہ ان کا بعض بعض کا مدد کرنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کے لیے ان کی دوستی سے کچھ نہیں حتّٰی کہ وہ ہجرت کریں۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے مہاجرین و مجاہدین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کی شہادت بیان فرمائی۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا رب کریم کو منظور ہوا اور خصوصاً معیت میں ہجرت کرنے والے کا شان عند اللہ بہت بڑا ثابت ہوا۔

۳۔ آپس میں تمام اصحابِ اہل بیت علیہم السلام ایک دوسرے کے معاونین تھے۔

وعدۂ خداوندی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں کفار و منافقین کو ذلیل کرے گا

التوبۃ $\frac{۱۰}{۲}$ } قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار سے جنگ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب کرے گا اور ذلیل کرے گا اور ان پر تمہاری مدد کرے گا اور قوم مومنین کے سینوں کو شفا دے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب خداوندی ارشاد سے کفار و مشرکین و منافقین کے مقابلے کے لیے نکلتے تو رب کریم ان کو تھپکی دیتا جیسا کہ قرآن کریم میں تحریر ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا تھپکی دینا

ال عمران $\frac{۴}{۱۴}$ } وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو یہ کہ تم ایماندار ہو۔

محمد $\frac{۲۶}{۴}$ } فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۔

سو تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی بلند ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھپکی دی کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمت نہ ہارنا۔

۱۔ فَلَا تَهِنُوْا رب کریم کا ارشاد جس کو ہو جائے وہ کبھی ہمت نہیں ہار سکتا اور یہ کلمہ بھی انہوں کو کہا جاتا ہے دشمنوں کو نہیں کہا جا سکتا اور فَلَا تَهِنُوْا فرمانے والے کا شان ہے۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور رب کریم نے دوسرا خطاب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

۲۔ وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ کفار و منافقین کو صلح کی دعوت مت دو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں گو کبھی تم تقیے کو زیادہ استعمال کرتے ہو لیکن خدا الحق بات کرنا کہ یہ حیلہ دوستی

کا طریقہ ہے یا دشمنی کا جب رب کریم فرمائے کفار و منافقین سے صلح نہ کرنا کیونکہ فتح تمہاری ہے تمہی بلند ہو کیونکہ خداوند کریم تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو رب کریم ترقی دیگا تم کو ابتر نہیں بننے دے گا تو پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی شکست کھا سکتے ہیں جن کو رب کریم نے اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ فرمادیا کہہ کہ معاذ اللہ رب کریم نے بھی دھوکہ دیا تم معاذ اللہ یہ کبھی ہو نہیں سکتا اور نہ ہی صحابہ کرام معاذ اللہ مغلوب ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کبھی مغلوب ہوئے اور انشاء اللہ العزیز نہ ہی ان کے اعمال صالحہ میں کمی آسکتی ہے ہاں اعمال صالحہ کی بربادی ان کے دشمن کی ہے اول تو رب کریم صحابہ کرام کے دشمنوں کو اعمال صالحہ کی توفیق ہی نہیں دیتا تو ان دونوں آیتوں میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اصحاب کو دشمنوں کے مقابلے میں تھپکی دی جن کو رب کریم تھپکی دینے والا ہے وہ کب کمزور ہو سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب کریم لَا تَخَفۡ فرما کر ان کے خوف کو فوراً دور فرمادے وہی خداوند صاحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وَلَا تَحۡزَنُوۡا فرمادے تو ان کے دلوں سے دنیا و عقبیٰ کا غم دور فرمادے یہ خداوندی طاقت ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب رب کریم نے فرمادیا اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمۡ تم بلند ہو کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جن کی معیت میں خداوندی معیت ہو اور وہ بلند کرنے والا ہو تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت پست نہیں کر سکتی چنانچہ ان کو خلافت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نوازا اور ان کے ہاتھوں کفار کو شکست دے کر ممالک اسلامیہ کا قیام فرمایا جن کو آج تک کوئی کافر نہیں ہٹا سکا جن کے مسلمان بنائے ہوئے کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتے وہ خود معاذ اللہ کیسے کفر و نفاق کی طرف

مائل ہو سکتے ہیں کیونکہ خداوند کریم کی معیت عروج کی طرف لے جا رہی ہے۔ غیر اللہ ان کو پستی کی طرف کھینچے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے بمعاذ اللہ ان کے دلی ایمان میں اگر شک ہوتا تو خداوند کریم ان کو فَلَا تَهِنُوۡا سے کبھی تھپکی نہ دیتا اور جن کو خداوند کریم کی تھپکی مل چکی وہ دنیا و عقبیٰ میں کبھی پسپا اور کمزور نہیں ہو سکتا فتدبر ولا تنزل

الاحزاب ۲۱/۳ { وَكَفَى اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الۡقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيۡزًا
اور جنگ کے لیے مومنین کو اللہ ہی کافی ہے اور اللہ تعالےٰ بڑی طاقت والا غالب ہے۔

جنگ میں جن کو رب کریم کفایت فرمائے وہ کبھی کمزور نہیں ہو سکتے۔
یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تیسری تھپکی دی۔

ال عمران ۴/۵ { بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ۔
اللہ تعالےٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والوں کا

یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم کی چوتھی تھپکی ہے۔

محمد ۲۶/۱ { ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوۡلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاَنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ لَا مَوۡلٰى لَهُمۡ۔
یہ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پانچویں تھپکی دی۔

الانفال ۱۰/۲ { يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا

وَاذْكُرُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

اے ایمان والو! جب تم کفار کی جماعت کے مقابلے میں آجاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

خدائی شہادت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ کے لئے کفار و منافقین سے ڈرتے نہ تھے

ال عمران ۴/۱۸ } لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللهِ وَاللهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۞

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہادری بیان فرمائی۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے ہیں کہ تمہارے مخالفین تمہارے عناد و مقابلے کے لئے سوسائیٹیاں اور انجمنیں تیار کر رہے ہیں تم ان سے ڈر جاؤ تو رب کریم نے ان کی شہادت دی کہ کفار کے اس کلام سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان ترقی کرتے ہیں ڈرتے نہیں کیونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں۔

۲۔ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی یہ ان کے ایماندار ہونے کا نتیجہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی دلیل ہے۔

۴۔ ان کو کفار کے مال غنیمت سے حصہ ملا اگر ان کے ایمان میں شک ہوتا تو رب کریم ان کو کفار کے مال غنیمت سے ان کو حصہ نہ دلواتا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اتباع کی ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا فضل ہے۔

۷۔ اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ مخالفین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے اللہ تعالیٰ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو اور مضبوط فرماتا ہے اور ترقی دیتا ہے۔ مخالفین کی مخالفت سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں میں کچھ کمی نہیں آتی۔ یہ خدائی شہادت ہے ان کی زبانی بات نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جان و مال کی قربانی قبول

خدائی شہادت کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنا جان و مال فی سبیل اللہ قربان کیا

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ } التوبۃ ۱۰/۱۱
الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور یہی ہیں جن کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں ان کے لیے اللہ تعالےٰ نے جنت تیار فرمائے ہیں جن کے نیچے نہریں ہیں یہی وہ بہت بڑا رتبہ ہے۔

رب کریم نے آیۃ مذکورہ میں آٹھ مطالب ارشاد فرمائے۔

۱۔ رسالت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ثبوت۔

۲۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والے تمام ایماندار ہیں۔

۳۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنے ذاتی اموال خرچ کر کے جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۴۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھیوں نے بالذات جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۵۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کرنے والوں کا جہاد میں جان و مال استعمال کرنا خداوند کریم کے نزدیک نیکی میں درست ہے جو قابل قبول ہے۔

۶۔ مذکورہ اعمال کی بنا پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام غازی دنیا و عقبیٰ میں ناجی ہیں۔

۷۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے نہری باغات تیار فرمائے ہیں جس سے نکالے نہ جائیں گے۔

۸۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ مذکورہ رتبہ بہت بڑا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات سے خداوند کریم کی رضامندی کیونکہ وہ دل سے کھرے تھے

۱۔ الفتح ۲۶/۲ { لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

ضرور اللہ تعالےٰ مومنین سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی جو ان کے دلوں میں تھا اللہ کو معلوم ہو گیا تو اس نے ان پر تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح کا ثواب دیا۔

۲۔ المجادلہ ۲۸/۳ { رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اللہ تعالےٰ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے خبردار بے شک اللہ کا ہی گروہ وہ نجات پانے والے ہیں۔

۳۔ البینۃ ۳۰/۱ { رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

اللہ تعالےٰ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہوئے یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب کریم سے ڈرا۔

ان مذکورہ بالا آیات میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رضامندی

تحریر فرمادی "تاکہ سند ہے اب ان کو دنیا سے لے کر دخول جنت تک کوئی سرکاری یا غیر سرکاری شخص حائل نہیں ہو سکتا اور گھر بیٹھے کہانیاں سنانے سے ان کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اپنا جان و مال خداوند کریم کو فروخت کر چکے ہیں

التوبہ ۱۱/۱۴ { اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے لئے خرید لیا ہے اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ (یہ) وعدہ اس پر توراۃ اور انجیل اور قرآن میں سچا ہے اور اللہ تعالےٰ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا اور کون ہے تو تم نے جو اللہ کے بیع کی ہے خوشی مناؤ اور یہی وہ رتبہ بہت بڑا ہے (کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں خدا کی تعریف

کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں رکوع کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں نیکی کا حکم کرنے والے ہیں بُرے کاموں سے روکنے والے ہیں۔ خداوندی حدوں کو قائم کرنے والے ہیں — یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمان لانے والوں کو خوش خبری سنا دیں۔

اس آیۂ کریمہ میں کئی مطالب رب کریم نے ارشاد فرمائے۔

اِشْتَرٰی ماضی کا صیغہ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند کریم نے سودا کر لیا اور سودا ماضی کا ہوا جو لوگ اس آیت کے نزول سے پہلے ایمان لا چکے اور اعمال صالحہ کر چکے اور وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور ما بعد کے آنے والے بالتبع اس حکم میں شامل ہوں گے اور یہ آیت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی نازل ہوئی۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانوں کو خرید لیا۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم کی جانیں اب ان کے قبضے کی نہیں خدائی قبضے میں ہو چکیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اموال کا بھی خدائی قبضہ ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام رب کریم نے جنت مقرر فرما دیا ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاد کرنا منظور و مقبول خداوندی ہو چکا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو مقتول ہوگا وہ عند اللہ شہید اور اس کی شہادت عند اللہ مقبول۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خداوندی پانچوں وعدے رب کریم نے پہلے توراۃ و انجیل میں درج فرما دیے ہیں۔

۷۔ اور یہی پانچوں وعدے رب کریم نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کھاتہ میں لکھ دیے ہیں جن کو کوئی شخص مٹا نہیں سکتا۔

۸۔ جس شخص نے اللہ تعالےٰ سے اس وعدے کو پورا کر کے بیعت کر لی اس کو بشارت خداوندی ہے۔

۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ رتبہ خداوندی بہت بڑا ہے جو اور کسی امتی کو نہیں دیا گیا۔

یہ مراتب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں عطا ہوئے

کیونکہ یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(ا) خداوند کریم کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

(ب) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(ج) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی حمد کرنے والے ہیں۔

(د) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دربار خداوندی میں زاری کرنے والے ہیں۔

(ہ) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پکے نمازی ہیں۔

(س) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں۔

(ص) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر برائی سے روکتے ہیں۔

(ط) اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی حدود کا احترام کرتے ہیں خداوندی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔

(ع) جو لوگ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف بیان کردہ خداوندی کو تسلیم کرے ان کو بھی جنت کی بشارت خداوندی ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے جان و مال کا سودا رب کریم سے پکا ہو چکا اور ان کا یہ سودا خداوند کریم کے کئی دفاتر میں درج ہو چکا مثلاً لوح محفوظ میں کتب سابقہ تورات و انجیل میں قرآن کریم میں تو اب ان تمام دفاتر خداوندی کو کوئی مٹا نہیں سکتا اب جو ان کے خلاف کہے گا وہ خدائی مجرم ہو گا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہر اعمال صالحہ و ناجیہ میں کیوں نہ کامیاب ہوتے جب ان کا رب کریم ان کو حلال کھانا عنایت فرماتا ہے اور ان کی کمائی بھی حلال ہوتی تھی تو ہر اعمال صالحہ میں وہ کیوں نہ ثابت قدم رہتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خدا کی طرف سے پاک راشن سپلائی ہوتا تھا

البقرہ ۲/۲۱ { یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے۔ اس سے کھاؤ اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

المائدہ ۷/۱۱ { وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور تم اس چیز سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو جس کے ساتھ تم یقین رکھنے والے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خوراک طیبہ تھی

الانفال ۹/۳ { وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔
اور تمہیں اللہ تعالےٰ نے پاک رزق عطا فرمایا ہے تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔

المائدہ ۶/۱ { یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ۔
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کونسی شئی حلال ہے فرما دیجئے تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

النمل ۱۴/۱۴ { فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

پھر تم حلال پاک رزق کھاؤ جو اللہ تعالےٰ نے تمہیں دیا ہے اور اللہ تعالےٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسب حلال تھا

البقرہ ۳/۳۷ { یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔

اے ایمان والو جو تم نے پاک کمائی کی ہے اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اس سے خرچ کرو۔ ان مذکورہ آیات سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا کسب حلال تھا۔

مال غنیمت صحابہ کرام کے لئے حلال

الانفال 10/9 } فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر تم نے جو غزوہ میں لوٹا ہے تمہارے لئے حلال پاک ہے اس سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

الفتح 26/3 } وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت لوٹوں کا وعدہ کیا۔ جو تم ان کو لیتے ہو تو تمہارے لئے اس کی جلدی کی اور تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روکا اور تاکہ مومنین کے لئے دلیل بن جائے اور تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال پر خدائی شہادت

یونس 11/7 } وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۔

اور آپ جس حالت میں بھی ہوں اور خداوند کریم کی طرف سے آپ جتنا بھی قرآن پڑھیں اور تم تمام جو بھی کام کرتے ہو ہم اس پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر پر آپ کے اصحاب کی شہادت ہوتی تھی اور اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر شہادت خداوندی اس آیت مذکورہ سے ثابت ہو گئی۔

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قول وفعل پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادۃ

البقرہ 2/16 } وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے ہر قول وفعل پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت ثبت ہے۔

جن کی نیک نامی پر سرکاری افسر کے دستخط موجود ہوں اس کا انعام کبھی ضائع نہیں ہو سکتا تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر نیکی پر میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دستخط بشہادت خداوندی ثبت ہیں تو ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا کیسے شک ہو سکتا ہے۔

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شیطانی تسلط نہیں

النحل 14/13 } فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۔

پھر جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں کیونکہ ایمان والوں پر شیطان کو غلبہ نہیں اور وہ اپنے رب کریم پہ توکل کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں شیطان کا غلبہ ان لوگوں پہ ہے جو اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ

شرک کرنے والے ہیں۔

بنی اسرائیل ۱۵/۷ } اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا۔

اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب وکیل کافی ہے۔

جن کی تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزری ان کی حدود میں شیطان کیسے بھٹک سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک شیطان بھٹک نہیں سکتا

الانفال ۱۰/۶ } وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کر کے دکھلایا اور اس نے کہا کہ آج مسلمان لوگوں سے تم پر کوئی غالب نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں اور جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئیں شیطان اپنی دونوں ایڑیوں پر پھر گیا اور اس نے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں بیشک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے بے شک میں اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سخت عذاب والا ہے

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے … فرمادیا کہ جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کی طرف شیطان اپنا رخ کرنا چاہتا تھا لیکن خداوندی محافظوں نے انہیں مار بھگایا اور وہ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ کہتا ہوا بھاگ گیا۔

گنہگاروں کی نجات کے لئے رب کریم نے ایک اور طریقہ بھی ایجاد فرمایا ہے جس کو توبہ تعبیر کیا جاتا ہے کسی قسم کا گنہگار اگر دربار خداوندی میں صدق دل سے توبہ کرے یعنی خداوند کریم کی طرف رجوع کرے تو خداوند کریم اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

صفت خداوندی کہ وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

المومن ۲۴/۱ } غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔

گناہ کو معاف کرنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب والا ہے۔
طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے۔

الانعام ۷/۶ } کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

تمہارے رب کریم نے اپنی ذات پر رحمت کو فرض کیا شان یہ ہے کہ تم میں جس شخص نے برا عمل کیا جہالت کی وجہ سے پھر بعد ازاں رجوع کیا اس نے اور صالح ہو گیا تو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

التوبہ ۱۰/۱ } فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

پھر اگر انہوں نے توبہ کی اور نماز قائم کی اور انہوں نے زکوٰۃ دی تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔

اور ہم آیتوں کو مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والی قوم کے لیئے۔

رب کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے صفات بیان فرمائے کہ اگر کوئی منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں شمولیت کا ارادہ رکھے تو وہ (۱) سابقہ گناہوں سے دربار خداوندی میں توبہ کرے اور دربار رسالت مآب میں اقرار کرے (۲) پانچ وقتی ہمیشہ نماز قائم رکھے یہ نہیں کہ کبھی پڑھ لی اور کبھی ترک کر دی (۳) اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔

تو جو شخص ان تینوں صفات کا حامل ہو وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے ورنہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منکر بے نماز زکوٰۃ کے تارک کو اپنی جماعت میں شامل نہیں فرما سکتے۔

معافی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے رب کریم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشش کی سفارش فرمائی

محمد ۲۶/۲ } وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔
آپ اپنے اور مؤمنین اور مومنات کے ذنب کی معافی طلب فرمایئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی تاکیداً ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے مؤمنین کے گناہوں کی معافی طلب فرمایئے میں معاف کردوں گا چنانچہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

پانچوں وقت دربار خداوندی میں اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر معافی طلب فرمائی۔

ملائکہ المقربین بھی گنہگار مؤمنین کے لئے وقت دعا مغفرت فرماتے ہیں

المومن ۲۴/۱ } اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ٥

وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے چوفیرے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لیئے وہ بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب آپ کی رحمت وعلم ہر شئی پر وہ وسیع ہے تو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع کی ان کو معاف فرمادے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ملائکۃ المقربین نے بھی دربار خداوندی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کے صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لیئے معافی چاہی تو رب کریم نے ان کے لیے صلائے استجابت تحریر کر بھیجی۔

فیصلہ خداوندی کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی گناہ بھی معاف

المائدہ ۷/۱۴ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ٥ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ○

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو اگر تمہارے لیئے ظاہر کی جائیں تمہیں برا محسوس ہو اور اگر تم اس کے متعلق سوال کرو جب قرآن اتارا جائے تمہارے لئے ظاہر کیا جائے گا اس کے متعلق اللہ تعالے نے معاف فرما دیا اور اللہ تعالے بڑا بخشنے والا بڑا بردبار ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں عند اللہ معاف ہیں

الزمر ۲۴/۶ } قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ تعالے کی رحمت سے تم بے امید نہ ہو بے شک اللہ تعالے تمام گناہ معاف فرمائے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

خداوند تعالے کا حتمی فیصلہ کہ معافی مانگنے والوں کو عذاب نہیں کرے گا

الانفال ۹/۴ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○
اور اللہ تعالے ان کو عذاب کرنے والا نہیں اس حال میں کہ وہ معافی طلب

کرتے ہوں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت شہادت اور غلطیاں معاف

ال عمران ۴/۷ } وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ○

اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کیے گئے یا تم فوت ہوگئے تو اللہ تعالے کی طرف سے تمہارے گناہ معاف اور رحمت خداوندی بہتر ہے اس چیز سے جو تم اعمال جمع کرتے ہو۔

النحل ۱۴/۱۳ } مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جس شخص نے اعمال صالحہ کیے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ تسلیم کرنے والا ہو تو ضرور ہم اس کو زندہ رکھیں گے پاک زندگی اور ضرور اس کے اچھے اجر کا اس کو بدلہ دیں گے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

الحج ۱۷/۸ } وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

اور جن لوگوں نے اللہ تعالے کے راستے میں ہجرت کی پھر وہ قتل کیے گئے یا مر گئے اللہ تعالے ان کو ضرور اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ تعالے ضرور وہ بہتر رزق دینے والوں سے ہے۔

الانبیا ۱۷/۷ } فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ

بِسَعۡیِهٖ وَاِنَّا لَهٗ کَاتِبُوۡنَ ۔

پھر جو ایماندار اچھے اعمال کرے گا تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں۔

جن اصحاب کو رب کریم نے اپنی طرف سے ہدایت اور صراط مستقیم اور اسلام اور ایمان کی اسناد عطا فرما کر کامیاب بنایا ہو پھر ان کی تطہیر و تزکیہ فرما کر ان کے حق میں آیات تطہیر اور آیات تزکیہ بھی نازل فرما دی ہوں پھر ان کو درجہ ایمانی پر فائز فرما کر ایمانی سند بھی عطا فرما کر قرآن کریم میں ان کے ایمانی سند کو تا ابد ان کے شان کو ثبت فرما دیا ہو پھر ان کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرما کر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمے ان کی تعلیم کا بوجھ ڈال دیا ہو اور میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے پرنسپل سے اولین پروفیسری کا رتبہ بھی حاصل کر لیا ہو اور ان کے پروفیسر ہونے کی سند بھی رب کریم نے عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ سے قرآن کریم میں درج فرما دی ہو پھر انہوں نے اپنے جان و مال فی سبیل اللہ قربان کر دیے ہوں اور اس قربانی کے دوران ان کا حلال رزق خداوندی ہو پھر ہر طرح کی نصرت خداوندی ان کو میسر ہو اور خداوند کریم نے اس جماعت کو مشرکین و کفار منافقین سے پاک بھی فرمایا ہو اس کا اندراج بھی قرآنی تحریر میں موجود ہو اور ان کے اعمال اسلامی و ایمانی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہم کے تمام اعمال کے قبولیت کی مکمل اسناد بھی خداوند کریم نے عطا فرما دی ہوں اور اللہ تعالےٰ نے ان کو صدیقین اور شہداء و صالحین کے خطابات سے بھی نوازا ہو اور انہوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے سابقہ گناہوں کی دربار خداوندی میں معافی بھی مانگی ہو تو اسلامی و ایمانی تمام مراتب کے حصول کے بعد رب کریم نے انعامی سند بھی عطا فرما دی ہے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی طرف سے ظاہری باطنی انعام

وَاَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۔ لقمٰن ۲۱/۴

اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم پر اللہ تعالےٰ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بہا دی ہیں۔

کیوں بھئی پانچ تنیو! ذرا پانچوں تن کو سامنے سمجھ کر بات کرنا کہ انعام اپنوں کو ملتے ہیں۔ یا بیگانوں کو اور کسی نیکی کا بدلہ انعام ملتا ہے یا بُرائی کا بدلہ انعام ملتا ہے پھر خداوند کریم کے ہاں سے بُرا خیال رکھنا یہ مومن کا شان نہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ پر خداوند کریم کا اتمام نعمت کرنا

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۔ البقرہ ۲/۱۸

اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم ہدایت یافتہ ہو۔

آیت الانعام

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کو اللہ تعالےٰ نے پسند کرلیا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ } المائدہ ۶/۱

میں نے آج ہی تمہارے دین کو مکمل کردیا اور اپنی نعمت میں نے تم پر پوری کردی تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی تکمیل اللہ نے کی۔

۲۔ دنیا وعقبیٰ کی نعمتوں سے رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے دین اسلام پسند فرمایا۔

رب کریم نے اپنے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمان جماعتوں کو چھ خطابات مشرکین کفار ومنافقین ویہود ونصاریٰ وظالم سے یاد فرمایا تو رب کریم نے ہر ایک کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے علیحدگی کا ارشاد فرمایا۔

بلکہ جو شخص کفار ومنافقین سے تعلق رکھنے والا تھا اللہ تعالےٰ رب عزیز نے ان کا داخلہ بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ممنوع قرار دے دیا۔

خدائی فیصلہ

کفار ومنافقین سے تعلق رکھنے والا بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہوسکتا

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مَا ہُمْ مِّنْکُمْ وَلَا مِنْہُمْ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَی الْکَذِبِ وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ } المجادلہ ۲۸/۳

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا اپنے ان لوگوں کی طرف ملاحظہ نہیں فرمایا۔ جنہوں نے ایسی قوم کو دوست رکھا جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ تم سے نہیں ہیں اور نہ ان سے تم اور جھوٹی قسم کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مغضوب علیہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوئے اور نہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان میں شریک ہوسکتے تھے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے کفر ونفاق کو کوئی چھپانے کے لئے حلفیہ بیان دے تو اس کو کاذب سمجھتے تھے اپنی جماعت میں شامل نہیں ہونے دیتے تھے۔

کافر

دنیا میں کافر کا وطیرہ ایمان کے متعلق

البقرہ ۱ } إن الذين كفروا سواء عليهم ءأنذرتهم أم لم تنذرهم لا يؤمنون ○

بے شک جو لوگ منکر ہو گئے ان پر آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے وہ کبھی مومن نہیں بن سکتے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ منکر کے نزدیک نذارت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی شیئی نہیں اس لئے وہ تسلیم کرنے والوں کی جماعت میں شامل ہو ہی نہیں سکتا۔

نتیجہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والی جماعت میں منکر شامل نہیں ہو سکتا۔

کفار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ٹھٹھا کرتے تھے

البقرہ ۲/۲۶ } زين للذين كفروا الحيوة الدنيا ويسخرون من الذين آمنوا والذين اتقوا فوقهم يوم القيمة والله يرزق من يشاء بغير حساب ○

منکرین کے لئے دنیا کی زندگی کو مزین بنایا گیا ہے اور منکرین تسلیم کرنے والوں کو اور خدا اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے والوں کو مذاق کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو تسلیم کرنے والے متقی ہیں اور منکرین پر قیامت کے دن ان کو فوقیت دی جائیگی اور اللہ تعالے جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے زمانے کے منکرین مخول کیا کرتے تھے اب تم اپنے دل میں فیصلہ کر لو کہ تم کس جماعت میں شامل ہو۔

مشرک

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض کا حکم

الانعام ۷/۳ } وأعرض عن المشركين ○
اور حضور مشرکین سے آپ اعراض فرما دیں۔

الاعراف ۹/۲۹ } وأعرض عن الجاهلين ۔
اور جاہلوں سے حضور آپ اعراض فرما دیں۔

النجم ۲۷/۲ } فأعرض عن من تولى عن ذكرنا ولم يرد إلا الحيوة الدنيا ۔
جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور جو سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ ارادہ نہیں رکھتا آپ اس سے بھی اعراض فرمائیں۔

الحجر ۱۴/۶ } فاصدع بما تؤمر وأعرض عن المشركين ۔

اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے کوئی تعلق نہیں

توبہ ۱۰/۱ — بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کیا ہے بری ہیں۔

توبہ ۱۰/۱ — اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ ۔

بے شک اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے علیحدہ ہیں۔

از روئے قرآن کریم کفار سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق

الفرقان ۱۹/۵ — فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے پیچھے نہ لگیں اور ان سے جہاد اکبر کریں۔

الدھر ۲۹/۲ — وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے گنہگار اور منکر کے پیچھے نہ لگیں۔

کفار کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ

الکافرون ۳۰/۱ — قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے منکرو جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا اور نہ ہی تم عبادت کر سکتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں عبادت کر سکتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور یہ ممکن ہی نہیں اگر جسکی تم عبادت کرتے ہو میں اسکی عبادت کروں تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور منکرین کی ایسی تفریق فرما دی کہ جس میں منکرین کی عبادت و دین کو علیحدہ کر دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور دین کو علیحدہ بیان کر دیا اب جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین میں شامل ہو کر آپ کی معیت میں عبادت کرنے والے ہیں وہ بفرمان خداوندی منکرین کی جماعت میں کبھی شامل نہیں ہو سکتے۔ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ ۔

منکرین کو دنیا میں ہی عذاب خداوندی پکڑ لیتا ہے

السجدہ ۲۱/۲ — وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔

اور ہم منکرین کو آخرت کے عذاب سے پہلے ہی دنیا میں ہی عذاب چکھائینگے تاکہ وہ مڑ جائیں۔

الانفال ۹/۲ — وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور بے شک اللہ تعالےٰ منکرین کی خفیہ سازش کو کمزور کرنے والا ہے۔

آل عمران ۳/۴ — فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۔

تو بے شک اللہ تعالےٰ منکرین سے دوستی رکھتا ہی نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ظالم کے پاس بیٹھنے کی ممانعت خداوندی

الانعام ۷/۸ { فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
پھر آپ نصیحت دینے کے بعد ظالموں کی جماعت کے پاس نہ بیٹھیں۔

قرآن کریم کی اس آیت کو پس پشت ڈالتے ہوئے اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑا جائے کہ آپ معاذ اللہ ظالموں کو ساتھ رکھتے تھے تو یہ حضور پر بہتان ہے اور قرآن کریم کا انکار ہے۔

ظالم کے تعلق رکھنے سے سزا یافتہ ہے

ھود ۱۲/۱ { وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

اور تم ظالموں کی طرف مائل نہ ہو اگر تم نے ایسا کیا، تو تمہیں آگ پہنچے گی اور تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں پھر نہ ہی تم امداد کئے جاؤ گے۔

اس میں ایمانداروں کو رب کریم نے ظالموں کی طرف مائل ہونے کو ہی منع فرما دیا اب اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بدگمانی کی جائے تو معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کے تارک ثابت ہوتے ہیں اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دل میں بھی خیال لائے کہ آپ حکم خداوندی کے تارک تھے تو اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مومن کہلائے اب تم خود سوچ لو۔

الصف ۲۸/۱ { وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

رب کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آنے دیتا ہی نہیں

المائدہ ۶/۸ { وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔
بے شک اللہ تعالےٰ ظالموں کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ تعالےٰ منکر اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا موقعہ دیتا ہی نہیں

النساء ۶/۲۳ { اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔

بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالےٰ کو یہ لائق نہیں کہ ان کو معاف کرے اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کو یہ لائق ہے کہ انہیں ہدایت دے سوائے جہنم کے راستے کے اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالےٰ پر آسان ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی اور معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور غلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت دی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی مغفرت کی سفارش فرما کر معاف بھی فرما دیا اب کوئی شخص اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بدظنی کرے تو وہ بموجب اس آیت کریمہ قرآن کریم کا منکر ہے۔

ایماندار کا ظلم توبہ کرنے سے معاف خدائی وعدہ

النساء ۵/۶ { وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔

اور جو شخص عمل کرے گا یا اس کا نفس ظلم کرے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا پائے گا۔

النساء ۵/۹ } وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آجائیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی طلب فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔

(جن لوگوں نے دربار رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم میں خدا سے معافی مانگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے لئے دربار خداوندی میں معافی کی سفارش فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بھی توبہ قبول فرمائی ہو تو ان کی توبہ پر شک کرنے والے کو خود خداوند پر یقین نہیں)

ظالم کا نتیجہ دنیا میں

القصص ۲۰/۶ } وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۔

اور ہم کسی شہر کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ظالم کو معیت نبی اللہ نصیب نہیں ہو سکتی

فرقان ۱۹/۳ } وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا کہیگا ہائے افسوس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا راستہ اختیار کر لیتا۔

ایمانی دشمن سے قطع تعلق کرنے کا ارشاد خداوندی

آل عمران ۳/۳ } لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۔

ایماندار سوائے ایمانداروں کے منکروں کو دوست نہ بنائیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں مگر یہ کہ ڈریں وہ ان سے حق ڈرنے کا اور اللہ بندے کے نفس کو ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانے رجوع ہے۔

ازلی کافر ایمان کی طرف راغب ہو سکتا ہی نہیں

البقرہ ۱/۱ } خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو کافر گناہ کرے گناہ اس کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کے تصدیق کی مہر لگا دیتا ہے اور ان

کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

علی رضا "شاید اللہ تعالیٰ نے اصحاب سے تقیہ کیا ہو کسی مصلحت کی بنا پر اللہ نے انہیں مجلس سے نہ نکالا ہو۔

محمد عمر "معاذ اللہ رب کریم کو کس کا ڈر ہے۔ تمہارے نزدیک بھی جس کو ڈر ہو تقیہ وہ کرتا ہے اور جس کو ڈر نہیں وہ تقیہ کیسے کر سکتا ہے دوسرا جواب ایک دو دن کی بات ہو تو پھر بھی گزر ہو سکتا۔ جہاں سالوں ساتھ گزارنے ہوں کھوٹے کا گزر بسر کیسے ہو سکتا ہے کبھی نہ کبھی اس کا پول کھل آتا ہے تو اس کو نکالنا پڑتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تمام عمر اسلام میں نہ ان کی کوئی خامی نکلی اور نہ ہی ان کو خارج کیا گیا تیسرا جواب فیصلہ خداوندی۔

الزمر ۲۳/۱ } إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ۔
اگر تم نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالےٰ تم سے بے پرواہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معاذ اللہ اگر کفر کرتے تو فوراً ان کو اسلامی مجلس سے نکال دیا جاتا اور پھر کبھی شامل نہ کیا جاتا جیسا کہ دوسروں کا حال کیا گیا۔

العنکبوت ۲۰/۱ } إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝
بے شک اللہ تعالےٰ جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

منافق کی علامتیں قرآن کریم سے

المنفقون ۲۸/۱ } إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

لَكَاذِبُونَ ۝ اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّهُمْ سَاءَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ
الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ضرور اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالےٰ شہادۃ دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں اپنی قسموں کو انہوں نے ڈھال بنایا ہوا ہے پھر وہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں بے شک جو وہ کرتے ہیں بہت برا ہے یہ بسبب اس بات کے کہ (ظاہراً) وہ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ سمجھ نہیں سکتے اور جب آپ ان کو دیکھیں گے ان کے جسم آپ کو تعجب میں ڈالیں گے اور اگر وہ باتیں کرتے ہیں تو آپ ان کی بات کو سنتے ہیں گویا کہ وہ منافقین ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں اور ہر بلند آواز کو وہ اپنے اوپر گمان کرتے ہیں وہی دشمن ہیں آپ ان سے بچ کے جایئے خداوند کریم ان کو غارت کرے کہاں سے وہ پھرتے جاتے ہیں۔

ا۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے منافقوں کے نفاق کو ظاہر فرمایا اور ان کو صراحۃ جھوٹا کہا۔

۲۔ منافق جھوٹی قسمیں بہت کھاتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

۳۔ منافق کے تمام اعمال بُرے ہیں خداوند کریم ان کو نیکی کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

۴۔ منافق پہلے حکم تسلیم کرتا ہے پھر انکار کر دیتا ہے۔

۵۔ منافق خداوند کی طرف سے کنڈم ہوتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھ سکتا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نہیں سمجھتا۔

۶۔ ان کے جسم ظاہراً آپ کو اچھے نظر آئیں گے۔

۷۔ منافق اپنی بیماری کی وجہ سے ہوشیاری سے بات نہیں کر سکتا سستی سے جھجک کر بات کرے گا۔

۸۔ آپ جو کچھ فرماویں وہ ان کو فوراً کھٹکتی ہے کہ ہمارے خلاف کہا جا رہا ہے۔

۹۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی تاکید ہوئی کہ آپ ان سے بچ جائیے ہر طرح ان سے اجتناب فرمائیے کیونکہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔

۱۰۔ خداوند تعالےٰ نے منافقین کے حق میں جملہ بد دعائیہ فرمایا کہ خدا ان کو تباہ کرے۔

تلكَ عشرةٌ كاملةٌ

منافقین کی علامت

النساء ۵/۶ } وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا۔

اور جب منافقوں کو کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی طرف آجاؤ تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے منافقین کو کہ وہ آپ سے بالکل روگردانی کر جاتے ہیں۔

اب تم فیصلہ کر لو کہ وَالَّذِينَ مَعَهُ کو تم يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا کا خیال کر لو تو یہ یا تو تمہاری کج فہمی ہے یا بدنصیبی دھوکا ہے جو قرآن کریم کو الٹتے ہو۔

الحشر ۲۸/۲ } لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ۔

اگر وہ منکرین نکالے گئے تو منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر وہ منکرین لڑائی کیے گئے تو منافقین ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بالفرض انہوں نے ان کی مدد کی تو وہ منافقین ضرور پیٹھ پھیرلیں گے پھر وہ انتظار نہ کیے جائیں گے۔

منافق کے ساتھ رب کریم کا تعلق دنیا میں

العنکبوت ۲۰/۱ } وَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۝ اور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو ضرور ظاہر کرے گا اور منافقوں کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔

الاحزاب ۲۲/۵ } لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا مَّلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا۔

اگر منافقین باز نہ آئے اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینے میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کریں گے پھر وہ آپ کے پڑوس مدینے میں نہیں رہ سکتے مگر

ج ۔ نہیں ، بلکہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کو قتل کیا مارا ۔

س ۔ (۳) ، کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس سے نکالا ؟

ج ۔ نہیں ، بلکہ زندگی میں ہر وقت ساتھ رکھا اور بعد از وصال گنبد خضرا میں جگہ دی ۔

س (۴) کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ لعنت کی مار پڑی ؟

ج ۔ نہیں ، بلکہ دنیا کی زندگی میں بھی رحمۃ العالمین کی رحمت اور خداوندی رحمت میں سرشار رہے اور ملعونوں کو مار بھگایا ۔

س (۵) ، کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا ؟

ج ۔ نہیں ، بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار و منافقین سے مقابلہ کیا اور قتل کیا ۔

نوٹ : قرآن مجید کو تسلیم کرلینے والا اس آیت سے خود نتیجہ نکال لے گا ۔

خداوند کریم کا منافقین پر فتویٰ کفر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ البقرہ ۲/۲

بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو زبانی اقرار کرتا ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتے سوا اپنے نفسوں کے اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں

تھوڑے دن لعنت مارے ہوئے ہیں جہاں ملو منافقین ملیں قید کیا جائے اور ان کو قتل کیا جائے ۔

منافق کی علامتیں

اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں منافقین کی دو علامتیں فرمائیں ۔

۱ ۔ کہ ان کے دل میں دھوکہ اور کفر ہوتا ہے ۔

۲ ۔ منافق شہر میں جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے ۔

(منافقین اگر اپنے نفاق سے باز نہ آئے تو ان کو خدائی سزا دنیا میں ہی ضرور ملے گی ،

منافق کی سزا

۳ ۔ منافق کو اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس نہیں رہنے دیتا ۔

۴ ۔ منافق ہر وقت خداوندی لعنت میں مار کھاتا ہے ۔ رحمت کا حقدار نہیں ہوتا ۔

۵ ۔ منافق کو گرفتار کرکے فوراً قتل کیا جائے ۔

سوالات

س ۔ ۱ ، کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی وقت دھوکا کیا ؟

ج ۔ نہیں بلکہ غلامی کی ۔

س ۔ ۲ ۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر میں کسی وقت اسلام کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلائیں ؟

میں نفاق ایک بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو زیادہ کیا اور ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے بسبب اس بات کے وہ جھٹلاتے ہیں ۔

خداوند کریم منافقوں کو وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کا فتویٰ لگائے لیکن آج کل ایسے ایمانی دعویدار نکلے ہیں کہ جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا رب کریم نے ان کو اسلامی اور ایمانی سند بھی عطا فرما دی ان پر نفاق سے زبان درازی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دے ۔

کافر و منافق کی ہر بات کو تسلیم کرنے سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا

الاحزاب ۲۱/۱ } يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اے غیبی خبر رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانئے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے ۔

الاحزاب ۲۲/۶ } وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔

اور کفار و منافقین کی بات نہ مانئے اور ان کی تکلیف کو درگزر فرمائیے اور اللہ پر توکل رکھئے اور اللہ تعالیٰ وکیل کافی ہے ۔

توبہ ۱۰/۱۰ } يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ ۔

اے غیبی خبر رکھنے والے کفار و منافقین سے جنگ کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے اور

ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور رجوع کی جگہ بہت بری ہے ۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین پر سختی کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی مجالست و مخالطت سے پرہیز فرما دیں چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا ۔

ایمانداروں کو کفار سے علیحدگی کا حکم خداوندی

النساء ۵/۲۱ } يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

اے ایمان والو کفار کو دوست نہ بناؤ سوائے ایمانداروں کے ۔

ان آیات مذکورہ کا حال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہو یا نہیں رب کریم فرماوے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار و منافقین سے جہاد کرو اور سوائے مومنین کے کسی کو دوست نہ بناؤ لیکن دشمن کہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقین و کفار سے جہاد نہیں کیا بلکہ ان کی پرورش فرمائی اور اطاعت فرمائی اور ولی دوست بنایا تو اب جس کا دل چاہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا فرمان ماننے والے سچے نبی تسلیم کرلے اور جس کا دل چاہے دشمنوں کے مربی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تارک قرآن تسلیم کرلے

منافقین اور کافرین جہنمی ہیں

النساء ۲۰/۵ } إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۔

بے شک اللہ تعالیٰ منافقین اور کفار تمام کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

خدائی فیصلہ کہ کافر ہمیشہ مغلوب رہیگا

ال عمران ۳/۲ { قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کو فرما دیجیے تم دنیا میں جلدی مغلوب ہو گے اور قیامت کو جہنم میں اکٹھے کیے جاؤ گے اور جہنم بہت بُرا بستر ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمالیا کہ تمہارے مقابلے میں کفار کبھی غالب نہیں آسکتے بلکہ مغلوب ہی رہینگے۔ چنانچہ خلفاء مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی جنگ لڑے ان کا کوئی دشمن یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ان کو کسی میدان میں کفار نے شکست دی ہو۔ پکے ایماندار تھے اسی لیے غلبے کا وعدہ ہوا۔

مسلمان مومن اور یہود و نصاریٰ

المائدہ ۶/۸ { يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو مددگار نہ بناؤ اُن کے بعض بعض کے مددگار ہیں اور جس شخص نے تم سے ان کے ساتھ دوستی کی تو وہ انہی سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کی جماعت کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے فیصلہ کر دیا کہ مومنین یہود و نصاریٰ سے قطع تعلق رکھیں اور جس شخص مومن نے یہود و نصاریٰ سے تعلق بنایا تو وہ انہی سے ہے ایمانداروں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تو یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھتے۔

اور خلفاء اربعہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھا ہو ہمیشہ ان کا تعلق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی رہا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے تعلق نہیں رکھا

المجادلۃ ۲۸/۳ { لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰۤئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰۤئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

آپ نہ پائینگے ایسی قوم کو جو اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں کہ دوست رکھیں وہ اس شخص کو جو مخالفت کرتا ہو اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ان کے

باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا ان کا کنبہ ہی ہو جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا اور اپنی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ان کو قوت دی اور ان کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ان میں ہمیشہ رہینگے اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو گئے یہی لوگ ہیں اللہ کا گروہ خبردار اللہ کا گروہ وہی نجات پانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے گو والدین کیوں نہ ہوں اولاد و بھائی کنبہ کیوں نہ ہو قطع تعلق کر دیں کیونکہ جن کے دلوں میں ایمان ہے اللہ تعالےٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے پاس بیٹھا جائے۔

سو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر ہی یہ عمل تھا جو انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب قریبی عصبات کو بھی پس پشت ڈال کر قطع تعلق کر دیا۔

سوائے مومنین ایمانداروں کے ہر دشمن سے اجتناب کا خدائی حکم

آل عمران ۴/۳ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو سوائے اپنے ایمانداروں کے کسی کو ولی دوست نہ بناؤ وہ تمہیں دھوکہ دینے میں کمی نہ کریں گے وہ تمہاری دشمنی کو اچھا سمجھتے ہیں ضرور ان کے مونہوں

بغض ظاہر ہوا اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے بہت بڑی بات ہے تمہارے لئے ہم نے آیتوں کو بیان کیا ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

اس آیت کریمہ سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ ایمان والوں کو خطاب ہے کہ تم اپنے ایمان کے ساتھیوں کے سوا غیر کو دلی دوست نہ بناؤ۔ (ا) غزوہ میں (ب) رشتہ داری میں (ج) مال غنیمت میں (د) صدقات کے قبول کرنے میں (ہ) سفر میں۔

۲۔ تمہارا غیر ان مذکورہ امور میں دھوکہ دینے میں کسی طرح کمی نہیں کرے گا۔

۳۔ جو تمہارا غیر ہے اس کے منہ سے تمہارے حق میں کبھی تعریف نہیں نکلے گی۔ بلکہ بُری بات ہی کہیگا اور جب کسی غیر نے منہ سے بری بات کہی اللہ تعالےٰ نے فوراً اس کا بدلہ لیا مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کسی غیر نے اگر کہا آمَنَ السُّفَهَاءُ سے بے وقوف کہا تو اللہ تعالےٰ نے فوراً أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ سے غیروں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے جواب سنایا اور اگر ان کو غیروں نے لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ سے ذلیل کہا تو اللہ تعالےٰ نے وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ سے ان کی عزۃ افزائی فرمائی۔

۴۔ اور اگر وہ کسی مقام پر تمہاری صحیح بات نقل کر کے بیان کر دیں تو یہ ان کا تقیہ ہے ورنہ تمہارے متعلق جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ان کی زبانوں پر اس کے خلاف ہے۔

الممتحنة ۲۸/۱ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ

اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم ان کے ساتھ دوستی سے سے ملاقات کرتے ہو حالانکہ انہوں نے قرآن کا انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تمہیں وہ نکالتے ہیں کیونکہ تم اپنے رب اللہ کے ساتھ ایمان لائے۔ اگر تم میرے رستے میں جہاد کے لئے نکلو اور میری رضا کے لئے نکلو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلے خطاب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بالتبع سب ایمانداروں کو۔

۱۔ اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ میرے دشمن ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کبھی زبانی دوستی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن قرآن کریم کے دشمن ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے ہی مکے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نکالا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا دشمنی کرنا صرف اس لئے ہے کہ وہ خداوند کریم پر کیوں ایمان لائے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی رضا کے لئے جہاد کرتے ہیں تو کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔

۷۔ موجودہ زمانہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو بھی جو لوگ نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں تو وہ ان سابقہ دشمنوں سے بدتر ثابت ہوئے۔

الممتحنۃ ۲/۸ { یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ

عَلَیْهِمْ۔

اے ایمان والو! ایسی جماعت کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمان والوں کو کہا کہ تم مغضوب علیہم کو دوست نہ بناؤ تو اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا علی المرتضیٰ پر طعن دیا جائے کہ انہوں نے غیر المغضوب علیہم سے تعلق رکھا تو ایسے لوگوں کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صحیح تعلق نہیں بلکہ دشمنی ہے۔

کفار و منافقین رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں گھسنے ہی نہیں دیا

التوبۃ ۱۰/۷ { وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ۔

اور منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم سے نہیں ہیں اور لیکن وہ تمام جماعت ہی تفرقہ ڈالتے ہیں۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی قسموں پر بھی اعتبار نہیں فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ باوجود منافقین کے حلفیہ بیان دینے کے پھر بھی ان کو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہونے دیا۔

۳۔ منافقین کے اعمال کو واضح فرمایا کہ وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں اور خداوند کریم ان کا آپس میں ربط قائم رکھنا چاہتا ہے اب دیکھئے کون

غالب ہوتا ہے اور ان میں جدائی ڈالنے والے کون تھے فافہم

اصحاب کو بغیر اسلامی امتحان کے اپنے گھروں میں مومنین نہیں رکھ سکتے تھے

الممتحنة ۲۸/۲ | یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُہٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْہُنَّ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِہِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْہُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْہُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ لَا ہُنَّ حِلٌّ لَّہُمْ وَلَا ہُمْ یَحِلُّوْنَ لَہُنَّ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو زیادہ جاننے والا ہے تو اگر تم ان کو ایماندار یقینی معلوم کر لو تو ان کو کفار کی طرف نہ لوٹاؤ ور وہ تمہارے امتحان کی پاس شدہ عورتیں اکفار کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کفار ان مہاجرہ عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ بفرمان خداوندی ہجرت کر گئے تو ان کی بعض عورتیں مکے ہی میں اپنے میکے رہ گئیں بعد ازاں جب ان کو موقعہ ملا پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ تمہاری عورتیں جو میکے میں رہ گئیں اب وہ ہجرت کر کے آئی ہیں تو تم ان کا پہلے امتحان لو کہ واقعی وہ تمہارے ساتھ کی ہیں ان کے ایمان میں کوئی خرابی تو نہیں جب وہ تمہارے امتحان میں صحیح ایماندار ثابت ہو جائیں تو تم ان کو کفار کی طرف واپس نہ کرو وہ تمہارے لئے حلال ہیں اور کفار کے لئے مومنہ عورتیں حلال نہیں اور اگر ان کے دلوں میں تمہیں کوئی ایمانی خرابی معلوم ہو جائے تو ان کو کفار کی طرف واپس کر دو ایسی مشکوک عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں

جو اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی بیویوں کو بغیر اسلامی امتحان کے ان کے گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت فرماتا ہے۔

تو رب کریم کب گوارا کرتا ہے کہ آپ کے ساتھی نگہبان اور ہم سفر اور ہم مشورہ اور ہم صحبتی اور ہم مشرب اور ہم لباس اور ہمشکل اور ایک ہی مکان کے مکین اور ایک ہی زمان کے ہمعصری اور شب و روز کے غلامی کرنے والے مال و اولاد و اقربا اور وطن کی قربانی کرنے والے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دل سے کھوٹے سپرد فرمائے یہ دشمنی رب کریم سے ممکن نہیں۔

خلاف رضامندی خداوند کریم جنت میں قیام محال

الاعراف ۸/۳ | یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے باپ کو جنت سے نکال دیا۔

الاعراف ۸/۳ | فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتْ لَہُمَا سَوْاٰتُہُمَا

تو جب آدم علیہ السلام اور حوا علیہما السلام نے پودے کو چکھا تو ان دونو کے بدن ننگے ہو گئے

البقرہ ۱/۵ | فَاَخْرَجَہُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ

تو نکالا اس نے ان دونوں کو اس مقام سے کہ جس میں وہ مقیم تھے۔

اس آیات بینات سے واضح ہوا کہ نبی نوع انسان کے والدین کو صرف ممنوعہ شجرہ کے

دانہ چکھنے سے ہی جنتی لباس سے رب کریم نے محروم کر دیا اور جنت سے بھی دور نکالے گئے کیا وہ رب عزیز جو ابا جی کو دانہ چکھنے سے ہی جنت بدر کر دیتا ہے کیا یہ اس کے انصاف سے بعید نہیں کہ جنت سے اعلیٰ مقام دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ میں نافرمانوں کو جگہ دے۔ یہ مخالفین اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی سیاست ہے جس بنا پر وہ رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے دشمنی کر کے اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال رہے ہیں۔ فافہم

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے آپس میں رابطہ جوڑا

ال عمران ۴/۲۰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اے ایمان والو! تم صبر کرو ایک دوسرے کو تسلی دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تاکید فرمائی۔

۲۔ اور ایک دوسرے کو ثابت قدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔

۳۔ ایک دوسرے کو آپس میں ربط رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

الحجرات ۲۶/۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

اور کوئی بات نہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلی رابطہ رب کریم نے بنا دیا

ال عمران ۴/۱۱ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا۔

جب تم زمانہ ماضی میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال پھر تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی اُلفت ڈالی تھی اب اگر کوئی کہے کہ وہ ایک دوسرے کے دشمن تھے تو یہ صاف صاف اس قرآنی آیت سے تکذیب خداوندی لازم آتی ہے

انفال ۱۰/۸ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ۔

اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں الفت ڈالی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کریں تو ان کے دلوں کو جوڑ نہ سکتے تھے

جن کے دلوں کو خداوندی طاقت آپس میں ربط پیدا کرے اور پھر خدائی اعلان ہو جائے تو غیر ان میں مخالفت نہیں ڈال سکتا۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سرگوشی کرنے والے شیطانی جماعت ہیں

المجادلہ ۲۸/۲ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اور کوئی بات نہیں سرگوشی کرنا شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو رنج میں ڈالے حالانکہ وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالےٰ کے حکم کے سوا اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والوں کے خلاف سرگوشی کرنا یہ شیطانی ایما پر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے مبرا ہیں

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے خلاف سرگوشی کرنے والے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

۳۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور تسلیم کرنے والے ساتھیوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں خداوند کریم ان کے خلاف سرگوشی کرنے والوں سے خود بدلہ لے گا۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان والوں کو تکلیف دینے والا

الاحزاب ۲۲/۸ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا

اور وہ لوگ جو تسلیم کرنے والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر اس کے جو انہوں نے عمل کیا تو انہوں نے بہتان اور ظاہر گناہ کو اٹھایا۔

اب جو لوگ ان ایمان والوں پر حملہ کریں جن کے ایمان و اسلام کو رب کریم نے

قرآن کریم میں تحریراً تسلیم کر لیا ہو تو وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے اور خداوندی دشمن ثابت ہوں گے۔

جیسا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو تحریری تسلیم کر لیا ایسے ہی ان کو برا کہنے والوں کو تحریری سزا ملے گی۔

از روئے قرآن اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

التوبہ ۱۰/۸ وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اور بعض ان منافقین سے ایسے لوگ ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ وسلم تمہارے لئے بہتر سننا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو بھی تسلیم کرتا ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم سے ایمان لائے اور جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ جو قرآن کریم اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں اور صحیح نہیں سنتے جس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بفرمان خداوندی وَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

مَرَضٌ منافقین کی دلی بیماری سے واقف ہیں اور مذکورہ بالا آیت نے ثابت کر دیا کہ منافقین کے دلی سماع سے بھی آپ واقف ہیں منافقین کے صحیح نہ سننے سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے یہ شہادت خداوندی ہے۔ داور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سماع قبول سنتے ہیں ان سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں (تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم راضی کب ہوتے ہیں جب کہ سماع خیر ہو اور سماع خیر کی تشریح اگلے جملے سے فرمائی۔

۲ - جو آیت مذکورہ بالا قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ سے ثابت ہوا منافقین کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سننا تب ہے کہ اللہ تعالےٰ کو بھی تسلیم کیا جائے اور جن کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ان کو بھی صحیح تسلیم کرے۔

۳ - اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ منافقین اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوٹ رکھتے تھے اور ان کے منکرین تھے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کی تاکید فرمائی اور وہ جماعت اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

۴- منافقین کے صحیح ہونے کا علاج بھی فرما دیا کہ جو منافقین خداوند تعالےٰ پر ایمان لائیں اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تسلیم کریں تو ان پر رحمت خداوندی نازل ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

۵- پھر اگلے جملے میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح مومن تسلیم نہیں کرتے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

دیتے ہیں۔

۶ - اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والوں کو عذاب الیم کی سزا سنائی جس سے دنیا میں بھی مصیبت زدہ رہیں گے اور قبر و حشر میں بھی زندگی کی طرح تکلیف دینے والے عذاب میں ہی مبتلا رہیں گے۔

نتیجہ

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مومنین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرنا بحکم خداوندی جزو ایمان ہے اور جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تسلیم نہیں کرتا وہ بفرمان خداوند کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اس کی سزا بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

اے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رکھنے والو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صحیح تسلیم کر کے اپنے دنیا و عقبیٰ کے اعمال کو درست کرو ورنہ خداوندی سزا دنیا و عقبیٰ میں تمہیں نہ چھوڑیگی جس کی شہادت تمہارے اجسام سے ظاہر ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

:- تمت بالخیر :-

ابوظفر خادم محمد عمر است دارالمقیاس اچھرہ۔ لاہور

انعام

جو شخص مقیاس خلافت کا نمبر وار صحیح جواب پیش کرے گا

اس کو مبلغات

دو ہزار روپیہ انعام

پیش کیا جائے گا

جو شخص کتاب ہذا مقیاس خلافت کا ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرے گا

تو ایسے شخص کو فی حوالہ

دو صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا

ابوظفر خادم محمد عمر است

دارالمقیاس - اچھرہ - لاہور

مقیاس خلافت حصہ اوّل

اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کے اصحاب کا شان قرآن کریم و احادیثِ صحیحہ سے بلاطعن و تشنیع لکھا گیا ہے۔ مصنف کتاب ہذا نے اس کے صحیح مجیب کے لیے دو ہزار روپے کا انعامی اشتہار لکھا ہے۔

المشتہر

از دار المقیاس - اچھرہ - لاہور

فہرست مضامین مقیاس خلافت حصہ اوّل

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ